# کنزالایمان

# ترجمۂ القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم۔ سورۂ فاتحہ کے اسماء: اس سورۃ کے متعدد نام ہیں: فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السؤال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔ شانِ نزول: یہ سورۃ مکۂ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شرجیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اقرأ کہا جاتا ہے۔ ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں۔ اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا، فرمائیے: بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورۂ اقرأ نازل ہوئی۔ اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے۔ احکام: مسئلہ: نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءتِ حکمیہ یعنی امام کی زبان سے۔ صحیح حدیث میں ہے قراءۃ الامام لہ قراءۃ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قراءت سننے کا حکم دیا ہے اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے اذا قرأ فانصتوا جب امام قراءت کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے۔ مسئلہ: نمازِ جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیتِ دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیتِ قراءت جائز نہیں (عالمگیری)۔ سورۂ فاتحہ کے فضائل: احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں۔ حضور نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی)۔ ایک فرشتے نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے، ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف)۔ سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی)۔ سورۂ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)۔

## سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

استعاذہ: مسئلہ: تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں (شامی)۔ مسئلہ: نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا سنت ہے (شامی)۔ تسمیہ: مسئلہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جز نہیں، اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے۔ بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔ مسئلہ: تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔ مسئلہ: قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۂ براءت کے۔ مسئلہ: سورۂ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزوِ آیت ہے، بالاتفاق اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی، نماز جہری میں جہراً سری میں سراً۔ مسئلہ: ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔ سورۂ فاتحہ کے مضامین: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیت، استحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ، اختصاصِ عبادت،

استعانت طلب کرنا آداب دعا صالحین کے حال سے موافقت گمراہوں سے اجتناب و نفرت دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور روز جزا کا صحیح و مفصل بیان ہوا اور جملہ مسائل کا اجمالاً مسئلہ سورہ کے
ابتدا میں تسمیہ کی طرح حمد الٰہی بجا لانا چاہیے مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا و ہر ذی شان امر میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے
کے بعد رب العالمین میں تمام کائنات کے حادث ممکن محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی ابدی حی قیوم قادر علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جس کو رب العالمین مستلزم ہے دو لفظ
میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں ملک ظاہر و باطن تمام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں



ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا اِيَّاكَ نَعْبُدُ ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدہ کی صحت پر موقوف ہے مسئلہ نعبد کے صیغہ جمع سے ادائے طاعت بھی مستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں مسئلہ اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام و احباب وغیرہ سب عون الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربان حق کی امداد امداد الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اور اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ معرفت ذات و صفات کے بعد عبادت اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغول بہ دعا ہونا چاہئے حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (الطبرانی فی الکبیر و

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ بقرہ مدنی ہے اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ف اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

ف وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف اس میں ہدایت ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

ڈر والوں کو ف وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں ف اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

نماز قائم رکھیں ف اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

تم سے پہلے اترا ف اور آخرت پر یقین رکھیں ف

البیہقی فی السنن) صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے آل و اصحاب ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب اور سنت و قرآن و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے ترمذی کی روایت ہے کہ مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے
نصاریٰ مراد ہیں مسئلہ ضاد اور ظا میں مباحث ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا لہٰذا غیر المغضوب کو بظا پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن و کفر ہے ورنہ ناجائز مسئلہ جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اس کی
امامت جائز نہیں (محیط برہانی) آمین اس کے معنی ہیں ایسا ہی کر یا قبول فرما مسئلہ یہ کلمہ قرآن نہیں مسئلہ سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی مسئلہ حضرت امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں
آمین اخفا کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے تمام احادیث پر نظر اور تقیید کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جس کی روایتوں میں صرف ذیل کی روایت صحیح ہے اس میں مدبھا کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں ایسا جہر ہو

ف۱ سورۂ بقرہ یہ سورت مدنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ کے کہ حج وداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی (خازن) اس سورت میں دو سو چھیاسی آیتیں چالیس رکوع چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں (خازن) پہلے قرآن پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حجاج نے نکالا ابن عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقرہ میں ہزار امر ہزار نہی ہزار حکم ہزار خبریں ہیں اسکے اخذ میں برکت ترک میں حسرت ہے اہل باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے بیہقی و سعید بن منصور نے حضرت مغیرہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا وہ آیتیں یہ ہیں چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اسکے بعد کی اور تین آخر سورت کی مسئلہ طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میت کو دفن کرکے قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو شان نزول اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جاسکے نہ پرانی ہو جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ کہ وہ کتاب موعود یہ ہے ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ نازل فرما کر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی (خازن)

ف۲ الٓمّٓ سورتوں کے اول جو حروف مقطعہ آتے ہیں ان کی نسبت قول راجح یہی ہے کہ وہ اسرار الٰہی اور متشابہات سے ہیں انکی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اسکے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں

ف۳ اسلئے کہ شک اسمیں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو قرآن پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل منصف کو اس کے کتاب الٰہی اور حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابل شک نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مشتبہ نہیں ہوتا ایسے ہی معاند سیاہ دل کے شک و انکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہوسکتی

ف۴ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کیلئے عام ہے مومن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا هُدًى لِّلنَّاسِ لیکن چونکہ انتفاع اس سے اہل تقویٰ کو ہوتا ہے اسلئے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ارشاد ہوا جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی منتفع اس سے سبزہ ہوتا ہے اگرچہ برستی کلر اور زمین پر بھی ہے تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور عرف شرع میں ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا متقی وہ ہے جو شرک و کبائر و فواحش سے بچے بعضوں نے کہا متقی وہ ہے جو اپنے آپکو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے بعض کا قول ہے تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے بعض کے نزدیک معصیت پر اصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے بعض نے کہا تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی کا نام ہے (خازن) یہ تمام معانی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں تقویٰ کے مراتب بہت ہیں عوام کا تقویٰ ایمان لاکر کفر سے بچنا متوسطین کا اوامر و نواہی کی اطاعت خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرے (جمل) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا تقویٰ سات قسم ہے (۱) کفر سے بچنا یہ بفضلہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا یہ ہر سنی کو نصیب ہے (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صغائر سے بھی بچنا (۵) شبہات سے احتراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف التفات سے بچنا یہ اخص الخواص کا منصب ہے اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے

ف۵ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ یہاں سے مُفْلِحُوْنَ تک کی آیتیں مومنین با اخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً ایماندار ہیں اسکے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں اسکے بعد وَمِنَ النَّاسِ سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتے ہیں (جمل) غیب مصدر یا اسم فاعل کے معنی میں ہے اس تقدیر پر غیب وہ ہے جو حواس و عقل سے بدیہی طور پر معلوم نہ ہو سکے اسکی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو یہ علم غیب ذاتی ہے اور یہی مراد ہے آیہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ میں اور ان تمام آیات میں جن میں علم غیب کی غیر خدا سے نفی کی گئی ہے اس قسم کا علم غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیب کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانع عالم اور اسکے صفات اور نبوات اور انکے متعلقات احکام و شرائع و روز آخر اور اسکے احوال بعث و نشر و حساب و جزا وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں اور جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے اس دوسری قسم کے غیوب جو ایمان سے علاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں انبیاء و اولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اسی قسم کا غیب ہے یا غیب معنی مصدری میں رکھا جائے اور غیب کا صلہ مومن بہ قرار دیا جائے یا باء کو ملابست محذوف کے متعلق کرکے حال قرار دیا جائے پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے جو بے دیکھے ایمان لائیں جیسا حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے جو مومن کے پیٹھ پیچھے ایمان لائیں یعنی انکا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں غائب حاضر ہر حال میں مومن ہیں غیب کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قلب یعنی دل مراد ہے اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وہ دل سے ایمان لائیں (جمل) ایمان جن چیزوں کی نسبت ہدایت و یقین سے معلوم ہے کہ یہ دین محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ایمان صحیح ہے عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کے بعد يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ فرمایا

ف۶ نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مداومت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اسکے ارکان پورے پورے ادا کرتے اور فرائض سنن مستحبات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خلل نہیں آنے دیتے مفسدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اسکے حقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں **نماز کے حقوق** دو طرح کے ہیں ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے دوسرے باطنی وہ خشوع اور حضور یعنی دل کو فارغ کرکے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت پانا

ف۷ راہ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوۃ مراد ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ یا مطلق انفاق خواہ فرض ہو واجب ہو جیسے زکوۃ نذر اپنا اور اپنے اہل کا نفقہ وغیرہ خواہ مستحب جیسے صدقات نافلہ اموات کا ایصال ثواب **مسئلہ گیارھویں فاتحہ تیجہ چالیسواں** وغیرہ بھی اسمیں داخل ہیں کہ وہ سب صدقات نافلہ ہیں اور قرآن پاک و کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملاکر اجر و ثواب بڑھاتا ہے مسئلہ مِمَّا میں من تبعیضیہ اسطرف اشارہ کرتا ہے کہ انفاق میں اسراف ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے رَزَقْنٰهُمْ کی تقدیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اسکو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح

ف۸ اس آیت میں اہل کتاب کے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کی وحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی اور مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے (جمل) مسئلہ جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مکلف پر فرض ہے اسی طرح کتب سابقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائیں البتہ ان کے جو احکام ہماری شریعت میں منسوخ ہوگئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بیت المقدس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہو چکا مسئلہ قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے انبیاء پر نازل ہوا ان سب پر اجمالاً ایمان لانا فرض عین ہے اور قرآن شریف پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے لہذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیل علم میں پوری جد و جہد کی ہو

ف۹ یعنی دار آخرت اور جو کچھ اسمیں ہے جزا و حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین و اطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شبہ نہیں اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جنکے اعتقاد آخرت کے متعلق فاسد ہیں ۔

ف۹ اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے شان نزول یہ آیت ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لئے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہو گا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علی وجہ الکمال ہے مسئلہ اگر قوم پند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ کفر کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔



أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ
وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے بیشک وہ جن کی

كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ
قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ
نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ
کے لئے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۳ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا
اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۴

يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۵

فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾
تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلا ان کے جھوٹ کا ف۱۶

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾
اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۷ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
سنتا ہے! وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے

آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ
ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۸ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۹ سنتا ہے!

ف۱۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔

ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں ان کے لئے اول ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ ان کے کفر و عناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کے لئے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحق ملامت ہے۔

ف۱۳ شان نزول یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا هُم بِمُؤْمِنِينَ وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا اسلام کا مدعی ہونا نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے مِنَ النَّاسِ فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات انسانی و کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اسی لئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے بعض مفسرین نے فرمایا مِنَ النَّاسِ سامعین کو تعجب دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں۔ ف۱۴ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لئے علماء نے فرمایا لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيقِ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے ف۱۶ مسئلہ کفار سے میل جول ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لئے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا آجکل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے اسلام میں اس کی ممانعت ہے ظاہر و باطن

بقیہ صفحہ ۵ ۔ کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے ف۱۸ یہاں اَلنَّاس سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی، عزّ و جلّ اری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں مسئلہ
اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اتباع ہے مسئلہ باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف
ہیں لہٰذا گمراہ ہیں مسئلہ بعض علماء نے اس آیت کو زندیق کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (بیضاوی) زندیق وہ ہے جو نبوت کا مقر ہو شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے
رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے ف۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آجکل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت صحابہ کو خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور آپ کے رفقاء کو غیر مقلد ائمہ مجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو، وہابیہ عموماً حضرات اولیاء و مقبولان بارگاہ کو مرزائی انبیاء سابقین تک کو قرآنی (چکڑالوی) صحابہ و محدثین کو نیچری تمام اکابرین کو برا کہتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں اس میں دیندار عالموں کے لئے تسلی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے (مدارک) ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی، ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا یہ تبرّا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالٰی نے ان کا پردہ فاش کر دیا (خازن) اسی طرح آجکل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالات فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالٰی ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کر دیتا ہے اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں ۔ ف۲۰ یہاں شیاطین سے کفار کے وہ سردار مراد ہیں جو اغوا میں مصروف رہتے ہیں۔



هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾
اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰ تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا
لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے
مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ
کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب
مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾
جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ
بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اترتا پانی
فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ
کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾
کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۗ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا
بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے ف۳۰

(خازن و بیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہ فریب و استہزاء اس لئے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مواقع ملیں (خازن) ف۲۱ یعنی اظہار ایمان تمسخر کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفر ہے ۔ شان نزول یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی، ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں کیسا بناتا ہوں جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالٰی عنہم) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نفاق سے نہیں کی گئیں، بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہار ایمان و اخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور استہزاء کرتے ہیں (اخرجہ الثعلبی والواحدی و ضعفہ ابن حجر والسیوطی فی لباب النقول) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے ف۲۲ اللہ تعالٰی استہزاء اور تمام نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہے یہاں جزاء استہزاء کو استہزاء

بقیہ صفحہ ۶ فرمایا گیا تاکہ خوب دلنشین ہو جائے کہ یہ سزا اس نا کردنی فعل کی ہے ایسے موقع پر جزا کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے جیسے جزاء سیئۃ سیئۃ میں کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں ہے ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔

شان نزول یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے یا یہود کے حق میں جو پہلے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے یا تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت سلیمہ عطا فرمائی حق کے دلائل واضح کئے ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔



مسئلہ اس آیت سے بیع تعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید و فروخت کے الفاظ کے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔ ف۲۵ یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور ابدی دولت کو حاصل نہ کیا ان کا مآل حسرت و افسوس اور حیرت و خوف ہے اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہار ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے اور وہ بھی جنہیں فطرت سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان زبان آنکھ سب بیکار ہیں ف۲۶ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مہیب گرج اور چمک ہوتی ہے اسی طرح قرآن و اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر و شرک و نفاق ظلمت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسے ہی کفر و نفاق راہ یابی سے مانع ہیں اور وعیدات گرج کے اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں شان نزول منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے جب چمک ہوتی چلنے لگتے جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے آپس میں کہنے لگے خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس میں دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مثل بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام انہیں اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں اور جب ان کے مال و اولاد زیادہ ہوتے اور فتوح و غنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دین محمدی سچا ہے اور جب مال و اولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پھر جاتے (لباب النقول للسیوطی) ف۲۷ جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج و چمک جنگل میں مسافروں کو حیران کرتی ہو اور وہ کڑک کی ہولناک آواز سے بخوف ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستے ہوں ایسے ہی کفار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشین مضامین اسلام و ایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرا دیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے ف۲۸ لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہر الہٰی سے خلاص نہیں پا سکتے ف۲۹ جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی ایسے ہی دلائل باہرہ کے انوار ان کی بصر و بصیرت کو خیرہ کرتے ہیں

فِيهِ ۚ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ

اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

کان اور آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ

اے لوگو ف۳۳ اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۴ اور جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل

الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت

مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

تو لے آؤ ف۳۸ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے ف۴۰ اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے

بقیہ صفحہ ۷ ف۲۰ جس طرح اندھیری رات اور ابر و بارش کی تاریکیوں میں مسافر متحیر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے، اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ (خازن و صاوی وغیرہ)

ف۲۱ یعنی اگرچہ منافقین کا طرز عمل اس کا مقتضی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمع و بصر کو باطل نہ کیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط ہے کہ بغیر مشیت تنہا اسباب



کچھ نہیں کر سکتے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے ف۲۲ شئی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ چاہے اور جو تحت مشیت ہو تمام ممکنات شئی میں داخل ہیں اسلئے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں واجب یا ممتنع ہے اس سے قدرت و ارادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات واجب ہیں اسلئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں، اسی لئے قدرت کو ان سے کچھ واسطہ نہیں ف۲۳ اول سورہ میں بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اسکے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و بغاوت سے بچے اب طریق تحصیل تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ کا خطاب اکثر اہل مکہ کو اور یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا اہل مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن و کافر سب کو عام ہے اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے عبادت وہ غایت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عبدیت اور معبود کی الوہیت کے اعتقاد و اعتراف کے ساتھ بجا لائے یہاں عبادت عام ہے اپنے تمام انواع و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے مامور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں، اسی طرح کافر ہونا وجوب عبادت کو منع نہیں کرتا اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفع حدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر کو وجوب عبادت سے ترک کفر لازم آتا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور اچھے کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ف۳۲

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا
جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا (صورت دیکھ کر) کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں

مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
پہلے ملا تھا ف۳۳ اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لئے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں ف۳۴

وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا
اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۳۵ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ
کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۳۶ تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ
طرف سے حق ہے ف۳۷ رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود

بِهٰذَا مَثَلًا یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ
ہے اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۳۸ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے

بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۳۹ وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۰ پکا ہونے

مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ
کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور زمین میں فساد

فِی الْاَرْضِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
پھیلاتے ہیں ف۴۱ وہی نقصان میں ہیں بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہو گے

ف۲۴ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو ف۲۵ پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو عدم سے موجود کیا اور دوسری آیت میں اسباب معیشت و آسائش و آب و غذا کا بیان فرما کر ظاہر کر دیا کہ وہی ولی نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے ف۲۶ توحید الٰہی کے بعد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الٰہی و معجز ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالب صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کر دے۔

ف۲۷ بندۂ خاص سے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں ف۲۸ یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو۔

ف۲۹ پتھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناداً انکار کرتے ہیں ف۳۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے مسئلہ یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بکرمہٖ تعالیٰ خلود نار نہیں ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔

ف۳۱ سنت الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالحات یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں (جلالین) مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزو ایمان نہیں

(بسلسلہ صفحہ گذشتہ) مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلا قید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشیت الٰہی ہے کہ چاہے از راہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنت عطا کرے۔ (مدارک) ف۴۲ جنت کے پھل باہم مشابہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا اس لیے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ف۴۳ جنتی بیبیاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانہ عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مبرا ہوں گی نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز اس کے ساتھ ہی وہ بدمزاجی و بدخلقی سے بھی پاک ہوں گی (مدارک و خازن) ف۴۴ یعنی اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لیے فنا نہیں



كُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٢٨

حالانکہ تم مُردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۲

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے ف۵۳ پھر آسمان کی طرف استوا (قصد)

السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٢٩ وَإِذْ

فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے ف۵۴ اور (یاد کرو)

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ف۵۵ بولے

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا ف۵۶ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٣٠ وَعَلَّمَ

تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ف۵۷ اور اللہ تعالیٰ

آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي

نے آدم کو تمام (اشیاء کے) نام سکھائے ف۵۸ پھر سب (اشیاء) کو ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو

بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝٣١ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا

ان کے نام تو بتاؤ ف۵۹ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں

إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝٣٢ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم

مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۶۰ فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب

بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

(اشیاء) کے نام جب اس نے (یعنی آدم نے) انہیں سب کے نام بتا دیئے ف۶۱ فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں

ع ۳

ف۴۵ شان نزول جب اللہ تعالیٰ نے آیہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ اور آیہ أَوْ كَصَيِّبٍ میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی ف۴۶ چونکہ مثالوں کا بیان مقتضائے حکمت اور مضمون کو دل نشین کرنے والا ہوتا ہے اور فصحائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بیجا ہے اور بیان امثال حق ہے ف۴۷ يُضِلُّ بِهِ کفار کے اس مقولہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مثل سے کیا مقصود ہے اور فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا اور وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مثل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مکابرہ و عناد ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں اور باوجودیکہ یہ مثل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیم المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظلمت سے تمثیل دی گئی ف۴۸ شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو فسق کے تین درجے ہیں ایک تغابی وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اس کو برا ہی جانتا رہا دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی تیسرا جحود کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے پہلے دو درجوں میں جب تک اکبر کبائر شرک و کفر کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اطلاق ہوا ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے بعض نے منافق بعض نے یہود ف۴۹ اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کتب سابقہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں پہلا عہد وہ جو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم سے لیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں اس کا بیان اس آیت میں ہے وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ الآیۃ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اقامت کریں اس کا بیان آیہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ میں ہے تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں اس کا بیان وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ میں ہے ف۵۰ رشتہ و قرابت کے تعلقات مسلمانوں کی دوستی و محبت تمام انبیاء کا ماننا کتب الٰہی کی تصدیق حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا انہیں قطع کرنا بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا تفرقوں کی بنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا ف۵۱ دلائل توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثار قدرت و عجائب حکمت کا ذکر فرمایا اور قباحت کفر دلنشین کرنے کے لیے کفار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مقتضی ہے کہ تم مردہ تھے مردہ سے جسم بے جان مراد ہے ہمارے عرف

اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ
جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے
تَكْتُمُوْنَ ۝ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ
ہو ف۵۸ اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ
اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا ف۵۹ اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری
وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
جانا ف۶۰ کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف۶۱ تو شیطان نے اس سے (یعنی جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے
مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی
وہاں سے انہیں الگ کر دیا ف۶۲ اور ہم نے فرمایا نیچے اترو ف۶۳ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ۝ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۶۴ پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے
فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ
تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ف۶۵ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا تم سب جنت سے اتر جاؤ
فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے نہ کوئی اندیشہ
وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ
نہ کچھ غم ف۶۶ اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) ابھی بھی یہ تھے یعنی زمین مردہ ہوگئی عرف میں بھی موت اس معنی میں آتی خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عنصر کی صورت میں پھر غذا کی شکل میں پھر اخلاط کی شان میں پھر نطفہ کی حالت میں اس نے تم کو جان دے کر زندہ فرمایا پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی پھر تم حساب و جزا کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کا خطاب مؤمنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو درآنحالیکہ تم جہل کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی اس کے بعد تمہارے لئے وہی موت ہے جو عمر گزرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے اس کے بعد وہ تمہیں اصلی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گزرا ف۵۱ یعنی کانیں سبزے جانور دریا پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لئے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے۔ مسئلہ کرخی و ابوبکر رازی وغیرہ نے خَلَقَ لَکُمْ کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے ف۵۲ یعنی یہ خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پُر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بطلان پر قوی برہان قائم فرما دی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے علیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پیدائش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا ف۵۳ خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کرکے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔ مسئلہ اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو ف۵۴ ملائکہ کا مقصد اعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو ف۵۵ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے ف۵۶ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا ف۵۷ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔ مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) ف۵۸ اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز و قصور کا اعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال استفسارًا تھا نہ کہ اعتراضًا اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہوگئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے ف۵۹ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتادی ف۶۰ ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی و خونریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحق خلافت وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے افضل و اعلم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا مسئلہ اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے ف۶۱ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالم روحانی و جسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لیے حصول کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اعتراف اور اپنے مقولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا ان کی سند یہ آیت ہے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (بیضاوی) سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اصح ہے (خازن) مسئلہ سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت جو بقصد پرستش کیا جاتا ہے دوسرا سجدہ تحیت جس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت مسئلہ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا یہاں جو مفسرین سجدہ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ مسجود الیہ تھے نہ کہ مسجود لہ مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و شرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مسجود الیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں جیسا کہ کعبہ معظمہ حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبلہ و مسجود الیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدہ تحیت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تھا زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف

ع ۴

ع ۵

النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ

والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا اے یعقوب کی اولاد ف یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر

اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِیَّایَ

کیا ف اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ف اور خاص میرا ہی

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

ڈر رکھو ف اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے

كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

منکر نہ بنو ف اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو ف اور مجھی سے ڈرو اور حق سے

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ اور نماز قائم رکھو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ف کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِیْنُوْا

اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ف اور صبر

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ

اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ف جنہیں

یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ف اے اولاد یعقوب

اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ف

جھکنا یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں (مدارک) مسئلہ سجدہ تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلا سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین یہ سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس اور ایک قول میں پانسو برس سجدہ میں رہے شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہ تکبر یہ اعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے اس کے لیے سجدہ کا حکم معاذ اللہ تعالیٰ خلاف حکمت ہے اس اعتقاد باطل سے وہ کافر ہوگیا مسئلہ آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا مسئلہ تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی متکبر کی نوبت کفر تک پہنچتی ہے (بیضاوی و جمل) ف۶۲ اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے (جلالین) ف۶۳ ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل وضع کرنا یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا یہاں ظلم خلاف اولیٰ کے معنی میں ہے مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کے لیے سند بنائے ہمیں تعظیم و توقیر اور ادب و طاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے ف۶۴ شیطان نے کسی طرح حضرت

(یہ سلسلہ عمر گزشتہ) آدم و حوا علیہما السلام کے پاس ہو کر کہا کہ میں تمہیں شجر خلد بتادوں حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں انہیں خیال ہوا کہ
اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے بایں خیال حضرت حوا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انہوں نے بھی تناول کیا حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لاتقربا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں
کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی ف۶۵ حضرت آدم و حوا اور ان کی
ذریت کو جو ان کے صلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا حضرت آدم زمین ہند میں سراندیپ کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا جدہ میں اتارے گئے ہندوستان حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے
اشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی (روح البیان) ف۶۶ اس سے اختتام عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لیے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کے لیے ہیں اس کے بعد
پھر انہیں جنت کی طرف رجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لیے معاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی معین وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انہیں آخرت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ ف۶۷
آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکا تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں
مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے (خازن) طبرانی و حاکم و ابونعیم و بیہقی نے حضرت علی مرتضی
رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا
ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ
عرش پر مکتوب فرمایا لہذا آپ نے اپنی دعا میں ربنا ظلمنا انفسنا کے ساتھ یہ عرض کیا اسئلک بحق محمد ان تغفرلی ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں اللھم انی اسئلک بجاہ
محمد عبدک وکرامتہ علیک ان تغفرلی خطیئتی یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندہ خاص محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ
میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالی نے ان کی مغفرت فرمائی مسئلہ اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلے
سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے مسئلہ اللہ تعالی پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل و کرم سے حق دیتا
ہے اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا من آمن باللہ ورسولہ واقام الصلوۃ وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان
یدخل الجنۃ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے
زبان مبارک پر سریانی جاری کر دی گئی تھی قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی (فتح العزیز) مسئلہ توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف
جرم دوسرے ندامت تیسرے عزم ترک اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارک صلوۃ کی توبہ کے لیے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے توبہ کے بعد
حضرت جبریل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرمانبرداری لازم ہونے کا حکم سنایا سب نے قبول طاعت
کا اظہار کیا (فتح العزیز) ف۶۸ یہ مومنین صالحین کے لیے بشارت ہے کہ انہیں نہ فزع اکبر کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے ف۶۹ اسرائیل یعنی
عبداللہ عبری زبان کا لفظ ہے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے (مدارک) کلبی مفسر نے کہا اللہ تعالی نے یا ایھا الناس اعبدوا فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً
دعوت دی پھر اذ قال ربک فرما کر ان کے مبدء کا ذکر کیا اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے سیقول تک ان سے کلام
جاری ہے کبھی بملاطفت انعام یاد دلا کر دعوت کی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر توبیخ ہوتی ہے کبھی گزشتہ عقوبات کا
ذکر کیا جاتا ہے ف۷۰ یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی دریا کو پھاڑا ابر کو سائبان بنایا ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو اور یاد کرنا
یہ ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت و بندگی کر کے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے ف۷۱ یعنی تم ایمان و طاعت بجا لا کر میرا عہد پورا کرو میں جزا و ثواب
دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا اس عہد کا بیان آیۂ ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل میں ہے ف۷۲ مسئلہ اس آیت میں شکر نعمت و وفائے عہد کے واجب ہونے کا بیان
ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے ف۷۳ یعنی قرآن پاک توریت و انجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہل کتاب میں پہلے کافر نہ ہو
کہ جو تمہارے اتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو ف۷۴ ان آیات سے توریت و انجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت
و صفت ہے مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولت دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاع دنیا ثمن قلیل اور نعمت آخرت کے مقابل بے حقیقت ہے شان نزول یہ آیت کعب بن
اشرف اور دوسرے رؤسا و علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں
نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر لیے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو
قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی یہ تمام منافع جاتے رہیں گے اس لیے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا جب ان سے لوگ
دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اوصاف مذکور ہیں تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وغیرہ) ف۷۵ اس آیت میں نماز و زکوۃ کی فرضیت کا بیان ہے
اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو مسئلہ جماعت کی ترغیب بھی ہے حدیث شریف میں ہے جماعت کے
ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے ف۷۶ شان نزول علماء یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دین اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے
کہا تم اس دین پر قائم رہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا دین حق اور کلام سچا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکین عرب
کو حضور کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کے اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہو گئے اس پر انہیں توبیخ کی
گئی (خازن و مدارک) ف۷۷ یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل و عزم حق پرستی پر بغیر اس کے
قائم نہیں رہ سکتا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا (۲) طاعت و عبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔
بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادت بدنیہ و نفسانیہ کی
جامع ہے اور اس میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اہم امور کے پیش آنے پر مشغول نماز ہو جاتے تھے اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین
کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے ف۷۸ اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی کی نعمت ملے گی ف۷۹ العلمین کا استغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء
کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یہ فضل جزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہو سکتا اسی لیے امت محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا کنتم خیر امۃ (روح البیان جمل وغیرہ)

ف۸۰ وہ روز قیامت ہے آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفس مومن دوسرے سے نفس کافر مراد ہے (مدارک) ف۸۱ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں ف۸۲ قوم قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے یہاں اسی کا ذکر ہے اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آل فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں (جمل وغیرہ) ف۸۳ عذاب سب برے ہوتے ہیں سُوْٓءَ الْعَذَابِ وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو اس لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے برا عذاب ترجمہ کیا (کما فی الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت و مشقت کے دشوار کام لازم کیے تھے



وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا
اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوسکے گی ف۸۰ اور نہ (کافر کے لیے) کوئی
شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۴۸ وَ اِذْ
سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو ف۸۱ اور (یاد کرو)
نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ
جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ف۸۲ کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے ف۸۳ تمہارے بیٹوں
اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ف۸۴ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا انعام)
عَظِیْمٌ ۴۹ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ
ف۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں
وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۰ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ
کے سامنے ڈبو دیا ف۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر اس کے
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۵۱ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے ف۸۷ پھر اس کے بعد ہم نے
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵۲ وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
تمہیں معافی دی ف۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ف۸۹ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی
وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۵۳ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ
اور حق و باطل میں تمیز کردینا کہ کہیں تم راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم
اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ
تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ

پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہوگئیں تھیں غریبوں پر ٹیکس مقرر کیے تھے جو غروب آفتاب سے قبل بجبر وصول کیے جاتے تھے جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کر سکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ) ف۸۴ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہوگا یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے دائیاں تفتیش کے لیے مقرر ہوئیں بارہ ہزار اور بروایتے ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیے گئے اور مشیت الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قوم قبط کے رؤسا نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمتگار کہاں سے میسر آئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی ف۸۵ بلا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے اگر ذٰلِكُمْ کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو بلا سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت ف۸۶ یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا یہاں آل فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ میں حضرت آدم و اولاد آدم دونوں داخل ہیں (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکر گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا بنی اسرائیل نے لشکر فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے بحکم الٰہی دریا میں اپنا عصا (لاٹھی) مارا اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے پیدا ہوگئے پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا ان آبی دیواروں میں جالی کی شکل روشندان بن گئے بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آگیا تو دریا حالت اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہوگئے دریا کا عرض چار فرسنگ تھا یہ واقعہ بحر قلزم کا ہے جو بحر فارس کے کنارہ پر ہے یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اساف کہتے ہیں بنی اسرائیل لب دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکرگزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حقدار ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعام الٰہی ہوا اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجا لانا مسنون ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے امور میں دن کا تعین سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا ف۸۷ فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے میقات معین کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس



فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ

تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰ یہ تمہارے پیدا کرنیوالے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان ف۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا

پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو اور ہم نے ابر

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

کو تمہارا سائبان کیا ف۹۲ اور تم پر مَنّ اور سَلویٰ اُتارا کھاؤ ہماری

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

دی ہوئی ستھری چیزیں ف۹۳ اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ف۹۴ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ف۹۵ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

خطائیں بخشدیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ف۹۶ تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

اس کے سوا ف۹۷ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اُتارا ف۹۸

دن ذوالحجہ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی اللہ تعالیٰ نے زبرجدی الواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مرصع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کرکے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار اصحاب کے تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ کو پوجا (خازن) ف۸۸ عفو کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم برضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں وہ اس پر راضی ہو گئے صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہو گئے تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرع و زاری بارگاہِ حق کی طرف ملتجی ہوئے وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے شہید ہوئے باقی مغفور فرمائے گئے ان میں کے قاتل و مقتول سب جنتی ہیں مسئلہ شرک سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے مسئلہ مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل و خونریزی سے سخت تر جرم ہے فائدہ گوسالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہو جانا یہ ظلم آلِ فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعد ایمان سرزد ہوئے اس لیے مستحق تو اس کے تھے کہ عذاب الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہو جائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بدولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ف۸۹ اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی استعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی و صالح پیدا ہوئے ف۹۰ یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا ف۹۱ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذرخواہی کے لیے حاضر لائیں حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کرکے طور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتضرع عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرما دیا مسئلہ اس سے شانِ انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مُردے زندہ فرماتا ہے۔

ف۹۲ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہو کر لشکر بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکم الٰہی سنایا کہ ملک شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مدفن ہے اسی میں بیت المقدس ہے

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لیئے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انھوں نے اسی میں پس و پیش کیا اور جب مجبورًا گراں خاطر حضرت موسٰی و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکاب سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسٰی علیہ السلام سے شکایتیں کرتے جب اس صحرا میں پہونچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے بدعائے حضرت موسٰی علیہ السلام ابر سفید کو اُن کا سایہ بان بنایا جو رات دن اُن کے ساتھ چلتا شب کو اُن کے لیئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی میں کام کرتے ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے ناخن اور بال نہ بڑھتے اس سفر میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اُسکے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا ف۹۳ من ترنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لیئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی لوگ اس کو چادروں میں لیکر دن بھر کھاتے رہتے سلوٰی ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ہوا لاتی یہ شکار کر کے کھاتے دونوں چیزیں شنبہ کو تو مطلق نہ آتیں باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لیئے بھی حسب ضرورت جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی ذخیرے جمع کیے وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کر دی گئی یہ انھوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب کے ہوئے ف۹۴ اس بستی سے بیت المقدس مراد ہے یا اریحا جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے وہاں غلے میوے بکثرت تھے ف۹۵ یہ دروازہ ان کے لیئے بمنزلہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفارۂ ذنوب قرار دیا گیا ف۹۶ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا تتمہ ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ باعلان ہونی چاہیئے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) اسی لیئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے ف۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے (حِطَّۃٌ) کلمۂ توبہ و استغفار کہتے جائیں انھوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمۂ توبہ کے تمسخر سے حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ کہا جس کے معنی ہیں بال میں دانہ ف۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وبا میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وبا سے محفوظ رہیں جب بھی انھیں شہادت کا ثواب ملے گا ف۹۹ جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدت پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسٰی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مربع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعت کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اعظم و اعلیٰ ہے کیونکہ عضو انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ عجیب ہے (خازن و مدارک) ف۱۰۰ یعنی آسمانی طعام من و سلوٰی کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضل الٰہی سے بے محنت میسر ہے ف۱۰۱ نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی دوں ہمتی اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں ف۱۰۲ بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت



ع ۱۲

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۠ وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

بدلہ اُن کی بے حکمی کا اور جب موسٰی نے اپنی قوم کے لیئے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فورًا اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ف۹۹

عَیْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰

وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ

اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسٰی ف۱۰۲

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

ہم سے تو ایک کھانے پر ف۱۰۳ ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجیئے کہ زمین کی اگائی ہوئی

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَاؕ

چیزیں ہمارے لیئے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌؕ اِهْبِطُوْا

فرمایا کیا ادنٰی چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُۗ

ف۱۰۵ یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور اُن پر مقرر کر دی گئی خواری اور

وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ

ناداری ف۱۰۷ اور خدا کے غضب میں لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے

اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا

اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا اُن کی نافرمانیوں اور

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) بے ادبانہ تھی کہ پیغمبر اولوالعزم کو نام لے کر پکارا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے ف۱۰۳ (ایک کھانے) سے ایک قسم کا کھانا مراد ہے ف۱۰۴ جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا اهبطوا ف۱۰۵ مصر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے لیے یہ لفظ غیر منصرف ہوکر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ اور اُدْخُلُوْا مِصْرَ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اوسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے علاوہ بریں حسن وغیرہ کی قراءت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحف ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہر معین کے احتمال کو مقدم کیا۔ ف۱۰۶ یعنی ساگ ککڑی وغیرہ گون چیزوں کی طلب گناہ نہ تھی لیکن من و سلویٰ جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء علیہم السلام کے بعد بنی اسرائیل کی لئیمی و کم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا اور تسلط جالوت و حادثہ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل و خوار ہوگئے اس کا بیان ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ میں ہے ف۱۰۷ یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی بنے رہتے ہیں ف۱۰۸ انبیاء و صلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہوگئے اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے ارضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہد نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح افعال اور عظیم جرم ان سے

ع ۷

يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ
حد سے بڑھنے کا۔ بے شک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور

الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ف۱۱۰

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طور کو اونچا کیا ف۱۱۲ لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ
زور سے ف۱۱۳ اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو

بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ
ف۱۱۴ اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی ف۱۱۵

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے (اس بستی کا) یہ واقعہ اس کے آگے

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور جب موسیٰ نے اپنی قوم

لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو ف۱۱۶ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ

سرزد ہوئے یہ ان کی اس ذلت و خواری کا باعث ہوئے ف۱۰۹ جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا و یحییٰ و شعیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے ف۱۱۰ شان نزول ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی (لباب النقول) ف۱۱۱ کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے پھر تم نے اس کے احکام کو شاق و گراں جان کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود بالحاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی کتاب کی استدعا کی تھی جس میں قوانین شریعت و آئین عبادت مفصل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بارہا اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا ف۱۱۲ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکم الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قد قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم عہد قبول کرو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے اس میں صورۃً وفائے عہد پر اکراہ تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا آیت الٰہی اور قدرت حق کی برہان قوی ہے اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بیشک یہ رسول مظہر قدرت الٰہی ہیں یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے ف۱۱۳ یعنی بکوشش تمام ف۱۱۴ یہاں فضل و رحمت سے یا توفیق توبہ مراد ہے یا تاخیر عذاب (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضل الٰہی و رحمت حق سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت

ابسلسلۂ ہو گذشتہ الغضب نہ ہوتی تو تمھارا انجام ہلاک وخسران ہوتا۔ ف۱۱۵ شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انھیں حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لیے خاص کر دیں اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں یکشنبہ کو انھیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انھیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انھیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ان کی نسل باقی نہ رہی یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انھیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انھوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے حق میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے مسرور ہو کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا (فتح العزیز) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسرور کا معانقہ سنت صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں ف۱۱۶ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہو کر قاتل کو بتا دے گا ف۱۱۷ کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی ف۱۱۸ ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ مذاق کے ہوتے ہوئے پیغمبر جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے القصہ جب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انھوں نے آپ سے

ع ۸ / ۱۰

هُزُوًا ۗ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ
بناتے ہیں ف۱۱۷ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں ف۱۱۸ بولے اپنے
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے کیسی کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ
فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۗ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۗ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾
بوڑھی اور نہ اوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمھیں حکم ہوتا ہے
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بولے اپنے رب سے دعا کیجیے ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی بولے اپنے رب سے
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۗ وَاِنَّآ اِنْ
دعا کیجیے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بیشک گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ
تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی
تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۗ قَالُوا
کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے
الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاِذْ
اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱ اور جب
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۗ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم

اس کے اوصاف دریافت کیے حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی ف۱۱۹ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے مسئلہ ہر نیک کام میں ان شاء اللہ کہنا مستحب و باعث برکت ہے ف۱۲۰ یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان و صفت معلوم ہوئی پھر انھوں نے گائے کی تلاش شروع کی ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صغیر السن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا انھوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا یارب میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لیے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہو گیا بچھیا جنگل میں بحفظ الٰہی پرورش پاتی رہی یہ لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہ صالح و متقی ہوا ماں کا فرمانبردار تھا ایک روز اس کی والدہ نے کہا اے نور نظر تیرے باپ نے تیرے لیے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑی ہے وہ اب جوان ہو گئی اس کو جنگل سے لا اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت

تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ

چھپاتے تھے تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ف۱۲۲ اللہ یونہی مُردے جلائے گا

الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم

اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو ف۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل

مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ

سخت ہوگئے ف۱۲۴ تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ

تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی

مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا

نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱۲۵ اور

اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ

اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ

لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد

مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا

اسے دانستہ بدل دیتے ف۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے ملیں تو کہیں

قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم

ہم ایمان لائے ف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا

بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا

مسلمانوں سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں

---

(بسلسلہ صفحہ گذشتہ) میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگائی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو جوان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں لڑکے نے یہی کہا فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی **مسائل** اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے مسئلہ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (۴) حکم قربانی و خیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) راہِ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے (۶) گائے کی قربانی افضل ہے ف۱۲۱ بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیئے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا ف۱۲۲ بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ بحکمِ الٰہی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ **مسئلہ** قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا **مسئلہ** لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعت کی اس میں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہو گا ف۱۲۳ اور تم سمجھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ مُردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روزِ جزا مُردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے ف۱۲۴ اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی ف۱۲۵ ایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں پتھروں میں بھی اللہ نے ادراک دیا ہے انہیں خوفِ الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطرافِ مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتا تھا ف۱۲۶ جیسے انہوں نے توریت میں تحریف کی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت بدل ڈالی ف۱۲۷ شانِ نزول یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی منافق جب صحابۂ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ان کا قول حق ہے ہم ان کی نعت و صفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤسائے یہود ملامت کرتے تھے اس کا بیان وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ میں ہے (خازن) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے

ف۱۲۸ کتاب سے توریت مراد ہے ف۱۲۹ امانی امنیہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر سمجھے (خازن) بعض مفسرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ امانی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں



تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

کیا تمہیں عقل نہیں کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر

يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ

کرتے ہیں اور ان میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب ف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ف۱۲۹

وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ

یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں تو خرابی ہے اُن کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے

بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ

لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے

ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ

دام حاصل کریں ف۱۳۰ تو خرابی ہے اُن کے لیے اُن کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی اُن کے لیے

مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً

اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن ف۱۳۱

قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ

تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا ف۱۳۲

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے

وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

اور اس کی خطا اُسے گھیر لے ف۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ

رہنا اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ

ف۱۳۰ شان نزول جب سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہوگیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رؤساء کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رو ہیں بال خوب صورت آنکھیں سرگیں قد میانہ ہے اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال اُلجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتاب الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

ف۱۳۱ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے ان کے آباء و اجداد نے گوسالہ پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اسکے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۱۳۲ کیونکہ کذب بڑا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللہ تعالےٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا ف۱۳۳ اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہوجائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لیے کہ ایمان جو اعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔

ف۱۳۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے **مسئلہ** اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے **مسئلہ** واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جا سکتے والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں ادب لازم جانے ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے



أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو

وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

ف۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو ف۱۳۵

وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ف۱۳۶ مگر تم میں کے تھوڑے ف۱۳۷

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

اور تم روگرداں ہو ف۱۳۸ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ

اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم

تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

گواہ ہو پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ

سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ

اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

ف۱۴۰ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں

ع ۱۱ ۹

نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے ان کے لیے فاتحہ صدقات تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح و تقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے (خازن) ف۱۳۵ اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حق اور سچی بات کہو اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کر دو آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ ف۱۳۶ عہد کے بعد ف۱۳۷ جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا ف۱۳۸ اور تمہاری قوم کی عادت ہی اعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے ف۱۳۹ **شان نزول** توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑا لیں اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے صورت واقعہ یہ ہے کہ نواح مدینہ میں یہود کے دو فرقے بنی قریظہ اور بنی نضیر سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے اوس و خزرج رہتے تھے بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قریظہ اوس کی اور بنی نضیر خزرج کی مدد کے لیے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قریظہ بنی نضیر کو اور وہ بنی قریظہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے مثلاً اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قریظہ اوس کو مالی معاوضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقع پر آ جاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے ان کو بستیوں سے نہ نکالنے ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنی کہ قتل و اخراج میں تو درگزر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے **مسئلہ** یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے **فائدہ** اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب احکام الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ
ایسا کرے اس کا بدلا کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ف۱۴۰ اور
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾
قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں ف۱۴۱
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ
یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ اُن پر سے عذاب
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی ف۱۴۲
وَ قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے ف۱۴۳ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف۱۴۴
وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اور پاک روح سے ف۱۴۵ اس کی مدد کی ف۱۴۶ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ
نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷
قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹
وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ
اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا ان کے پاس

ع ۴ / ۱۰

ف۱۴۰ دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قریظہ سنہ ۳ ہجری میں مارے گئے ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور بنی نضیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کر دیے گئے حلیفوں کی خاطر عہد الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے ف۱۴۱ اس میں جیسی نافرمانوں کے لیے وعید شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے مژدہ ہے کہ انہیں اعمال حسنہ کی بہترین جزا ملے گی (تفسیر کبیر) ف۱۴۲ اس کتاب سے توریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا ف۱۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعت موسوی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اسلیے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ربانی علماء اور مجددین ملت کو عطا ہوئی ف۱۴۴ ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مُردے زندہ کرنا اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا پرند پیدا کرنا غیب کی خبر دینا وغیرہ ف۱۴۵ روح قدس سے حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامور تھے آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھا لیے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے تائید روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائید روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور ان کے لیے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ف۱۴۶ پھر بھی اے یہود تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا ف۱۴۷ یہود پیغمبروں کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شعیا و زکریا اور بہت انبیاء کو شہید کیا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا کبھی زہر دیا طرح طرح کے فریب بارادۂ قتل کیے ف۱۴۸ یہود نے یہ استہزاءً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبول حق کی لیاقت رکھی ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کر لینے کے بعد انکار کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبول حق کی نعمت سے محروم ہو گئے ف۱۴۹ یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ف۱۵۰ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں (کبیر و خازن) ف۱۵۱ شان نزول: سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

لَمَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ

وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس برے مولوں انہوں

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے ف۱۵۵

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ

اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

ف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا ف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا ف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر تشریف

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

لایا پھر تم نے اس کے بعد ف۱۶۱ بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے ف۱۶۲ اور یاد کرو جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

تم سے پیمان لیا ف۱۶۳ اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب

ف۱۵۲ یہ انکار عناد و حسد اور حب ریاست کی وجہ سے تھا ف۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے

ف۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے

ف۱۵۵ یعنی انواع و اقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔

ف۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ خاص ہے مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ف۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔

ف۱۵۸ اس سے انکی مراد توریت ہے

ف۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا۔

ف۱۶۰ اس میں بھی انکی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیہم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے ف۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد ف۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ توریت موسوی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی نہ کرتے ف۱۶۳ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا

ف۱۹۴ اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے ف۱۹۵ یہود کے باطل دعاوی میں سے ایک یہ دعوی تھا کہ جنت خاص انہی کے لیے ہے اس کا رد فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زعم میں جنت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنتی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیوی مصائب کیوں برداشت کرتے ہو موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعوی کی بنا پر تمہارے لیے باعث راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا ف۱۹۶ یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدت مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لا سکے ف۱۹۷ جیسے نبی آخر الزماں اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ مسئلہ موت کی محبت اور لقائے پروردگار کا شوق اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے اللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَوَفَاۃً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ یارب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما بالعموم تمام صحابہ کرام اور بالخصوص شہدائے بدر و احد و اصحاب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لشکر کفار کے سردار رستم بن فرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا اِنَّ مَعَنَا قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْمَوْتَ کَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اہل اللہ موت کو محبوب حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں فی الجملہ اہل ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرہ سعادت زیادہ کر سکیں اگر گزشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و استغفار کر لیں مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور درحقیقت حوادث دنیا سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے ف۱۹۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں زہ ہزار سال یعنی ہزار برس جیو مطلب یہ کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص زندگانی سب سے زیادہ ہے ف۱۹۹ شان نزول یہود کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے فرمایا جبریل ابن صوریا نے کہا وہ ہمارا دشمن ہے عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے ف۲۰۰ تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے اور بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے ف۲۰۱ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔

قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ إِيْمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ إِنْ
تم فرما دو کیا برا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۹۴ تم فرماؤ اگر
كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ
اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے تو بھلا
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو ف۱۹۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ف۱۹۶ ان
أَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ
بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے ف۱۹۷ اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور بےشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے
عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ
زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں سے ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ف۱۹۸
سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
اور وہ اسے عذاب سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللہ ان کے کوتک
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى
دیکھ رہا ہے تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو ف۱۹۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے
قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى
دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت و بشارت
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
مسلمانوں کو ف۲۰۰ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل
وَمِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ
اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ف۲۰۱ اور بےشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

آیتیں ف۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں ان

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ

میں کا ایک فریق اُسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ف۱۷۳ اور جب ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ف۱۷۴ اُن کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ف۱۷۵ تو کتاب والوں سے ایک

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ف۱۷۶ گویا وہ کچھ علم ہی نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَۚ

رکھتے ف۱۷۷ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں ف۱۷۸

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

اور سلیمان نے کفر نہ کیا ف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے ف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے

السِّحْرَۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَؕ

ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْؕ

اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو ف۱۸۱

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖؕ وَمَا هُمْ

تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے ف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا

---

ف۱۷۲ شان نزول: یہ آیت ابن صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اتباع کرتے۔ ف۱۷۳ شان نزول: یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کیے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔ ف۱۷۴ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف۱۷۵ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم توریت و زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف و احوال کا بیان تھا اس لیے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اس کا مقتضی تھا کہ حضور کی آمد پر اہل کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا سدی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کرکے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔

ف۱۷۶ یعنی اس کتاب کی طرف بے التفاتی کی سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حریر و دیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مطلّا و مزیّن کرکے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ ف۱۷۷ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے ایک توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا یہ مومنین اہل کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور اکثرھم سے ان کا پتہ چلتا ہے دوسرا فرقہ جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کے حدود سے باہر ہوئے سرکشی اختیار کی نَبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ میں ان کا بیان ہے تیسرا فرقہ وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ہے چوتھے فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تجاہل سے جاہل بنتے تھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ میں ان پر دلالت ہے۔ ف۱۷۸ شان نزول: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ ف۱۸۰ جنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ ف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل اور اعتقاد کرکے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بن یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کیلئے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں منافی ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے مسئلہ جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہے قتل کر دیا جائے گا مسئلہ جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع طریق کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت مسئلہ جادوگر کی توبہ قبول ہے (مدارک) ف۱۸۲ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں

خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ١٠٢

اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا ف۱۸۳

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح

يَعْلَمُوْنَ ١٠٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا

انہیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵ راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے

وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ١٠٤ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷ وہ جو کافر ہیں کتابی

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

سے ف۱۸۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيْمِ ١٠٥ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے

مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ١٠٦ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی

۱۲ ع ۱۲

ف۱۸۳ اپنے انجام کار و شدت عذاب کا ف۱۸۴ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ف۱۸۵ شان نزول جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے رَاعِنَا یَا رَسُوْلَ اللہ اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن مار دوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ف۱۸۶ اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربار نبوت کا یہی ادب ہے **مسئلہ** دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے ف۱۸۷ **مسئلہ** للکفرین میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے ف۱۸۸ شان نزول یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں ف۱۸۹ یعنی کفار اہل کتاب و مشرکین دونوں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملی (خازن وغیرہ) ف۱۹۰ شان نزول قرآن کریم نے شرائع سابقہ و کتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کئے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و انفع ہوتا ہے قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گرما سے سرما کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے تندرستی کو بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی ناسمجھی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہل کتاب کا اعتراض ان کے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح کی امت کیلئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے **مسئلہ** جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے **مسئلہ** نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کیلئے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔

ف۱۹۱ شانِ نزول یہود نے کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایکبارگی نازل ہو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی
ف۱۹۲ یعنی جو آیتیں نازل ہو چکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں



مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ
نہ مددگار   کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا
كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے ہوا تھا ف۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ف۱۹۲
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
وہ ٹھیک راستہ بہک گیا   بہت کتابیوں نے چاہا ف۱۹۳ کاش تمہیں
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ
ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ف۱۹۴ بعد اس
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے   اور نماز قائم رکھو اور
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
زکوٰۃ دو ف۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اُسے اللہ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے   اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
جائیگا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ف۱۹۶ یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
اگر سچے ہو ف۱۹۷ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ

کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو
ف۱۹۳ شانِ نزول جنگ احد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے انھوں نے کہا نہایت بری آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پھرونگا اور کفر نہ اختیار کرونگا اور حضرت حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے ایمان ہونے کعبہ کے قبلہ ہونے مومنین کے بھائی ہونے سے پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۹۴ اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسد تھا حسد بڑا ہی عیب ہے مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو مسئلہ حسد حرام ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلیے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں ف۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے اصلاح نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے ف۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہونگے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کیلیے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر شبہات انھوں نے اس امید پر پیش کیے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کرکے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخر پارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے ف۱۹۷ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضروری ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
نیکوکار ہے ف۱۹۸ تو اس کا نیگ اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّ
کچھ غم ف۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور
قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ف۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
پڑھتے ہیں ف۲۰۱ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ف۲۰۲ تو اللہ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ
قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳ جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لیے جانے سے
وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ
ف۲۰۴ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵ ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں
اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
مگر ڈرتے ہوئے انکے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶ اور ان کے لیے آخرت میں بڑا
عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
عذاب ف۲۰۷ اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ
رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی پاکی ہے اسے ف۲۰۸

ع ۹ ١٣ ١٤

ف۱۹۸ خواہ وہ کسی زمانہ کسی نسل کسی قوم کا ہو ف۱۹۹ اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخول جنت مرتب ہے عقیدۂ صحیحہ و عمل صالح پر اور یہ انہیں میسر نہیں ف۲۰۰ شانِ نزول نجران کے نصاریٰ کا وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہوگیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی ف۲۰۱ یعنی باوجود علم کے انہوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی حالانکہ انجیل جس کو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے اسی طرح توریت جس کو یہودی مانتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ف۲۰۲ اہل کتاب کی طرح ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسے کہ بت پرست آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں انہیں جاہلوں میں سے مشرکین عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے ف۲۰۳ شانِ نزول یہ آیت بیت المقدس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردان کار آزما کو قتل کیا توریت کو قید کیا توریت کو جلایا بیت المقدس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں خنزیر ذبح کیے معاذ اللہ بیت المقدس خلافت فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنا کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگ حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا ف۲۰۴ ذکر نماز خطبہ تسبیح وعظ نعت شریف سب کو شامل ہے اور ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں **مسئلہ** جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کردے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے ف۲۰۵ **مسئلہ** مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی ف۲۰۶ دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کیے گئے گرفتار ہوئے جلاوطن کیے گئے خلافت فاروقی و عثمانی میں ملک شام ان کے قبضہ سے نکل گیا بیت المقدس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے ف۲۰۷ شانِ نزول صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے جہت قبلہ معلوم نہ ہوسکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی صبح کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلہ معلوم نہ ہوسکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھے اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اس طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہے ایک قول یہ ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جس طرف چاہے قبلہ معین فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق (خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کرکے دعا کی جائے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں ہے اور اَیْنَمَا تُوَلُّوْا کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکر الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائے گا اس تقدیر پر وجہ اللہ کے معنی خدا کا قرب و حضور ہے (فتح) ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفار خانہ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لیے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے

بسلسلۂ سفر گذشتہ جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو ف۲۰۸ شان نزول یہود نے حضرت عزیر کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا سُبْحٰنَهٗ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں ف۲۰۹ اور مملوک ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے جب تمام جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اسی وقت آزاد ہو جائیگی ف۲۱۰ جس نے بغیر کسی مثال سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا ف۲۱۱ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے ف۲۱۲ یعنی اہل کتاب یا مشرکین ف۲۱۳ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا شان نزول رافع بن خزیمہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سنیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۱۴ یعنی آیات کا عناد و انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں ف۲۱۵ کوری و نابینائی اور کفر و قساوت میں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے ف۲۱۶ یعنی

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ

بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں نیا پیدا

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

فوراً ہو جاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی نشانی ملے

اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات اِن کے اُن کے دل ایک

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

سے ہیں ف۲۱۵ بیشک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے ف۲۱۶ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہرگز

تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم اُن کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو

الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں

منزل ۱

آیات قرآن و معجزات باہرات انصاف والے کو سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالب یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ف۲۱۷ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے اس لیے کہ آپ نے اپنا فرض تبلیغ پورے طور پر ادا فرما دیا ف۲۱۸ اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل پر ہیں ف۲۱۹ وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل و ضلالت ف۲۲۰ یہ خطاب امت محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں (خازن)

ف۲۲۰ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اہل سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے ان کی تعداد چالیس تھی چھتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب ان میں بحیرا راہب بھی تھے معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف و تبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنے سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۲۲ اس میں یہود کا رد ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کرکے چھڑا لیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں ف۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمین اہواز میں بمقام سوس ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملک نمرود میں لے آئے یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب سب آپ کے فضل و شرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں ف۲۲۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کر دے ف۲۲۵ جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسک حج ہیں مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں حضرت ابن عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں مونچھیں کتروانا کلی کرنا ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا مسواک کرنا سر میں مانگ نکالنا ناخن ترشوانا بغل کے بال دور کرنا موئے زیر ناف کی صفائی ختنہ پانی سے استنجا کرنا یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت ف۲۲۶ مسئلہ یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں ف۲۲۷ بیت سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے ف۲۲۸ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے حرم کو حرم اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائیگا (مدارک) ف۲۲۹ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی بناء فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استحباب کے لیے ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں (احمدی وغیرہ)

ع ۱۴ / ۱۴

بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ (۱۲۱) یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں ف۲۲۱ اے اولاد یعقوب
اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب
الْعٰلَمِیْنَ (۱۲۲) وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ
لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلا نہ ہوگی اور نہ اس کو
مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ (۱۲۳) وَ اِذِ ابْتَلٰۤى
کچھ لیکر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ف۲۲۲ اور نہ ان کی مدد ہو اور جب ف۲۲۳
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ
ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ف۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ف۲۲۵ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا
قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۱۲۴) وَ اِذْ
پیشوا بنانے والا ہوں۔ عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ف۲۲۶ اور یاد کرو
جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
کہ جب ہم نے اس گھر کو ف۲۲۷ لوگوں کیلئے مرجع اور امان بنایا ف۲۲۸ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا
نماز کا مقام بناؤ ف۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو
بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۱۲۵) وَ اِذْ قَالَ
طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب عرض کی
اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے

ف۲۳۰ چونکہ امامت کے باب میں لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ارشاد ہوچکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شان ادب تھی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہوسکتا ہے ف۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میسر ہوئی دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما ف۲۳۲ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے



مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا

قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ
برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور

اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول

مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ
فرما ف۲۳۱ بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا ف۲۳۲

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ
اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر

عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ
اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ف۲۳۴

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ
ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵ اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶

وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ
اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ف۲۳۷ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَاۚ
ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں اسے چن لیا ف۲۳۹

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْۙ
اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جبکہ اس سے اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ

تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں ذوق طاعت سیر نہیں ہوتا سبحان اللہ فکر ہرکس بقدر ہمت اوست ف۲۳۳ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لیے تعلیم ہے مسئلہ کہ یہ مقام قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا و توبہ سنت ابراہیمی ہے ف۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی ذریت میں یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحاق کی نسل سے ہیں مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں بشارت عیسیٰ ہوں اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیے روشن ہوگئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا الحمد للہ علی احسانہ (جمل و خازن) ف۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے ف۲۳۶ حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے ف۲۳۷ ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس و ارواح کو کدورات سے پاک کرکے حجاب اٹھادیں اور آئینہ استعدادات کی جلا فرما کر انہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے ف۲۳۸ شان نزول علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب ہوگا اور جو ایمان نہ لائے گا ملعون ہے یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کردیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کردیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسول معظم کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی ف۲۳۹ رسالت و خلت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا ف۲۴۰ جن کے لیے بلند درجے ہیں تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامت دارین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت و ملت سے پھرنے والا ضرور نادان و احمق ہے۔

۱۵ ع ۱۵

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ
عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا — اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور

وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا — تو نہ مرنا

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ
مگر مسلمان — بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف۲۲۱ جب یعقوب کو

الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
موت آئی جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے — بولے ہم پوجیں گے اسے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم و اسمٰعیل ف۲۲۲ و اسحٰق کا ایک خدا

وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں — یہ ف۲۲۳ ایک امت ہے کہ گزر چکی ف۲۲۴ ان کے لیے ہے

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ
جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی — اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
کتابی بولے ف۲۲۵ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے — تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین

حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ
لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۲۲۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب

ف۲۲۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالٰی نے ان کے اس بہتان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے ف۲۲۲ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آبا میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لیے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں ف۲۲۳ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد ف۲۲۴ اے یہود تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ ف۲۲۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤسا یہود اور نجران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسٰی تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلٰی ہے اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سید کائنات محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور انجیل و قرآن کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۲۶ اس میں یہود و نصارٰی وغیرہ پر تعریض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملت ابراہیم پر ہونے کا دعوٰی جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود و نصارٰی سے یہ کہہ دیں قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا الاٰیۃ۔

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے

رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٦

رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری

هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝١٣٧

ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کریگا اور وہی ہے سنتا جانتا ف۲۴۸

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝١٣٨

ہم نے اللہ کی رینی لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رینی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ

تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی ف۲۵۱ اور ہماری کرنی ہمارے

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝١٣٩ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ تم یوں کہتے ہو کہ

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کے بیٹے

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳ اور اس سے بڑھ کر

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں سے

ف۲۴۷ اور ان میں طلب حق کا شائبہ بھی نہیں

ف۲۴۸ یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی کفار کے حسد و عناد اور ان کے مکائد سے حضور کو ضرر نہ پہونچا حضور کی فتح ہوئی بنی قریظہ قتل ہوئے بنی نضیر جلاوطن کیے گئے یہود و نصاریٰ پر جزیہ مقرر ہوا۔

ف۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح دین الٰہی کے اعتقادات حقہ ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نفوس کو پاک کرتا ہے ظاہر میں اس کے آثار اوضاع و افعال سے نمودار ہوتے ہیں نصاریٰ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں

ف۲۵۰ شان نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۵۱ اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے

ف۲۵۲ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت و طاعت خالص اسی کے لیے کرتے ہیں تو ہم مستحق اکرام ہیں ف۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اعلم ہے تو جب اس نے فرمایا مَا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا تو تمہارا یہ قول باطل ہوا ف۲۵۴ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور ان کے یہ نعت و صفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دین مقبول اسلام ہے نہ یہودیت و نصرانیت۔

ف۲۵۵ شان نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کیے کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے ایک قول پر یہ آیت مشرکین مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دینا غیبی خبروں میں سے ہے طعن کرنے والوں کو بیوقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر معترض ہوئے باوجودیکہ انبیاء سابقین نے نبی آخر الزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذوالقبلتین ذکر فرمایا اور تحویل قبلہ اس کی دلیل ہے کہ یہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور معترض ہونا کمال حماقت ہے ف۲۵۶ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منہ کرتا ہے یہاں قبلہ سے بیت المقدس مراد ہے ف۲۵۷ اسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض بندے کا کام فرمانبرداری ہے ف۲۵۸ دنیا و آخرت میں مسئلہ دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعًا معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے مسئلہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہداء (گواہ) ہو پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی مسئلہ یہ تمام شہادتیں صلحاء امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کیا تمہارے پاس میری طرف سے

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ

بے خبر نہیں — وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا — ان کے لیے ان کی کمائی

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب کہیں گے ف۲۵۵ بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس

كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

پر تھے ف۲۵۶ تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

سیدھی راہ چلاتا ہے — اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَمَا

تم لوگوں پر گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹ اور اے محبوب

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف۲۶۰ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ

جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے ف۲۶۱ بیشک اللہ

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے — ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف۲۶۲

ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے اقامت حجت کے لیے دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کریں گے یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعے ہم قطعی و یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء نے فرض تبلیغ علی وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے ف۲۵۹ امت کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعے احوال امم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرم الٰہی سے نور نبوت سے ہر شخص کے حال اور اس کی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مطلع ہیں مسئلہ اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلًا صحابہ و ازواج و اہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبین اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے مسئلہ ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے

(بسلسلہ صفحہ گذشتہ) تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں فائدہ یہاں شہید بمعنی مطلع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قال اللہ تعالٰی وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ف۲۶۰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا اس تحویل کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا ف۲۶۱ شان نزول بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا فائدہ نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیل ایمان ہے ف۲۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔



فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف

وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳ اور وہ جنہیں کتاب

الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں

وَلَىِٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ

اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَىِٕنِ

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور (اے سننے

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ

ستمگار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے

اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں ف۲۷۰

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ

(اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کیلئے توجہ کی ایک سمت

هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ف۲۷۱

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

ف۲۶۳ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رو بقبلہ ہونا فرض ہے۔

ف۲۶۴ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔

ف۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو نافع ہو سکتی ہے جو کسی شبہ کی وجہ سے منکر ہو یہ تو حسد و عناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا۔

ف۲۶۶ معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔

ف۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے یہود تو صخرہ بیت المقدس کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصارٰی بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفخ روح حضرت مسیح واقع ہوا (فتح) ف۲۶۸ یعنی علماء یہود و نصارٰی ف۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو کمال یقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف باسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیہ یَعْرِفُوْنَهٗ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے انہوں نے فرمایا کہ اے عمر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالٰی نے ہماری کتاب

توریت میں بیان فرمائے ہیں بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ غیر محل شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے۔ ف۲۷۰ یعنی توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت ہے علماء اہل کتاب کا ایک گروہ اس کو حسداً و عناداً دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے ف۲۷۱ روز قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔



جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ

بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ف۲۷۲

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ

اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ف۲۷۳ مگر جو ان میں ناانصافی کریں ف۲۷۴

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ف۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ف۲۷۶

وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ف۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ف۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو

اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾

صبر اور نماز سے مدد چاہو ف۲۷۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

ف۲۷۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو نماز میں اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔

ف۲۷۳ اور کفار کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انھوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں

ف۲۷۴ اور براہ عناد بیجا اعتراض کریں۔

ف۲۷۵ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ف۲۷۶ نجاست شرک و ذنوب سے

ف۲۷۷ حکمت سے مفسرین نے فقہ مراد لی ہے

ف۲۷۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکر لسانی تسبیح تقدیس ثنا وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعت الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثنا و قراءت تو ذکر لسانی ہے اور خشوع خضوع اخلاص ذکر قلبی اور قیام رکوع و سجود وغیرہ ذکر بالجوارح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم طاعت بجا لاکر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بالجہر کو بھی اور بالاخفاء کو بھی۔ ف۲۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقا و صلوٰۃ حاجت داخل ہے۔

ع ۱۸

ف۲۸۰ **شانِ نزول** یہ آیت شہدائے بدر کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہوگیا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۲۸۱ موت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے ان کی ارواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں انہیں راحتیں دی جاتی ہیں ان کے عمل جاری رہتے ہیں اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں **مسئلہ**: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید وہ مسلمان مکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو یا معرکۂ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا طلبِ علم سفرِ حج غرض راہِ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذات الجنب اور سل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ ف۲۸۲ آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ ف۲۸۳ امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر بھوک سے رمضان کے روزے مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یارب فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا فرماتا ہے اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو **حکمت**: مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقتِ مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبلِ وقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہو جائے ف۲۸۴ حدیث شریف میں ہے کہ وقتِ مصیبت کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا رحمتِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارۂ گناہ بناتا ہے ف۲۸۵ صفا و مروہ مکۂ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ معظمہ کے مقابل جانبِ شرق واقع ہیں مروہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہِ زمزم ہے بحکمِ الٰہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان



وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ
اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ف۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں

وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
ہاں تمہیں خبر نہیں ف۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَ
اور بھوک سے ف۲۸۲ اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ف۲۸۳ اور

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا
خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم

لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ؕ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف۲۸۴ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں

وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک صفا اور مروہ

مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
ف۲۸۵ اللہ کے نشانوں سے ہیں ف۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں

عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
کہ ان دونوں کے پھیرے کرے ف۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا

شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ
صلہ دینے والا خبردار ہے بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو

وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ
چھپاتے ہیں ف۲۸۸ بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر

رضائے الٰہی کے لیے ان مقبول بندوں نے صبر کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خورد سال تھے تشنگی سے جب ان کی جان لبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زمزم نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محل اجابت دعا بنایا۔ ف۲۸۶ شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلٰثہ صفا مروہ منٰی مساجد یا زمن جیسے رمضان اشہر حرام عید فطر و اضحٰی جمعہ ایام تشریق یا دوسرے علامات جیسے اذان اقامت



يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا

اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں

وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ

اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰ ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۲۹۱

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بیشک آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں

بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے

وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں

نماز با جماعت نماز جمعہ نماز عیدین ختنہ یہ سب شعائر دین ہیں ف۲۸۷ شان نزول زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے عہد اسلام میں بت تو توڑ دیے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لیے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرمادیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الٰہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت اٹھادیے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائر دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا۔

ع ۱۹

مسئلہ سعی (یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔ مسئلہ صفا و مروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لیے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ مسئلہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ مکرمہ میں آکر طواف کرنا چاہیے اور اگر مکہ کا ساکن ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کے لیے احرام باندھ کر آئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ ف۲۸۸ یہ آیت علماء یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیت رجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے مسئلہ علوم دین کا اظہار فرض ہے ف۲۸۹ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے تمام بندے مراد ہیں ف۲۹۰ مومن تو کافروں پر لعنت کریں ہی گے کافر بھی روز قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مسئلہ اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے مسئلہ گنہگار مسلمان پر بالتعیین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے ف۲۹۱ شان نزول کفار نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتادیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ تجزی ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لیے مثل نہ نظیر الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قسیم نہیں اپنی صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابو داؤد

وترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت وَاِلٰـهُكُمْ دوسری الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۲۹۲ کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لیے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا اور پہاڑ دریا چشمے معادن جواہر درخت سبزہ پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر



لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

حکم کا بادہ جا ہے ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں

اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا

کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت

لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ

نہیں اور کیسے ہو اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جبکہ عذاب ان کی آنکھوں کی سامنے آئیگا اس لیے کہ

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ

سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اپنے پیروؤں سے ۲۹۳ اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں

الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

۲۹۴ کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا ان کے کام ان پر حسرتیں

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا

ہو کر ۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے لوگو کھاؤ

مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

جو کچھ زمین میں ۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور

رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائب حکمت ودیعت ہیں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور ابر اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر برہان قوی ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بے شمار وجوہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے موجد ہے قادر و حکیم جو بمقتضائے حکمت و مشیت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں وہ معبود بالیقین واحد و یکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اس مقدورات پر قادر ماننا پڑے گا

ع ۲۰

اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے یا نہیں اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو موثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مفتقر ہونے کو کیونکہ علت جب مستقلہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور دونوں کو علت مستقلہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانع و تطارد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود و معدوم دونوں ہوگی یا دونوں نہ ہوگی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود ہوگی یا معدوم ایک ہی بات ہوگی اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا اِلٰہ نہ رہا اور اگر معدوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اِلٰہ نہ رہا لہٰذا ثابت ہو گیا کہ اِلٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں ۲۹۳ یہ روز قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے ۲۹۴ یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں یا باہمی موافقت کے عہد ۲۹۵ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہوگی کہ انہوں نے یہ کام کیوں کیے تھے

ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے پھر وہ مساکن و منازل مؤمنین کو دیے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہوگی۔
ف۲۹۶ یہ آیت ان اشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحیرہ وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رزاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوۃ کر دے حضور نے فرمایا اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مستجاب الدعوۃ ہو جاؤ گے اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محروم رہتی ہے (تفسیر ابن کثیر)۔



أَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا
یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ
کے اتارے پر چلو ف۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ
كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ
ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ف۲۹۸ اور کافروں کی کہاوت
كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ
اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے ف۲۹۹
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا
بہرے گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝
ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف۳۰۱
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ
اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار ف۳۰۲ اور خون ف۳۰۳ اور سور کا گوشت ف۳۰۴ اور وہ جانور جو
بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ف۳۰۵ تو جو ناچار ہو ف۳۰۶ نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ
اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ جو چھپاتے ہیں ف۳۰۷ اللہ کی اتاری کتاب
الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي
اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ف۳۰۸ وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی

ف۲۹۷ توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔

ف۲۹۸ جب باپ دادا دین کے امور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔

ف۲۹۹ یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دل نشین کر کے ارشاد فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

ف۳۰۰ یہ اس لیے کہ وہ حق بات سن کر منتفع نہ ہوئے کلام حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔

ف۳۰۱ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔

ف۳۰۲ جو حلال جانور بغیر ذبح کیے مر جائے یا اس کو طریق شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکایا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اس کے بال سینگ ہڈی پٹھے سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مسئلہ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا ف۳۰۴ مسئلہ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا ف۳۰۵ مسئلہ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے مسئلہ اور اگر نام خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا تو مکروہ ہے مسئلہ اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیاء کے لیے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں (تفسیر احمدی) ف۳۰۶ مضطر وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوف جان ہو خواہ تو شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے یا کوئی شخص حرام کے کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدر ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوف ہلاکت نہ رہے۔

ف۳۰۷ شانِ نزول: یہود کے علماء اور رؤسا جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہے گی اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفت اور آپ کے وقت نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی **مسئلہ** چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے



بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ

بھرتے ہیں وف۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٧٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝١٧٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے یہ اس لئے کہ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ

اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اُتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے وف۳۱۰

لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝١٧٦ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

وہ ضرور پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

یا مغرب کی طرف کرو وف۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر وف۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال

ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ

دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور

وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

گردنیں چھڑانے میں وف۳۱۳ اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ

جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت

ف۳۰۸ یعنی دنیا کے حقیر نفع کیلئے اخفاء حق کرتے ہیں

ف۳۰۹ کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مال حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتش جہنم میں پہنچائے گا

ف۳۱۰ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط تاویلیں کیں بعض نے تحریفیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور ان کا اختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے بعض سحر بعض کہانت۔

ف۳۱۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاریٰ نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرما دیا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوگیا (مدارک) مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مؤمنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کے ساتھ رب قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔

ع۲۱ ۵

ف۳۱۲ اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا۔ ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی و قیوم علیم حکیم سمیع بصیر غنی قدیر ازلی ابدی واحد لاشریک لہ ہے دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہوگا اعمال کی جزا دی جائے گی مقبولانِ حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے پل صراط پر گزر ہوگا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں تیسرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام چوتھے کتب الٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داؤد پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئیں اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تیس حضرت ادریس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں ان کی صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں نبیین صیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمایا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیسا کہ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا الآیہ سے ثابت ہے۔ ایمان مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ مَا جَآءَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں اللہ پر ایمان لایا

اور ان تمام امور پر جو سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے (تفسیر احمدی) ف۳۱۳ ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا اس کے چھ مصرف ذکر کیے گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان تھا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے (کذا فی حدیث عن ابی ہریرۃ) مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا ایک صلہ رحم کا (نسائی شریف) ف۳۱۴ شان نزول یہ آیت اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا زمانہ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی کے عادی تھے عہد اسلام میں یہ معاملہ حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے قرآن کریم میں قصاص کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں آیت کے اول میں قصاص کے وجوب کا بیان ہے ف۳۱۵ اس سے ہر قاتل عمد پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو مسلمان کو یا کافر کو مرد کو یا عورت کو کیونکہ قتلٰی جو قتیل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے البتہ جس کو دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا (احکام القرآن)۔
ف۳۱۶ اس آیت میں بتایا گیا کہ جو قتل کرے گا وہی قتل کیا جائے گا خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اور اہل جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اکتفا نہ کرتے اس کو منع فرمایا گیا۔
ف۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولی مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر اولیاء مقتول تقاضا کرنے میں نیک روش اختیار کریں اور قاتل خون بہا خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال کا بیان ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا (جمل) مسئلہ اگر مقتول کے تمام اولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا مسئلہ اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل گرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں خوارج کا ابطال ہے جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں ف۳۱۸ یعنی بدستور جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے ف۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی ف۳۲۰ یعنی موافق دستور شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے مسئلہ ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی اب غیر وارث کے لئے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترک وصیت سے افضل ہے (تفسیر احمدی) ف۳۲۱ خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں اگر وہ وصیت موافق شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

تم پر فرض ہے ف۳۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۳۱۶ تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ

ف۳۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف

مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے ف۳۱۸ اس کے لئے

أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو ف۳۱۹ کہ تم کہیں

تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ

بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال

خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا

چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور ف۳۲۰

عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ

یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ف۳۲۱ اس کا گناہ

عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ

انہیں بدلنے والوں پر ہے ف۳۲۲ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا

ف۲۲۲ اور دوسرے خواہ وہ موصی ہوں یا موصٰی لہ بری ہیں ف۲۲۳ معنی یہ ہیں کہ وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی موصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصٰی لہ یا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لئے باطل کو بدلا ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقت وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوز کرتا اور خلاف شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے ف۲۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت خورد و نوش و مجامعت ترک کرے (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شعبان ۲ھ کو فرض کیے گئے (در مختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں زمانہ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔



مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ

کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرا دی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۲۲۳

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ف۲۲۴ تم پر روزے فرض

الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ف۲۲۵

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

گنتی کے دن ہیں ف۲۲۶ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو ف۲۲۷

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ

تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک

مِسْكِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ

مسکین کا کھانا ف۲۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ف۲۲۹ تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ

لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ف۲۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ

ف۲۳۱ لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى

میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ

ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر

ف۲۲۵ اور تم گناہوں سے بچو کیونکہ یہ کسر نفس کا سبب اور متقین کا شعار ہے۔

ع ۲۲

ف۲۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ

ف۲۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایام منہیہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ **مسئلہ** مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ **مسئلہ** جو بالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔ **مسئلہ** حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔ **مسئلہ** جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

ف۲۲۸ **مسئلہ** جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہو اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچہتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جو یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے۔ **مسئلہ** اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ **مسئلہ** اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفو تقصیر کی دعا کرتا رہے ف۲۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے ف۲۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے ف۲۳۱ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم میں نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم بتمامہ رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے یہ نزول تیئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

ف۳۳۲ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔
ف۳۳۳ اس میں طالبان حق کی طلب مولیٰ کا بیان ہے جنہوں نے عشق الٰہی میں اپنی حوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا **شان نزول** ایک جماعت صحابہ نے جذبۂ عشق الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے اس پر یہ مژدۂ قرب سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دور والے سے ضرور بعد رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں منازل قرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے ۔ دوست نزدیک تر از من بمن ست ۔ وین عجب تر کہ من از وے دورم

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ

ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان

لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى

لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے

نِسَآىٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ

حلال ہوا ف۳۳۵ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ

تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

ف۳۳۶ تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو

حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ

ف۳۳۹ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو

الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ

پھٹ کر ف۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۱ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم

عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی

ف۳۳۴ دعا عرض حاجت ہے اور اجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر لبیک عبدی فرماتا ہے مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لئے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص وغیرہ شرائط قبول نہیں ہوتے اسی لئے اللہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے **مسئلہ** ناجائز امر کی دعا کرنا جائز نہیں دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔
ف۳۳۵ **شان نزول** شرائع سابقہ میں افطار کے بعد کھانا پینا مجامعت کرنا نماز عشاء تک حلال تھا بعد نماز عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں یہ حکم زمانۂ اقدس تک باقی تھا بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی انہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور درگاہ رسالت میں عرض حال کیا اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی اور بیان کر دیا گیا کہ آئندہ کیلئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا۔
ف۳۳۶ اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبل اباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرما دی گئی ف۳۳۷ یہ امر اباحت کے لیے ہے کہ اب وہ ممانعت اٹھا دی گئی اور لیالی رمضان میں مباشرت مباح کر دی گئی ف۳۳۸ اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت موافق حکم شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوز نہ ہو (تفسیر احمدی) ایک قول یہ بھی ہے کہ جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرت عبادت اور بیدار رہ کر شب قدر کی جستجو کرنا ف۳۳۹ یہ آیت صرمہ بن قیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بحالت روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کر کے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کر کے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس زمانہ میں سو جانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انابت و رجوع کے باعث قربت حلال ہوئی ف۳۴۰ رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کھانا پینا

رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک جماع مباح فرمایا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ
غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے ف۳۴۱ اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا
ہے کہ بحالت روزہ خورونوش و مجامعت میں سے ہر ایک کے ارتکاب سے کفارہ لازم ہوتا ہے (مدارک) مسئلہ علماء نے اس آیت کو صوم وصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔
ف۳۴۲ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنار حرام ہے مسئلہ مردوں کے



اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے مسئلہ
معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے مسئلہ
عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے
مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے
جس میں جماعت قائم ہو مسئلہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انھیں پرہیزگاری ملے اور آپس میں ایک دوسرے کا

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ

ناجائز طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں ف۳۴۴

قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶ گھروں

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں

مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ

دروازوں سے آؤ ف۳۴۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

ف۳۴۸ ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰ اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

بڑھنے والوں کو اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور انھیں نکال دو ف۳۵۲

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳ اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵ اور اگر تم سے لڑیں

ف۳۴۳ اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا
حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے
یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا
حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی
گواہی یا چغلخوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے
لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا
ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے
دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا
رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام رس لوگ ہیں
وہ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں حدیث
شریف میں مسلمان کو ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی
ہے ف۳۴۴ شان نزول یہ آیت حضرت معاذ
بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل
ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے ابتداء میں
بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے
یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے پھر گھٹنے لگتا
ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک
ہوجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے
مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا
تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود
چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔
ف۳۴۵ چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان
فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں
کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں
زراعت تجارت لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں
کیونکہ اول میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا اجمالاً جان لیتا ہے کہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے
کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ
پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں ف۳۴۶ شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازہ سے داخل نہ ہوتے اگر ضرورت
ہوتی تو پچھیت توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۴۷ خواہ حالت احرام ہو یا غیر احرام ف۳۴۸ سنہ ۶ ہجری میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے بقصد عمرہ مکہ
مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سال آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روز مکہ مکرمہ خالی کردیا جائے گا چنانچہ اگلے سال سنہ ۷ ہجری میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا کیلئے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفائے عہد نہ کریں گے اور حرم مکہ میں شہر حرام یعنی ماہ ذی القعدہ میں جنگ کریں گے اور مسلمان بحالت احرام ہیں اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانۂ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہ حرام میں نہ حالت احرام میں تو انہیں تردد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۴۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی ابتدا کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اعزاز کیلئے لڑو یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ ابتدا کریں یا نہ کریں یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور وہ تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو اس صورت میں ضعیف بوڑھے بچے مجنون اپاہج اندھے بیمار عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔

فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
تو انہیں قتل کرو ف۲۵۶ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں ف۲۵۷ تو بے شک اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۲۵۸ تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ
ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۲۵۹ جو تم
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ
میں خرچ کرو ف۲۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۲۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ
بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو ف۲۶۲ پھر اگر
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
تم روکے جاؤ ف۲۶۳ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے ف۲۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ
جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۲۶۵ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے

ف۲۵۰ جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو یا جن سے تم نے عہد کیا ہو یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقۂ شرعی یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں (تفسیر احمدی)۔

ف۲۵۱ خواہ حرم ہو یا غیر حرم۔

ف۲۵۲ مکہ مکرمہ سے۔

ف۲۵۳ سال گزشتہ چنانچہ روز فتح مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔

ف۲۵۴ فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا۔

ف۲۵۵ کیونکہ یہ حرمت حرم کے خلاف ہے۔

ف۲۵۶ کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی۔

ف۲۵۷ قتل و شرک سے۔

ف۲۵۸ کفر و باطل پرستی سے۔

ف۲۵۹ جب گزشتہ سال ذی القعدہ ۶ھ میں مشرکین عرب نے ماہ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے بتوفیق الٰہی ۷ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں موقع ملا کہ تم عمرۂ قضا کو ادا کرو۔

ف۲۶۰ اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور کچھ۔

ف۲۶۱ راہ خدا میں انفاق کا ترک بھی سبب ہلاک ہے اور اسراف بیجا بھی اور اسی طرح اور چیزیں بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہوں ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتی کہ بے ہتھیار میدان جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا مسئلہ علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے ف۲۶۲ اور ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللہ کے لیے بے سستی و نقصان کامل کرو حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ معظمہ کے طواف کا اس کے لیے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے مسئلہ حج بقول بعض ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے حج کے فرائض یہ ہیں احرام، عرفہ میں وقوف، طواف زیارت، حج کے واجبات مزدلفہ میں وقوف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، رمی جمار، و آفاقی کے لیے طواف رجوع اور حلق یا تقصیر عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں اور اس کی شرط احرام و حلق ہے حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) افراد بالحج وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے (۲) افراد بالعمرہ وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقت تلبیہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لیے اشہر حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر

حج وعمرہ کے درمیان الممام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو قران یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل، دل سے حج وعمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اسکے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ الممام صحیح نہ کرے (مسکین وفتح) مسئلہ اس آیت سے علماء نے قران ثابت کیا ہے ف۳۶۳ حج یا عمرہ سے بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور محرم ہوجانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم احرام سے باہر آجاؤ۔



أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

سر میں کچھ تکلیف ہے ف۳۶۶ تو بدلے دے روزے ف۳۶۷ یا خیرات ف۳۶۸ یا قربانی

فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ

پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ف۳۶۹ اس پر قربانی ہے

مِنَ الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ

جیسی میسر آئے ف۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے ف۳۷۱ اور

سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُن

سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ف۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ

عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے ف۳۷۳ تو جو ان میں حج کی نیت کرے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا

ف۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ف۳۷۵ حج کے وقت تک اور تم جو

مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَ

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے ف۳۷۶ اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ف۳۷۷ اور

اتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا

مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا

فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱

ف۳۶۴ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے۔

ف۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔

ف۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لئے مجبور ہو اور سر منڈالے۔

ف۳۶۷ تین دن کے۔

ف۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لئے پونے دو سیر گیہوں۔

ف۳۶۹ یعنی تمتع کرے۔

ف۳۷۰ یہ قربانی تمتع کی ہے حج کے شکریہ میں واجب ہوئی خواہ تمتع کرنے والا فقیر ہو عید اضحیٰ کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔

ف۳۷۱ یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کرکے بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے۔

ف۳۷۲ مسئلہ اہل مکہ کیلئے نہ تمتع ہے نہ قران اور حدود مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہل مکہ میں داخل ہیں مواقیت پانچ ہیں ذوالحلیفہ ذات عرق جحفہ قرن یلملم ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے ذات عرق اہل عراق کے لئے جحفہ اہل شام کے لئے قرن اہل نجد کے لئے یلملم اہل یمن کے لئے۔

ف۳۷۳ شوال ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی حج کے افعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔

ف۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم وواجب کرے احرام باندھ کر یا تلبیہ کہہ کر یا ہدی چلا کر اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے ف۳۷۵ رفث جماع یا عورتوں کے سامنے ذکر جماع یا کلام فحش کرنا ہے نکاح اس میں داخل نہیں مسئلہ محرم یا محرمہ کا نکاح جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔ فسوق سے معاصی وسیآت اور جدال سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ ف۳۷۶ برائیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقوٰی اور بجائے جدال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو ف۳۷۷ شان نزول بعض یمنی حج کیلئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب وخیانت کے مرتکب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لیکر چلو اوروں پر بار نہ ڈالو سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ایک قول یہ ہے کہ تقوٰی کا توشہ ساتھ لو جس طرح دنیوی سفر کے لئے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لئے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے ف۳۷۸ یعنی عقل کا مقتضا خوف الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے ف۳۷۹ شان نزول بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مباح ہے۔

ف۳۸۰ عرفات ایک مقام کا نام ہے جو موقف ہے ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم و حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لیے اس دن کا نام عرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لیے اس دن کا نام عرفہ ہے **مسئلہ** عرفات میں وقوف فرض ہے کیونکہ فاذا بلا وقوف متصور نہیں ف۳۸۱ تلبیہ و تہلیل و تکبیر و ثنا و دعا کے ساتھ یا نماز مغرب و عشاء کے ساتھ ف۳۸۲ مشعر حرام جبل قزح ہے جس پر امام وقوف کرتا ہے **مسئلہ** وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ موقف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے ف۳۸۳ دین و ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے ف۳۸۴ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ
مشعر حرام کے پاس ف۳۸۲ اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
تم بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ
پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ
پورے کر چکو ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ اس سے زیادہ اور

النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ
کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ

خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا
آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ف۳۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ

كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ
ہے ف۳۸۸ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ف۳۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں ف۳۹۰

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ
تو جلدی کرکے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں

عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
پرہیزگار کے لیے ف۳۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

ف۳۸۵ طریق حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے اسی روز منیٰ سے عرفات آئے بعد زوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کرکے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان ایک ہو اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے اس جمع کے لیے امام اعظم ضروری ہے اگر امام اعظم نہ ہو یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبل قزح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اول وقت اندھیرے میں پڑھے وادی محسر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطن عرنہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے جب صبح خوب روشن ہو تو روز نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کی سات مرتبہ رمی کرے پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کتروائے پھر ایام نحر میں سے کسی دن طواف زیارت کرے پھر منیٰ آکر تین روز اقامت کرے اور گیارھویں کے زوال کے بعد تینوں جمروں کی رمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرۂ عقبہ ہر ایک کی سات سات مرتبہ پھر اگلے روز ایسا ہی کرے پھر اگلے روز ایسا ہی پھر مکہ کی طرف چلا آئے (تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے)

ف۳۸۶ زمانہ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت و خودنمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اس کے ذوق و شوق کے ساتھ ذکر الٰہی کرو **مسئلہ** اس آیت سے ذکر جہر و ذکر جماعت ثابت ہوتا ہے ف۳۸۷ دعا کرنے والوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلب دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں **مسئلہ** مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کے لیے اس لیے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے ف۳۸۸ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب و اعمال میں داخل ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ف۳۸۹ عنقریب قیامت قائم کرکے بندوں کا حساب فرمائے گا تو چاہیے کہ بندے ذکر و دعا و طاعت میں جلدی کریں (مدارک و خازن) ف۳۹۰ ان دنوں سے ایام تشریق اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور رمی جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے ف۳۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنے والوں کو گنہگار بتاتے تھے بعض رہ جانے والوں کو قرآن پاک نے بیان فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیُشْهِدُ
اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر
اللّٰهَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی
اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین
فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ
یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ
فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ
کی ف۳۹۳ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ف۳۹۴
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ یٰۤاَیُّهَا
اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ف۳۹۵ اور شیطان کے قدموں پر
الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
نہ چلو ف۳۹۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کہ تمہارے
جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ
پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں
اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ
ہیں ف۳۹۸ مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور

ف۳۹۲ **شانِ نزول**: یہ اور اس سے اگلی آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت لجاجت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو آگ لگادی۔

ف۳۹۳ گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی طرف التفات نہ کرنا مراد ہے (خازن)۔

ف۳۹۴ **شانِ نزول**: حضرت صہیب بن سنان رومی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہوجائے گا اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتادوں تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتادیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جاں فروشی بڑی نافع تجارت ہے۔

ف۳۹۵ **شانِ نزول**: اہلِ کتاب میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعتِ موسوی کے بعض احکام پر قائم رہے شنبہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعتِ موسوی پر عمل بھی ہوجاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) ف۳۹۶ ان کی وساوس و شبہات میں نہ آؤ ف۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ف۳۹۸ ملتِ اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ف۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں۔

قُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝٢١٠ سَلْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ

کام ہوچکے اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں ف۲۰۰ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۲۰۱

مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢١١ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

تو بےشک اللہ کا عذاب سخت ہے کافروں کی نگاہ میں

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۲۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں ف۲۰۳ اور ڈر والے ان سے

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٢١٢

اوپر ہوں گے قیامت کے دن ف۲۰۴ اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

لوگ ایک دین پر تھے ف۲۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ف۲۰۶

وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور ڈر سناتے ف۲۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۲۰۸ کہ وہ لوگوں میں

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ إِلَّا الَّذِيْنَ أُوْتُوْهُ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کردے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف۲۰۹

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے ف۲۱۰ آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ

ع ۲۵ ۱۴

ف۲۰۰ کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو ان کے صدق نبوت کی دلیل بنایا ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا ف۲۰۱ اللہ کی نعمت سے آیات الٰہیہ مراد ہیں جو سبب رشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور حضور کی نبوت و رسالت کا بیان ہے یہود و نصاریٰ کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے۔

ف۲۰۲ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔

ف۲۰۳ اور سامان دنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صہیب و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخر کرتے تھے اور دولت دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔

ف۲۰۴ یعنی ایماندار روز قیامت جنات عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار۔

ف۲۰۵ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہد نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں (خازن)۔

ف۲۰۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی (مدارک و خازن)۔

ف۲۰۷ کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا (خازن)

ف۲۰۸ جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت حضرت داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن۔

ف۲۰۹ یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان و کفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود و نصاریٰ سے واقع ہوا (خازن)۔

ف۲۱۰ یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ
جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی ف۲۱۱ پہنچی انہیں
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف۲۱۲ اور اس کے ساتھ کے
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ
ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد ف۲۱۳ سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
ف۲۱۴ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہگیر کے لیے ہے اور جو بھلائی
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
کرو ف۲۱۵ بیشک اللہ اسے جانتا ہے ف۲۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا
ناگوار ہے ف۲۱۷ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات
شَيْــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ
تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۲۱۸ تم سے پوچھتے ہیں
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
ماہ حرام میں لڑنے کا حکم ف۲۱۹ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ف۲۲۰ اور اللہ

ف۲۱۱ اور جیسی سختیاں ان پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں شان نزول یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں بخاری شریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے ہماری کیوں مدد نہیں کرتے فرمایا تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے اور ان میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔

ف۲۱۲ یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلب مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اصحاب بھی لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت و بلا ان کے حال کو متغیر نہ کر سکی

ف۲۱۳ اس کے جواب میں انہیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا۔

ع ۲۶

ف۲۱۴ شان نزول یہ آیت عمرو بن جموح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں اس آیت میں انہیں بتا دیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اس کے یہ ہیں مسئلہ آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں (جمل وغیرہ) ف۲۱۵ ہر نیکی کو عام ہے انفاق ہو یا اور کچھ اور باقی مصارف بھی اس میں آگئے۔

ف۲۱۶ اس کی جزا عطا فرمائے گا ف۲۱۷ مسئلہ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ ف۲۱۸ کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے تو تم پر لازم ہے کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو ف۲۱۹ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی امیری میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا ان کا خیال تھا کہ وہ روز جمادی الاخری کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہو گیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۲۰ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہ حرام رجب کا نہ تھا مسئلہ ماہ ہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیہ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔

ف۲۲۱ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو سال حدیبیہ کعبۂ معظمہ سے روکا اور آپکے زمانۂ قیام مکۂ معظمہ میں آپکو اور آپکے اصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی
ف۲۲۲ یعنی مشرکین کا کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجد حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں ف۲۲۳ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح
نہیں اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذر معقول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں ف۲۲۴ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اسکے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک



ان سے ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی سعی کرتے رہیں گے اِنِ اسْتَطَاعُوْا سے مستفاد ہوتا ہے کہ بکرمہٖ تعالیٰ وہ اپنی اس مراد میں ناکام رہیں گے۔

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ
کو نکال دینا ف۲۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ف۲۲۲ قتل سے سخت تر ہے ف۲۲۳ اور

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ
ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ف۲۲۴ اور تم میں

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت

اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
گیا دنیا میں اور آخرت میں ف۲۲۵ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
اس میں ہمیشہ رہنا وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
مہربان ہے ف۲۲۵ تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۘ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْئَلُوْنَكَ
اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ف۲۲۶ تم سے پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
کیا خرچ کریں ف۲۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ف۲۲۸ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان

ف۲۲۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثنا و امداد جائز نہیں (روح البیان وغیرہ) ف۲۲۵ شان نزول: عبد اللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے انکی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لئے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اسکا کچھ ثواب بھی نہ ملیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انکا یہ عمل جہاد مقبول ہے اور ان کو رحمت الٰہی کا امیدوار رہنا چاہیے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی (خازن) مسئلہ یَرْجُوْنَ سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الٰہی ہے۔

ف۲۲۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہم شراب ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا
گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اسکی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور
گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین
نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ کہ میں نے
شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو دوسری خصلت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی
کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اسکو بے غیرتی سمجھتا تھا چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اسکو کمینہ پن خیال کرتا تھا مسئلہ
شطرنج تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں (روح البیان) ف۲۲۷ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ

سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۲۲۸ یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہ خدا میں تصدق کر دیتے تھے یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہو گیا۔

ف۲۲۹ کہ جتنا تمہاری دنیوی ضرورت کے لیے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفع آخرت کے لیے خیرات کر دو (خازن) ف۲۳۰ کہ ان کے مال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے۔ شان نزول آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کر دیا اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لیے پکایا اور اس



لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ

فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو ف۲۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے

الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ

ہیں ف۲۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ

اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ

بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں ف۲۳۱

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے ف۲۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف۲۳۳ اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ف۲۳۴ اور اللہ جنت اور

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ

بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ

نصیحت مانیں اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم ف۲۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى

تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک

میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہو گیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اولیا اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لیے ملانے کی اجازت دی گئی۔

ف۲۳۱ شان نزول حضرت مرثد غنوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالب وصال ہوئی آپ نے خوف الٰہی سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر موقوف ہے اپنے کام سے فارغ ہو کر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا مدعی ہو (خازن)۔

ع ۲۷ ۵ ۱۱

ف۲۳۲ شان نزول ایک روز حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے خوب وضو کرتی اور نماز پڑھتی ہے حضور نے فرمایا وہ مومنہ ہے آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کروں گا اور آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مشرکہ حرہ عورت تمہارے لیے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے اس پر نازل ہوا وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو ف۲۳۳ یہ عورت کے اولیاء کو خطاب ہے۔ مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔

ف۲۳۴ تو ان سے اجتناب ضروری اور ان کے ساتھ دوستی و قرابت نا روا ف۲۳۵ شان نزول عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور افراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔

يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ

پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاؤُكُمْ

بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۚ

تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو ف۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ف۴۳۷

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَ

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو ف۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں

تُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا

اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیے

قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ

ف۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی

تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقَاتُ

اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے ف۴۴۰ اور طلاق والیاں

---

ف۴۳۶ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاء شہوت کا ف۴۳۷ یعنی اعمال صالحہ یا جماع سے قبل بسم اللہ پڑھنا ف۴۳۸ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اس لیے یہ کام کر ہی نہیں سکتا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی **مسئلہ** اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھائے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے **مسئلہ** بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

ف۴۳۹ **مسئلہ** قسم تین طرح کی ہوتی ہے لغو، غموس، منعقدہ لغو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

ف۴۴۰ **شان نزول** زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھالیتے تھے اور انہیں پریشان میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کرلیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار مہینے کی مدت معین فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لیے یا غیر معین مدت کے لیے ترک صحبت کی قسم کھائے جس کو ایلا کہتے ہیں تو اس کے لیے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لیے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاق بائن واقع ہوگئی **مسئلہ** اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے (تفسیر احمدی)۔

یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ

اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ف۴۲۱ اور انھیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ

جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۲۲ اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں ف۴۲۳

الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ

اور اُن کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں ف۴۲۴

وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے موافق ف۴۲۵ اور مردوں کو ان پر فضیلت

دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۲۲۸ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ

ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۲۶ دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے

اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ

ف۴۲۷ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۲۸ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۲۹ اس میں سے کچھ واپس لو

شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا

ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ

حدیں ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۲۹ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

ظالم ہیں پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک

---

ف۴۲۱ اس آیت میں مطلقہ عورتوں کی عدت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ مالکم علیهن من عدۃ میں ارشاد ہے اور جن عورتوں کو خورد سالی یا کبر سنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہوں ان کی عدت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدت و طلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدت تین حیض ہے۔

ف۴۲۲ وہ حمل ہو یا خون حیض کیونکہ اس کے چھپانے سے رجعت اور ولد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔

ف۴۲۳ یعنی یہی مقتضائے ایمانداری ہے

ف۴۲۴ یعنی طلاق رجعی میں عدت کے اندر شوہر عورت سے رجوع کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہل جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لئے کرتے تھے۔

ع ۲۸ ۷ ۱۴

ف۴۲۵ یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔

ف۴۲۶ یعنی طلاق رجعی **شان نزول** ایک عورت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رجعت کرتا رہیگا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ طلاق رجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں۔

ف۴۲۷ رجعت کرکے۔

ف۴۲۸ اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدت گزر کر عورت بائنہ ہو جائے۔

ف۴۲۹ یعنی مہر ف۴۵۰ طلاق دیتے وقت ف۴۵۱ جو حقوق زوجین کے متعلق ہیں ف۴۵۲ یعنی طلاق حاصل کرے **شان نزول** یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت بن قیس ابن شماس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابتؓ نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں جمیلہؓ نے اس کو منظور کیا ثابتؓ نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں **مسئلہ** خلع طلاق بائن ہوتا ہے **مسئلہ** خلع میں لفظ خلع کا ذکر ضروری ہے **مسئلہ** اگر جدائی کی طلبگار عورت ہو تو خلع میں مقدار مہر سے زائد لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے نشوز نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔

تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يَّتَرَاجَعَاۤ

دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۲۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۲۵۴

اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں

لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ

کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے ف۲۵۵ تو اس وقت تک یا

فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ

بھلائی کے ساتھ روک لو ف۲۵۶ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو ف۲۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے

ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَا

بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۲۵۸ اور

تَتَّخِذُوۡاۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اَنۡزَلَ

اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بناؤ ف۲۵۹ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے ف۲۶۰ اور وہ جو

عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا

تم پر کتاب اور حکمت ف۲۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ

کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۲۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد

اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا

پوری ہو جائے ف۲۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ف۲۶۴ جب کہ آپس

بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ

میں موافق شرع رضامند ہو جائیں ف۲۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے

ف۲۵۳ مسئلہ تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزرے۔

ف۲۵۴ دوبارہ نکاح کرلیں۔

ف۲۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو
شان نزول یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی رجعت کرلیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے

ف۲۵۶ یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو۔

ف۲۵۷ اور عدت گزر جانے دو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں۔

ف۲۵۸ کہ حکم الٰہی کی مخالفت کرکے گنہگار ہوتا ہے

ف۲۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو۔

ف۲۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

ف۲۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام قرآن و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔

ع ۲۹ ۱۳

ف۲۶۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔

ف۲۶۳ یعنی ان کی عدت گزر چکے

ف۲۶۴ جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے۔

ف۲۶۵ اپنے کفو میں مہر مثل پر کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراض و تعرض کا حق رکھتے ہیں۔

شان نزول معقل بن یسار مزنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری شریف)

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو ف۴۶۶ پورے دو برس

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷ اور جس کا بچہ ہے ف۴۶۸

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَاۚ

اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائیگا مگر اس کے مقدور بھر

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖۗ وَعَلَى

ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا

تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِؕ

دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جبکہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں

ف۴۶۶ بیان طلاق کے بعد یہ سوال طبعًا سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا اس لئے یہ قرین حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو احکام ہیں وہ اس موقع پر بیان فرمادیئے جائیں لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ ماں خواہ مطلقہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و استطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر موقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ)

ف۴۶۷ یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی خازن وغیرہ)۔

ف۴۶۸ یعنی والد، اس انداز بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

ف۴۶۹ مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لئے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لئے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدت میں رہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر با اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا (تفسیر احمدی و مدارک) المعروف سے مراد یہ ہے کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے ف۴۷۰ یعنی اس کو اس کے خلاف مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے ف۴۷۱ زیادہ اجرت طلب کرکے ف۴۷۲ ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کرلینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہونچے۔

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

ف۴۷۳ تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مؤاخذہ نہیں

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۲۳۴

اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

یا اپنے دل میں چھپا رکھو ف۴۷۴ اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں

لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا

ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللہ تمہارے

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۲۳۵

دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ

تم پر کچھ مطالبہ نہیں ف۴۷۷ تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ

کوئی مہر مقرر کرلیا ہو ف۴۷۸ اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۲۳۶

لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰

ع ۳۰ / ۱۴

ف۴۷۳ حاملہ کی عدت تو وضع حمل ہے جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس عدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمین کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے اور جو طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔

ف۴۷۴ یعنی عدت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔

ف۴۷۵ اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لئے تمہارے واسطے تعریض مباح کی گئی۔

ف۴۷۶ یعنی عدت گزر چکے۔

ف۴۷۷ مہر کا۔

ف۴۷۸ شان نزول یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں ہاتھ لگانے سے مجامعت مراد ہے اور خلوت صحیحہ اسی کے حکم میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعد دخول مہر مثل لازم ہو جائے گا۔

ف۴۷۹ تین کپڑوں کا ایک جوڑا ف۴۸۰ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبل دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا ہر مطلقہ کے لئے مستحب ہے (مدارک)

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر

لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

کرچکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَ

یا وہ زیادہ دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر اور

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

نگہبانی کرو سب نمازوں کی ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے ف۴۸۹

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا

مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے

---

ف۴۸۱ اپنے اس نصف میں سے۔

ف۴۸۲ نصف سے جو اس صورت میں واجب ہے۔

ف۴۸۳ یعنی شوہر۔

ف۴۸۴ اس میں حسن سلوک و مکارم اخلاق کی ترغیب ہے۔

ف۴۸۵ یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں۔

ف۴۸۶ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ف۴۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔

ف۴۸۸ اپنے اقارب کو۔

ف۴۸۹ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدت تو یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لیے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔

ف۴۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکم الٰہی سب وہیں مرگئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہیے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کرسکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہیے ف۴۹۱ اور موت سے بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔



عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اَلَمْ
پرہیزگاروں پر ۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو ۔ اے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ
محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
اکثر لوگ ناشکرے ہیں ف۴۹۰ اور لڑو اللہ کی راہ میں ف۴۹۱ اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
کہ اللہ سنتا جانتا ہے ۔ ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ف۴۹۲

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ ۠ وَاِلَيْهِ
تو اللہ اس کے لیے بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے ف۴۹۳ اور تمہیں

تُرْجَعُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى
اسی کی طرف پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ف۴۹۴

اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ
جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کردو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے

هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا
فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں

لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ
کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور

ع ۳۱ ۱۵

نصف

ف۴۹۲ یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔

ف۴۹۳ جس کے لیے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔

ف۴۹۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہد الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بدافعالی انتہا کو پہنچی ان پر قوم جالوت مسلط ہوئی جس کو عمالقہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عملیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے آدمی گرفتار کیے طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی نبی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندان نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لیے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا شمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریل نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوگئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجئے (خازن وغیرہ)۔

ف۴۹۵ کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) ف۴۹۶ جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔
ف۴۹۷ طالوت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طول قامت کی وجہ سے طالوت ہے حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (خازن و جمل)۔



أَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَ

اپنی اولاد سے ف۴۹۵ تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور

اللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ

اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے

لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ

طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸ اور ہم اس سے

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ

زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹ فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ

ف۵۰۰ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے

مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ

دے ف۵۰۲ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی

أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی

آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ

چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

اگر ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ف۵۰۵ بولا بیشک اللہ

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ

تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے

ف۴۹۸ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہوذا بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں
ف۴۹۹ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحب مال ہونا چاہئے
ف۵۰۰ یعنی سلطنت وراثت نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی پر ہے اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے۔
ف۵۰۱ یعنی نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں علم و قوت سلطنت کے لئے بڑے معین ہیں اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے۔
ف۵۰۲ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔
ف۵۰۳ جسے چاہے غنی کر دے اور وسعت مال عطا فرما دے اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلطنت کے لئے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے (خازن و مدارک)
ف۵۰۴ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا

ع ۳۲ ۱۶ ۶

حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے

تباہ ہو گئے کیونکہ تابوت دیکھ کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے (جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ) فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز و احترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے فائدہ تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ کی طرف سے آئی تھیں ف۵۰۵ یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکروں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے۔

ف۵۰۶ یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدت تشنگی کے وقت جو اطاعت حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے ف۵۰۶ تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں

مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

نے ف۵۰۷ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

الصَّابِرِينَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

صابروں کے ساتھ ہے ف۵۰۸ پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَهَزَمُوهُم

ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو ف۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ف۵۱۰

عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا ف۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ف۵۱۲

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بیشک رسولوں میں ہو

ف۵۰۷ جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلو ان کے اور ان کے جانوروں کیلئے کافی ہو گیا اور ان کے قلب ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گزر گئے اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے

ف۵۰۸ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے

ف۵۰۹ حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چرایا کرتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہزور عظیم الجثہ قد آور تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے صف قتال قائم ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا وہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو لاکر طالوت کے سامنے ڈال دیا تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت ہوئی (جمل وغیرہ) ف۵۱۰ حکمت سے نبوت مراد ہے ف۵۱۱ جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا ف۵۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے (خازن)۔

ف۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ما سبق میں اور خاص آیہ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ میں فرمایا گیا ف۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جدا گانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں وصف نبوت میں سب شریک یکدگر ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے (خازن و مدارک) ف۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں (جمل) ف۵۱۶ وہ حضور پر نور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
یہ ف۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ف۵۱۴ ان میں
كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ
کسی سے اللہ نے کلام فرمایا ف۵۱۵ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا ف۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو
الْبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ
کھلی نشانیاں دیں ف۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی ف۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں
مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ف۵۱۹ لیکن وہ مختلف ہوگئے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫
ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا ف۵۲۰ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے
وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ﴿۲۵۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا
مگر اللہ جو چاہے کرے ف۵۲۱ اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ
دیے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ کافروں کے لئے دوستی اور
لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ف۵۲۲ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۵۲۳
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ف۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ف۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ
اور جو کچھ زمین میں ف۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ف۵۲۷ جانتا ہے

منزل ۱ — ع ۵

اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا درجوں بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی امت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا دوسری آیت میں فرمایا لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ کَآفَّةً اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی قرب خاص معراج آپ کو ملا علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے (مدارک جمل۔ خازن بیضاوی وغیرہ) ف۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا بیماروں کو تندرست کرنا مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ ف۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے ف۵۱۹ یعنی انبیاء کے معجزات ف۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہو جاتی ف۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور یہی خدا کی شان ہے ف۵۲۲ کافروں نے زندگانی دنیا میں روز حاجت یعنی قیامت کے لئے کچھ نہ کیا ف۵۲۳ اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے اس آیت کو آیۃ الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں ف۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا ف۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص و عیب سے پاک ہے ف۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں رد شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں پہاڑوں پتھروں درختوں جانوروں آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں ف۵۲۷ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ

ہی شفاعت کریں گے انہیں بتادیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذون کے سوا کوئی شفاعت نہیں کرسکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مومنین ہیں ف۵۲۸ یعنی ماقبل و مابعد یا امور دنیا و آخرت ف۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء و رسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (خازن) ف۵۳۰ اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو فلک



مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ

مگر جتنا وہ چاہے ف۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ف۵۳۰ اور

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي

اُسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ف۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں ف۵۳۲

الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے

وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ

اور اللہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا

لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ

نور کی طرف نکالتا ہے ف۵۳۴ اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖۤ اَنْ

ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر

اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۙ

ف۵۳۵ کہ اللہ نے اُسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جبکہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷

البروج کے نام سے مشہور ہے ف۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے الٰہیت میں واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے تحیز و حلول سے منزہ اور تغیر اور فتور سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی ملک و ملکوت کا مالک اصول و فروع کا مبدع قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذون کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے تمام اشیاء کا جاننے والا جلی کا بھی اور خفی کا بھی کلی کا بھی اور جزئی کا بھی واسع الملک والقدرۃ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا ف۵۳۲ صفات الٰہیہ کے بعد لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ فرمانے میں یہ اشعار ہے کہ اب عاقل کے لیے قبول حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اول اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے ف۵۳۴ کفر و ضلالت کی ایمان و ہدایت کی روشنی اور ف۵۳۵ غرور و تکبر پر ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا اس کا نام نمرود بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج

ع ۳۴

رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے ایک خدا ناشناس کے لیے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا جس نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی ■ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت اور انتہائی بدنصیبی ہے یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی اختیار کی۔

قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَ اُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ

بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ

پورب سے تو اس کو پچھم سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش اڑ گئے کافر کے

وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ

اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر ف۵۴۰

وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

اور وہ ڈھئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ

کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں

وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ

کرسکتا ہے اور جب عرض کی ابراہیم نے ف۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا

ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک کو قتل کیا ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا مارتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کرکے چھوڑ دینا اس کو جلانا ہے یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا عقلاء پر اسی سے ظاہر ہو گیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شان دعوی پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور میں نہیں اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی تو اس سے سہل کام ہی کر دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے ف۵۳۹ یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعوی کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ: اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

ف۵۴۰ بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں گزرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ وقت شام کا قریب غروب آفتاب تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازہ سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے وہ نابینا ہو گئی تھی وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں انہیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ
فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ف۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵۴۴ فرمایا
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلالے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶ اور جان رکھ کہ اللہ غالب
حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۴۷ اس
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۴۸ ہر بال میں سو دانے ف۵۴۹
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا
مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۵۰ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں
مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
نہ تکلیف دیں ف۵۵۱ ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ف۵۵۲ اس خیرات
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے

۳۵ ع ۳

آپ دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی وہ بینا ہوئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اُٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہوگئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت عزیر ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہوگئی لوگ اُٹھے اور آپ کے پاس آگئے آپ کے فرزند نے کہا میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کرکے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جمل)۔

ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آ پڑیں۔

ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جوار بھاٹا میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مُردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یارب مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے انہوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (خازن)۔ ف۵۴۳ اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ)۔ ف۵۴۴ اور انتظار کی بے چینی رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے۔ ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے مور، مرغ، کبوتر، کوا، انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کرکے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کیے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اُڑے اور ہر ہر جانور کے

اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے سبحان اللہ ف۵۴۷ خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ابواب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفاخانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصال ثواب کے لیے تیجہ دسویں بیسویں چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے ف۵۴۸ اگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے یہ مضر ہے یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا عالم نے گمراہی سے بچایا بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل ف۵۴۹ تو ایک دانہ کے سات سو دانے ہو گئے اسی طرح راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے ف۵۵۰ **شان نزول** یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ مع ساز و سامان پیش کئے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقے کے بارگاہ رسالت میں حاضر کیے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے اور نصف راہ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے ف۵۵۱ احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو مکدر کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا مفلس تھا مجبور تھا نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا ف۵۵۲ یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ



اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ

ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ

لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ

کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ف۵۵۵

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں

الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے

اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس ایک باغ ہو

نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ

کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے

كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۪ۖ فَاَصَابَهَاۤ

پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتوان بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر

اپنا مال ریاکاری کے لیے خرچ کرکے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو ف۵۵۵ یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر ف۵۵۷ یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے ف۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے ف۵۶۰ گرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لیے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب معاش کے قابل نہیں رہتا ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دار و مدار صرف باغ پر ہے باغ بھی نہایت عمدہ ہے

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
ایک بگولا جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
کہ کہیں تم دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا
کچھ دو ف۵۶۶ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا
الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا
ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی
فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ
نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا
الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ
ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰ اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور
وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ
فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے ف۵۷۲ جسے چاہے
وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا
اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے
أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ
مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ف۵۷۳ یا منت مانو ف۵۷۴
نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِنْ
اللہ کو اس کی خبر ہے ف۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

ع

ف۵۶۳ وہ باغ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت و یاس کی کیا انتہا ہے یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدت حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو نامقبول کردے اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغواء سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کردے (مدارک و خازن)
ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے
ف۵۶۶ مسئلہ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے (خازن و مدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو (تفسیر احمدی)
ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ
ف۵۶۸ شان نزول بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ
ف۵۶۹ کہ اگر خرچ کروگے صدقہ دوگے تو نادار ہوجاؤگے
ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ و صدقہ نہ دینے کا اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کرسکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے آجکل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مصر ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں
ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر
ف۵۷۲ حکمت سے یا قرآن و حدیث و فقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت (مدارک و خازن)
ف۵۷۳ نیکی میں خواہ بدی میں
ف۵۷۴ طاعت کی یا گناہ کی نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یارب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے یا فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے (رد المحتار)
ف۵۷۵ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

وف٥٧٦ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لئے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لئے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے (مدارک)

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

سب سے بہتر ہے وف٥٧٦ اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں

خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

کی خبر ہے انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں وف٥٧٧ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ إِلَّا ابْتِغَآءَ

اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے وف٥٧٨ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی

وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

چاہنے کے لئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے وف٥٧٩ زمین میں چل نہیں سکتے

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

وف٥٨٠ نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب وف٥٨١

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا

تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا وف٥٨٢ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ

اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر وف٥٨٣ ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس

وف٥٧٧ آپ بشیر و نذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد آپ پر لازم نہیں شان نزول قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لئے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی وف٥٧٨ تو دوسروں پر کا احسان نہ جتاؤ وف٥٧٩ یعنی صدقات مذکورہ جو آیۂ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقرا ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت الٰہی پر روکا شان نزول یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ وف٥٨٠ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں وف٥٨١ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں وف٥٨٢ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے چہرو پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں وف٥٨٣ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک رات میں ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائدہ آیت کریمہ میں نفقہ لیل کو نفقہ نہار پر اور نفقہ سر کو نفقہ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا

ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو سود کھاتے ہیں ف۵۸۴

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ

قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو

الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَأَحَلَّ

ف۵۸۵ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ

اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ

نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور

فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ

وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ف۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ف۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت

أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي

کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ف۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو ف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے

الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

خیرات کو ف۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار بیشک وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا إِنْ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر

ف۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہشمند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں ف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اُس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے ف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مؤاخذہ نہیں۔
ف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے جو چاہے ممنوع و حرام کرے بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے ف۵۸۸ مسئلہ جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے ف۵۸۹ اور اسکو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ جہاد نہ صلہ ف۵۹۰ اُس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
مسلمان ہو ف۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ

وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ
اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ف۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ
ف۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ف۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو ف۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۟ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ
جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
ان پر ظلم نہ ہوگا ف۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪
لین دین کرو ف۵۹۷ تو اسے لکھ لو ف۵۹۸ اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
ف۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے ف۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہئے اور

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے ف۶۰۱

ع ۳۸ ۸

ف۵۹۱ شانِ نزول: یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبے بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں ف۵۹۲ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبے چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تائب ہوئے۔
ف۵۹۳ زیادہ لے کر۔
ف۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔
ف۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا
ف۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت ربٰو نازل ہوئی
ف۵۹۷ خواہ وہ دین مبیع ہو یا ثمن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کر لی جائے اس بیع کے جواز کے لئے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے ف۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا ف۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رو رعایت ف۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو وثیقہ نویسی کا علم دیا بے تغییر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لا یضار کاتب سے منسوخ ہوئی ف۶۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کر سکتا ہو

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے ف۶۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف۶۰۳ تو ایک مرد

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو ف۶۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ف۶۰۵

وَلَا تَسْــَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا

(یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ

ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹

ف۶۰۲ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے۔

ف۶۰۳ مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احمدی)

ف۶۰۴ جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔

ف۶۰۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفاء افضل ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالی دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری کیا گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہوکر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی شاق و گراں ہوگی۔

ف۶۰۷ مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔

ف۶۰۸ یضار میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حق کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل زیادتی و کمی کریں۔

ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔

ف۹۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو اطمینان کے لیے ف۹۱۱ یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالتِ سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جو لیے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے ف۹۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا ف۹۱۳ اس امانت سے دَین مراد ہے ف۹۱۴ کیونکہ اس میں صاحبِ حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لیے طلب کیے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں ف۹۱۵ حضرت ابن



عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۹۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۹۱۱ اور اگر تم میں ایک

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا ف۹۱۲ اپنی امانت ادا کردے ف۹۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۹۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۹۱۵

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ف۹۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف۹۱۷

اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

تو جسے چاہے گا بخشے گا ف۹۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۹۱۹ اور اللہ ہر

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

چیز پر قادر ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟

اور ایمان والے سب نے مانا ف۹۲۰ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ

ف۹۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۹۲۲ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۹۲۳

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر

عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے ف۹۱۶ بدی ف۹۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مؤاخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائیگا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ اور حدیث حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائیگا

ع

ف۹۱۸ اپنے فضل سے اہل ایمان کو ف۹۱۹ اپنے عدل سے ف۹۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی ف۹۲۱ یہ اصول و ضروریاتِ ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد احد ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام اسمائے حسنیٰ و صفاتِ علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان لانا اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا

اسکی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں ۶۲۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کیا ۶۲۳ تیرے حکم و ارشاد کو ۶۲۴ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تعلیم فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں ۶۲۵ اور ہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں

۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمے چودہ ہزار پانچسو بیس حروف ہیں ۲ شان نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جس کا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خور و نوش اور رسد و بار کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم اسکے علم اور اسکی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نماز عصر ادا فرما رہے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب مشرق متوجہ ہو کر نماز شروع کردی فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انہوں نے کہا اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے انہوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اس کے لئے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے انہوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انہوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انہوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورۂ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفات الٰہیہ میں حی بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے ۳ اس میں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں۔

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

اسکی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ۶۲۴ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اگر ہم بھولیں ۶۲۵ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر

حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں

عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶

پر ہمیں مدد دے

ع ۴۰ ۸

سُوْرَةُ آلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ مِائَتَا آيَةٍ وَعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اور اس میں ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

الۗمَّ ۱ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ۙ الْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۲ۭ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۳ۙ

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری

مِنْ قَبْلُ ھُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ڛ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

کی آیتوں سے منکر ہوئے ۳ ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب

انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا
بدلہ لینے والا ہے اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ

فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ
آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۶

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ
اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ف۷ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری

مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ
اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں ف۸ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۹ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے ف۱۰

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۱۱ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا
ہیں ف۱۲ گمراہی چاہنے ف۱۳ اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۴ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم

اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
ہے ف۱۵ اور پختہ علم والے ف۱۶ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۷ سب ہمارے رب کے پاس سے

رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
ہے ف۱۸ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف۱۹ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے

اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾
کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہے بڑا دینے والا

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ
اے رب ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۲۰ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہ نہیں ف۲۱ بیشک اللہ کا وعدہ نہیں

ف۶ مرد، عورت، گورا، کالا، خوب صورت، بد شکل وغیرہ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے۔

ف۷ اس میں بھی نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔

ف۸ جس میں کوئی احتمال اشتباہ نہیں ف۹ کہ احکام میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں انہیں پر عمل ف۱۰ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے ف۱۱ یعنی گمراہ اور بد مذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں ف۱۲ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ف۱۳ اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل) ف۱۴ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل و خازن) ف۱۵ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے ف۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا، تواضع لوگوں سے، زہد دنیا سے، مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) ف۱۷ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے ف۱۸ محکم ہو یا متشابہ ف۱۹ اور راسخ علم والے کہتے ہیں ف۲۰ حساب یا جزا کے واسطے ف۲۱ وہ روز قیامت ہے۔

الْمِيعَادَ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ
بدلتا نہیں ف۲۰ بیشک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور
لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ⑩
ان کی اولاد اللہ سے انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑪ قُلْ
تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ
کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا
الْمِهَادُ ⑫ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ
بچھونا بیشک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ
کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶ کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں
وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷ بیشک اس میں عقلمندوں کے لیے ضرور دیکھ کر
الْاَبْصَارِ ⑬ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ
سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت ف۲۸ عورتیں اور بیٹے
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے

ع

ف۱۹ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا نجات پائے گا **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو سعود وغیرہ) ف۲۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو کر۔ ف۲۲ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کرکے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کیے جائیں گے گرفتار کیے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا ف۲۳ اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) ف۲۴ جنگ بدر میں ف۲۵ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار ف۲۶ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (جمل) ف۲۷ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو ف۲۸ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

ف۲۹ اس سے کچھ روز نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہیے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو۔



وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے
حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا
پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ف۳۱ بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لیے
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ
اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾
ستھری بیبیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۳۴
اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے
النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَ
عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور
الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ
اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا
الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ
حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ
کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳

ف۳۰ جنت تو چاہیے کہ اس کی رغبت کریں اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے ف۳۱ متاع دنیا سے ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابل نفرت چیز سے پاک ف۳۳ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے ف۳۴ اور اُن کے اعمال و احوال جانتا اور اُن کی جزا دیتا ہے۔
ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔
ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو ف۳۸ شان نزول احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہو گئے حضرت

النصف

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوی کو باطل کر دیا ف۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب اُن کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے۔

ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ امیین میں داخل جن میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سر نیاز خم کیا یا باوجود براہین بینہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح انہیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے ف۴۷ وہ تم نے پورا ادا کر دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں ف۴۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ ف۵۰ کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچائے۔ ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں من الکتاب سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے ف۵۲ شان نزول اس آیت کے شان نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس دین پر ہیں فرمایا ملت ابراہیمی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائیگا اس پر نہ جمے اور منکر ہو گئے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مراد ہے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لئے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں امید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے توریت منگائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا اس میں آیت رجم آئی جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا عبداللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا حضرت عبداللہ ابن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کئے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۵۳ کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹ فَاِنْ

اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب

اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰ ع ۲ / ۱۱ / ۱۰

تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۱ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

آخرت میں ف۴۹ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳ انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ۵۴ اور ان کے دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو

یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۫ وَ وُفِّیَتْ

باندھتے تھے ۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک نہیں ۵۶ اور ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر اے اللہ ملک

الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ

کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ

جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫

کرسکتا ہے ۵۷ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے ۵۸

وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ

اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے ۵۹ اور جسے چاہے

تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ

بے گنتی دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ

مسلمانوں کے سوا ۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا

شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ

مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور

۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں ۵۵ اور ان کا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ۵۶ اور وہ روز قیامت ہے ۵۷ شان نزول فتح مکہ کے وقت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

۵۸ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ۵۹ زندہ سے مردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مؤمن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان اور زندہ پرندے سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر ۶۰ شان نزول حضرت عبادہ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ۶۱ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انہیں راز دار بنانا ان سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

پر اللہ کا قابو ہے ۔ جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

مُّحْضَرًا ۛۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ

ف۶۲ اور جو برا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ

بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

ہوتا ف۶۳ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے ۔ اے محبوب تم فرما دو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ف۶۴ اور تمہارے گناہ بخش دیگا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ف۶۵ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ

اللہ کو خوش نہیں آتے کافر ۔ بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور

اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ

ابراہیم کی آل اولاد اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے ف۶۷

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ

اور اللہ سنتا جانتا ہے ۔ جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف۶۸ اے رب میرے میں تیرے لئے منت

ف۶۲ یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی ف۶۳ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا ف۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنھوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انھیں سجا سجا کر ان کے سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آبا حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرماں برداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے ف۶۵ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ف۶۶ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انھیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے ف۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ف۶۸ عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنّہ بنت فاقوذا ہے یہ مریم کی والدہ ہیں۔

ف۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہم زلف
تھے فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحیٰی کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی
یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہوگئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو
بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے

حاضر کردوں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہوگئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لیے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا۔
ف۷۰ حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی۔
ف۷۱ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں ف۷۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں
ف۷۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اس لیے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞۳۵

مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تو مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

پھر جب اُسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ

کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ف۷۲ اور

اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞۳۶ فَتَقَبَّلَهَا

میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اسے اس کے

رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ

رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۳ اور اسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۴ اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ

جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے ف۷۵ کہا اے

يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ

مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞۳۷ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

بے گنتی دے ف۷۶ یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۞۳۸ فَنَادَتْهُ

میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں

الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ

نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے

کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا ف۷۴ حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔
ف۷۵ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا ف۷۶ حضرت مریم نے صغر سنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ ان کے
فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا **مسئلہ** یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا
نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس
بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا آگے آیت میں بیان ہے ف۷۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کرکے دعا کی ف۷۸ حضرت زکریا
علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے

اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انھوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ میں بیان فرمائی گئی۔



بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف٧٩ تصدیق کرے گا اور سردار ف٨٠ اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

نبی ہمارے خاصوں میں سے ف٨١ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف٨٢

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ

اور میری عورت بانجھ ف٨٣ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ف٨٤ عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ف٨٥ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر

اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع ١٢

اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف٨٦ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اس کی پاکی بول

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف٨٧ اور خوب ستھرا کیا ف٨٨

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ

اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف٨٩ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ف٩٠

اسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ

اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

ہیں ف٩١ اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ

میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ف٩٢ اور یاد کرو

ف٧٩ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے کن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انھیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

ف٨٠ سید اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے ف٨١ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہ تعجب عرض کیا۔

ف٨٢ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی۔

ف٨٣ ان کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ کہ بیٹا کس طرح عطا ہوگا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے ف٨٤ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔

ف٨٥ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تاکہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں ف٨٦ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جسم میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیم کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو ف٨٧ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح ان کے لیے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریا کو ان کا کفیل بنانا یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے ف٨٨ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعض زنانے عوارض سے ف٨٩ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔

ف٩٠ جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آ گیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہو گیا ف٩١ اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ف٩٢ باوجود اس کے آپکا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا کیے گئے۔

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا نام ہے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو دار ہوگا ف۹۴ دنیا اور آخرت میں اور قرب والا ف۹۵

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۹۶ اور پکی عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا

اور اللہ سکھائے گا کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا

اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ

بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے

طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى

اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو ف۱۰۱ اور میں مُردے جلاتا ہوں

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ

اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ف۱۰۳

ف۹۳ یعنی ایک فرزند کی ف۹۴ صاحب جاہ و منزلت ف۹۵ بارگاہ الٰہی میں ف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل ف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے ف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے ف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے ف۱۰۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں ف۱۰۱ جس کا برص عام ہوگیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔

ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اجب روح اللہ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا اور باذن اللہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی الوہیت کے قائل تھے ف۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیماروں کو اچھا کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسی سے ثابت ہوا کہ غیب

کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتادیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیے تیار کر رکھا
آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہوجاتے تھے آپ انھیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لیے اٹھا رکھی ہے بچے گھر
جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر
ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کردیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے



انھوں نے کہا سور ہیں فرمایا ایسا ہی ہوگا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے فا صل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہوسکتا۔ ف۱۰۴ جو شریعت موسیٰ علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت مچھلی کچھ پرند ف۱۰۵ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے اس میں نصاریٰ کا رد ہے۔
ف۱۰۶ یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوتے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انھوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ ان پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انھوں نے کفر کیا۔
ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے ف۱۰۸ مسئلہ اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔
ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کردیا۔
ف۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا

ع ۵ ۱۲ ۱۲

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بیشک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ
اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں
عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾
ف۱۰۴ اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو
إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّا
بیشک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب
أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ
عیسیٰ نے ان سے کفر پایا ف۱۰۶ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾
نے کہا ف۱۰۷ ہم دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہوجائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸
رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٣﴾ وَ
اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور
مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي
کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ
مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱ اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے پیروؤں کو ف۱۱۳
جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
قیامت تک تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہہ پر قتل کردیا۔
مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے
مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لیے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب چونکہ عربی میں بھی معنی مذموم کے ساتھ معروف ہوگیا ہے اس لیے عربی میں بھی شان الٰہی میں
اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے ف۱۱۱ یعنی تمہیں کفار قتل نہ کرسکیں گے (مدارک وغیرہ) ف۱۱۲ آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت
کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے صلیب توڑیں گے خنزیروں کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہوگی پھر
آپ کا وصال ہوگا وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر

نازل ہوں گے یہی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں ف۱۱۴ جو یہود ہیں ف۱۱۵ شان نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذراء کی طرف القا کئے گئے نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو

فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا

تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا

وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور

الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾

اچھے کام کیے اللہ ان کا نیگ انہیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی

یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ف۱۱۵ اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ

اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ

بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ

لعنت ڈالیں ف۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱۱۷ اور

وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔ ف۱۱۶ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔

ف۱۱۷ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔

ف۱۱۸ اس میں نصاریٰ کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی ف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں ف۱۲۰ نہ حضرت عیسیٰ کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو۔



مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۱۸ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى
پھیریں تو اللہ فسادیوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی
كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ
طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی
شَیْـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا
کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ
فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ
مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے باب میں کیوں
فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
جھگڑتے ہو توریت و انجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد تو کیا
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۱۲۳ اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۱۲۴ تو اس میں
تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
ف۱۲۵ کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶
مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا
ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان
مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ
تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے

ع ۶ / ۱۴

ف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان کو بنایا کہ انھیں سجدے کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے۔

ف۱۲۲ شان نزول نجران کے نصاریٰ اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علمائے توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ان کے کمال جہل کی دلیل ہے، یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ جن پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

ف۱۲۳ اے اہل کتاب تم۔

ف۱۲۴ اور تمہاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔

ف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔

ف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ ف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔

لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا
الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ
والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں
وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ
اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی
لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ
آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو
لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ
حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں
تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾ وَقَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوا بِالَّذِيٓ
خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴ وہ جو ایمان والوں
أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا اٰخِرَهُ
پر اترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہوجاؤ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوٓا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ
شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو تم فرمادو کہ
إِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ أَن يُؤْتٰىٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ
اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۳۷ (یہ) یقین کاہے کا کہ کسی کو ملے ف۱۳۸ جیسا تمہیں ملا
أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيهِ
یا کوئی تم پر حجت لاسکے تمہارے رب کے پاس ف۱۳۹ تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے

ع ۱۵

ف۱۲۸ اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے
ف۱۲۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔
ف۱۳۰ اور آپ کے امتی۔
ف۱۳۱ شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام ہے وہ ان کو گمراہ نہ کرسکیں گے۔
ف۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین۔
ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف وتبدیل کرکے
ف۱۳۴ اور انہوں نے باہم مشورہ کرکے یہ مکر سوچا۔
ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔
ف۱۳۶ شان نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہوجائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرماکر ان کا یہ راز فاش کردیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہوگئے
ف۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے ف۱۳۸ دین وہدایت اور کتاب وحکمت اور شرف وفضیلت ف۱۳۹ روز قیامت۔

ف۱۴۰ یعنی نبوت و رسالت سے ف۱۴۱ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن)۔
ف۱۴۲ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کردیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہلِ کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔ ف۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کرجاتا ہے ف۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں کا۔
ف۱۴۵ کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کرجانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔
ف۱۴۶ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے احبار اور ان کے رؤسا ابو رافع و کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف و حیی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔
ف۱۴۷ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کرے نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے اور انہیں دردناک عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔ حضرت ابو امامہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے قسم کھائے اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔



مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ
چاہے دے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے ف۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۴۱
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ
اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کردے گا ف۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس
لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے ف۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ
لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
اَن پڑھوں ف۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
ف۱۴۵ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
ف۱۴۶ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ
نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
دردناک عذاب ہے ف۱۴۷ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اُسے کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ

اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ فرشتوں

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾

اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے ف۱۵۴

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۗ

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۗ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ۗ

لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

ف۱۴۸ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصارٰی دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا

ف۱۴۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شان نزول نجران کے نصارٰی نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالٰی نے اُن کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لیے بھیجا۔

ع ۸

ف۱۵۱ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں۔

ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔

ف۱۵۳ اللہ تعالٰی یا اس کا کوئی نبی

ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

ف۱۵۵ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں

ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۵۷ اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اُس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔

قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ
فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس
بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ
۱۵۸ کے بعد پھرے ۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں
وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ
۱۶۱ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ۱۶۲ خوشی سے ۱۶۳ اور مجبوری سے
يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ
۱۶۴ اور اسی کی طرف پھریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر
وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں
بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ
کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی
الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ
دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں
الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے ۱۶۶
وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا
اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں ۱۶۸ اور اللہ

۱۵۸ عہد ۱۵۹ اور آنے والے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے ۱۶۰ خارج از ایمان۔
۱۶۱ بعد عہد لینے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔
۱۶۲ ملائکہ اور انسان و جنات۔
۱۶۳ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔
۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقت یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دیگا۔
۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہوگئے۔
۱۶۶ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلے سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مُقِر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔
۱۶۷ یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ
ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ اُن پر لعنت ہے

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے اس

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ
کے بعد توبہ کی ف۱۶۹ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ
وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ
ف۱۷۱ اور وہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے

هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ
ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ

افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾
اپنی خلاصی کو دے اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا
تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ

مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا
کرو اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

ف۱۶۹ اور کفر سے باز آئے شانِ نزول حارث ابن سوید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہو کر حاضر ہوئے اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

ف۱۷۰ شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اور شدید ہو گئے

ف۱۷۱ اس حال میں یا وقتِ موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

ع ۹ ۱۷

ف۱۷۲ بر سے تقویٰ و طاعت مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے اُن سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحاء (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے میں اسکو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور بنی عم میں اسکو تقسیم کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیجو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لیے اس کو آزاد کر دیا۔

لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ
مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا
قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ
توریت اُترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت لاکر پڑھو اگر
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
سچے ہو ف۱۷۳ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۷۴
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا
تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم
مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ
کے دین پر چلو ف۱۷۵ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی
سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے
لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ
جہان کا راہنما ف۱۷۶ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں
كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
آئے امان میں ہو ف۱۷۹ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝
چل سکے ف۱۸۰ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ف۱۸۱
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ شَهِیْدٌ
تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲ اور تمہارے کام

ف۱۷۳ شانِ نزول یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملتِ ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملتِ ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت و رسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے اُن کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم امّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔

ف۱۷۴ اور کہے کہ ملتِ ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کیے تھے

ف۱۷۵ کہ وہی اسلام اور دینِ محمدی ہے۔

ف۱۷۶ شانِ نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت و قبلۂ عبادت ہے مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا

ف۱۷۷ جو اس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتی کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواحِ اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک و خازن و احمدی) ف۱۷۸ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں ف۱۷۹ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے ف۱۸۰ مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد و راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام

اس قدر ہونا چاہیئے کہ جاکر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیئے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی ف۱۸۱ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے ف۱۸۲ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقِ نبوت پر دلالت



عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو

سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ

ف۱۸۳ اُسے جو ایمان لائے اُسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا

اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں

فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ

کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَ

ف۱۸۵ اور تم کیونکر کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور

فِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ

تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا

گیا اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا

ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۱۸۶ سب

وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا ف۱۸۷ اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا

فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ

اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے ف۱۸۸ اور تم

کرتی ہیں ف۱۸۳ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے ف۱۸۴ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دینِ اسلام ہی ہے ف۱۸۵ شانِ نزول اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمنِ اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اسکی فتنہ انگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آگئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعتِ اہلِ اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانۂ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں

ع ۱۰

پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۸۶ حَبْلُ اللّٰہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبلُ اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبلُ اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبلُ اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے ف۱۸۷ جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہوگئے اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقۂ مسلمین مذہبِ اہلِ سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفرق اور ممنوع ہے ف۱۸۸ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہو کر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جنگجو قبیلوں میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے۔

عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے ف١٨٩ تو اس نے تمہیں اس سے بچادیا ف١٩٠ اللہ تم سے یوں ہی اپنی

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠٣ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

کریں ف١٩١ اور یہی لوگ مراد کو پہنچے ف١٩٢ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ف١٩٣ بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں ف١٩٤ اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠٥ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

ان کے لیے بڑا عذاب ہے جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے ف١٩٥ کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے ف١٩٦

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ اور وہ جن کے

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧

منہ اونجالے ہوئے ف١٩٧ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم

ف١٨٩ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے ف١٩٠ دولت ایمان عطا کرکے ف١٩١ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے ف١٩٢ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے ف١٩٣ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا مسئلہ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔

ف١٩٤ اور حق واضح ہو چکا تھا۔

ف١٩٥ یعنی کفار اُن سے توبیخاً کہا جائے گا

ف١٩٦ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روز میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے بلیٰ کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روز میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے عکرمہ نے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے ف١٩٧ یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرمہ تعالیٰ وہ فرحاں و شاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا۔

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

نہیں چاہتا ف۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو ف۱۹۹ ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

ایمان لاتے ف۲۰۰ تو ان کا بھلا تھا ان میں کچھ مسلمان ہیں ف۲۰۱ اور زیادہ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

کافر وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا ف۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ

الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا

پھیر جائیں گے ف۲۰۳ پھر ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں امان نہ پائیں

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

ف۲۰۴ مگر اللہ کی ڈور ف۲۰۵ اور آدمیوں کی ڈور سے ف۲۰۶ اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور ان پر جمادی گئی محتاجی ف۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرماں بردار اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ

سرکش تھے سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں ف۲۰۸

---

ف۱۹۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔

ف۱۹۹ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شانِ نزول یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا

ع ۱۱ ۸ ۲

ف۲۰۰ سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

ف۲۰۱ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے۔

ف۲۰۲ زبانی طعن و تشنیع اور دھمکی وغیرہ سے شانِ نزول یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤسا یہود ان کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کر دیا کہ زبانی قیل و قال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے

ف۲۰۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔

ف۲۰۴ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام ہی بن کر رہے

ف۲۰۵ تھام کر یعنی ایمان لا کر

ف۲۰۶ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر ف۲۰۷ چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غنائے قلبی میسر نہیں ہوتا ف۲۰۸ شانِ نزول جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی عطاء کا قول ہے کہ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ سے چالیس مرد اہل نجران کے بتیس حبشہ کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ف۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد ف۲۱۰ اور دین میں مداہنت نہیں کرتے ف۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے



يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا

نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ف۲۱۲ ان کو اللہ سے کچھ نہ بچا لیں

شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا

گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۲۱۳ کہاوت اس

يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ

کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴ خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو وہ

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی ف۲۱۵ اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں

لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

بناؤ ف۲۱۶ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کرکے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے۔

ف۲۱۲ جن پر انہیں بہت ناز ہے۔

ف۲۱۳ شان نزول یہ آیت بنی قریظہ و نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے رؤسا نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و احد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں۔

ف۲۱۴ مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤسا پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریاکار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لئے ہوگا یا نفع اخروی کے لئے اگر محض نفع دنیوی کے لئے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریاکار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اسکا عمل دکھاوے اور نمود کے لئے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لئے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے ف۲۱۵ یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کر دیتا ہے ف۲۱۶ ان سے دوستی نہ کرو محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں شان نزول بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔

ف۲۱۶ غیظ و عناد ف۲۱۷ تو اُن سے دوستی نہ کرو ف۲۱۹ رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر ف۲۲۰ اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں ف۲۲۱ اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۲۲ یہ منافقین کا حال ہے ف۲۲۳ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست ؏ کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست ف۲۲۴ اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں ف۲۲۵ اور ان سے دوستی و محبت نہ کرو **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے ف۲۲۶ بمقام مدینہ طیبہ بقصد اُحد ف۲۲۷ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لئے انہوں نے بقصد انتقام لشکر گراں مرتب کرکے فوج کشی کی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکر کفار اُحد میں اترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لئے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمائیے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے حضور نے فرمایا کہ نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبل جنگ اتار دے مشرکین اُحد میں چہار شنبہ پنجشنبہ کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکر اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت سے آکر حملہ کرے اس لئے حضور نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور کیا فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کرکے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست عبداللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کئے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو عمر لڑکوں کا کہنا تو مانا

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ ف۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے

قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ف۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں

وَ لَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا
چاہتے ہو ف۲۱۹ اور وہ تمہیں نہیں چاہتے ف۲۲۰ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں

اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ
کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۲۲۲ اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو کہ

مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ
مر جاؤ اپنی گھٹن میں ف۲۲۳ اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ
بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ف۲۲۴ اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں

وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کئے رہو ف۲۲۵ تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام

یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ
خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ف۲۲۶ اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ
کے مورچوں پر قائم کرتے ف۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِیُّهُمَا ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
کہ نامردی کر جائیں ف۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

۱۲ ع ۱۱ ۳

اور میری بات کی پرواہ نہ کی اس عبداللہ بن ابی کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکر اسلام کے مقابل آ جائے اس وقت بھاگ پڑو تاکہ لشکر اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن ابی منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لئے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ و رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب و ہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد تھے اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوا اور چہرہ اقدس پر زخم آیا اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲۲۸ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا

چاہیے　اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ف۲۲۹ تو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

اللہ سے ڈرو کہیں تم شکرگزار ہو　جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾

تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ف۲۳۰ اور یہ فتح

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۲۳۱ اور مدد نہیں مگر

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ف۲۳۲ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے

كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

ف۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں　یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ

یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں　اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے　اور

---

جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو انھوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا۔

ف۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔ ع

ف۲۳۰ چنانچہ مومنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔

ف۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی و اضطراب نہ ہو۔

ف۲۳۲ تو چاہیے کہ بندہ مسبب الاسباب پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔

ف۲۳۳ اس طرح کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کئے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔

ف۲۳۴ مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کرکے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے ہیں مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا ف۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تہدید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے ف۲۳۶ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعتِ الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا ف۲۳۷ توبہ و ادائے فرائض و طاعات و اخلاص عمل اختیار کرکے۔



يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۵ اور اللہ و رسول

وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی بخشش اور ایسی

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ

جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۹

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪

بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ

اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

اڑ نہ جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳

۱۳ ع ۹

ف۲۳۸ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کر دیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام بلاغت نظام کے معانی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگ نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کونسی زمین اور کونسا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش۔

ف۲۳۹ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں ف۲۴۰ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا ف۲۴۱ یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو ف۲۴۲ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے ف۲۴۳ شان نزول تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈر یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیگ ہے ف۲۴۴

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ

پرہیزگاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ

بھی ویسی ہی تکلیف پاچکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰

وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا

اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ

یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ یَمْحَقَ

دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کردے ف۲۵۲ اور کافروں کو

الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ

مٹا دے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا

الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

---

منہ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثقفی اس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لیے بہتر جزا ہے۔

ف۲۴۵ پچھلی امتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا۔

ف۲۴۶ تاکہ تمہیں عبرت ہو۔

ف۲۴۷ اس کا جو جنگ احد میں پیش آیا۔

ف۲۴۸ جنگ احد میں۔

ف۲۴۹ جنگ بدر میں باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور تم سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہیے۔

ف۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔

ف۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی۔

ف۲۵۲ اور انہیں گناہوں سے پاک کردے

ف۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لیے شہادت و تطہیر ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا استیصال ہے۔

ف۲۵۴ کہ اللہ کی رضا کے لیے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روز احد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔

ف۲۵۵ شان نزول جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انھیں حسرت ہوئی اور انھوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انھیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انھیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احد پر جانے کے لئے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿۱۴۳﴾ ع ۱۴ ۵

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ

اور محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں

أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ

اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان

لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ

بے حکم خدا مر نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور دنیا کا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ

انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے

مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ

دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا

خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انھیں پہنچیں اور نہ

ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا

کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ

كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا

بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے

ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔

ف۲۵۷ اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے شان نزول جنگ احد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور نے انھیں ہزیمت پر ملامت کی انھوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔

ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انھوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں ف۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو۔

ف۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے ف۲۶۳ ایسا ہی ہر اہل ایمان کو چاہیے ف۲۶۴ یعنی حمایت دین و مقامات حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے۔

ف۲۶۵ یعنی تمام صغائر و کبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربّانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شانِ تواضع و انکسار اور آدابِ عبدیت میں سے ہے۔



فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اپنے کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا ف۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی ف۲۶۸ اور نیکی والے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

اللہ کو پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ف۲۶۹

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ

تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے ف۲۷۱ بلکہ اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

تمہارا مولیٰ ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ

میں رعب ڈالیں گے ف۲۷۲ کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری اور

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُرا ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ

سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ف۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور

تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

حکم میں جھگڑا ڈالا ف۲۷۴ اور نافرمانی کی ف۲۷۵ بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات ف۲۷۶

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ

تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا ف۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر

ف۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلبِ حاجت سے قبل توبہ و استغفار آدابِ دعا میں سے ہے۔

ف۲۶۷ یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ۔

ف۲۶۸ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام۔

ف۲۶۹ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک۔

ع ۱۵

ف۲۷۰ کفر و بے دینی کی طرف۔

ف۲۷۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز اُن کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔

ف۲۷۲ جنگِ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوفِ شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ دینِ اسلام تمام ادیان پر غالب ہے

ف۲۷۳ جنگِ اُحد میں۔

ف۲۷۴ کفار کی ہزیمت کے بعد حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مالِ غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا مرکز مت چھوڑو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے ف۲۷۵ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے ف۲۷۶ یعنی کفار کی ہزیمت ف۲۷۷ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا ف۲۷۸ جو اپنے امیر عبداللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا۔

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو
تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بیشک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ
مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ
نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱
لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے
بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً
کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک
نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ
جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور ایک گروہ کو ف۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵
أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ
اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے سے گمان کہتے
هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ
کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷
يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ
اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس
لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي
ہوتا ف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے

ف۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔

ف۲۸۰ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ۔

ف۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔

ف۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ روز احد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی۔

ف۲۸۳ اور وہ جماعت مؤمنین صادق الایمان کی تھی۔

ف۲۸۴ جو منافق تھے۔

ف۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ تعالیٰ نے وہاں مؤمنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مؤمنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیت عظیمہ اور معجزہ باہرہ تھا۔

ف۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔

ف۲۸۷ فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے۔

ف۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متاسف ہونا ف۲۸۹ اور ہمیں کچھ سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی کے لئے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر۔

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۚ

گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ف۲۹۰

وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ

اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ف۲۹۱ اُسے کھول دے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ف۲۹۳

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ

جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث ف۲۹۴

وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ع ۱۶

اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان

آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا

والو ان کافروں ف۲۹۵ کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر

فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا

یا جہاد کو گئے ف۲۹۶ کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ

اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جِلاتا اور مارتا ہے ف۲۹۷

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَ

یا مرجاؤ ف۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور

ف۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔

ف۲۹۱ اخلاص یا نفاق۔

ف۲۹۲ اُس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔

ف۲۹۳ اور جنگ اُحد میں بھاگ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔

ف۲۹۴ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔

ف۲۹۵ یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین

ف۲۹۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے۔

ف۲۹۷ موت و حیات اسی کے اختیار ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے اُن منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب ہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آ جائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے

ف۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے۔

ف۳۰۰ یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اس کی

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان

مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي

ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

ف۳۰۴ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا

جو پھر تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ

پھر ہر جان کو ان کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

اللہ کی مرضی پر چلا ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے

طرف لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ میں اشارہ ہے دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف وَرَحْمَةٌ میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشق الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں اشارہ ہے۔

ف۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رافت و رحمت ہوئی کہ روزِ احد غضب نہ فرمایا۔

ف۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے۔

ف۳۰۳ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

ف۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا **مسئلہ** اس سے اجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا (مدارک و خازن)۔

ف۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔

ف۳۰۶ اور مدد الٰہی وہی پاتا ہے جو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے ف۳۰۷ کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے ف۳۰۸ اور اس کی اطاعت کی اور نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین و انصار و صالحین امت ف۳۰۹ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ف۳۱۰ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جدا نیک کا الگ بد کا الگ۔

ف۳۱۱ منت نعمت عظیم کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدم درایت و قلت فہم و نقصانِ عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

رسول ف۳۱۳ بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ہے ف۳۱۵ اور انہیں کتاب و حکمت

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ

سکھاتا ہے ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ف۳۱۷ کیا جب

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ

تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی ف۳۲۰

هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ

تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور وہ

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾

مصیبت جو تم پر آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اسلئے کہ پہچان کرادے ف۳۲۳

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

ایمان والوں کی۔ اور اسلئے کہ پہچان کرادے انکی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ

لڑو یا دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ

دل میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹

ف۳۱۲ یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لئے باعث فخر و شرف جس کے احوال زہد و ورع راست بازی دیانت داری خصائل جمیلہ اخلاق حمیدہ سے وہ واقف ہیں۔

ف۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۳۱۴ اور اس کی کتاب مجید فرقان حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے

ف۳۱۵ کفر و ضلالت اور ارتکاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکاتِ رذیلہ و ظلماتِ نفسانیہ سے۔

ف۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔

ف۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے

ف۳۱۸ جیسی کہ جنگ احد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔

ف۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔

ف۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

ف۳۲۱ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لئے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا ف۳۲۲ احد میں ف۳۲۳ مومنین و مشرکین کی ف۳۲۴ یعنی مومن و منافق ممتاز ہوگئے ف۳۲۵ یعنی عبداللہ بن ابی بن ابی سلول وغیرہ منافقین سے ف۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظتِ دین کے لئے ف۳۲۷ اپنے اہل و مال کو بچانے کے لئے ف۳۲۸ یعنی نفاق ف۳۲۹ یعنی شہدائے احد جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے۔

ف۳۳۰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے ف۳۳۱ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اسی دن ستر منافق مر گئے ف۳۳۲ شان نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہدائے اُحد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں۔



وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ
ہی موت ٹال دو اگر سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ
ف۳۳۲ ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان
بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
سے نہ ملے ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر
اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ۚ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
مسلمانوں کا ف۳۳۶ وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ۚ
پہنچ چکا تھا ف۳۳۷ ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
وہ جن سے لوگوں نے کہا ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان

ف۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تر و تازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ)۔

ف۳۳۴ فضل و کرامت اور انعام و احسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہادت دی۔

ع ۱۷ ۸

ف۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان و تقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روز قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

ف۳۳۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم شریف کی حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے ف۳۳۷ شان نزول جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کرکے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ اُحد کے زخموں سے چور چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ف۳۳۸ یعنی نعیم بن مسعود اشجعی نے ف۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے۔
ف۳۴۰ شان نزول جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا

انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہلِ مکہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انھوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقعہ پر ابوسفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھکو دس اونٹ دونگا نعیم نے مدینہ پہنچکر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہلِ مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئیگا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ضرور جاؤنگا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لیکر حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مالِ تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہلِ مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔



مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ

اور فضل سے ف۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲

وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ۝۱۷۴ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے

اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۷۵

ف۳۴۴ تو ان سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶

وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا

اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ

اللّٰهَ شَيۡـئًا ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمۡ

بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝۱۷۶ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ

بڑا عذاب ہے وہ جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا

يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـئًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝۱۷۷ وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ

کچھ نہ بگاڑیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان

كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا

میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں

اِثۡمًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝۱۷۸ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں

عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ

جس پر تم ہو ف۳۵۱ جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ف۳۵۲ ستھرے سے ف۳۵۳ اور اللہ کی

ف۳۴۱ با امن و عافیت منافعِ تجارت حاصل کر کے

ف۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔

ف۳۴۳ کہ اس نے اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگیِ جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے

ف۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود اشجعی نے کیا۔

ف۳۴۵ یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔

ف۳۴۶ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔

ف۳۴۷ خواہ وہ کفارِ قریش ہوں یا منافقین یا رؤسائے یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے

ف۳۴۸ اس میں قدریہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بارادۂ الٰہی ہے۔

ف۳۴۹ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے

ف۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کر کے حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب ف۳۵۱ اے کلمہ گویانِ اسلام ف۳۵۲ یعنی منافق کو ف۳۵۳ مومنِ مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔ **شانِ نزول** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انھوں نے براہِ استہزاء کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا باوجود یکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں

عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم



باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ
شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
ف۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ ف۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ف۳۵۶ اس چیز میں جو اللہ نے انہیں

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ
اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ف۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا ف۳۵۸

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
محتاج ہے اور ہم غنی ف۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ف۳۶۰ اور انبیاء کو ان کا

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ
ناحق شہید کرنا ف۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ بدلا

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾
ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى
وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک

ع ۱۸

ف۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں

ف۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے

ف۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔

ف۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

ف۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے ف۳۵۹ یہود نے آیۂ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۳۶۰ اعمال ناموں میں ف۳۶۱ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شان انبیاء میں گستاخی کرنے والا شان الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ
ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ف۳۶۲ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی
قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ
نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر
صٰدِقِينَ ﴿١٨٣﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
سچے ہو ف۳۶۳ تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی
جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
گئی ہے جو صاف نشانیاں ف۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۳۶۵ لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی
الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر
النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ
جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے
الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۗ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ
ف۳۶۶ بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۳۶۷ اور بیشک ضرور تم
الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْٓا أَذًى
اگلے کتاب والوں ف۳۶۸ اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے
كَثِيْرًا ۗ وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾
اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو ف۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے
وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا

ف۳۶۲ شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہو گیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔

ف۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لانے والے نبیوں کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

ف۳۶۴ یعنی معجزات باہرہ۔

ف۳۶۵ توریت و انجیل۔

ف۳۶۶ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملے نے بے حجاب کر دی آدمی زندگانی پر مفتون ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیات باقی اور اخروی زندگی کے لیے سخت مضرت رساں ہوا حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لیے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے

ف۳۶۷ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہو جائے مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب و شدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے ف۳۶۸ یہود و نصاریٰ ف۳۶۹ معصیت سے۔

ف۳۷۰ اللہ تعالیٰ نے علماء توریت وانجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح شرح کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں۔



وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انہوں نے اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل

قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

کیے ف۳۷۱ تو کتنی بُری خریداری ہے ف۳۷۲ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

عذاب سے دور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ

ف۳۷۵ عقلمندوں کے لیے ف۳۷۶ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور

عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی

ع ۱۹
۱۰

ف۳۷۱ اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت وانجیل میں مذکور تھے۔

ف۳۷۲ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روز قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی مسئلہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرض فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

ف۳۷۳ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

ف۳۷۴ اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔

ف۳۷۵ صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی۔

ف۳۷۶ جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب وغرائب کو اعتبار واستدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔

ف۳۷۷ یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یاد الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہیئے حدیث شریف میں ہے جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیئے کہ ذکر الٰہی کی کثرت کرے ف۳۷۸ اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ف۳۷۹ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ

مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا

اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ

اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ف۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ف۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا

لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ

ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت

اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

تم آپس میں ایک ہو ف۳۸۳ تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے

دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ

سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں ف۳۸۴

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ

اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ف۳۸۵ تھوڑا برتنا

---

ف۳۸۰ اس منادی سے مراد یا سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں داعیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وارد ہے یا قرآن کریم۔

ف۳۸۱ انبیاء و صالحین کے کہ ہم ان کے فرماں برداروں میں داخل کیے جائیں

ف۳۸۲ وہ فضل و رحمت۔

ف۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت و مرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ شان نزول ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرما دی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔

ف۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے

ف۳۸۵ شان نزول مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاع قلیل ہے اور انجام خراب۔

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ

اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا ۳۸۷ اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ۳۸۸

وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ۳۸۹ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

لیتے ۳۹۰ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا

الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا

ہے اے ایمان والو صبر کرو ۳۹۱ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ نساء ۱ مدنی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ایک سو ستتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو ۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

ف۳۸۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسم اقدس میں بوریے کے نقش ہو گئے ہیں یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ دریافت کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسول خدا ہو کر اس حالت میں۔ فرمایا کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔

ف۳۸۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی ان کی وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لیے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین حبشہ حجاز میں سامنے پیش کر دی جاتی ہے منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ع ۲۰ ۱۱

ف۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ۔

ف۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں

ف۳۹۰ آپ کے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا۔

ف۱ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس کلمے اور سولہ ہزار تیس حروف ہیں ف۲ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔

ف۳ ابوالبشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا انسان کی ابتدائے پیدائش کو بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقل و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب بتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یوں ہی سمجھئے کہ قبائل کی کثیر تعداد میں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الٰہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لئے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین انہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لئے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمت الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی اُن کے خواب کے وقت نکالی اور اُن سے اُن کی بی بی حضرت حوّا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوّا بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں



وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ

ف۳ اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے

نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۴ بیشک اللہ ہر وقت

كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

تمہیں دیکھ رہا ہے اور یتیموں کو اُن کے مال دو ف۵ اور ستھرے ف۶

الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

کے بدلے گندا نہ لو ف۷ اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ

حُوْبًا كَبِیْرًا ۝۲ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا

بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے ف۸ تو نکاح میں لاؤ

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار ف۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو

اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا

برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے

تَعُوْلُوْا ۝۳ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ

کہ تم سے ظلم نہ ہو ف۱۰ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو ف۱۱ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی

عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ۝۴ وَ لَا تُؤْتُوا

سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اُسے کھاؤ رچتا بچتا ف۱۲ اور بے عقلوں کو ف۱۳

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ

ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے

خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبت جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا تم کون ہو انہوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لئے پیدا کی گئی ہو عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کے لئے تو آپ اُن سے مانوس ہوئے ف۴ انہیں قطع نہ کرو حدیث شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔ ف۵ شان نزول ایک شخص کی نگرانی میں اُس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ف۶ یعنی اپنے حلال مال ف۷ یتیم کا مال جو تمہارے لئے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لئے حلال و طیب ہے اور یہ حرام و خبیث ف۸ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے ف۹ آیت کے معنی میں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیر ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت و معاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت

کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہوجانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا
کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک
قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو اُن کے حق میں
ناانصافی ہونے سے بھی ڈرو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کرسکو۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب اُن کا بار



فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى
اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا
ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو اُن کے مال اُنہیں

اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ
سپرد کردو اور اُنہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہوجائیں

وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ
اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ کرلو

عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَاِذَا
اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۱۷ پھر

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین ف۱۸ آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی

مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا
کچھ دو ف۱۹ اور اُن سے اچھی بات کہو ف۲۰ اور ڈریں ف۲۱ وہ لوگ اگر

نہ اٹھا سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی **مسئلہ** تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیبیاں تھیں حضور نے فرمایا ان میں سے چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔

ف۱۱ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی پرانی باکرہ ثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہیں یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنی یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کرلیا ہو تو انہیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں۔

ف۱۳ **مسئلہ** عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طبن لکم فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا ف۱۳ جو ابھی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کردیں گے ف۱۴ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم ہوشیار ہوجاؤ گے تو تمہیں سپرد کیا جائیگا ف۱۵ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں ف۱۶ یتیم کا مال کھانے سے ف۱۷ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا ف۱۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو ف۱۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے ف۲۰ اس میں عذر جمیل وعدۂ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول معروف کہنے کا حکم دیا زمانہ صحابہ میں اس پر عمل تھا محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرکے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی

تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرنا۔ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کر سکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن انھوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللہ ہدایت کرے۔

ف۲۱ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں

ف۲۲ اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو۔

ف۲۳ مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اُسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذریت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں

ف۲۴ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے روز قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منھ سے اور اُن کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔

ف۲۵ ورثہ کے متعلق۔

ف۲۶ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو۔

ف۲۷ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال اُن کا۔

ف۲۸ یا دو۔

ع ۱۰
۱۲

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو اُن کا کیسا انہیں خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰

وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں ف۲۴ اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵ تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے ف۲۷

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ

پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو اُن کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ

وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں ف۳۲

السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ

تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور

اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے

ف۲۹ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے ف۳۰ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے ف۳۱ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی ف۳۲ سگے خواہ سوتیلے ف۳۳ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا۔
ف۳۴ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ف۳۵ اس لیے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔

۲۹۵ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی کئی ہونگی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی یوں حصہ رہے گا ۲۹۶ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ ۲۹۷ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے ۲۹۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کر کے مسائل فرائض وارث کئی قسم ہیں اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک دو ہوں تو سب کے لیے دو تہائی۔ پوتی اور پر پوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اسکے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائیگی کچھ نہ پائیگی اور اگر میت نے دو بیٹیاں



چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائینگے اور بیٹے پوتے اور اس سے ماتحت کے پوتے باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ پائیگا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائیگا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث الباقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پر پوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ

چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ۲۹۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو اُن کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ۲۹۷ جو وصیت تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے

امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ

وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں ۲۹۸ میت کی

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ

وصیت اور دَین نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا ہو ۲۹۹ یہ اللہ کا ارشاد ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا

تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدت باپ کے ہونے سے محجوب ہو جاتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائیگا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پر پوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائیگا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی عصبات وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَ
اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ / ۱۴
حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کریگا جسمیں ہمیشہ رہیگا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۱

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ
اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے ف۴۲ چار مردوں کی گواہی لو

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى
پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۳ یہاں تک کہ

يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا
انہیں موت اٹھالے یا اللہ ان کی کچھ راہ نکالے ف۴۴ اور تم میں جو مرد عورت

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۵ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہوجائیں تو اُن کا پیچھا چھوڑ دو بیشک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَي اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴۶ وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ف۴۷ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ
اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ اُن کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۴۸

---

جو اقرب ہیں وہ ذوی الارحام میں حل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کے مثل ہے

ف۴۱ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیئے کہ مومن کیسا ہی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گزرے گا۔

ف۴۲ یعنی مسلمانوں میں کے۔

ف۴۳ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں۔

ف۴۴ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے جو مفسرین اس آیت میں اَلْفَاحِشَۃَ (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا (خازن و جلالین و احمدی)

ف۴۵ جھڑکو گھڑکو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو (جلالین و مدارک و خازن وغیرہ)۔

ف۴۶ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ بطریق مساحقت بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت وَالَّذٰنِ اِغلام کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورۂ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیئے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔

ف۴۷ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔

ف۴۸ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔

ف۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی (احمدی) ف۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں ف۵۰ **شان نزول** زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقارب کی بی بیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی ف۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لئے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کر دے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔ **ایک قول** یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پا سکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کر سکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ **ایک قول** یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں۔ ف۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذا و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔ ف۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں۔ ف۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔ ف۵۵ ولد صالح وغیرہ۔ ف۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔ ف۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو سبحان اللہ خلیفۂ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رزقنا اللہ تعالٰی اتباعہ آمین ف۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ف۵۹ یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا ف۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ **مسئلہ** یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔ ف۶۱ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا ف۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیْنَ

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ ان کی

یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾ یٰۤاَیُّهَا

جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًاؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ

والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍۚ

اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲

وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو

زَوْجٍۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـاؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ

ف۵۶ اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اسے واپس لوگے

بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى

جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے ف۵۹ اور کیونکر اسے واپس لوگے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے

بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ

سامنے بے پردہ ہولیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے

مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًاؕ وَ سَآءَ

نکاح نہ کرو ف۶۱ مگر جو ہو گزرا وہ بےشک بے حیائی ف۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت

ف۴۳ اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے اُن میں سات تو نسب سے حرام ہیں ف۴۴ اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دُور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں ف۴۵ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں ف۴۶ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں ف۴۷ دودھ کے رشتے شیرخواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اسکے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیرخواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیرخواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیرخواری) کو نسب کے



سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
بری راہ ف۴۳ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں ف۴۴ اور بیٹیاں ف۴۵ اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ
اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ف۴۶ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ف۴۷ اور دودھ کی
الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ
بہنیں اور عورتوں کی مائیں ف۴۸ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف۴۹ اُن بی بیوں سے
اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں ف۵۰
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ
اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں ف۵۱ اور دو بہنیں
الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾
اکٹھی کرنا ف۵۲ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۖ كِتَابَ
اور حرام ہیں شوہردار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ف۵۳ یہ اللہ کا
اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ
نوشتہ ہے تم پر اور ان ف۵۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو
مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ
قید لاتے ف۵۵ نہ پانی گراتے ف۵۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو
فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ
ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے

قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیرخوار کی ماں اور اسکی لڑکی کو شیرخوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیرخوار کا باپ اور اس کا باپ شیرخوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیرخواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیرخوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیرخوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیرخوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔ ف۴۸ یہاں سے محرمات بالصہریت کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بی بیاں بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ یعنی ان سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو ف۴۹ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کیلئے شرط نہیں ف۵۰ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ ف۵۱ اس سے متبنّٰی نکل گئے اُن کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پرپوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔

ف۵۲ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کر کے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف سے ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا ف۵۳ گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ ان کے لیے بعد استبراء حلال ہیں اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تباین دارین کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہو چکی شان نزول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے اُن سے قربت میں تامل کیا اور

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۷۴ محرمات مذکورہ ف۷۵ نکاح سے یا ملک یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے مسئلہ نکاح میں مہر ضروری ہے مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں مسئلہ اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہو سکتا



بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ
تو اس میں گناہ نہیں ف۷۷ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے اور تم میں
يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا
بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ
جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں ایمان والی کنیزیں ف۷۸ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ف۷۹ ان کے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسب دستور ان کے
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ
مہر انہیں دو ف۸۱ قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ
اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ
قید میں آ جائیں ف۸۳ پھر بُرا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر
الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے ف۸۶
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی روشیں
مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ
بتادے ف۸۷ اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے
يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت

ف۷۶ اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مد نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے۔

ف۷۷ خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کر دے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کر دے۔

ف۷۸ یعنی مسلمانوں کی ایماندار کنیزوں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لئے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرہ مومنہ سے نکاح کی مقدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں مگر اوپر کی آیت وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مومنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہے۔

ف۷۹ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔

ف۸۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو۔

ف۸۱ اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو۔

ف۸۲ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ف۸۳ اور شوہر دار ہو جائیں ف۸۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے کیونکہ حرہ کے لئے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رجم نہیں کیا جاتا کیونکہ رجم قابل تنصیف نہیں ہے ف۸۵ باندی سے نکاح کرنا ف۸۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد مملوک پیدا ہوگی۔

ف۸۷ انبیاء و صالحین کی۔

ف۸۸ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ ف۸۹ اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے ف۹۰ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہوسکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد اُن پر غالب آجاتے ہیں ف۹۱ چوری خیانت غصب جوا سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی ممانعت ہے۔

ف۹۲ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔

ف۹۳ ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفس واحد کی طرح ہیں **مسئلہ** اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اتباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

ف۹۴ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدہ عذاب دیا گیا مثل قتل زنا چوری وغیرہ کے۔

ف۹۵ صغائر **مسئلہ** کفر و شرک تو نہ بخشا جائیگا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللہ کی مشیت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔

عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

الگ ہو جاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور

ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَ

ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۹۲ اور

لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ

اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا

ف۹۴ تو تمہارے اور گناہ ف۹۵ ہم بخش دینگے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے ان کی کمائی سے

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ

حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷ اور اللہ سے

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لیے

ف۹۶ خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد و بغض نہ پیدا ہو حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ یہ ممنوع ہے بندے کو چاہیے کہ اللہ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت و غنا کی یا دینی مناصب و مدارج کی یہ اس کی حکمت ہے۔ شان نزول جب آیت میراث میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے ف۹۷ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا۔ شان نزول۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کرسکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔

ف۹۸ اس سے عقد موالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔



مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

مال کے مستحق بنا دیئے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۹۸

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

مرد افسر ہیں عورتوں پر ف۹۹ اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

فضیلت دی ف۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے ف۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۱۰۲ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو ف۱۰۳ تو

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو ف۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کردے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰

ف۹۹ تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی سرانجام دہی کریں۔

**شان نزول** حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۰۰ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و جمعہ و تکبیر و تشریق اور حد و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی

ف۱۰۱ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔

ف۱۰۲ اپنی عفت اور شوہروں کے گھر مال اور ان کے راز کی ف۱۰۳ انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کی اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعی حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں

ف۱۰۴ ضرب غیر شدید ف۱۰۵ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری دعا قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیر دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مجتنب رہنا چاہیے ف۱۰۶ اور تم دیکھو کہ سمجھانا علیحدہ سونا، مارنا کچھ بھی کارآمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی ف۱۰۷ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے۔

ف۱۰۸ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے **مسئلہ** پنچوں کو زوجین میں تفریق کردینے کا اختیار نہیں ف۱۰۹ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی ربوبیت میں نہ اس کی عبادت میں ف۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابوہریرہ نے عرض کیا کس کی یارسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہوگیا۔

ف۱۱۱ حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری و مسلم) ف۱۱۲ حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہونگے جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مثل ہے ف۱۱۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں (بخاری و مسلم) ف۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ف۱۱۵ اور مسافر و مہمان حدیث: جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھے اُسے چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے (بخاری و مسلم)۔



ف۱۱۶ کہ انھیں انکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدر ضرورت دو۔ حدیث: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بدخلق داخل نہ ہوگا (ترمذی)۔

ف۱۱۷ متکبر خود بیں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔

ف۱۱۸ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے شح یہ کہ نہ کھائے نہ کھلائے سخا یہ کہ خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی کھلائے جود یہ کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے

ف۱۱۹ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اسکی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔

ف۱۲۰ بخل کے بعد صرف بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انھیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انھیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔

وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی

اور رشتہ داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے

وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ وَ مَا مَلَكَتْ

اور دور کے ہمسائے ف۱۱۳ اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی

اَیْمَانُكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ﴿۳۶﴾ الَّذِیْنَ

غلام سے ف۱۱۶ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ

یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ

بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انھیں اپنے فضل سے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًاۚ﴿۳۷﴾

دیا ہے اُسے چھپائیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰ اور ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا

اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ف۱۲۱ تو کتنا

فَسَآءَ قَرِیْنًا﴿۳۸﴾ وَ مَا ذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ

برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر

وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ کے دیے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک

لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ

ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے

ف۱۲۱ دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کرکے اُس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن)۔

ف۱۲۲ اس میں سراسر اُن کا نفع ہی تھا۔

مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ
بڑا ثواب دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے
بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴿۴۱﴾ یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ
ایک گواہ لائیں ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بناکر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے
كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُؕ وَ لَا یَكْتُمُوْنَ
وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات
اللّٰهَ حَدِیْثًا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ ع
اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ
نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں یا تم میں سے کوئی
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
قضائے حاجت سے آیا ہو ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور پانی نہ پایا ف۱۳۱
فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْؕ اِنَّ
تو پاک مٹی سے تیمم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳ بے شک
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا
اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک
مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶ کہ تم بھی راہ سے

ف۱۲۳ اُس نبی کو اور وہ اپنی اُمت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی اُمتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں ف۱۲۴ کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری اُمت ف۱۲۵ کیونکہ جب وہ اپنی خطاء سے مکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو اُن کے مونہوں پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی وہ اُن کے خلاف شہادت دیں گے ف۱۲۶ شانِ نزول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا کا ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنیٰ فاسد ہوگئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کردی اس کے بعد شراب بالکل حرام کردی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ میں دونوں جگہ لا کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا گیا ف۱۲۷ جبکہ پانی نہ پاؤ تیمم کرلو ف۱۲۸ اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو ف۱۲۹ یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے ف۱۳۰ یعنی جماع کیا ف۱۳۱ اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث ف۱۳۲ یہ حکم مریضوں، مسافروں، جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ف۱۳۳ طریقۂ تیمم: تیمم کرنے والا اول سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد ریتا پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیرلیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمم سے حتی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں مسئلہ تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ شانِ نزول غزوۂ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا ہار گم ہونے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مشعر ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اس میں ہدایت ہے کہ حضور کے ازواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی

خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے سبحان اللہ ف۱۳۹ اور یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے شانِ نزول یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے ف۱۴۰ حضور کی نبوت کا انکار کر کے ف۱۴۱ اے مسلمانو ف۱۴۲ اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کر دیا تو چاہیے کہ ان سے بچتے رہو ف۱۳۹ اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ ف۱۳۹ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں فرمائے ف۱۴۰ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو ف۱۴۱ کہتے ہیں۔



السَّبِيلَ ۝۴۴ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَ
بھٹک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۱ اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳۹ اور

كَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝۴۵ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ

عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنئے آپ

مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ
سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور راعنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر

أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
وہ ف۱۴۶ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور

لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ
راستی میں زیادہ ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے

إِلَّا قَلِيلًا ۝۴۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
مگر تھوڑا ف۱۴۷ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸

لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا
کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو ف۱۴۹ تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف

أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝۴۷
یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر ف۱۵۰ اور خدا کا حکم ہو کر رہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن
بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے

ف۱۴۲ یہ کلمہ ذو جہتین ہے مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو ف۱۴۳ باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ ان کی زبان میں خراب معنی رکھتا ہے ف۱۴۴ حق سے باطل کی طرف ف۱۴۵ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبثِ ضمائر کو ظاہر فرما دیا ف۱۴۶ یعنی اگر وہ ان کلمات کے اہل ادب کے طریقہ پر ف۱۴۷ اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں ف۱۴۸ توریت۔

ف۱۴۹ آنکھ ناک کان ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر ف۱۵۰ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں بعض آخرت میں بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہو چکی اور وعید واقع ہو گئی بعض کہتے ہیں ابھی انتظار ہے بعض کا قول ہے کہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملک شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لا کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسول برحق ہونے کا یقینی علم تھا اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علمائے یہود میں بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہو گئے۔

ف۱۵۱ معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو
اس کے لیے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود



يَشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ

اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا ف۱۵۱ کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ

تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۱۵۲ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر ف۱۵۳ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ف۱۵۴

وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

اور یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے

كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ

ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ؕ

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا ف۱۵۵

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ۙ

کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو لوگوں کو تل بھر نہ دیں

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ

یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸ تو

اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹

ع ۸ ۴

کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔

ف۱۵۲ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دین داری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔

ف۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

ف۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبولِ بارگاہ بتا کر

ف۱۵۵ شانِ نزول یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف نے کہا تمہیں ٹھیک راہ پر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا ف۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ ف۱۵۷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے ف۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں ف۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔

ف۱۹۰ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ف۱۹۱ اور ایمان سے محروم رہا ف۱۹۲ اس کے لیے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے ف۱۹۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابل نفرت چیز سے پاک ہیں ف۱۹۴ یعنی سایۂ جنت جس کی راحت و آسائش رسائی فہم و احاطۂ بیان سے بالاتر ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۹۰ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۹۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی

سَعِیْرًا ۝۵۵ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا

آگ ف۱۹۲ جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ

ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انھیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۵۶ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

عنقریب ہم انھیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے

اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ۝۵۷

ان کے لیے وہاں ستھری بی بیاں ہیں ف۱۹۳ اور ہم انھیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ

ف۱۹۴ بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انھیں سپرد کرو ف۱۹۵ اور کہ جب تم

بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ

لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ف۱۹۶ بیشک اللہ تمھیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۵۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ

بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا

وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ

اور حکم مانو رسول کا ف۱۹۷ اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں ف۱۹۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا

ف۱۹۵ اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔

ف۱۹۶ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے حدیث شریف میں ہے انصاف کرنے والوں کو قرب الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے شان نزول بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید لے لی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انھیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمھاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبداللہ اور ابن منده اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو چکے تھے اور انھوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

ف۱۹۷ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ف۱۹۸ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔

شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت

وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۵۹) اَلَمْ تَرَ اِلَى

پر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انہیں نہ

الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ

دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے

قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا

اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ

اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (۶۰)

اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے ف۱۷۰

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ

اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم

الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (۶۱) فَكَیْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ

دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب اُن پر کوئی

مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

افتاد پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم

اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا (۶۲) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے

فِیْ قُلُوْبِهِمْۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

تو تم اُن سے چشم پوشی کرو اور انہیں سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا

ع ۹ ۵

ف۱۶۹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں ایک وہ جو ظاہر حدیث سے ایک وہ جو قرآن و حدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع کرتے ہے اولی الامر میں امام امیر بادشاہ حاکم قاضی سب داخل ہیں خلافت کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لیئے ہم پر اُن کی اطاعت بھی لازم ہے

ف۱۷۰ شان نزول بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرا لیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لیئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے در پے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلے سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرماکر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کردیا اور فرمایا جو اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے ف۱۷۱ جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کردیا ف۱۷۲ کفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرکے کیا ف۱۷۳ اور وہ عذر و ندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اُس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا۔

قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

بات کہو ف۱۷۱ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

جائے ف۱۷۲ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۳ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۴ تو اے

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا

حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان

تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ

لیں ف۱۷۵ اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا

اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ

اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ف۱۷۶ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے

فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾

جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے ف۱۷۷ تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا

اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی

مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ

ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے

ف۱۷۱ جو ان کے دل میں اثر کر جائے ف۱۷۲ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور ان کی اطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے ف۱۷۳ معصیت و نافرمانی کر کے ف۱۷۴ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی اس سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے **مسئلہ** قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی جاءوک میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے **مسئلہ** بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے **مسئلہ** مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے ف۱۷۵ معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہو سکتے سبحان اللہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معلوم ہوتی ہے شان نزول پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۷۶ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا شان نزول ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجا لائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجا لاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۷۷ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی فرماں برداری کی۔

أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
فضل کیا یعنی انبیاء ف۱۸۱ اور صدیق ف۱۸۲ اور شہید ف۱۸۳

وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ
اور نیک لوگ ف۱۸۴ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے

اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ
اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو ف۱۸۵

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ
پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا ف۱۸۶

فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ
پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے

أَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ کا فضل ملے ف۱۸۷

لَيَقُوْلَنَّ كَأَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ
تو ضرور کہے ف۱۸۸ گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں

مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَ
پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے اور

ف۱۸۱ تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے
ف۱۸۲ صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
ف۱۸۳ جنھوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں۔
ع ۹ ۱۱
ف۱۸۴ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شانِ نزول حضرت ثوبان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرماں برداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا
ف۱۸۵ دشمن کی گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں ف۱۸۶ یعنی منافقین ف۱۸۷ تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے ف۱۸۸ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ

تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ف۱۸۹ اور کمزور مردوں

الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا

اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّاۙۚ

بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے

وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ(۷۵) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا۠(۷۶)

تو شیطان کے دوستوں سے ف۱۹۱ لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے ف۱۹۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو ف۱۹۳ اور نماز قائم رکھو

وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا ف۱۹۴ تو ان میں بعضے

یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةًۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ف۱۹۵ اور بولے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍؕ

اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ف۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا

ف۱۸۹ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں۔

ف۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ اُن کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مددِ الٰہی کی دعائیں کرتے تھے یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے ان کی زبردست مدد فرمائی۔

ف۱۹۱ اعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لئے

ع

ف۱۹۲ یعنی کافروں کا اور وہ اللہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔

ف۱۹۳ قتال سے۔ شانِ نزول مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔

ف۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا۔

ف۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے ف۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے یہ سوال وجہ حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا نہ بطریق اعتراض اسی لئے ان کو اس سوال پر توبیخ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرما دیا گیا۔

۱۹۷ زائل و فانی ہے ۱۹۸ اور تمہارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ و تامل نہ کرو ۱۹۹ اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مر جانے سے راہ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے



قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَ

تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا ۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی ۱۹۹ اگرچہ

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

مضبوط قلعوں میں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے ۲۰۰ تو کہیں یہ اللہ کی طرف

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ

سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے ۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ۲۰۲

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے ۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ

معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ۲۰۴ اور جو

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ

برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ۲۰۵ اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

رسول بھیجا ۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ۲۰۸

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ

اور جس نے منہ پھیرا ۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ

۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو

۲۰۰ ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی۔

۲۰۱ گرانی قحط سالی وغیرہ۔

۲۰۲ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

۲۰۳ گرانی ہو یا ارزانی قحط ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے۔

۲۰۴ اس کا فضل و رحمت ہے۔

۲۰۵ کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیل ادب ہے خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

۲۰۶ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا یہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ منصب اور رفعتِ منزلت کا بیان ہے۔

۲۰۷ آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اتباع فرض ہے۔

۲۰۸ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بددینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ۲۰۹ اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا۔

۲۱۰ شانِ نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

ف۲۱۱ ان کے اعمالناموں میں اور اس کا انہیں بدلہ دیگا ف۲۱۲ اور اس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشا و راز کر دیا ہے اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں ف۲۱۳ اور زمانۂ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زباندانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ رتبت پر ہے۔



تَقُوْلُ ۗ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
منصوبے گانٹھتا ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ
اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ
پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ
غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول
وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۗ
اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا
اور اگر تم پر اللہ کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے
قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب اللہ کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ وَاللّٰهُ
اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللہ
اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ
کی آنچ سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب سے کڑا جو اچھی سفارش کرے ف۲۲۸ اس کے لئے اس میں سے
لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ
حصہ ہے ف۲۲۹ اور جو بری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے

ف۲۱۴ یعنی فتح اسلام۔
ف۲۱۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر۔
ف۲۱۶ جو مفسدے کا موجب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔
ف۲۱۷ اکابر صحابہ جو صاحب رائے اور صاحب بصیرت ہیں۔
ف۲۱۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے۔
ف۲۱۹ مسئلہ مفسرین نے فرمایا اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بنص قرآن حاصل ہوا اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض کرنا چاہئے
ف۲۲۰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
ف۲۲۱ نزول قرآن۔
ف۲۲۲ اور کفر و ضلال ہی میں گرفتار رہتے۔
ف۲۲۳ وہ لوگ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ۔
ف۲۲۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ۔
ف۲۲۵ شان نزول بدر صغریٰ کی جنگ جو ابو سفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کیلئے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کے لئے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے ف۲۲۶ انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس ف۲۲۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لیجانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہوگئے ف۲۲۸ کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافق شرع تو ف۲۲۹ اجر و جزا۔

ف۲۲۹ عذاب و سزا ف۲۳۰ مسائل سلام: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام

مِّنۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا

حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲۳۰ اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم

بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۶﴾

اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ف۲۳۱

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں

وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَـكُمۡ فِى الۡمُنٰفِقِيۡنَ

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ف۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں

فِئَتَيۡنِ وَاللّٰهُ اَرۡكَسَهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا ؕ اَتُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَهۡدُوۡا مَنۡ

دو فریق ہو گئے ف۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا ف۲۳۴ ان کے کوتکوں کے سبب ف۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ

اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوۡا

دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اس کے لیے راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے

لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ كَمَا كَفَرُوۡا فَتَكُوۡنُوۡنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ

ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست

اَوۡلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡهُمۡ

نہ بناؤ ف۲۳۶ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو انہیں پکڑو

وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ وَجَدْتُّمُوۡهُمۡ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡهُمۡ وَلِيًّا وَّ

اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ

لَا نَصِيۡرًا ۙ ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ

نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں

ع ۱۱ / ۸

علیکم کہے تو دوسرا شخص علیکم السلام و رحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذاکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج چوسر تاش گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے **مسئلہ** آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے **مسئلہ** بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں ف۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے ف۲۳۳ شان نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی ان کے باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اسی معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ف۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے ف۲۳۵ ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں ف۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ف۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق ہو جائے ف۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں ف۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد قبول کرو۔

ف۲۴۰ یہ استثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے



مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

معاہدہ ہے ف۲۴۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا اپنی

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

قوم سے لڑیں ف۲۴۲ اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بیشک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

تمہیں ان پر کوئی راہ نہ رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ

پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ف۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

اختیار دیا ف۲۴۸ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ

خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

بہک کر ف۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ف۲۵۰ مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ ف۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن

---

اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہلال بن عویمر اسلمی سے معاہدہ کیا تھا۔

ف۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر۔

ف۲۴۲ تمہارے ساتھ ہو کر۔

ف۲۴۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

ف۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ سے منسوخ ہو گیا۔

ف۲۴۵ شان نزول مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے ربط و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۱۲

ف۲۴۶ شرک یا مسلمانوں سے جنگ۔

ف۲۴۷ جنگ سے باز آکر۔

ف۲۴۸ ان کے کفر و غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب۔

ف۲۴۹ یعنی مؤمن کافر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان

ف۲۵۰ یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی

ف۲۵۱ جو خطاءً قتل کیا گیا۔

ف۲۵۲ یعنی کافر ف۲۵۳ لازم ہے اور دیت نہیں ف۲۵۴ یعنی اگر مقتول ذمی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا ف۲۵۵ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ف۲۵۶ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایام تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے شان نزول یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزین ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بے قراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی انیسہ کو ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پا لیا اور ان کو ماں کے جزع فزع بے قراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آ کر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا اے عیاش تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل ان کے اسلام کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔



لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ

ہو ف۲۵۲ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ف۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

مسلمان مملوک آزاد کرنا ف۲۵۴ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ف۲۵۵ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ف۲۵۶

تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ف۲۵۷ اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

لَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ

اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ

تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ

لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ

تو مسلمان نہیں ف۲۵۸ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں

كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ

ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ف۲۵۹ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ف۲۶۰ تو تم پر

اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

تحقیق کرنا لازم ہے ف۲۶۱ بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں

ف۲۵۷ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے فائدہ خلود مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدت دراز کے لیے جہنم ہے فائدہ خلود کا لفظ مدت طویلہ کے معنی میں ہو تو اس وقت قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ ابد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خلود بمعنی دوام آیا ہے تو اس کے ساتھ ابد بھی ذکر فرمایا گیا ہے شان نزول یہ آیت مقیس بن خبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا ف۲۵۸ یا جس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ابو داؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا مسئلہ اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی

پہلے کہ میں مومن ہوں تو اس کو مومن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے ف۲۸۹ یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمۂ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر لیے گئے تھے اور تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہیے شانِ نزول یہ آیت مرداس بن نہیک کے حق میں نازل ہوئی جو اہلِ فدک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ان کی طرف آ رہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھہرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہلِ فدک تو سب کافر ہیں یہ شخص مغالطہ دینے کے لیے اظہارِ ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اس کے اہل کو واپس کریں۔

ع ۵

ف۲۹۰ کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا۔

ف۲۹۱ کہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو

ف۲۹۲ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں مجاہدین کے لیے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں حدیث بخاری میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں



الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ

وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں ف۲۹۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا ف۲۹۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۹۴ اور اللہ نے جہاد والوں کو ف۲۹۵ بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت ف۲۹۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۹۷ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی ف۲۹۸ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے ف۲۹۹ نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف

ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے ف۲۹۳ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے ف۲۹۴ جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے ف۲۹۵ بغیر عذر کے ف۲۹۶ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے مہیا فرمائے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں ف۲۹۷ شانِ نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگِ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرضِ ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے ف۲۹۸ مسئلہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائضِ دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے حدیث میں ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے جنت واجب

اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میسر ہوگی ف۲۶۹ زمین کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی ف۲۷۰ کہ وہ کرم ہے اور کرم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائیگا ف۲۷۱ شان نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جندع بن ضمرہ لیثی نے اس کو سنا یہ بہت بڑے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کرکے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چارپائی پر لے کے چلے مقام تنعیم میں آکر ان کا انتقال ہوگیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر پاکر صحابہ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور



عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۹۹ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فرمائے ف۲۷۰ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ
وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا
عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۱۰۰ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
ف۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ڰ اِنْ خِفْتُمْ
تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو
اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۱۰۱
کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں
وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ
اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵ پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیے کہ ان
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠
میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر تم سے
وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
پیچھے ہو جائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۸۲ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور

مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲۷۲ اس کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا مسئلہ طلب علم جہاد۔ حج۔ زیارت طاعت۔ زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مر جانے والا اجر پائے گا۔

ع ۱۴ / ۱۱

ف۲۷۳ یعنی چار رکعت والی دو رکعت

ف۲۷۴ مسئلہ خوف کفار قصر کے لیے شرط نہیں حدیث یعلیٰ بن امیہؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ان یفتنکم بغیر ان خفتم کے ہے صحابہؓ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے

اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہذا قصر ضروری ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے ف۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲۷۶ اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے شان نزول جہاد میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نماز ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر جب مسلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں

قتل کر دو اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ الآیۃ ف۲۷۹ یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے ف۲۸۰ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے ف۲۸۱ یعنی دونوں سجدے کر کے رکعت پوری کر لیں ف۲۸۲ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں ف۲۸۳ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔



أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَ

اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ف۲۸۳ اور

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ

تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو

أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ف۲۸۴ بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ

اور کروٹوں پر لیٹے ف۲۸۵ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ

مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہونچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہونچتا ہے جیسا تمہیں پہونچتا ہے اور تم اللہ سے وہ امید

اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ

رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۲۸۷ اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن

طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲۸۸ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف۲۸۹ اور دغا والوں

لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا

کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا

ف۲۸۴ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہر حال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہو گا خُذُوْا حِذْرَکُمْ اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت بغیر قراءت کے پڑھے اور سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آ کر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قراءت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے حضور کے بعد بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے مسائل حالت سفر میں اگر صورت خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔

ع ۱۴

ف۲۸۵ شان نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے غورث بن حارث محاربی یہ خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا کہنے لگا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ف۲۸۶ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لیے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذر میں ہتھیار

کھول رکھنے کی اجازت دی گئی ف۲۸۵ یعنی ذکرِ الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالٰی نے ہر فرض کی ایک حد معین
فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں ہو یا تری میں سفر میں اور حضر میں غنا میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور
ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر
ثنا دعا سب داخل ہیں ف۲۸۶ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے ف۲۸۷ شانِ نزول اُحد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم



نے جو صحابہ اُحد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

رَّحِيمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ
مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۲۹۰ بیشک اللہ
لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ
نہیں چاہتا کسی بڑے دغاباز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور
لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ
اللہ سے نہیں چھپتے ف۲۹۱ اور اللہ ان کے پاس ہے ف۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز
مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾ هَا أَنتُمْ
کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ف۲۹۳ اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ
هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ
جو تم ہو ف۲۹۴ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَن يَعْمَلْ
سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی
سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١١٠﴾
بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا
وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اُسی کی جان پر پڑے اور اللہ علم و حکمت
حَكِيمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ
والا ہے ف۲۹۵ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ف۲۹۶ پھر اُسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ
اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ف۲۹۷

ف۲۸۸ شانِ نزول انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن اُبیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا بوری پھٹی ہوئی تھی اور اس میں آٹا گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کرلیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لئے انہوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح و قدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں)۔

ف۲۸۹ اور علم عطا فرمائے علم یقینی کو قوتِ ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالٰی نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے حقائق و حوادث آپ کے پیشِ نظر کر دیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے

۱۴ ع ۱۲

ف۲۹۰ معصیت کا ارتکاب کر کے ف۲۹۱ حیا نہیں کرتے ف۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ف۲۹۳ جیسے طعمہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت
ف۲۹۴ اے قوم طعمہ ف۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا ف۲۹۶ صغیرہ یا کبیرہ ف۲۹۷ تمہیں نبی و معصوم کر کے اور رازوں پر مطلع فرما کے۔

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ف۲۹۸

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۲۹۹ اور اللہ نے تم پر کتاب ف۳۰۰ اور حکمت اُتاری

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۳۰۲

لَا خَيْرَ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ف۳۰۳ مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات

اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ

اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو رسول کا خلاف کرے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ف۳۰۴ اللہ اُسے نہیں بخشتا

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۳۰۵ اور جو اللہ کا شریک

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ

ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے

ف۲۹۸ کیوں کہ اس کا وبال انہیں پر ہے۔

ف۲۹۹ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے لیے معصوم کیا ہے۔

ف۳۰۰ یعنی قرآن کریم

ف۳۰۱ امورِ دین و احکام شرع و علوم غیب

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے

ع ۱۶

ف۳۰۲ کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا

ف۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے

ف۳۰۴ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔

ع ۱۷

ف۳۰۵ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ میں بڈھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تائب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نص صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ و ایمان مقبول ہے۔

اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷ جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹ قسم ہے میں ضرور بہکادوں گا اور

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا

وہ صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ف۳۱۳ اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا

شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اس

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں

اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ

اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

تمہارے خیالوں پر ہے ف۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ف۳۱۶ جو برائی کرے گا ف۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور

ف۳۰۶ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات، عزیٰ، منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی انثیٰ (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اِلَّا اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قراءت میں اِلَّا اُثُنًا آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اناث سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔

ف۳۰۷ کیونکہ اسی کے اغواء سے بت پرستی کرتے ہیں۔

ف۳۰۸ شیطان۔

ف۳۰۹ انہیں اپنا مطیع بناؤں گا۔

ف۳۱۰ طرح طرح کی کبھی عمر طویل کی کبھی لذات دنیا کی کبھی خواہشات باطلہ کی کبھی اور کبھی اور۔

ف۳۱۱ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کرلیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کرلیتے اور اس کو بحیرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔

ف۳۱۲ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔

ف۳۱۳ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے۔

ف۳۱۴ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

ف۳۱۵ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے۔

ف۳۱۶ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔

ف۳۱۷ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے۔

ف۳۱۸ یہ وعید کفار کے لیے ہے ف۳۱۹ مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخلِ ایمان نہیں ف۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ف۳۲۱ جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیم کی شریعت و ملت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت میں داخل ہے اور خصوصیات دینِ محمدی کے اس کے علاوہ ہیں دینِ محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرعِ محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دینِ محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔

ف۳۲۲ خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا۔

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

ف۳۲۳ اور وہ اس کے احاطۂ علم و قدرت میں ہے احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کیلئے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔

ف۳۲۴ شانِ نزول زمانۂ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیتِ میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہو گئے آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحبِ مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا ف۳۲۵ میراث سے ف۳۲۶ یتیم ف۳۲۷ ان کے پورے حقوق ان کو دو۔

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار ف۳۱۸ اور جو کچھ

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۳۱۹ تو وہ جنت میں داخل کیے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ

لیے جھکا دیا ف۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر ف۳۲۱ جو ہر باطل سے جدا تھا اور

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ف۳۲۲ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ

اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ف۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں ف۳۲۴

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے ف۳۲۵ اور انہیں نکاح میں بھی لانے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور ف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

حق میں انصاف پر قائم رہو ف۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی

ف۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کردے یا کم کردے۔



عَلِيۡمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا

خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ف۳۲۸

فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ

تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں ف۳۲۹ اور صلح خوب ہے ف۳۳۰

وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۳۳۱ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ

كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ

کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر

النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا

رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر میں

كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۲۹﴾

لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہوجائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردے گا ف۳۳۷ اور اللہ کشائش والا

حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا

حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بیشک تاکید فرمادی ہے

الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنۡ

ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸ اور اگر

تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ

ف۳۲۹ اور اس صلح کے لئے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہوجائیں۔

ف۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے۔

ف۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کرکے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔

ف۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور بہ رعایت حق صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا و رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں۔

ف۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔

ف۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مقدرت میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کرکے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

ف۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے پہننے پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے۔ ف۳۳۶ زن و شو باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خلع کے ساتھ تفریق ہوجائے یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اس طرح وہ ف۳۳۷ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ف۳۳۸ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و شریعت پر قائم رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام اُمتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے ف۳۳۹ تمام جہان اس کے فرمانبرداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔

غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں سراہا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ

ہے کارساز اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو لے آئے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

اور اللہ کو اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے

وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو

وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷ اور اس کتاب پر جو اپنے ان

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ

رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری ف۳۴۸ اور جو

---

ف۳۴۰ تمام خلق سے اور ان کی عبادت سے۔

ف۳۴۱ معدوم کردے۔

ف۳۴۲ معنی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہی ہو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثواب آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔

ف۳۴۳ کسی کی رعایت و طرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مخل نہ ہونے پائے۔

ع ۱۹ ۸ ۱۶

ف۳۴۴ حق بیان میں اور جیسا چاہئے نہ کہو۔

ف۳۴۵ ادائے شہادت سے۔

ف۳۴۶ جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلہ دے گا

ف۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد و اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مومنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۴۸ یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ۳۴۹ تو وہ ضرور
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ۳۵۱
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
نہ انہیں راہ دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب
اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ
ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۳۵۳ اور بے شک اللہ
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
تم پر کتاب ۳۵۴ میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ
تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ۳۵۵
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ
ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ۳۵۶ بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا
جَمِيْعَا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
کرے گا وہ جو تمہاری حالت تکا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے

۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔

۳۵۰ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرکے کافر ہوگئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کرکے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی۔

۳۵۱ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جبکہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔

۳۵۲ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحب قوت و شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل۔

۳۵۳ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین۔

۳۵۴ یعنی قرآن۔

۳۵۵ کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔

۳۵۶ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۳۵۷ اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو اُن سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ف۳۵۸
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا ف۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ف۳۶۰ قیامت کے دن
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾
فیصلہ کردیگا ف۳۶۱ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ف۳۶۲
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ف۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اور جب نماز کو کھڑے ہوں ف۳۶۴ تو ہارے جی سے ف۳۶۵ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى
مگر تھوڑا ف۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں ف۳۶۷ نہ اِدھر کے نہ اُدھر
هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا
کے ف۳۶۸ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا ف۳۶۹
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو ف۳۷۰ بے شک منافق
فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ف۳۷۱ اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں

ف۳۵۷ اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔
ف۳۵۸ کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔
ف۳۵۹ اور تمہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو (یہ منافقوں کا حال ہے)۔
ع ۲۰ ۱۴
ف۳۶۰ اے ایماندارو و منافقو۔
ف۳۶۱ کہ مومنین کو جنت عطا کرے گا اور منافقوں کو داخل جہنم کرے گا۔
ف۳۶۲ یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آ سکیں گے علماء نے اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلاء پا کر مالک نہیں ہو سکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے کا جواز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا (جمل)۔
ف۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔
ف۳۶۴ مومنین کے ساتھ۔
ف۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوق طاعت اور لطف عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے۔
ف۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد
ف۳۶۷ کفر و ایمان کے۔
ف۳۶۸ نہ خالص مومن نہ کھلے کافر
ف۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو ف۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ ف۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ ■ دنیا میں اظہار اسلام کرکے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

ف۳۷۲ نفاق سے ف۳۷۳ دارین میں ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آگئی چغل خوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بُری بات سے گالی مراد ہے۔



تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ

نے توبہ کی ف۳۷۲ اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کرلیا تو یہ مسلمانوں

مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۴۶ مَا

کے ساتھ ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا اور اللہ

یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ۝۱۴۷

تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ

اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا ف۳۷۴ مگر مظلوم سے ف۳۷۵ اور

كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝۱۴۸ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ

اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا

تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ۝۱۴۹ اِنَّ الَّذِیْنَ

کسی کی بُرائی سے درگزرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ف۳۷۶ وہ جو

یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ

اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کردیں ف۳۷۷

رُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّیُرِیْدُوْنَ

اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ف۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ

اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝۱۵۰ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ف۳۷۹ اور ہم نے

حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝۱۵۱ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اُس کے

ف۳۷۵ کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اُس نے میرا مال چرایا یا غصب کیا۔ شانِ نزول ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا اُنھوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھ کو بُرا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۷۶ تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

ف۳۷۷ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔

ف۳۷۸ شانِ نزول یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسٰی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھوں نے کفر کیا اور نصارٰی حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور اُنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا ف۳۷۹ بعض رسولوں پر ایمان لانا انھیں کفر سے نہیں بچا سکتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

ف۳۸۰ مرتکب کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے معتزلہ صاحب کبیرہ کے خلود عذاب کا عقیدہ رکھتے ہیں اس آیت سے اُن کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت ہوا ف۳۸۱ مسئلہ: یہ آیت صفات فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہو گیا اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے ف۳۸۲ براہ سرکشی ف۳۸۳ یکبارگی شان نزول یہود میں سے کعب بن اشرف و فنحاص بن عازوراء نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لیے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔



وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۱۵۲ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

دے گا ف۳۸۰ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللہ کو علانیہ دکھا دو تو انہیں کڑک نے آلیا ان کے گناہوں پر

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

پھر بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ ان کے پاس آ چکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۱۵۳ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

ف۳۸۷ اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے ان پر طور کو اونچا کیا

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

ان سے عہد لینے کو اور ان سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۱۵۴ فَبِمَا

ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹ اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا ف۳۹۰ تو ان کی

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لیے کہ وہ آیات الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳ بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے

ع ۲۱ / ۱

ف۳۸۴ یعنی یہ سوال ان کا کمال جہل سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں ان کے باپ دادا بھی گرفتار تھے اگر سوال طلب رشد کے لیے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے۔

ف۳۸۵ اس کو پوجنے لگے۔

ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدق پر واضح الدلالۃ تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن خوئے بد را بہانہ بسیار بجائے اطاعت کرنے کے انہوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کر دیا۔

ف۳۸۷ جب انہوں نے توبہ کی اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللہ انہیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔

ف۳۸۸ ایسا تسلط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لیے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انہوں نے اطاعت کی۔

ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمہارے لیے حلال نہیں نہ کرو سورۂ بقرہ میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔

ف۳۹۰ کہ جو انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی ممانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا۔

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زعم میں بھی انہیں اس کا کوئی استحقاق نہ تھا ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پند و وعظ کارگر نہیں ہو سکتا۔

فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا

تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا ف۳۹۳ اور مریم پر بڑا بہتان

عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ

اٹھایا اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا

اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ

ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اس کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶

الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ

اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ

ف۳۹۸ مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا ف۴۰۰ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا ف۴۰۱

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی

لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا

شَهِيدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے ف۴۰۴ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ

طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝

ان کے لیے حلال تھیں ف۴۰۵ ان پر حرام فرما دیں اور اس لیے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ف۴۰۶

ف۳۹۳ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی ف۳۹۴ یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی

ف۳۹۶ جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔

ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں۔

ف۳۹۸ جو حقیقت حال ہے۔

ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔

ف۴۰۰ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔

ف۴۰۱ صحیح و سالم بسوئے آسمان احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کریں گے اس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا ف۴۰۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے ف۴۰۴ نقض عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا ف۴۰۵ جن کا سورۂ انعام کی آیۂ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا میں بیان ہے

ف۴۰۶ رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔

بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ

اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں

الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

جو اُن میں علم میں پکے ہیں ف۲۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ

طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۲۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ

ثواب دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح

وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ف۲۰۹ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ

اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور

هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ

ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ

آگے ہم تم سے ف۲۱۰ فرما چکے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ف۲۱۱ اور اللہ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

موسیٰ سے حقیقۃً کلام فرمایا ف۲۱۲ رسول خوشخبری دیتے ف۲۱۳ اور ڈر سناتے ف۲۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ

ع ۲۲ / ۲

ف۲۰۷ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صائب اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ف۲۰۸ پہلے انبیاء پر۔

ف۲۰۹ شان نزول یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لیے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے اُن کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بآسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے۔

ف۲۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں ف۲۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی ف۲۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا ف۲۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ف۲۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو۔

ف۲۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہونچنا میسر نہیں ہوتا۔



لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۲۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور

يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۲۱۶ اور اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

روکا ف۲۱۷ بیشک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بیشک جنہوں نے کفر کیا ف۲۱۸

وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾

اور حد سے بڑھے ف۲۱۹ اللہ ہرگز انھیں نہ بخشے گا ف۲۲۰ اور نہ انھیں کوئی راہ دکھائے

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

مگر جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے

يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول ف۲۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ف۲۲۲ تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی

فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى

نہ کرو ف۲۲۳ اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ف۲۲۴ مسیح عیسیٰ

ف۲۱۶ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرکے۔

ف۲۱۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے)۔

ف۲۱۸ اللہ کے ساتھ۔

ف۲۱۹ کتاب الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کرکے۔

ف۲۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔

ف۲۲۱ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۲۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔

ف۲۲۳ شان نزول یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہوگئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جدا گانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسیٰ روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو ان کے نزدیک آلٰہ تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بولس تھا اور اسی نے انھیں گمراہ کرنے کے لیے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص بھی نہ کریں۔ ف۲۲۴ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقاد حق پر رہو کہ۔

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

مریم کا بیٹا وف۲۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ وف۲۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک

مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ وف۲۲۷ اور تین نہ کہو وف۲۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا

اللہ تو ایک ہی خدا ہے وف۲۲۹ پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وف۲۳۰ اور اللہ کافی کارساز

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا وف۲۳۱ اور نہ مقرب

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ

اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا وف۲۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کی

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

مزدوری انہیں بھرپور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے وف۲۳۳ نفرت اور

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ

تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس

ع ٢٣ / ٩ / ٤

وف۲۲۵ ہے اور اس محترم کے لیے اس کے سوا کوئی نسب نہیں۔

وف۲۲۶ کہ کُن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفے کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہو گئے

وف۲۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں

وف۲۲۸ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفرِ محض ہے۔

وف۲۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔

وف۲۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہو سکتا۔

وف۲۳۱ شانِ نزول نصاریٰ نجران کا ایک وفد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لیے یہ عار کی بات نہیں، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

وف۲۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا۔

وف۲۳۳ عبادتِ الٰہی بجا لانے سے

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۳۳۳ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا ف۳۳۴ تو وہ جو
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اللہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے
وَفَضْلٍۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ
فضل میں داخل کرے گا ف۳۳۵ اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ
پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ ف۳۳۶ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ف۳۳۷
وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ
اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے ف۳۳۸ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی
لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ
اولاد نہ ہو ف۳۳۹ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر
كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِیَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا
سورہ مائدہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا — اس میں ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو ف۲ تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے **مسئلہ** بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔
**مسئلہ** مریضوں کی عیادت سنت ہے۔
**مسئلہ** سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔ ع ۲۴

ف۳۳۸ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔
ف۳۳۹ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔

منزل ۲

ف۱ سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ کے کہ یہ آیت روز عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں ف۲ عقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب متقدمہ میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لیے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انہیں عقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔

ف۳ یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے ف۴ مسئلہ: خشکی کا شکار حالتِ احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئے گا ف۵ اس کے دین کے معالم یعنی جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو ف۶ ماہ اے حج جن میں قتال زمانۂ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا ف۷ وہ قربانیاں ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے درختوں کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بنا کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں ف۹ حج و عمرہ کرنے کے لئے شانِ نزول: شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلقِ خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی۔ کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانے والا نہیں چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لے کر باارادۂ حج نکلا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے اس کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے چھین لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرض نہ چاہئے۔



الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ

مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴

اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ف۵

اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ

اور نہ ادب والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ف۸

الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًاؕ وَ اِذَا

اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں ف۹ اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْاؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

احرام سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْاۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے ف۱۱ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ

کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ(۲) حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ

اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف۱۳ مردار اور خون اور

لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ

سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے

وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ۫ وَ

مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور

ف۱۰ یہ بیانِ اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔

ف۱۱ یعنی اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو روزِ حدیبیہ عمرہ سے روکا ان کے اس معاندانہ فعل کا تم انتقام نہ لو۔

ف۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا بر اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عدوان (زیادتی) کہلاتا ہے ف۱۳ آیت بہیمۃ الانعام میں جو استثنا ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے دوسرے بہنے والا خون تیسرے سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیر وقتِ ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو ورنہ جو ذبح کی قید نہیں لگاتے

وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ مَآ اُهِلَّ بِهٖ کو اگر وقت ذبح کے ساتھ مقید نہ کریں تو اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ کا استثنا اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیر وقت ذبح میں غیر خدا کے نام سے موسوم رہا ہو وہ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ سے حلال ہوگا غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور چھٹے وہ جانور جو لاٹھی پتھر ڈھیلے گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو نویں وہ جسے کسی درندہ نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مر گیا ہو لیکن اگر یہ جانور مر گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں



مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ

جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے

اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف۱۴ تو اُن سے نہ ڈرو اور

اخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر اپنی نعمت

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

پوری کر دی ف۱۶ اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَآ

گناہ کی طرف نہ جھکے ف۱۸ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ

اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

اُن کے لیے کیا حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ

ف۲۰ انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ

تمہارے لیے رہنے دیں ف۲۱ اور اس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ

حساب کرتے دیر نہیں لگتی آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا

اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ

ف۲۳ تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں

پھر تم انہیں باقاعدہ ذبح کر لو تو وہ حلال ہیں دسویں وہ جو کسی تھان پر عبادۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کیے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لیے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے گیارہویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لیے پانسہ ڈالنا زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکم الٰہی جانتے۔ ان سب کی ممانعت فرمائی گئی۔

ف۱۴ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعد عصر نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے ف۱۵ اور امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیے اسی لیے اس آیت کے نزول کے بعد بیان حلال و حرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی ایک قول یہ ہے کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت اس نے یہی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے ف۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ف۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک

پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے ف۱۹ جن کی حرمت قرآن و حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ طیبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ **شانِ نزول** یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لئے حلال ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ع ۱ ۵

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
مسلمان ف۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب

قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
ملی جب تم انھیں اُن کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲۵ نہ مستی نکالتے

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
اور نہ آشنا بناتے ف۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا

عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے ف۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ف۲۸ تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ
ف۲۹ اور سروں کا مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ
تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو

مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب

ف۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب انھیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری اُن کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو معلم کہتے ہیں ف۲۱ اور خود اس میں سے نہ کھائیں۔ ف۲۲ آیت سے جو مستفاد ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہونچا ہو تو اس کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور معلم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہونچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا معلم کے ساتھ غیر معلم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی کا ہو تو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے **مسئلہ** تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے ف۲۳ یعنی اُن کے ذبیحے **مسئلہ** مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ف۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لئے شرط نہیں ف۲۵ نکاح کر کے ف۲۶ ناجائز طریقہ پر مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے ف۲۷ کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں ف۲۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو یہی چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں **فائدہ** سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٦ وَ
ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو اور
اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ
یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۳۳ اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا ف۳۴
إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات
الصُّدُورِ ۝٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ
جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہوجاؤ انصاف کے ساتھ
بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ
گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو
اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے
بِمَا تَعْمَلُونَ ۝٨ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ
کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝١٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ
وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر
اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔

ف۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔

ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔

ف۳۲ **مسئلہ** جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفق وشہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتی کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ** حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا ف۳۳ کہ تمہیں مسلمان کیا ف۳۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں۔

ف۳۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں ف۳۶ اس طرح کہ قرابت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے ف۳۷ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوائے کفار کے اور کسی کے لیے نہیں (خازن)۔

اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾
ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے

وَ لَقَدۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَ بَعَثۡنَا مِنۡہُمُ
اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ۳۹ اور ہم نے ان میں

اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ
بارہ سردار قائم کیے ۴۰ اور اللہ نے فرمایا بے شک میں ۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو

وَ اٰتَیۡتُمُ الزَّکٰوۃَ وَ اٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَ عَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَ اَقۡرَضۡتُمُ
اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ

اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ لَاُدۡخِلَنَّکُمۡ
کو قرض حسن دو ۴۲ بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ فَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ مِنۡکُمۡ
لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ

فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقۡضِہِمۡ مِّیۡثَاقَہُمۡ
ضرور سیدھی راہ سے بہکا ۴۳ تو ان کی کیسی بدعہدیوں ۴۴ پر ہم نے انہیں

لَعَنّٰہُمۡ وَ جَعَلۡنَا قُلُوۡبَہُمۡ قٰسِیَۃً ۚ یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ
لعنت کی اور ان کے دل سخت کردیئے اللہ کی باتوں کو ۴۵ ان کے ٹھکانوں

مَّوَاضِعِہٖ ۙ وَ نَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوۡا بِہٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع

عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنۡہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اصۡفَحۡ ؕ
ہوتے رہو گے ۴۷ سوا تھوڑوں کے ۴۸ تو انہیں معاف کردو اور ان سے درگزرو ۴۹

ع ۲

ف۳۸ شان نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پاکر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچائے گا حضور نے فرمایا اللہ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچانے گا کہنے لگا کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ تفسیر ابو السعود۔

ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔

ف۴۰ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔

ف۴۱ مدد و نصرت سے۔

ف۴۲ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔

ف۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ارض مقدسہ کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لیے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کرکے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحا کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تجسس احوال کے لیے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحب ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آکر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے ف۴۴ کہ انہوں نے عہد الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی ف۴۵ جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئیں ہیں ف۴۶ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں ف۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقض عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے ف۴۸ جو ایمان لائے ف۴۹ اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو شان نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصٰرٰى

بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے ان کے

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ

آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ف۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں

اللّٰهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٤﴾ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ

بتادے گا جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس

رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتٰبِ

ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶

وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹

يَّهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُم

اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلٰى صِرَاطٍ

اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ

مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ

دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے

مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ

ف۶۰ تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے

---

عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔

ف۵۱ انجیل میں اور انہوں نے عہد شکنی کی

ف۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی فرائض ادا نہ کئے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔

ف۵۳ یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔

ف۵۴ یہود و نصاریٰ

ف۵۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۵۶ جیسے کہ آیت رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔

ف۵۷ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔

ف۵۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔

ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔

ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیح کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ و تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔

الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ
مسیح بن مریمؑ اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ
کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰی نَحْنُ
سب کچھ کرسکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم

بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ
آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾
کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ
اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ ۫
ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت

قَدِیْرٌ ﴿۱۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر

ف۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

ف۶۲ شانِ نزول سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اُن کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا

ف۶۳ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔

ف۶۴ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۶۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچسو انہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزامِ حجت و قطعِ عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے

ع ۳

۵۹ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات وثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ

یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کیے ۵۹ اور تمہیں بادشاہ کیا ۶۰ اور تمہیں وہ دیا

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ۶۱ اے قوم اس پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ

داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ۶۲ کہ

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ

نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

تو ہم وہاں جائیں دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ۶۳ اللہ نے انہیں

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

نوازا ۶۴ بولے کہ زبردستی دروازے میں ۶۵ ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا

غلبہ ہے ۶۶ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے ۶۷

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

اے موسیٰ ہم تو وہاں ۶۸ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ

اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں

۶۰ یعنی آزاد و صاحب حشم و خدم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد ان کی غلامی سے نجات حاصل کرکے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا۔

۶۱ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلویٰ اتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ۔

۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھیے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔

۶۳ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو ان نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا ۶۴ ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انہوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشاء نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انہوں نے افشاء کیا تھا ۶۵ شہر کے ۶۶ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبابرہ کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے ان کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ ان پر سنگباری کریں ۶۷ بنی اسرائیل ۶۸ جبارین کے شہر میں۔

ف۶۵ اور ہمیں ان کی صحبت اور قرب سے بچا یا یہ معنی کہ ہمارے ان کے درمیان فیصلہ فرما ف۶۶ اس میں نہ داخل ہوسکیں گے ف۶۷ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نو فرسنگ تھی اور قوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لئے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پر عقوبت تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارق عادات میں سے ہے جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات و تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا منّ و سلویٰ عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت سفر اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے لئے بارہ چشمے جاری ہوجاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک ابر بھیجا اور تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مرگئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا تھا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہوسکا اور کہا گیا ہے کہ تیہ میں ہی حضرت ہارون و حضرت موسیٰ علیہما السلام کی وفات ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا ف۶۸ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماء سیر و اخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہوجائے وہی اقلیما کا حقدار ہے اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھا لیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا ف۶۹ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھہرا اس میں میری ذلت ہے ف۷۰ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا کیا دخل ہے ف۷۱ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں



إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾

مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ ف۶۵

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي

فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے ف۶۶ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں

الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

زمین میں ف۶۷ تو تم ان بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ

نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف۶۸ جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا ف۶۹ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے

اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا

جسے ڈر ہے ف۷۰ بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں

أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ

اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ف۷۱ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالک سارے

الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ

جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ف۷۲ اور تیرا گناہ ف۷۳ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو

أَصْحَابِ النَّارِ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ

دوزخی ہوجائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اسے

قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللَّهُ

بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اسے قتل کردیا تو رہ گیا نقصان میں ف۷۴ تو اللہ نے ایک

تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ ف۸۴ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا ف۸۴ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا ف۸۵ اور متحیر ہوا کہ
اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ف۸۶ مروی ہے کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے
دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڈھا کیا اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا (جلالین مدارک وغیرہ)۔



غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ

کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے ف۸۶

قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ

بولا ہائے خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی

سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۛۚ ﴿۳۱﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ

کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا ف۸۷ اس سبب سے ہم نے

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ

بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے

اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا

یا زمین میں فساد کئے ف۸۸ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ف۸۹ اور جس نے ایک

فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ؗ

جان کو جِلا لیا ف۹۰ اس نے گویا سب لوگوں کو جِلا لیا اور بے شک ان کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا

کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ف۹۴ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ يُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دئیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے

ع

ف۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)۔

ف۸۸ یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا۔

ف۸۹ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا۔

ف۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا۔

ف۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔

ف۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام و شرائع بھی۔

ف۹۳ کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔

ف۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطاع طریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے شان نزول ۶ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آ کر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے ان کے رنگ زرد ہو گئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کئے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)۔

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ

اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی اس سے پہلے

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کہ تم ان پر قابو پاؤ ف۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو ف۹۶ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

امید پر کہ فلاح پاؤ بیشک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

نہ لیا جائیگا اور ان کے لیے دکھ کا عذاب ہے ف۹۷ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور ان کو دوامی سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

یا عورت چور ہو ف۹۸ تو ان کا ہاتھ کاٹو ف۹۹ ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا ف۱۰۰ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ

---

ف۹۵ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کرلینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی)۔

ع ۸

ف۹۶ جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔

ف۹۷ یعنی کفار کے لیے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں

ف۹۸ اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کما فی حدیث ابن مسعود)۔

ف۹۹ یعنی داہنا اس لیے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں اَیْمَانَھُمَا آیا ہے۔

مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہوگیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی)

ف۱۰۰ اور عذاب آخرت سے اس کو نجات دے گا۔

ف۱۰۱ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال اعتراض نہیں اس سے قدریہ و معتزلہ کا ابطال ہوگیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں ف۱۰۲ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوْلُ کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصر و معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہار کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۱۰۳ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے ف۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں ف۱۰۵ ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انھوں نے لِقَوْمٍ کے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کیے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں لام مِنْ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آرہا ہے (تفسیر ابو السعود و جمل) (لا یعجب منہ)



اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ

اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱۰۱ اے رسول

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا

تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۱۰۲ جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ

ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں ف۱۰۳ اور کچھ یہودی

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ

جھوٹ خوب سنتے ہیں ف۱۰۴ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں ف۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو

وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

اور یہ نہ ملے تو بچو ف۱۰۶ اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ

تو اللہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا

قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

انھیں دنیا میں رسوائی ہے اور انھیں آخرت میں بڑا عذاب

عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ

بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷ تو اگر تمہارے حضور

ف۱۰۶ شان نزول یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انھیں گوارا نہ تھا اس لیے انھوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا وہ لوگ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انھیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انھوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہود سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لیے دریا میں راہیں بنائیں تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا تمہارے لیے ابر کو سایہ بان بنایا من و سلویٰ نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لیے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریا نے عرض کیا

بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بعینہٖ ایسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)۔

ع
۱۰

ف۱۰۷ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو بدل دیتے تھے مسئلہ: رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔

ف۱۰۸ یعنی اہل کتاب۔

ف۱۰۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ سے منسوخ ہو گئی امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تخییر ہے اور آیت وَاَنِ احْكُمْ میں کیفیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ)

ف۱۱۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے۔



فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو وہ

يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۗ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۗ اِنَّ

تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ

انصاف والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس

التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَاۤ

توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ

اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ

ایمان لانے والے نہیں بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا

لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت

قَلِيْلًا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے ف۱۱۶ وہی لوگ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان ف۱۱۸ اور

ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہردار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے ف۱۱۲ باوجود یکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت عجب کی بات ہے ف۱۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ: توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (جمل و ابو السعود) ف۱۱۴ اے یہود تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں ف۱۱۵ یعنی احکام الٰہیہ کی تبدیل ہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے یا مال و جاہ و رشوت کی طمع سے ف۱۱۶ اس کا منکر ہو کر (کذا قال ابن عباس رضی اللہ عنہما) ف۱۱۷ اس آیت میں اگرچہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے

ہم پر یہ احکام لازم ہوں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔



الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ

آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلا کرادے تو وہ

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اس کا گناہ اتار دیگا ف۱۲۰ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

ظالم ہیں اور ہم ان نبیوں کے پیچھے ان کے نشان قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ

اور ہدایت ف۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا ف۱۲۳ اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

فاسق ہیں اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

تصدیق فرماتی ف۱۲۴ اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو

ف۱۱۸ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک)۔

ف۱۱۹ یعنی مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے۔

ف۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کردے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کردے تو قصاص ساقط۔

ف۱۲۱ احکام توریت کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام توریت کے مصدق تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔

ف۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ھُدًی دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔

ف۱۲۳ یعنی سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم ف۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

ف۱۲۵ یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں ف۱۲۶ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے ف۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمت بالغہ اور دنیوی و اخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو (تفسیر ابو السعود)۔



بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ
اللہ کے اُتارے سے ف۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ف۱۲۶ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ
کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے ف۱۲۷ تو بھلائیوں کی طرف سبقت

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾
چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ
اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ
ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اُترا پھر اگر وہ

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ
منہ پھیریں ف۱۲۸ تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی ف۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ
اور بے شک بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۱

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

ف۱۲۸ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے

ف۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔

ف۱۳۰ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلا وطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

ف۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالف احکام الٰہی ہوتا تھا شانِ نزول بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرما دیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۲ مسئلہ: اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شانِ نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبد اللہ بن اُبی بن سلول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کفر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (مدارک)۔ ف۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصارٰی اور ہر مخالفِ دینِ اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے (مدارک و خازن)۔ ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ الآیہ انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسٰی نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا نصرانی مرگیا والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مرگیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے (خازن)۔

ف۱۳۶ یعنی نفاق۔

ف۱۳۷ جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا۔

ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصارٰی وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرمہ تعالٰی مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے (خازن وغیرہ)۔

ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کرکے انہیں رسوا کرنا (خازن و جلالین)۔

ف۱۴۰ یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔

ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر۔

ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔

ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و موالات بے دینی و ارتداد کی مستدعی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔

بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
ف۱۳۳ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بیشک اللہ بے انصافوں
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ
کو راہ نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصارٰی کی طرف
فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ
دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے ف۱۳۸
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ
یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتائے
نٰدِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا
رہ جائیں اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے
خٰسِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ
نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳
فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ
نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی
لَوْمَةَ لَآىٕمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا

ف۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی مرتضٰی و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسٰی اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ اُن کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے۔

ف۱۴۵ جن کے ساتھ موالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبد اللہ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لئے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں ف۱۴۶ جملہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقوی ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ يُقِيْمُوْنَ و يُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابو السعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف يُؤْتُوْنَ کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدومد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کیے ہیں۔

ع
۱۲

عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ف۱۴۵ کہ نماز

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ
قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ف۱۴۶ اور جو اللہ اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾
رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ
اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے ف۱۴۷

لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ
وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ف۱۴۸ ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۴۹ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ
اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱ تم فرماؤ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ
طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں تم فرماؤ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ
میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور

ف۱۴۷ شان نزول رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہار اسلام کے بعد منافق ہوگئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے۔

ف۱۴۸ یعنی بت پرست مشرک جو اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن)۔

ف۱۴۹ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔

ف۱۵۰ شان نزول کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کیلئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا جل جائے جھوٹا ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا ف۱۵۱ جو ایسے سفیہانہ اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے ف۱۵۲ شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۴ صورتیں مسخ کر کے ف۱۵۵ اور وہ جہنم ہے ف۱۵۶ شانِ نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر



غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ

ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سور ف۱۵۴ اور شیطان کے پجاری

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

ان کا ٹھکانا زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ

جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور ان ف۱۵۷ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ

وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا

اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ف۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں

يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ

کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ

بے شک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ف۱۵۹ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ

ہوا ہے ف۱۶۰ ان کے ہاتھ باندھے جائیں ف۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

ہیں ف۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ف۱۶۳ اور اے محبوب یہ ف۱۶۴ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہو گی ف۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی

اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر دی۔

ف۱۵۷ یعنی یہود۔

ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کو چھپانا اور اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خصائص و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں (خازن)

ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکب گناہ کے ہے۔

ف۱۶۰ یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے۔

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہو گئی اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔

منزل ۲

ف۱۶۱ تنگی اور داد و دہش سے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں ف۱۶۲ وہ جو دو کرم ہے ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں ف۱۶۴ قرآن شریف ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ كُلَّمَآ أَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ

اور بیر ڈال دیا ف۱۶۶ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ف۱۶۷

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے

وَلَأَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور

وَالْإِنْجِيْلَ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

انجیل ف۱۶۸ اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اترا ف۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۚ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيْرٌ

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے ف۱۷۱ اور ان میں اکثر

مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ

بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی

مِنْ رَّبِّكَ ۖ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

طرف سے ف۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی

مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ

کرے گا لوگوں سے ف۱۷۴ بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَ

کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو ف۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور

ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے۔

ف۱۶۷ اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

ف۱۶۸ اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

ف۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔

ف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

ف۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہود میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ع ۹ ۱۴ ۱۲

ف۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

ف۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔

ف۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔

ف۱۷۵ کسی دین و ملت میں نہیں۔

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۱۷۶ اور بیشک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ

کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ف۱۷۷ تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ

وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ

نہ کچھ غم بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۱۷۹ اور ان کی طرف

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی

كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی ف۱۸۲ تو

وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

اندھے اور بہرے ہوگئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہوگئے

وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا

مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی

ف۱۷۶ یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت وانجیل کی اقامت کا دعوٰی صحیح نہیں ہوسکتا۔

ف۱۷۷ کیونکہ جتنا قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مکابرہ و عناد سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔

ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں۔

ف۱۷۹ توریت میں کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔

ف۱۸۰ اور انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے۔

ف۱۸۱ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصارٰی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے انھوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی علیہما السلام بھی ہیں۔

ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔

ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ اُن کے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبول حق سے بدرجۂ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔

ف۱۸۴ جب انھوں نے حضرت موسٰی علیہ السلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ۔

ف۱۸۵ نصارٰی کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسٰی میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہوگیا تو عیسٰی الٰہ ہوگئے تعالی اللہ عن ذٰلک علوًا کبیرًا (خازن)

اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْؕ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام

عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾

کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں

اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌؕ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ

مگر ایک خدا ف۱۸۸ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو ان میں کافر مریں گے

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗؕ

ان کو ضرور دردناک عذاب پہونچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌۚ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَؕ اُنْظُرْ

بہت رسول ہو گزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو

كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًاؕ وَاللّٰهُ

کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ

ہی سنتا جانتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

منزل ۲

ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔

ف۱۸۷ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ مرقوسیہ و نسطوریہ کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں الٰہ ہیں اور الوہیت ان سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔

ف۱۸۸ نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔

ف۱۸۹ اور تثلیث کے معتقد رہے توحید اختیار نہ کی۔

ف۱۹۰ اُن کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے

ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔

ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔

ف۱۹۳ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے جسم رکھے اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے۔

ف۱۹۴ یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے (تفسیر ابو السعود)۔

ف۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں ف۱۹۶ یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی ف۱۹۷ باشندگانِ ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اور اصحابِ مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے ان پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے ان پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔



غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ
زیادتی نہ کرو ف۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ف۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور
اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝۷۷ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے گئے وہ جنہوں
مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ف۱۹۷ یہ ف۱۹۸
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۷۸ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ
بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۹ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے ف۱۹۹ ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى
کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَآ
عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ف۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۲۰۱ اللہ اور ان نبی پر اور اس
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸۱
پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ف۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ
ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے
وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ
اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ف۲۰۳

ع ۱۰/۱۱ ۱۴

ف۱۹۸ لعنت۔

ف۱۹۹ مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری۔

ف۲۰۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

ف۲۰۱ صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔

ف۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامتِ نفاق ہے۔

ف۲۰۳ اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شانِ نزول ابتدائے اسلام میں جب کفارِ قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحابِ کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت ابو حذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابو سلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خیثمہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرتِ اولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربارِ شاہی میں باریابی حاصل کر کے

بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے اُن کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی
رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کرلیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب
کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ
وروح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور
کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر نے سورہ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا تمہارے لئے میری قلمرو میں کوئی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (۸۲)
یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ف۲۰۴

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ
اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں ف۲۰۶ اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (۸۳) وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ
ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا

الْحَقِّ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ (۸۴)
اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ (۸۵) وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور وہ جنہوں نے کفر کیا

وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (۸۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے ایمان والو ف۲۱۱

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ
حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۸۷) وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا
بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

ف۲۰۴ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

ف۲۰۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۲۰۶ یہ ان کی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورۂ یٰسین سن کر بہت روئے۔

ع ۱۱ ۹ ۱

ف۲۰۷ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن کے برحق ہونے کی شہادت دی۔

ف۲۰۸ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا)

ف۲۰۹ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاح دارین کا ف۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں ف۲۱۱ شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترک دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے شب عبادت الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے بستر پر نہ لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا ف۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۸۸ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا
بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ
تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ف۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ف۲۱۴
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ف۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے
اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ
ہو اس کے اوسط میں سے ف۲۱۶ یا انہیں کپڑے دینا ف۲۱۷ یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے
ثَلٰثَةِ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْؕ وَ احْفَظُوْۤا
تو تین دن کے روزے ف۲۱۸ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ف۲۱۹ اور اپنی قسموں کی
اَیْمَانَكُمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۸۹
حفاظت کرو ف۲۲۰ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ
اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بت اور پانسے
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا
ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان
یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ
یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب
وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱
اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے ف۲۲۱ تو کیا تم باز آئے

ف۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال پر صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں۔

ف۲۱۴ یعنی یمین منعقدہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کرکے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے

ف۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلادے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دیدے یا کھلادیا کرے۔

ف۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔

ف۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔

مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

ف۲۱۸ مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جبکہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔

مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

ف۲۱۹ اور قسم کھاکر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔

ف۲۲۰ یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

ف۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکر الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

ف۲۲۲ اطاعت خدا اور رسول سے ف۲۲۳ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے ف۲۲۴ شانِ نزول یہ آیت ان صحابہ کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مؤاخذہ ہوگا یا نہ ہوگا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ف۲۲۲ تو جان لو

اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۹۲﴾ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ف۲۲۳ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ

نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ف۲۲۴ جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ

دوست رکھتا ہے ف۲۲۵ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار

الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ

سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں ف۲۲۶ کہ اللہ پہچان کرا دے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں

فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پھر اس کے بعد جو حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لیے دردناک عذاب ہے اے ایمان والو

لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱

هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا

یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی ف۲۳۲ یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اس کے برابر روزے

ف۲۲۵ آیت میں لفظ اتقوا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترک شرک دوسرے سے ترک معاصی و محرمات تیسرے سے ترک شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانہ نزول وحی میں یا اس

۱۲ کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان

ع کو چھوڑ دینا مراد ہے۔

۲ (مدارک و خازن و جمل وغیرہ)

ف۲۲۶ سنہ ۶ ہجری جس میں حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرم (احرام پوش) تھے اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وحوش و طیور بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے ہاتھ سے پکڑنا ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضل الٰہی فرماں بردار ثابت ہوئے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے (خازن وغیرہ)

ف۲۲۷ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے۔

ف۲۲۸ مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ مچھر پسو چیونٹی مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۲۹ مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاءً کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) ف۲۳۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک و احمدی) ف۲۳۱ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی ف۲۳۲ یعنی کفارہ کے جانور کا حرم شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ تک پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ اگر روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۳۳ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔

لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ

کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اب کرے گا اللہ اس

اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ

سے بدلے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں

حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ

ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ

لوگوں کے قیام کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے مہینے ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں

ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ

جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٩٧﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ

یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٨﴾ مَّا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہنچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے

وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٩٩﴾ قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرما دو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں ف۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت

الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠٠﴾ يَا أَيُّهَا

بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے

ع ١٣

ف۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار کیے

ف۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ محرم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

ف۲۳۶ کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔

ف۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔

ف۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔

ف۲۳۹ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجا سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا۔

ف۲۴۰ تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہو گئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہو گئی اور جائے عذر باقی نہ رہی۔

ف۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔

ف۲۴۲ یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں ف۲۴۳ اور اگر

تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ
انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف کرچکا ہے ف۲۴۴ اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
بخشنے والا علم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا ف۲۴۵ پھر ان سے منکر ہو بیٹھے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ
اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور

لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
نہ حامی ف۲۴۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں ف۲۴۷ اور ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
نرے بے عقل ہیں ف۲۴۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف ف۲۴۹

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ
نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادیگا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ف۲۵۲ تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو

ف۲۴۳ شان نزول بعض لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دونگا ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے فرمایا جہنم دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صادق ہے باوجودیکہ اسکی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر اقرار ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا خدا نخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتادیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا میرا باپ کون ہے کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے وہ کہاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا اس پر ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے حضرت نے سکوت فرمایا سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کرسکتے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو۔ ف۲۴۴ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو کلفت میں نہ پڑو (خازن)۔

ف۲۴۵ اپنے انبیاء سے اور بے ضرورت سوال کیے حضرات انبیاء نے احکام بیان فرمادیئے تو بجا نہ لاسکے

ف۲۴۶ زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بحیرہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہوجاؤں تو میری اونٹنی سائبہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وصیلہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ حاصل ہوجاتے تو اسکو چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اس سے کام لیتے نہ اسکو چارے پانی پر سے روکتے اس کو حامی کہتے (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بحیرہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سائبہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک چلی آرہی تھیں اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا ف۲۴۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے ف۲۴۸ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے

انہیں شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کر سکتا ف۲۴۹ یعنی حکم خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں ف۲۵۰ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست
ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے ف۲۵۱ مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرما دی کہ اس میں
تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی
ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبرگیری کرے نیکیوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) ف۲۵۲ شان نزول مہاجرین میں سے بدیل جو حضرت عمرو بن عاص کے مولیٰ



ہیں بہ قصد تجارت ملک شام کی طرف دو شخصوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تمیم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن بدّاء شام پہونچتے ہی بدیل بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تمیم و عدی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہونچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہونچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آ گئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اس کے مطابق کیا تو جام نہ پایا اب وہ تمیم و عدی کے پاس پہونچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا انہوں نے کہا نہیں یا کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا انہوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا انہوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہونچتے ہی بیمار ہو گئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی

۱۴ ع

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
موت آئے ف۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے

الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ
ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ف۲۵۴ وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ
کچھ شک پڑے ف۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ف۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝۱۰۶ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا
کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے ف۲۵۷ تو

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ف۲۵۸

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۔
جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۷ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى
ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیے ادا کریں یا

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۸ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

ہے یہ بھی لکھا ہے تمیم و عدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا تمیم
و عدی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھا لی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا
کہ میں نے یہ جام تمیم و عدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں
یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) ف۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں ف۲۵۴ اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت
ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کیونکہ اہل حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و تمیم کو بلایا ان دونوں
کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں ان دونوں نے قسمیں کھائیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا میں نے تمیم و عدی سے خریدا ہے (مدارک) ف۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں
اور وہ یہ کہیں کہ ف۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ف۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے ف۲۵۸ اور وصیت کے اہل قرابت میں ف۲۵۹ چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب ان کے

دونوں نصرانیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو میت کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انھوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے ف۲۵۹ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی و تمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لئے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی و رسوائی ہے ف۲۶۰ مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعوی کیا کہ انھوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہوگئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا لہٰذا اُن کے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی ف۲۶۱ یعنی روزِ قیامت ف۲۶۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انھوں نے تمہیں کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے۔



الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا

الْغُيُوبِ ﴿۱۰۹﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَ

جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسٰی یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

عَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ

ف۲۶۶ اور پکی عمر ہو کر ف۲۶۷ اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸ اور توریت

وَالْإِنْجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ

اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ

تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ

اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ف۲۷۱ جب تو اُن کے

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲ تو نہیں مگر

سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۱۱۰﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿۱۱۱﴾ إِذْ قَالَ

پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے

ف۲۶۳ انبیاء کا یہ جواب اُن کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرمادیں گے۔

ف۲۶۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی۔

ف۲۶۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اُن کی مدد کرتے۔

ف۲۶۶ صغر سنی میں اور یہ معجزہ ہے۔

ف۲۶۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (ادھیڑ عمر) کا وقت آنے سے پہلے آپ اُٹھا لئے گئے نزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے اور مصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے میں فرمایا تھا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہ وہی فرمائیں گے (جمل)۔

ف۲۶۸ یعنی اسرار علوم۔

ف۲۶۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔

ف۲۷۰ اندھے اور سفید داغ والے کو چنگا اور تندرست کرنا اور مُردوں کو قبروں سے زندہ کرکے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔

ف۲۷۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزات باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامراد رہ گئے ف۲۷۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۲۷۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے مخصوصین ہیں۔ ف۲۷۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷۵ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطیع۔

الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ

کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾

سے ایک خوان اتارے ف۲۷۶ کہا اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ

بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸ کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ

صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہوجائیں ف۲۸۱ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا

اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ف۲۸۲

لِّأَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿١١٤﴾

ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيٓ أُعَذِّبُهُ

اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ف۲۸۵ تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا

عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ

کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ف۲۸۶ اور جب اللہ فرمائے گا ف۲۸۷ اے مریم کے

مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ

بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا

اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ

ف۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ف۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی ف۲۹۰ اگر مجھ نے ایسا

ع ١٥

ف۲۷۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

ف۲۷۷ اور تقوٰی اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو حواری مؤمن عارف اور قدرت الٰہیہ کے معترف تھے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا۔

ف۲۷۸ حصول برکت کے لیے۔

ف۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرت الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔

ف۲۸۰ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ف۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہوجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔

ف۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ف۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی ف۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی ف۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنہوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنادیے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے ف۲۸۷ روز قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لیے ف۲۸۸ اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور ف۲۸۹ جملہ نقائص و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے ف۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہو سکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔

ف۲۹۱ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ادب ہے ف۲۹۲ توفیتنی کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا دوم جب یہ سوال و جواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ توفی موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہو سکے گی۔

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ

کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ

بیشک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ف۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ

کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا ف۲۹۲ تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز

شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

تیرے سامنے حاضر ہے ف۲۹۳ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ

تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا ف۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ف۲۹۵ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ف۲۹۶

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ف۲۹۷

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰیَاتُهَا ۱۶۵ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

سورۂ انعام مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱ ایک سو پینسٹھ آیتیں بیس رکوع ہیں

ف۲۹۳ اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں

ف۲۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مصر رہے بعض شرفِ ایمان سے مشرف ہوئے اس لئے آپ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے ان پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل و انصاف ہے کیونکہ انہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل و کرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے۔

ف۲۹۵ روزِ قیامت۔

ف۲۹۶ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

ف۲۹۷ صادق کو ثواب دینے کی اور کاذب کو عذاب فرمانے کی۔ مسئلہ قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات و محالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل)

ع ۱۶ ۵ ۶

**مسئلہ** کذب وغیرہ عیوب و قبائح اللہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ کے لیے محال ہیں ان کو تحت قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔

---

ف۱ سورۂ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمے اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حروف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے یہی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے آئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم فرماتے ہوئے سربسجود ہوئے۔

ف۲ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغنا کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عبرتیں و منافع ہیں



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًاؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی ف۳ اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمہیں ف۶ مٹی سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں کھپادیں انہیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳ جو تم کو نہ دیا اور ان پر موسلادھار پانی بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵ تو انہیں ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی

ف۳ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام۔

ف۴ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے۔

ف۵ دوسروں کو حتی کہ بتوں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مقر ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

ف۶ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے فائدہ اس میں مشرکین کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہوجائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔

ف۷ جس کے پورا ہوجانے پر تم مر جاؤ گے۔

ف۸ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔

ف۹ اس کا کوئی شریک نہیں۔

ف۱۰ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔

ف۱۱ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال و عذاب۔

ف۱۲ پچھلی امتوں میں سے۔

ف۱۳ قوت و مال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر

ف۱۴ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۱۵ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لئے عیش و راحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۶ کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔

ف١٧ اور دوسری قرن والوں کو ان کا جانشین کیا مدعا یہ ہے کہ گزری ہوئی اُمتوں کے حال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ لوگ باوجود قوت و دولت و کثرت مال و عیال کے کفر و طغیان کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تو چاہیئے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کر کے خواب غفلت سے بیدار ہوں ف١٨ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث اور عبداللہ بن اُمیہ اور نوفل بن خویلد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور تم اس کے رسول ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اور ٹٹول کر دیکھ لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کر دی گئی تھی کتاب اتری نظر آتی تھی کچھ بھی نہیں تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شق القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اسی طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات و معجزات سے منتفع نہیں ہو سکتے۔

ف١٩ مشرکین ف٢٠ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

ف٢١ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔

ف٢٢ یعنی عذاب واجب ہو جاتا اور یہ سنت الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔

ف٢٣ ایک لحظہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا۔

ع ١٠

ف٢٤ یہ ان کفار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لا سکتے دیکھتے ہی ہیبت سے بے ہوش ہو جاتے یا مر جاتے اس لئے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا۔

ف٢٥ اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کر سکیں لیکن اگر فرشتہ صورت بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا

اٰخَرِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتارتے ف١٨ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر کھلا جادو اور بولے ف١٩ ان پر ف٢٠ کوئی فرشتہ

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿٨﴾ وَ

کیوں نہ اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے ف٢١ تو کام تمام ہوگیا ہوتا ف٢٢ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی ف٢٣ اور

لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿٩﴾

اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے ف٢٤ جب بھی اسے مرد ہی بناتے ف٢٥ اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا

کو لے بیٹھی ف٢٦ تم فرمادو ف٢٧ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ف٢٨ تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف٢٩

قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

تم فرماؤ اللہ کا ہے ف٣٠ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف٣١ بیشک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف٣٢

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَهٗ

اس میں کچھ شک نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف٣٣ ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ

جو بستا ہے رات اور دن میں ف٣٤ اور وہی ہے سنتا جانتا ف٣٥ تم فرماؤ کیا

ف٢٦ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی اُمتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریق ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں ف٢٧ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسخر کرنے والوں سے کہ تم ف٢٨ اور انہوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا ف٢٩ اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو ف٣٠ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہو سکتا ہے جو حی و قیوم ازلی و ابدی قادر مطلق ہر شے پر متصرف و حکمراں ہو تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللہ کے کوئی نہیں اس لئے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا ف٣١ یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلافی و کذب اس کے لئے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے

انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) ف۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا ف۳۳ کفر اختیار کر کے ف۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے۔ ف۳۵ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ف۳۶ شانِ نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی ف۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز



اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ
اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷
قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸ اور ہرگز شرک والوں میں
الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ
سے نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن ف۳۹ کے عذاب کا
عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
ڈر ہے اس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے ف۴۰ ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی اور یہی کھلی کامیابی
الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ
ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی ف۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور
اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ هُوَ الْقَاهِرُ
اگر تجھے بھلائی پہنچائے ف۴۲ تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے ف۴۳ اور وہی غالب ہے
فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ
اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی ف۴۴
قُلِ اللّٰهُ ۫ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ
تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں ف۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں
بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ
ف۴۶ اور جن جن کو پہنچے ف۴۷ تو کیا تم ف۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ ف۴۹
لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾
کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ف۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ف۵۱ اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو ف۵۲

ف۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔
ف۳۹ یعنی روزِ قیامت
ف۴۰ اور نجات دی جائے۔
ف۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔
ف۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔
ف۴۳ قادرِ مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے یہ رد شرک کی دل میں اترنے والی دلیل ہے۔
ف۴۴ شانِ نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھائیے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۴۵ اور اس سے بڑی اور قابل قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے۔
ف۴۶ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح بلیغ صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلہ سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الٰہی کی مخالفت نہ کرو۔
ف۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکم الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مدارک و خازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ مَن بلغ میں مَن مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تروتازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افقہ ہوتے ہیں اس سے فقہاء کی منزلت معلوم ہوئی ہے ف۴۸ اے مشرکین ف۴۹ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۵۰ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو ف۵۱ اس کا کوئی شریک نہیں ف۵۲ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ
جن کو ہم نے کتاب دی ۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں ۵۴ جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۵۵ جنہوں

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ
باندھے ۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے اور جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ
ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا
دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ۵۷ مگر یہ کہ بولے ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ۵۸ اور گم گئیں ان سے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى
جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ۵۹ اور ہم نے ان کے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
دلوں پر غلاف کردیے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ
کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ۶۰ اور وہ اس سے روکتے ۶۱ اور

وقف لازم

ع ۲

۵۳ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔

۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے۔

۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے

۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے۔

۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی،

۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔

۵۹ ابوسفیان ولید و نضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصے کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

۶۰ اس سے ان کا مطلب کلام پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔

۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک ان کے دل پر اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔

يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ

اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۶۲ اور انہیں شعور نہیں اور کبھی

تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ

تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں ف۶۳ اور اپنے رب کی

رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ

آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾

ف۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں

وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ

اور بولے ف۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۶۶ اور کبھی

تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَ

تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ف۶۷ کہیں گے کیوں نہیں

رَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بیشک ہار میں رہے

كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا

وہ جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آگئی بولے ہائے افسوس

عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا

ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے ف۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے

سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ

کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بے شک پچھلا گھر

---

ف۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے

ف۶۳ دنیا میں

ف۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انہیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ ان کے اعضا وجوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے

ف۶۵ یعنی کفار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب کا ملنا اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے۔

ف۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔

ف۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کئے گئے

ف۶۸ گناہوں کے۔

ع ۱۰

ف۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

ف۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں۔

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں ف۶۶ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۶۷ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۶۸ بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار

يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا

کرتے ہیں ف۶۹ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ

اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی ف۷۰ اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں ف۷۱

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکی ہیں ف۷۲ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا

ف۷۳ تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا آسمان میں زینہ

فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ ف۷۴ اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن ماننے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں ف۷۵

وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

اور ان مردہ دلوں ف۷۶ کو اللہ اٹھائے گا ف۷۷ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے ف۷۸ اور بولے ف۷۹ ان پر کوئی

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ

نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے ف۸۰ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن

ف۶۶ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے ف۶۷ شان نزول اخنس بن شریق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابوجہل سے کہا اے ابو الحکم (کفار ابوجہل کو ابو الحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں ابوجہل نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قصی کی اولاد ہیں اور لوا سقایت حجابت ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہو جائے تو باقی قریشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی کہ ابوجہل نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۶۸ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و عناد ہے۔

ف۶۹ آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیات الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم

ف۷۰ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے

ف۷۱ اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کے تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔

ف۷۲ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیش نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔

ف۷۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق ہوتی ف۷۴ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو ف۷۵ دل لگا کر سمجھنے کے لئے وہی پند پذیر ہوتے ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں ف۷۶ یعنی کفار ف۷۷ روز قیامت ف۷۸ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے ف۷۹ کفار مکہ ف۸۰ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذاب الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ یارب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (تفسیر ابو السعود)۔

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ

ان میں بہت نرے جاہل ہیں ف۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند

يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ف۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا ف۸۸

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ

پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے ف۸۹ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ف۹۰

فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ

اندھیروں میں ف۹۱ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

ڈال دے ف۹۲ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو

اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ف۹۳ اگر سچے ہو ف۹۴ بلکہ اسی کو پکارو گے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَقَدْ

تو وہ اگر چاہے ف۹۵ جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ف۹۶ اور بیشک

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو انہیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ف۹۷ کہ وہ کسی طرح

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

گڑگڑائیں ف۹۸ تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے دل تو سخت ہوگئے ف۹۹

وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ

اور شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں

ف۸۶ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لئے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

ف۸۷ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں یہ مماثلت جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے اُن وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے واحد جانتے اس کی تسبیح پڑھتے عبادت کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تفہیم و تفہم کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے ہلاکت سے بچنے نر مادہ کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے مرنے مرنے کے بعد حساب کے لئے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

ف۸۸ یعنی جملہ علوم اور تمام ما کان و ما یکون کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یا قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ)۔

ع ۱۱

ف۸۹ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔

ف۹۰ کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں

ف۹۱ جہل اور حیرت اور کفر کے۔

ف۹۲ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

ف۹۳ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔

ف۹۴ اپنے اس دعویٰ میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ ف۹۵ تو اس مصیبت کو۔

ف۹۶ جنہیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور ان کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے ف۹۷ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔

ف۹۸ اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں ف۹۹ وہ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

ان کو کی گئی تھیں ف۱۰۰ ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ف۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۴۴ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

ملا ف۱۰۲ تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا ف۱۰۳ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف۱۰۴

ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۴۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ

اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا ف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے

سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

کان آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کردے ف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ

يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۴۶

تمہیں یہ چیزیں لادے ف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک ف۱۰۸ یا کھلم کھلا ف۱۰۹ تو کون

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۴۷ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ف۱۱۰ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

خوشی اور ڈر سناتے ف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور سنورے ف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۴۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ

نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انہیں عذاب پہنچے گا بدلہ

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۴۹ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

ف۱۰۰ اور وہ کسی طرح پند پذیر ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے۔

ف۱۰۱ صحت و سلامت اور وسعت رزق وعیش وغیرہ کے۔

ف۱۰۲ اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔

ف۱۰۳ اور مبتلائے عذاب کیا۔

ف۱۰۴ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

ف۱۰۵ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے دینوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے۔

ف۱۰۶ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔

ف۱۰۷ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہو گئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔

ف۱۰۸ جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں۔

ف۱۰۹ آنکھوں دیکھتے۔

ف۱۱۰ یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے۔

ف۱۱۱ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے۔

ف۱۱۲ نیک عمل کرے۔

وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ
اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۱۱۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے
إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ وَأَنذِرْ
وحی آتی ہے ف۱۱۴ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے ف۱۱۵ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے
بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ
انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو
وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم
نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں
بِالْغَدَوٰةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ
صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّٰلِمِينَ ﴿٥٢﴾
تمہارے حساب سے کچھ نہیں ف۱۱۷ پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے
وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا أَهَٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن
اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر
بَيْنِنَآ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّٰكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
اللہ نے احسان کیا ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں
بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ
پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے ف۱۲۰ کہ تم میں جو کوئی
مِنكُمْ سُوٓءًا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾
نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۱۱

ف۱۱۳ کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں ہمارے لئے پہاڑوں کو سونا کر دیجئے کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجئے کیا کیا پیش آئے گا تاکہ ہم منافع حاصل کریں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں ان کے ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعوے سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعوے کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا دعوٰی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعوٰی ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کرسکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوٰی کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعوٰی ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعوٰی نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ فائدہ: اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کریمہ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لئے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا جو باطل ہے۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا لَآ أَقُولُ لَكُمْ فرمانا بطریق تواضع ہے (خازن و مدارک و جمل وغیرہ)۔

ف۱۱۴ اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اذن ہوگا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہوگی وہی کروں گا جس کا مجھے حکم ملا ہو۔

ف۱۱۵ مومن و کافر عالم و جاہل۔

ف۱۱۶ شان نزول: کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنٰی درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۱۷ سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے ف۱۱۸ بطریق حسد ف۱۱۹ کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالٰی پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے ف۱۲۰ اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لئے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ف۱۲۲

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ

لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾

میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا

تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ

جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ

فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ف۱۲۷ تو مجھ میں

بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ

تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ف۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

انہیں وہی جانتا ہے ف۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ

جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن

كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

کتاب میں لکھا نہ ہو ف۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ف۱۳۱ اور جانتا ہے جو کچھ

ع ۵
۱۲

ف۱۲۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔

ف۱۲۲ کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

ف۱۲۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

ف۱۲۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباعِ نفس و خواہش ہوا ہے نہ کہ اتباعِ دلیل اس لئے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔

ف۱۲۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں یہ روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہین واضحہ سب کو شامل ہے۔

ف۱۲۶ کفار استہزاءً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے۔

ف۱۲۷ یعنی عذاب۔

ف۱۲۸ اور تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۱۲۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا (واحدی)۔

ف۱۳۰ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے "ماکان وما یکون" کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔

ف۱۳۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو ف۱۳۲ پھر اسی کی طرف پھرنا ہے ف۱۳۳

ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَ

پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

تم پر نگہبان بھیجتا ہے ف۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوٓا إِلَى اللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا

کرتے ہیں ف۱۳۵ اور وہ قصور نہیں کرتے ف۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے

لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَٰسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن

اسی کا حکم ہے ف۱۳۷ اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ف۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے

ظُلُمَٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُۥ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَىٰنَا مِنْ

جنگل اور دریا کی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچالے

هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّٰكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن

تو ہم ضرور احسان مانیں گے ف۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ

بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ

عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑادے

شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں

ف۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے۔

ف۱۳۳ آخرت میں اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہوجاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قویٰ کو ان کے تصرفات عطا فرمادیتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔

ع ۱۴

ف۱۳۴ فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں داہنی طرف کا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف کا بدیاں بندوں کو چاہئے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ پناہ دے۔

ف۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان ہیں جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکمِ الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں (خازن)۔

ف۱۳۶ اور تعمیلِ حکم میں ان سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔

ف۱۳۷ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں۔ ف۱۳۸ کیونکہ اس کو سوچنے جانچنے شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو۔ ف۱۳۹ اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و ہول پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کردیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع و زاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حقِ نعمت بجا لاؤں گا۔ ف۱۴۰ اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمّے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

بیان کرتے ہیں کہ کہیں اُن کو سمجھ ہو ف١٤١ اور اسے ف١٤٢ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

میں تم پر کچھ کروڑا نہیں ف١٤٣ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ف١٤٤ اور عنقریب جان جاؤ گے

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور اے سننے والے جب تو انھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف١٤٥ تو اُن سے منہ پھیر لے

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

ف١٤٦ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر اُن کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ

حساب سے کچھ نہیں ف١٤٧ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف١٤٨ اور چھوڑ دے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

ان کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور انھیں دنیا کی زندگانی نے فریب دیا اور

ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

قرآن سے نصیحت دو ف١٤٩ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف١٥٠ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

حمایتی ہو نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف١٥١

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ

وہ جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انھیں پینے کا کھولتا پانی اور دردناک عذاب

ف١٤١ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امت محمدیہ مراد ہے اور آیت انھیں کے حق میں نازل ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمھیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انھیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔

ف١٤٢ یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کو

ف١٤٣ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔

ف١٤٤ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لیے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا۔

ف١٤٥ طعن تشنیع استہزاء کے ساتھ۔

ف١٤٦ اور ان کی ہم نشینی ترک کرو **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے ف١٤٧ یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انھیں پر ہیں انھیں سے اس کا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں۔ شان نزول مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انھیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف١٤٨ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

ف١٤٩ اور احکام شرعیہ بتاؤ ف١٥٠ اور اپنے جرائم کے سبب عذاب جہنم میں گرفتار نہ ہو ف١٥١ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون۔

ف۱۵۲ اے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں ف۱۵۳ اور اس میں کوئی قدرت نہیں ف۱۵۴ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی
اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا ف۱۵۵ اس آیت میں حق و باطل کے دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں
نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دیے



بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ
بدلہ ان کے کفر کا تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا
لَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ
ف۱۵۳ اور الٹے پاؤں پلٹا دیے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے
الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى
شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ
الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
ادھر آ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ وَ هُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ
گردن رکھ دیں ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں
تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ يَوْمَ
اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱۵۸ اور جس دن
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ۬ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ
فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائیگی اس کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائیگا ف۱۵۹
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم نے
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ
اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں
مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُرِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ
پاتا ہوں ف۱۶۱ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ف۱۶۲ اور اس لیے کہ وہ

تو ہلاک ہو جائیگا اور رفیقوں کا کہا مانے
تو سلامت رہیگا اور منزل پر پہنچ جائیگا ع ۱۰ ۱۴
یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام
سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہ
راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانیگا
راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔
ف۱۵۶ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں
کے لیے واضح فرمایا اور جو دین (اسلام) ان کے لیے
مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے
سوا ہے وہ دین باطل ہے۔
ف۱۵۷ اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری
کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں۔
ف۱۵۸ جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا
علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے
ف۱۵۹ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے
والا نہ ہوگا تمام جبابرہ و فراعنہ اور سب دنیا کی
سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا
میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا
ف۱۶۰ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین
سیوطی نے مسالک الحنفا میں بھی ایسا ہی لکھا
ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول
بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ
وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اس میں حضرت اسمٰعیل کو
حضرت یعقوب کے آبا میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ
آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس
رضی اللہ عنہ کو اَب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا رُدُّوْا
عَلَیَّ اَبِیْ اور یہاں اَبی سے حضرت عباس مراد
ہیں (مفردات راغب و کبیر وغیرہ)۔

ف۱۶۱ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب
اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو ف۱۶۲ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھانے یہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سمٰوات و ارض مراد ہیں یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صخرہ پر کھڑا
کیا گیا اور آپ کے لیے سماوات مکشوف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپ کے لیے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب
نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت چشم باطن تھی یا چشم سر (در منثور و خازن وغیرہ)۔

ف۱۹۲ کیونکہ مرتبۂ مجاہدہ مخفی نیز ان کے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی ان سے چھپا نہ رہا ف۱۹۳ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ نمرود بن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کی روشنی کے سامنے آفتاب ماہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی انہوں نے کہا اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا تقدیرات الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم



علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانہ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سر انگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنے عرصہ رہے بعض کہتے ہیں سات برس بعض تیرہ برس بعض سترہ برس یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداء ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا میرا رب (پالنے والا) کون ہے انہوں نے کہا میں فرمایا تمہارا رب کون ہے انہوں نے کہا تمہارے والد فرمایا ان کا رب کون ہے اس پر والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کے نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتداء ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دل نشین پیرایہ میں انہیں نظر

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

یقین والوں میں ہو جائے ف۱۹۳ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ف۱۹۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں

الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ

ہوتا ف۱۹۵ پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۹۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر

اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۹۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر ف۱۹۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور

حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ

ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو تو وہ مجھے راہ بتا چکا ف۱۹۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم شریک

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

بتاتے ہو ف۲۰۰ ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۲۰۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۲۰۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

و استدلال کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ عالم بتمامہ حادث ہے اور خود موجود و مدبر کا محتاج ہے جس کے قدرت و اختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں ف۱۹۵ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو رب ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث و امکان ہے ف۱۹۶ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اس کے لیے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جا سکتے ہیں یہاں ھٰذا مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لیے لفظ تانیث نہ لایا گیا اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں علام آتا ہے نہ کہ علامہ ف۱۹۷ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کر دیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا معبود ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے ف۱۹۸ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادیان باطلہ سے بیزاری ہو ف۱۹۹ اپنی توحید و معرفت کی ف۲۰۰ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو ان کے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے ف۲۰۱ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادر مطلق ہے ف۲۰۲ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں۔

ف۱۶۳ موحد یا مشرک ف۱۶۴ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ ف۱۶۵ نبوت و رسالت کے ساتھ



أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا
امان کا زیادہ سزاوار کون ہے ف۱۶۳ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی
إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ
ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری
حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ
دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۶۴ بیشک
رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ
تمہارا رب علم و حکمت والا ہے اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی
وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ
اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب
وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا
اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا
وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ
اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع
وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ
اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ف۱۶۵ اور کچھ ان کے باپ دادا اور
ذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾
اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ف۱۶۶ اور ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی
ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا
یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے

مسئلہ: اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے، نہ واو ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے انساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس کا حظ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلاء پر صابر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا کثرت معجزات وقوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے حضرت زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل یسع یونس لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے ف۱۶۶ ہم نے فضیلت دی۔

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا　یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب

وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ف۱۷۷ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
ہے جو انکار والی نہیں ف۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی

اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع۱۰ ۱۶
راہ چلو ف۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ف۱۸۰

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا

شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ
تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ
لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے ظاہر کرتے ہو ف۱۸۲ اور بہت سے چھپا لیتے ہو ف۱۸۳

وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ
اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انہیں چھوڑ دو ان کی

خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ
بیہودگی میں انہیں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں

ف۱۷۷ یعنی اہل مکہ ف۱۷۸ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ فائدہ اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہو گئی ف۱۷۹ مسئلہ علمائے دین نے اس آیۃ سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرما دیا اور آپ کو حکم دیا فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

ف۱۸۰ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت (خازن)۔

ف۱۸۱ اور اس کی معرفت سے محروم ہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت و کرم ہے اس کو نہ جانا شان نزول یہود کی ایک جماعت اپنے حبر الاحبار مالک ابن صیف کو لے کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِيْنَ یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے کہنے لگا ہاں یہ توریت میں ہے حضور نے فرمایا تو موٹا عالم ہی تو ہے اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حبر کے عہدہ سے معزول کر دیا۔ (مدارک و خازن)۔

ف۱۸۲ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو ف۱۸۳ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے ف۱۸۴ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے ف۱۸۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرما دیجئے اللہ نے ف۱۸۶ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کر دی اور انذار و نصیحت نہایت کو پہنچا دی اور ان کے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجئے یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے ف۱۸۷ یعنی قرآن شریف ف۱۸۸ ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔

ف۱۸۹ اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بےخبر نہیں ہیں ف۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے ف۱۹۱ شانِ نزول: یہ آیت مسیلمۂ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقۂ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آگئے تھے یہ کذاب زمانۂ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا ف۱۹۲ شانِ نزول: یہ عبداللہ بن ابی سرح کاتبِ وحی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائشِ انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اسی حالت میں آیت کا آخر فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہو گیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہو گیا یہ نہ سمجھا کہ نورِ وحی اور قوت و حسنِ کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آگیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زورِ کلام خود اپنے آخر کو بتا دیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نورِ وحی اور نورِ نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظمِ قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانۂ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ مَنْ
اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں ف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ
بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ

اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ
وحی نہ ہوئی ف۱۹۱ اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اتارا ف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا
جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى
اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے

اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
تھے ف۱۹۴ اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا ف۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا

وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ
اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ف۱۹۶

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ
بے شک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی ف۱۹۷ اور تم سے گئے جو دعوے کرتے تھے ف۱۹۸ بے شک اللہ دانے

الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ
اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ف۱۹۹ زندہ کو مردہ سے نکالنے ف۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۲۰۱

ف۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لئے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔

ف۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللہ کیلئے شریک اور بی بی بچے بتا کر۔

ف۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کئے آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روزِ قیامت فرمایا جائے گا

ف۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں معاذ اللہ

ع ۱۱ ۱۴

ف۱۹۷ اور علاقے ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہو گئی۔

ف۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہو گئے۔

ف۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالِ قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصودِ اعظم اللہ سبحانہ کی اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحقِ عبادت ہو سکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کر سکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں ف۲۰۰ جاندار سبزہ کو بےجان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفے سے اور پرند کو انڈے سے ف۲۰۱ جاندار درخت سے بےجان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائبِ قدرت و حکمت ہیں۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا
یہ ہے اللہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۲۰۲ تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۲۰۳

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ
اور سورج اور چاند کو حساب ف۲۰۴ یہ سادھا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ
ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ
ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
جان سے پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ
کردیں سمجھ والوں کیلئے۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اُگنے والی چیز نکالی ف۲۰۸

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ
تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ
کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ
اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا پھل دیکھو

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا
جب پھلے اور اس کا پکنا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے اور ف۲۰۹ اللہ کا

ف۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ سے جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔

ف۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔

ف۲۰۴ کہ ان کے دورے اور سیر سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔

ف۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔

ف۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر۔

ف۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر۔

ف۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ۔

ف۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضا تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لیئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں جہالت سے

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى
پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اس

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ
کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲ اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۲۱۳ اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ
تو اسے پوجو وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اسے احاطہ نہیں

الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ
کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار تمہارے

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ
پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اپنے

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ
بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶

لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ
اور اس لیئے کہ کافر بول اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیئے کہ اسے علم والوں پر واضح کردیں اس پر چلو جو تمہیں تمہارے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ
رب کی طرف سے وحی ہوتی ف۲۱۷ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور

ع ۱۲ / ۱۸

ف۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے ف۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں ف۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہو سکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے۔

ف۲۱۳ جس کے صفات مذکور ہوئے اور جس کے یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل

ف۲۱۵ مسائل ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا اسی کو احاطہ کہتے ہیں ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود وجہات ہوں اللہ تعالٰی کے لیئے حد وجہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن یہی مذہب ہے اہل سنت کا خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے اس لیئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ انھوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالٰی بخلاف تمام موجودات کے بلاکیفیت وجہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جا سکتی تو جانی بھی نہیں جا سکتی راز اس کا یہ کہ رویت ودید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رویت ودید جہت میں ہوگی اور جس کے لیئے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ دیدار الٰہی آخرت میں اللہ تعالٰی کا دیدار مومنین کے لیئے اہل سنت کا عقیدہ اور قرآن وحدیث واجماع صحابہ و سلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے قرآن کریم میں فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت اُن کے رب کا دیدار میسر ہوگا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ارشاد نہ کرتے اور اُنکے جواب میں اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ نہ فرمایا جاتا ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ آخرت میں مومنین کے لیئے دیدار الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اسکا انکار گمراہی ف۲۱۶ کہ حجت لازم ہو ف۲۱۷ اور کفار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں یہ اُن کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ

اللہ چاہتا تو وہ شرک نہیں کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

کروڑے نہیں اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ

بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتادے گا جو کرتے تھے اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان

بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

لائیں گے تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب وہ آئیں تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ

يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

پہلی بار ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵

ف۲۱۸ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو بُرا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لئے اس کو منع فرمایا گیا ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہوگیا۔

ف۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے۔

ف۲۲۰ اے مسلمانو۔

ف۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے

ف۲۲۲ ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

۱۳ ع ۱۰ ۱۹

ف۲۲۳ شان نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت استہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اٹھا لایئے ہم ان سے دریافت کریں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھایئے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لایئے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۲۴ وہ اہل شقاوت ہیں ف۲۲۵ اس کی مشیت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہل سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرف ہوتے ہیں۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں ۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ۲۲۷

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

چھوڑ دو ۲۲۹ اور اس لیے کہ اس ۲۳۰ کی طرف ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ

نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ۲۳۱

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور

وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ

انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ

سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ

---

۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں (جمل و مدارک)۔

۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے کے لیے۔

۲۲۸ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔

۲۲۹ اللہ انہیں بدلہ دے گا رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔

۲۳۰ بناوٹ کی بات۔

۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امر و نہی وعدہ وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔

شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۳۲ کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔

۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رد کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تغییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف و تغییر سے محفوظ ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے (تفسیر ابوالسعود)۔

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

صرف گمان کے پیچھے ہیں ف٢٣٤ اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف٢٣٥ تیرا رب خوب جانتا ہے

أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٨﴾ فَكُلُوا

کہ کون بہکا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٩﴾ وَمَا

اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ف٢٣٦ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا

لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس ف٢٣٧ پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کرچکا جو کچھ

مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ

تم پر حرام ہوا ف٢٣٨ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو ف٢٣٩ اور بیشک بہتیرے اپنی خواہشوں سے

بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١٢٠﴾

گمراہ کرتے ہیں بے جانے بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ

اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢١﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ

نہ لیا گیا ف٢٤٠ اور وہ بیشک حکم عدولی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢٢﴾

ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو ف٢٤١ تو اس وقت تم مشرک ہو ف٢٤٢

ف٢٣٤ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں۔

ف٢٣٥ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔

ف٢٣٦ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔

ف٢٣٧ ذبیحہ۔

ف٢٣٨ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔

ف٢٣٩ تو عند الاضطرار بقدر ضرورت روا ہے۔

ف٢٤٠ وقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح
١٤ ع ١١ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔

ف٢٤١ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانو

ف٢٤٢ کیونکہ دین میں حکم الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي
اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لیے ایک نور کر دیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں
النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ
میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس جیسا ہو جائیگا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی
زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ
کافروں کی آنکھ میں ان کے اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
کے سرغنہ کیے کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
اور انہیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک
نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ف۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے
رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب
شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا
کے لیے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ
ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے

ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لیے موت ہے اور ایمان حیات ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کرکے راہِ حق کا امتیاز کر لیتا ہے ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لیے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شان نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلٰی (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو بُرا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالٰی نے اس کو زندہ کیا اور نورِ باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور

ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے۔

ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے شانِ نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ نبوت کے طلبگار تو حسد، مکر، بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب عالی کہاں ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ

ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آیتیں مفصل بیان کردیں نصیحت ماننے والوں کے لیے ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ

اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لیے ف۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے

مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ف۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے

اَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ

مقرر فرمائی تھی ف۲۵۶ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ف۲۵۷

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ

بدلہ ان کے کیے کا ف۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے

يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ

پاس تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ف۲۵۹

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

دیکھنے سے ڈراتے ف۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے

ف۲۵۳ دین اسلام۔

ف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔

ف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و معاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا۔

ف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آگیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔

ف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جن کی نسبت علم الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔

ف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہیے کہ ظلم ترک کریں۔

ف۲۵۹ یعنی روز قیامت۔

ف۲۶۰ اور عذاب الٰہی کا خوف دلاتے۔

ف۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول ان کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کفر کی شہادت دیں گے۔

الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ
فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾
اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۲۶۴ ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
اور ہر ایک کے لیے ف۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ
اور اے محبوب تمہارا رب بے پروا ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری

بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا
جگہ لادے جیسے تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بیشک جس کا

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ
آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو کھیتی اور

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ
مویشی پیدا کیے ان میں اسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور

هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ
یہ ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور

ف۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ یعنی خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۔

ف۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت۔

ف۲۶۴ ان کی معصیت اور۔

ف۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کیے جاتے ہیں

ف۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد نیکی اور بدی کے درجے ہیں انہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا۔

ف۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے۔

ف۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔

ف۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب۔

ف۲۷۰ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لیے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کیلئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی ف۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق منعم کے عزت و جلال کی جنہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لیے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لیے بھی کیا بے شک یہ بہت ہی برا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت ہے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔



مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

جو خدا کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۳

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اور یوں ہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

کہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَّ

تو تم انہیں چھوڑ دو وہ ہیں اور ان کے افترا اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی

حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر

ظُهُوْرُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ

چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

عنقریب وہ انہیں بدلہ دے گا ان کے افتراؤں کا اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے

الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى أَزْوَاجِنَا ۚ وَإِنْ يَّكُنْ

وہ نرا ہمارے مردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا نکلے

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ إِنَّهٗ حَكِيْمٌ

تو وہ سب ف۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی ان باتوں کا بدلہ دے گا بیشک وہ حکمت و

عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ

علم والا ہے بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲

ف۲۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کرکے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دین اسمٰعیلی سے منحرف کرے۔

ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کرکے کر

ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع۔

ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ۔

ف۲۷۸ جن کو بحیرہ، سائبہ، حامی کہتے ہیں۔

ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

ف۲۸۰ صرف انہیں کیلئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو

ف۲۸۱ مرد و عورت

ف۲۸۲ شان نزول یہ آیت زمانۂ جاہلیت کے ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگ دلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ربیعہ و مضر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

ف۲۸۳ یعنی بحیرہ سائبہ حامی وغیرہ جو مذکور ہو چکے ف۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افترا ہے۔



وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا

اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بیشک وہ بہکے اور راہ

مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ

نہ پائی ف۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھئے ہوئے ف۲۸۶ اور کچھ بے چھئے

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ

ف۲۸۸ اور کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے

حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ

ف۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اُسے پسند نہیں اور مویشی میں سے کچھ

حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر

الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ

نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر و مادہ ایک جوڑ بھیڑ کا

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ف۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ

ع ۱۷ ۱۶

ف۲۸۵ حق و صواب کی۔

ف۲۸۶ یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے۔

ف۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف۔

ف۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتوں میں۔

ف۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔

ف۲۹۰ معنٰی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لیے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ لکڑی بانس گھانس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو نصف عشر۔

ف۲۹۱ حضرت مترجم قدس سرہ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بے جا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قبیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔

ف۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے انہیں کھاؤ اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ ف۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کیے نہ ان کی مادائیں حرام کیں نہ ان کی اولاد ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔

ف۲۹۴ اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کر لیں اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع اٹھانے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے انہیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے مالک بن عوف یہ سن کر ساکت اور متحیر رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمایئے میں سنوں گا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٰ تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں ان سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا ان کے بچے یہ منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے۔

ع ۱۷ ۴



ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ
کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے
الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ
ہیں ف۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ف۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ
کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ
ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ف۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی
مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا
ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ف۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ف۲۹۸
أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ
یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى
ہوا ف۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک رب بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۰ اور یہودیوں
الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور ف۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا
ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت
أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۱۴۶﴾
یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ف۳۰۲ اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں

ف۲۹۵ جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افترائے خالص ہے ف۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ف۲۹۷ اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت جب شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ثبوت حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا حدیث سے یہی معتبر ہے ف۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ف۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مضطر ہو کر اس نے کچھ کھایا ف۳۰۰ اس پر مواخذہ نہ فرمائے گا ف۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بط اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ف۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بط اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ

پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ف۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ

سے نہیں ٹالا جاتا ف۳۰۴ اب کہیں گے مشرک کہ ف۳۰۵ اللہ چاہتا تو

مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ

نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں نے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ

جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو نرے گمان کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے

تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۴۹﴾

کرتے ہو ف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ف۳۰۹ تو وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ

تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ف۳۱۰

فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے

بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۱۵۰﴾

نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَ

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور

---

ف۳۰۳ مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے۔

ف۳۰۴ اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے۔

ف۳۰۵ یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی

ف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔

ف۳۰۷ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی رضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا امر فرمایا گیا۔

ف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔

ف۳۰۹ کہ اس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں راہ حق واضح کردی۔

ف۳۱۰ جسے تم اپنے لیے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے یہ گواہی اس لیے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی تراشیدہ بات ہے۔

ع ۱۸ ۵

ف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباع ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔

ف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔

ف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں

نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

اور انہیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو

بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۳۱۷ یہ تمہیں

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے

بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

طریقہ سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

نصیحت مانو اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ

ملے پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر

---

ف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

ف۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ درگور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو۔

ف۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی نیت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

ف۳۱۷ وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہوئے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔

ف۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔

ف۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔

ف۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا

ف۳۲۱ جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت۔

ف۳۲۲ توریت۔

وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر
يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ف۳۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر
تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ
رحم ہو کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ف۳۲۶
قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ
روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ف۳۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو
اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
جھٹلائے اور اُن سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ
تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِىَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ
کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ف۳۳۲ جس
يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا

ف۳۲۳ یعنی بنی اسرائیل۔

ف۳۲۴ اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدارِ الٰہی کی تصدیق کریں۔

ف۳۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیر الخیر اور کثیر النفع اور کثیر البرکۃ ہے اور قیامت تک رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا۔

ع ۱۹

ف۳۲۶ یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل۔

ف۳۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔

ف۳۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے منتفع نہ ہوئے ہم ان کی طرح خفیف العقل اور ناداں نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ف۳۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجت واضح اور بیان صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔

ف۳۳۰ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقاداتِ کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقف ہے کیا انتظار باقی ہے

ف۳۳۱ ان کی ارواح قبض کرنے کے لئے۔

ف۳۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ
جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ف۳۳۳ تم فرماؤ
انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ
رستہ دیکھو ف۳۳۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور
كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى
کئی گروہ ہوگئے ف۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ف۳۳۶ جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا
اس جیسی دس ہیں ف۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى
اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ
سیدھی راہ دکھائی ف۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ
شرک نہ تھے ف۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں
مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ
اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے
بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ
یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۳۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا

ف۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے۔

ف۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔

ف۳۳۵ مثل یہود و نصاریٰ کے حدیث شریف میں ہے یہود اکہتّر فرقے ہوگئے ان میں سے صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتّر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت تہتّر فرقے ہوجائے گی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سواد اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔

ف۳۳۶ اور آخرت میں انھیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

ف۳۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے۔

ف۳۳۸ یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے

ف۳۳۹ اس میں کفار قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے تو بت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔

ف۳۴۰ اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور اول المسلمین ہوئے۔

ف۳۴۱ شان نزول کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آئیے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دوسرا اٹھا سکے۔



أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ

طرف پھرنا ہے ف۳۴۳ وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی

الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا ف۳۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی

دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ

دی ف۳۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی

وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

ع [illegible]

## سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آيَاتُهَا ٢٠٦ رُكُوعَاتُهَا ٢٤

سورۂ اعراف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رکے ف۲

مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ

اس لیے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو

إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا

تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم

ف۳۴۲ ہر شخص اپنے گناہوں میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔

ف۳۴۳ روز قیامت۔

ف۳۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی امت آخر الامم ہے اس لیے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں۔

ف۳۴۵ شکل و صورت میں حسن و جمال میں رزق و مال میں علم و عقل میں قوت و کمال میں۔

ف۳۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پاکر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔

ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي ہے اس سورت میں دو سو چھ ۲۰۶ آیتیں اور چوبیس ۲۴ رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس ۳۳۲۵ کلمے اور چودہ ہزار دس ۱۴۰۱۰ حروف ہیں۔

ف۲ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس پر اعتراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں ف۳ یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الآیۃ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

تَذَكَّرُوْنَ ③ وَ كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ
سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ف۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو
هُمْ قَآىِٕلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ
سوتے تھے ف۵ تو ان کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی
قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ⑤ فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَ
بولے کہ ہم ظالم تھے ف۶ تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ف۷ اور
لَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ⑥ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا
بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ف۸ تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے ف۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ
غَآىِٕبِیْنَ ⑦ وَ الْوَزْنُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ
غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ف۱۰ تو جن کے پلے بھاری ہوئے ف۱۱
فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ
وہی مراد کو پہنچے - اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ف۱۲ تو وہی ہیں
الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ⑨ وَ
جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور
لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا
بیشک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۴ بہت ہی
مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
کم شکر کرتے ہو ف۱۵ اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے
لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖۗ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ مِّنَ
ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں

ف۴ اب حکم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔

ف۵ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آ گیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آ جاتا ہے۔

ف۶ عذاب آنے پر انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا۔

ف۷ کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔

ف۸ کہ انہوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہونچائے اور ان امتوں نے انہیں کیا جواب دیا۔

ف۹ رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا۔

ف۱۰ اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلّہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یارب کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضلِ الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے ف۱۱ نیکیاں زیادہ ہوئیں ف۱۲ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہو گا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں ف۱۳ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔

۱ ع ۸

ف۱۴ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ف۱۵ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔

ف۱۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ فضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار و حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔

ف۱۸ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں۔

ف۱۹ کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے۔

ف۲۰ اور مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور وہ وقت نفخۂ اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مُردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔

السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
میں نہ ہوا۔ فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ
بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ
والوں میں ف۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
مہلت ہے ف۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ
تاک میں بیٹھوں گا ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے

وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾
اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائے گا ف۲۳

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ
فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور جو ان میں سے تیرے کہے پر چلا

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ
میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا ف۲۵ جنت

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے

ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے انہیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور شہوات و قبائح میں مبتلا کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکا لیگا اور انہیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے ف۲۵ یعنی حضرت حوا۔

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا
بڑھنے والوں میں ہوگے پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ اُن پر کھول دے اُن کی
مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
شرم کی چیزیں ۲۶ جو اُن سے چھپی تھیں ۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ
اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ۲۸ اور
قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا
اُن سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں تو اُتار لایا انہیں فریب سے ۲۹ پھر جب
ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
انہوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
پتے چپٹانے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا
منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي
میں ہوئے فرمایا اترو ۳۱ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں زمین
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ
میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا اسی میں جیو گے اور

۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔

۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔

۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔

۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔

۳۱ اے آدم و حوا مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے۔

۳۲ روز قیامت حساب کے لئے ۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے ۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں یہ بے شک لباس زینت سے افضل و بہتر ہیں۔



فِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

اسی میں مرو گے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک

لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ

لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ۳۴

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ۳۵ خبردار تمہیں شیطان فتنہ

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ

انہیں نظر پڑیں بیشک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے ۳۶

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ

بے حیائی کریں ۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ۳۸ تم فرماؤ

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾

اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ۳۹

ع ۹

۳۵ شیطان کی فریب دہی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغواء اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ ان کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔

۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیرتا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔

۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ ان سے صادر ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے تھے عطاء کا قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر ان کی مذمت کی گئی تو اس پر انہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے

۳۸ کفار نے اپنے افعال قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک یہ کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا ان کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں۔ یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحب عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کی جاتی ہے اہل علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی۔ دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انہیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ رد فرماتا ہے ۳۹ یعنی جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمائے گا یہ اخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات و عبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔

فَرِيقًا هَدٰى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۗ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۴۰ اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ف۴۱ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر

الشَّيٰطِينَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾
شیطانوں کو والی بنایا ف۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ف۴۳ اور کھاؤ اور پیو ف۴۴

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ
اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ف۴۵ اور پاک رزق ف۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا
کرتے ہیں ف۴۷ علم والوں کے لیے ف۴۸ تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا
ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا
شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی

ع ۳
۱۰

ف۳۹ ایمان و معرفت کی اور انہیں طاعت و عبادت کی توفیق دی ف۴۰ وہ کفار ہیں ف۴۱ ان کی اطاعت کی ان کے کہے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا ف۴۲ یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لیے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر اور طہارت واجب ہے شان نزول مسلم شریف کی حدیث ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور رات میں عورتیں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے ف۴۴ شان نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پروا نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو۔

ف۴۵ خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت۔

ف۴۶ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔

ف۴۷ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں

ف۴۸ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے۔

ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے ان سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور ان سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی ف۵۰ حرام کیا ف۵۱ حرام کیا ف۵۲ وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے۔

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

نہ پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

اور نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انہیں ان کے نصیب کا لکھا پہنچے گا ف۵۶

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں انہیں میں جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰ داخل

اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۶۲ اے رب ہمارے

ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لیے ہے۔

ف۵۴ ممنوعات سے بچے۔

ف۵۵ طاعات و عبادات بجا لائے۔

ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لیے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی

ف۵۷ ملک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

ف۵۸ ان کا کہیں نام و نشان ہی نہیں

ف۵۹ ان کافروں سے روز قیامت۔

ف۶۰ دوزخ میں۔

ف۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر۔

ف۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے۔

۹۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے ۹۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے لیے کیسا عذاب ہے۔

هٰۤؤُلَاۤءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ

انہوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انہیں آگ کا دونا عذاب دے فرمائے گا سب کو

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ

دونا ہے ۹۳ مگر تمہیں خبر نہیں ۹۴ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

نہ رہے ۹۵ تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کیے کا ۹۶

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

وہ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

جائیں گے ۹۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ۹۸

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ

اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۹۹ انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ۱۰۰

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ

اور طاقت بھر اچھے کام کیے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

انہیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

۱۰۱ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۱۰۲ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

ع ۴ ۵ ۱۱

۹۵ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔

۹۶ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا ۹۷ نہ ان کے اعمال کے لیے نہ ان کی ارواح کے لیے کیونکہ ان کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لیے کھولے جاتے ہیں ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لیے کھولے جائیں نہ ارواح کے لیے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت روح اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

۹۸ اور یہ محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے

۹۹ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیات الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

۱۰۰ یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

۱۰۱ جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ فرمایا حضرت علیؓ مرتضیٰ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا ۱۰۲ مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت۔

هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

بیشک ہمارے رب ہمیں اس کی راہ دکھائی ف۷۳ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

کے رسول حق لائے ف۷۴ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ف۷۵ صلہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف۷۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف۷۷ سچا وعدہ

حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

تمہیں دیا تھا بولے ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ف۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں ف۷۹

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

ف۸۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ف۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلام تم پر یہ ف۸۳ جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ف۸۴

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے

---

ف۷۳ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذابِ جہنم سے محفوظ کیا ف۷۴ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔

ف۷۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہوگے تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہوگے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔

ف۷۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔

ف۷۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

ف۷۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔

ف۷۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دینِ الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں (خازن)۔

ف۸۰ جس کو اعراف کہتے ہیں۔

ف۸۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہلِ جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ اعراف کا مرتبہ اہلِ جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہلِ قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبۂ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحابِ اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جداگانہ ہو۔

ف۸۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سفید اور تروتازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی ان کی علامتیں ہیں۔

ف۸۳ اعراف والے ابھی تک ف۸۴ اعراف والوں کی۔

الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۷ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

ساتھ نہ کر اور اعراف والے کچھ مردوں کو ۹۵ پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۸ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ۹۶ کیا یہ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

وہ لوگ ۹۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ۹۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا

کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ۹۹ کہیں گے

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا ۹۰

وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ

اور دنیا کی زیست نے انہیں فریب دیا ۹۱ تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے جیسا انہوں نے اس دن کے

يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اور بیشک ہم ان کے پاس ایک

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲

کتاب لائے ۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لیے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا ۹۳ بول اٹھیں گے

ع ۵ / ۱۲

۹۵ کفار میں سے۔

۹۶ اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے۔

۹۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور۔

۹۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔

۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامنگیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انہیں دیکھیں ان سے بات کریں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو اس پر اہل جنت۔

۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انہیں دعوت دی گئی تمسخر کرنے لگے۔

۹۱ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے

۹۲ قرآن شریف۔

۹۳ اور وہ روز قیامت ہے۔

ف۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے ف۹۵ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ انھیں شفاعت میسر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے ف۹۶ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں اُنھیں معلوم ہو گیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے



نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ

وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۹۴ کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے

شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ

سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ف۹۵

قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ

بیشک اُنھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے ف۹۶ بیشک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین ف۹۷ چھ دن میں بنائے ف۹۸ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۹۹ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور

الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ

حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور

خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں ف۱۰۰ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۱۰۱

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

اس کے سنورنے کے بعد ف۱۰۲ اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا

نیکوں سے قریب ہے اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت

ف۹۷ مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔

ف۹۸ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں ان کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔

ع ۱۴

ف۹۹ یہ استواء متشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب۔ حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا واللہ اعلم باسرار کتابہ۔

ف۱۰۰ دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا بھی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے

ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیاء کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد۔

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ

کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب اٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اُسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا

لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اتارا پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ

سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ ان کے لئے جو احسان مانیں بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ

ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱ بیشک مجھے تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بیشک ہم تمہیں کھلی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

گمراہی میں دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۱ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ

کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۲ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی

ع ۷ ۵ ۱۴

ف۱۰۳ بارش اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا ف۱۰۵ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کرکے اٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تر و تازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو مُردوں کے زندہ کئے جانے میں کچھ تردد باقی نہیں رہتا۔

ف۱۰۶ مومن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے۔

ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے منتفع نہیں ہوتا

ف۱۰۸ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں۔

ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے وہ متوشلخ کے، وہ اخنوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اخنوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطع قائم کئے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُن کے ان معاملات کا جو انہیں امتوں کے ساتھ پیش آئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبول حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی امتیں بھی اعراض کرتی رہی ہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں عذاب عظیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضب الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریگا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہل کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالف بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہل کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں

ف۱۱۰ وہی مستحق عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۱۲ روز قیامت کا یا روز طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہ راست پر نہ آؤ۔

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٦٣

طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

تو انہوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝٦٤ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

والوں کو ڈبو دیا بیشک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٦٦ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بیوقوفی

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٧ اُبَلِّغُكُمْ

سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝٦٨ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ

رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں ف۱۲۱ اور کیا تمہیں اس کا اچنبا ہوا کہ تمہارے

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

---

ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔

ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔

ف۱۱۵ ان پر ایمان لائے اور۔

ف۱۱۶ جسے حق نظر آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نور معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا۔

ع ۱۵

ف۱۱۷ یہاں عاد اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)۔

ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے۔

ف۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعوی میں سچا نہیں جانتے۔

ف۱۲۱ کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شان حلم سے جو جواب دیا اس میں شان مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سفہاء اور بدخصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہئے مزید آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے۔

ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت و طول قامت عنایت کیا ف۱۲۴ اور ایسے منعم پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجا لاکر اس کے احسان کی شکرگزاری کرو ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے ف۱۲۶ بت ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے ف۱۲۹ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہو گیا ف۱۳۰ اور انہیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور الوہیت کے معنی سے قطعی خالی و عاری ہیں ف۱۳۱ عذاب الٰہی کا ف۱۳۲ جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قوم ہود پر اترا ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی جو عمان و حضرموت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفاکاریوں سے اپنے زور قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صدا ایک کا صمود ایک کا ہبا تھا اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے انہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفاکاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عفیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب ان کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی

ع ۹ ۱۶

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا

بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا بھلا ہو بولے

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ف۱۲۵ کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ

تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹ کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے

سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ف۱۳۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری

فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

آئی ف۱۳۸ یہ اللہ کا ناقہ ہے ف۱۳۹ تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے

اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لیے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم بن ہزال اور مرثد بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار معاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننھیال قوم عاد میں تھا اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لیے اس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قوم عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کریں اس وقت مرثد بن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مرثد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے ان میں سے ایک ابر

اختیار کر اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا یہ خیال کر کہ اس سے بہت پانی برسے گا چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف بڑھا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اس نے دروازے بھی اکھیڑ دیے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لیے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔



بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

برائی سے نہ لگاؤ ف۱۳۰ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ف۱۳۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا

مِنۢ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِى الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا

اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۳۲

قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوٓا ءَالَآءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا

اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ف۱۳۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۳۴ اور زمین میں

فِى الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن

فساد مچاتے نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے

قَوْمِهِۦ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ ءَامَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ

کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو

أَنَّ صَٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۚ قَالُوٓا إِنَّا بِمَآ أُرْسِلَ بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾

کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۳۵

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا بِالَّذِىٓ ءَامَنتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٧٦﴾

متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَٰصَٰلِحُ ائْتِنَا

پس ف۱۳۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر

بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

لے آؤ ف۱۳۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انہیں زلزلے نے آلیا

فَأَصْبَحُوا فِى دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَٰقَوْمِ

تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے تو صالح نے ان سے منہ پھیرا ف۱۳۸ اور کہا اے میری قوم

ف۱۲۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے۔

ف۱۲۷ میرے صدق نبوت پر۔

ف۱۲۸ جس کا بیان یہ ہے کہ۔

ف۱۲۹ جو کسی پتھر میں یا کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعۃً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔

ف۱۳۰ نہ مارو نہ ہنکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ف۱۳۱ اے قوم ثمود ف۱۳۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لیے ف۱۳۳ موسم سرما کے لیے ف۱۳۴ اور اس کا شکر بجا لاؤ ف۱۳۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں ان کی رسالت کو مانتے ہیں ف۱۳۶ قوم ثمود نے ف۱۳۷ وہ عذاب ف۱۳۸ جب انہوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چہارشنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی

النّٰصِحِیْنَ (۷۹) وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ (۸۰) اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ-بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (۸۱) وَ مَا كَانَ جَوَابَ

ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی قوم کا

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ-اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی

یَّتَطَهَّرُوْنَ (۸۲) فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳲ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ (۸۳)

چاہتے ہیں ف۱۵۳ تو ہم نے اسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی

وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًاؕ-فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ (۸۴)

ف۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ف۱۵۷

وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاؕ-قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ-قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ

تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو ناپ اور

وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں انتظام کے بعد

ع ۱۲

ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔

ف۱۵۰ یعنی ان کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔

ف۱۵۱ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا، انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے علمائے سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلے اور پھل کثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جا بجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انہیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعل بد انہوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔

ف۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور ان کے متبعین۔

ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابلِ مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انہوں نے اس صفت مدح کو عیب قرار دیا۔ ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کرکے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے ف۱۶۰ ان کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے ادا کرو۔

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ
فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور
لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا
روکو ف۱۶۱ جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے
فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ
اس نے تمہیں بڑھا دیا ف۱۶۲ اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم
طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ف۱۶۴
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۶۶
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ
اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ
ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا ف۱۶۷
اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ
کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ
میں آجائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے

ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لیے سدِّ راہ ہو۔

ف۱۶۲ تمہاری تعداد زیادہ کر دی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔

ف۱۶۳ بہ نگاہ عبرت پچھلی امتوں کے احوال اور گزرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو۔

ف۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا۔

ف۱۶۵ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے۔

ف۱۶۶ کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے۔

ف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے

ف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ

ف۱۶۹ اور تمہارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے۔

فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
دین میں آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۱۷۰ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ
اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۷۱ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۱۷۲ اور

أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ
تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلہ نے آلیا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ
تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان

لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾
گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ
تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور

لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی

مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ
نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری کریں

يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوْا وَقَالُوا
ف۱۷۸ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ف۱۸۰ اور بولے

ف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔

ف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادت ایقان کی توفیق دیگا۔

ف۱۷۲ زجاج نے کہا کہ اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرما دے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔

ف۱۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوش گوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہو گئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کیے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے

ع ۱۱ ۹ ۱

ف۱۷۴ جب ان پر عذاب آیا ف۱۷۵ اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو ف۱۷۷ فقر و تنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ف۱۷۸ اور تکبر چھوڑیں اور حکم الٰہی کے مطیع ہوں ف۱۷۹ کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچا دی اور بدنی و مالی نعمتیں عطا اطاعت و شکرگزاری کا راستہ بھی ہے ف۱۸۰ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
بیشک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں اچانک ان کی غفلت
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم ان پر
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے
يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
کیے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷ نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ
نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے وارث ہوئے انھیں اتنی ہدایت
اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱ اور ہم ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ
کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳ جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں ف۱۹۴
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا
اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶ اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے

ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہیے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبۂ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔

ف۱۸۲ اجبکہ انھیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کرکے اپنے مالک کا رضا جو ہونا چاہیے

ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے

ف۱۸۴ ہر طرف سے انھیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے۔

ع

ف۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو۔

ف۱۸۶ اور انواع عذاب میں مبتلا کیا۔

ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے۔

ف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں

ف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں۔

ف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔

ف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا ف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے ف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی

ف۱۹۴ تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں ف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات ف۱۹۶ تادم مرگ۔

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا

جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

ہم نے قول کا سچا نہ پایا ف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا پھر

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسٰی نے کہا اے فرعون

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى

میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ کہوں

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو بنی اسرائیل

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ

کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

اگر سچے ہو تو موسٰی نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا ہو گیا ف۲۰۶

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا

---

ف۱۹۷ اپنے کفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔

ف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

ف۱۹۹ انہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کیے ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک)۔

ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔

ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضاء و عصا۔

ف۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔

ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔

ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔

ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارض مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے۔

ف۲۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسٰی تمہیں اسکی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسٰی علیہ السلام نے اس کو اٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہو گئی۔

ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا ف۲۰۹ مصر۔

۱۳ ع ۹ ۲

ف۲۱۰ حضرت ہارون ف۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے

أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ (١١٠) قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِى

چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ (١١١) يَأْتُوكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ (١١٢) وَجَآءَ السَّحَرَةُ

لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے

فِرْعَوْنَ قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِينَ (١١٣) قَالَ نَعَمْ

پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا ہاں

وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (١١٤) قَالُوا يٰمُوسٰىٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ

اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم

أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ (١١٥) قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّآ أَلْقَوْا سَحَرُوٓا أَعْيُنَ

ڈالنے والے ہوں ف۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ف۲۱۴ جب انہوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ (١١٦) وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى

کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی

مُوسٰىٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (١١٧) فَوَقَعَ

فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶ تو حق

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (١١٨) فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا

ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِينَ (١١٩) وَأُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ (١٢٠) قَالُوٓا ءَامَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ (١٢١)

پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ (١٢٢) قَالَ فِرْعَوْنُ ءَامَنتُم بِهِۦ قَبْلَ أَنْ

جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں

ف۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔

ف۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

ف۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔

ف۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا۔

ف۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو انہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ آمنا برب العالمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے

ف۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں ف۲۲۱ نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقا اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔



اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جعل ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ

والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ

اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار

قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیاں

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ

زندہ رکھیں گے اور ہم بیشک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور

اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَ

صبر کرو ف۲۲۹ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ

میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے

ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے۔

ف۲۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید۔

ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انہوں نے اس لیے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک)۔

ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کیے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کیلئے بت بنا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لیے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لیے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہتا تھا۔

ع ۱۴ ۱۸ ۴

ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لیے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر ان کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہو گئی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں۔ ف۲۳۰ اور زمین مصر بھی اس میں داخل ہے ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل ان کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے ف۲۳۲ انہیں کے لیے فتح و ظفر ہے اور انہیں کیلئے عاقبت محمودہ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی ف۲۳۵ اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے ہو ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا ف۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی ان پر اس لیے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی بڑھتی رہی ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکر الٰہی نہ بجالاتے ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔



بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ
تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ
اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۲۳۵ اور بیشک ہم

اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ
مانیں ف۲۳۷ تو جب انہیں بھلائی ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لیے ہے ف۲۳۹ اور جب

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ
برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو ان کے نصیب کی

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا
شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کیسی بھی نشانی لے کر

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾
ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹڈی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾
اور خون جدا جدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انہوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
اور جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس

ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو ان کے لیے اللہ کے یہاں ہے یعنی عذاب دوزخ۔
ع ۱۵ / ۵
ف۲۴۲ جب ان کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی آپ مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی۔
ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیات الٰہیہ پے در پے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہوگیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لیے سزا اور میری قوم اور بعد والوں کے لیے عبرت ہو تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آگیا ان میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے ان کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ہمارے لیے دعا فرمائیے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکانوں کے دروازے چھتیں تختے سامان حتی کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبتوں میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجا اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لیے یہ کیڑے کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمائیے چنانچہ سات روز کے بعد

یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کیے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بد دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لیے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولھوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی رفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بد دعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لیے تازہ خون بن گیا انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی انہوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک

عَهِدَ عِندَكَ ۚ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے ۲۴۶ بیشک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور

مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ

بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لیے جس تک

أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿۱۳۵﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا

فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿۱۳۶﴾

۲۴۷ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے ۲۴۸

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ

اور ہم نے اس قوم کو ۲۴۹ جو دبا لی گئی تھی اس زمین ۲۵۰ کے پورب پچھم کا

وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ

وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ۲۵۲ جو کچھ

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿۱۳۷﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں اٹھاتے تھے اور ہم نے ۲۵۳ بنی اسرائیل کو

الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا

دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے ۲۵۴ بولے

يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ

اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو

وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علٰی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے

۲۴۴ ایک کے بعد دوسرا اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب تک ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا ۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا ۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو ان کے لیے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

۲۴۸ اصلاً غور و التفات نہ کرتے تھے ۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو ۲۵۰ یعنی مصر و شام ۲۵۱ نہروں درختوں پھلوں کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے ۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو

۲۵۳ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد ۲۵۴ اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل۔

ف۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لاشریک ہے اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں ف۲۵۶ بت پرست ف۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو
تلاش کرکے بنا لیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے ف۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب
شایاں ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو ف۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذی القعدہ کی ف۲۶۰ ذی الحجہ کی ف۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب
اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمائے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام



تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

ف۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ ف۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کررہے ہیں نرا باطل ہے

قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾

کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ف۲۵۷

وَ اِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِۚ

اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں بری مار دیتے

یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں رب کا بڑا

رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

فضل ہوا ف۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ف۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف۲۶۰

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةًۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ

دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ف۲۶۱ اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾

ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ف۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار

اِلَیْكَؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ف۲۶۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا

مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف۲۶۵ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا

ع ۱۴ ۱۹

نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب وہ روزے پورے کرچکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کرکے اس کو ختم کردیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے۔

ف۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت

ف۲۶۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کرسکیں اخبار میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کردیئے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کیے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزومند بنایا (خازن وغیرہ) ف۲۶۴ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدار
الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے
ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کیے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عارف باللہ ہیں
اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے ف۲۶۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا جعلہ دکا اس کو پاش پاش کردیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو
نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہذا دیدار الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر
معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔

وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۴۳ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی

النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو

الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۴ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً
اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت

وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی

بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۴۵ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ
باتیں اختیار کریں ف۲۶۸ عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انہیں

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ
ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ
اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے ف۲۷۱

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝۱۴۶ وَالَّذِيْنَ
کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنہوں نے

ف۲۶۶ بنی اسرائیل میں سے۔

ف۲۶۷ توریت کی جو سات یا دس تختیاں زبرجد کی یا زمرد کی۔

ف۲۶۸ اس کے احکام پر عامل ہوں۔

ف۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے حسن و عطاء نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی امتوں کے منازل دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ عوفی کا قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔

ف۲۷۰ ذوالنون قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تکبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں انہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں یہ ان کے عناد کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔

ف۲۷۱ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ

ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انھیں کیا بدلہ ملے گا

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

مگر وہی جو کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

بچھڑا بنا بیٹھی بیجان کا دھڑ ف۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

نہ انھیں کچھ راہ بتائے ف۲۷۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ف۲۷۶ اور جب

سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے بولے اگر ہمارا رب

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسیٰ

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

ف۲۷۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف۲۷۸ کہا تم نے کیا بری میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

میرے بعد ف۲۷۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ف۲۸۱ اور

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف۲۸۲ کہا اے میرے ماں جائے ف۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف۲۸۴ اور مجھے

---

ف۲۷۲ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لیے جانے کے۔

ف۲۷۳ جو انھوں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لیے عاریت لیے تھے۔

ف۲۷۴ جو اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ۔

ع

ف۲۷۵ ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

ف۲۷۶ کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔

ف۲۷۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے۔

ف۲۷۸ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔

ف۲۷۹ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔

ف۲۸۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔

ف۲۸۱ توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ف۲۸۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔

ف۲۸۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن

ف۲۸۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

ظالموں میں نہ ملا ف۲۸۵ عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ف۲۸۶ اور ہمیں اپنی

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذٰلِكَ

انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان ہاروں کو اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی

بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۚ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَمَّا

اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۲۸۷ اور جب

سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اٹھالیں اور ان کی تحریر میں

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے چنے ف۲۸۸ پھر جب انہیں زلزلہ نے لیا ف۲۸۹ موسیٰ نے

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۚ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کردیتا ف۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمائے گا

السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

---

ف۲۸۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کرکے بارگاہِ الٰہی میں۔

ع ۱۸

ف۲۸۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہو گئی ہو یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعداء کی شماتت رفع کرنے کے لیے فرمائی۔

ف۲۸۷ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔

ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے۔

ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جدا نہ ہوئے تھے (خازن)۔

ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔

ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما۔

ف۲۹۲ اور ہمیں توفیق طاعت مرحمت فرما ف۲۹۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجال اعتراض نہیں ف۲۹۵ دنیا میں ہر نیک اور بد کو پہنچتی ہے ف۲۹۶ آخرت کی ف۲۹۷ یہاں رسول سے بہ اجماع مفسرین سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے غیب کی خبریں دینے والے کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ نبا خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا



تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ

راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِیْنَ(۱۵۵) وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ

بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف۲۹۲ اور آخرت میں

اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُۚ وَ رَحْمَتِیْ

بیشک ہم تیری طرف رجوع لائے فرمایا ف۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف۲۹۴ اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ہر چیز کو گھیرے ہے ف۲۹۵ تو عنقریب میں ف۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دونگا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ(۱۵۶) اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی

النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ

خبریں دینے والے کی ف۲۹۷ جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور

وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

انجیل میں ف۲۹۸ وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور

وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ

ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ

اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ

ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں

وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۱۵۷)

اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ایک جگہ ارشاد فرمایا تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ایک جگہ فرمایا فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ اور کثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہونگے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبِّئْ عِبَادِیْ دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اُؤُنَبِّئُكُمْ اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں امی کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً امی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اولین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) شعر

خاکی و براوج عرش منزل ۔ امی و کتاب خانہ در دل

دگرامی و دقیقہ دان عالم ۔ بے سایہ و سائبان عالم

ع ۱۹

صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ۔

ف۲۹۸ یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے حدیث حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو توریت میں مذکور ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطاکاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا

احمد ہن کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کرونگا اور انہیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کرونگا انہیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کرونگا ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے یہ چند نقول احادیث سے پیش کیے گئے کتب آسمانی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ انکے ہاتھ میں تھیں اس لیے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اسکے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے "اور اب میں نے تم سے اسکے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں" کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اسکا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا" اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اسکا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرھویں آیت ہے "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا" اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائیگی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ **ف۲۹۹** یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں انکو کاٹ ڈالنا **ف۳۰۰** یعنی احکام شاقہ جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اسکو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ **ف۳۰۱** یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر **ف۳۰۲** اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں **ف۳۰۳** کہ آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا

زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا وَ

بتاتا اور اسی سے **ف۳۰۴** انصاف کرتا اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے **ف۳۰۵** پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے **ف۳۰۶** ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا **ف۳۰۷** اور ان پر من و سلویٰ

السَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انہوں نے **ف۳۰۸** ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

اپنی ہی جانوں کا برا کرتے ہیں اور یاد کرو جب ان **ف۳۰۹** سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو **ف۳۱۰** اور اس میں

ف۳۰۳ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی امت بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تیرہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لیے ایک چشمہ۔



مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ

لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی اسکے

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

خلاف جس کا انہیں حکم تھا ف۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ اُن کے

بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْــَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ

ظلم کا ف۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۳۱۳

الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ف۳۱۴ جب ہفتے کے دن انکی مچھلیاں پانی پر تیرتی

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا

ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے اُن کی

يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَۨا ۙ اللّٰهُ

بے حکمی کے سبب اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

ف۳۱۵ اور شاید انہیں ڈر ہو ف۳۱۶ پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو برائی سے

عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے عذاب میں پکڑا بدلہ اُن کی

ف۳۰۷ تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں۔

ف۳۰۸ ناشکری کرکے۔

ف۳۰۹ بنی اسرائیل۔

ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں۔

ف۳۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ حطۃ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حطۃ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

ف۳۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے۔

ف۳۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت انکا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ انکے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

ف۳۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہوگئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطاکار لوگ تھے جنہوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کرکے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطاکاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہوگئے ہونگے انہیں دیکھنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہوگئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور انکے پاس آکر انکے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہوگئے اور منع کرنے والے سلامت رہے ف۳۱۵ تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے ف۳۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔

ف۳۱۷ وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہو گئے ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہانِ روم کو بھیجا جنہوں نے انہیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لیے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی۔

يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

نا فرمانی کا پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر

خَاسِئِينَ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دھتکارے ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا

مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَ

رہوں گا جو انہیں بری مار چکھائے ف۳۱۹ بیشک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور

إِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ

بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور انہیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ

الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے ف۳۲۳ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ

آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں ف۳۲۴ پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ

ف۳۲۶ اس دنیا کا مال لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر

يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيثَاقُ

ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا

الْكِتَابِ أَنْ لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَ

کہ اللہ کی طرف نسبت نہ کریں مگر حق اور انہوں نے اسے پڑھا ف۳۳۰ اور

الدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ

بیشک پچھلا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو

ف۳۲۰ ان کے لیے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔

ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔

ف۳۲۳ جنہوں نے نافرمانی کی اور جنہوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔

ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے

ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں

ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو انہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ۔

ف۳۲۷ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل و کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر

ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مؤاخذہ نہ ہوگا۔

ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائیگا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مر جاتا یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لیے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کیے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مؤاخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر افترا ہے ف۳۳۱ جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں۔

ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر و تبدیل روا نہیں رکھتے شان نزول یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اسکی تحریف نہ کی اسکے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انہیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک)
ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار انکے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طول ایک فرسنگ عرض تھی اٹھا کر سائبان کی طرح انکے سروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائیگا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرو تو انہوں



يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انہوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ

الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا
نہیں گنواتے اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے

اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ
اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾
کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ
یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے

بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں الگ الگ رنگ سے

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ
بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لیے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا

نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے۔
ف۳۳۴ اور پوری کوشش سے
ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے انکی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہونگے اور ان کے لیے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی۔
ف۳۳۶ اپنے اوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لیے ہے
ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی۔
ف۳۳۸ جیسا انہیں دیکھا انکے اتباع و اقتدار میں ویسا ہی کرتے رہے۔
ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ ان سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔
ف۳۴۰ تاکہ بندے تدبر و تفکر کر کے حق و ایمان قبول کریں۔
ف۳۴۱ شرک و کفر سے توحید و ایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہد میثاق کو یاد کریں اور اسکے مطابق عمل کریں۔
ف۳۴۲ یعنی بلعم باعورا جس کا واقعہ مفسرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعورا کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور ہماری جگہ بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے تیرے پاس اسم اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے بلعم باعورا نے کہا تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے ان پر دعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا رتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائیگی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح و زاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعورا نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کروں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کیے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعورا نے رب تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا

تو وہ پہلی طرح دوبارہ بھی منع فرمایا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتی کہ انہوں نے اسکو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لیے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اسکی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے بنی اسرائیل کے لیے دعا کرتا ہے ہمارے لیے بددعا کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اس کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اس کا بیان ہے ف۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا ف۳۴۴ اور بلند درجہ معارف و اسرار کی منزل میں پہنچاتے ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتون ہو گیا ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں مبتلائے حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص انکے لیے لازم ہو گئی ہے۔



وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور اپنی خواہش

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

چھوڑ دے تو زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَا ِۨ الْقَوْمُ

تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے ان کی

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ

جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے بہت جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹ اور وہ کان جن

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲ وہی غفلت

الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا

میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے ان سے پکارو اور

ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیات الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا جہنمی ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے۔

ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔

ف۳۴۹ راہ حق و ہدایت اور آیات الٰہیہ اور دلائل توحید۔

ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو گوش قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں ان سے نفع نہیں اٹھاتے لہذا۔

ف۳۵۱ اپنے قلب و حواس سے مدارک علمیہ و معارف ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔

ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لیے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شان نزول ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعوٰی تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔

ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے الٰہ کا لات اور عزیز کا عزّٰی اور منّان کا منات کرکے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ خدا کو سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار یا نافع اور یا معطی یا مانع یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىٕهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾
انھیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے
وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ
اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنہوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ
ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں
لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ
انھیں ڈھیل دوں گا ف۳۵۷ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ
مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ
علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤى
اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید ان کا
اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱ تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں
يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں

ع ۲۲ ۱۰ ۱۲

ف۳۵۵ یہ گروہ حق پیشوا علماء اور ہادیان دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہل حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا تا قیامت دین حق پر قائم رہیگا اسکو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی ف۳۵۶ یعنی تدریجاً۔ ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کرکے۔ ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔ ف۳۵۹ شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرانیوالا ہوں اور آپ نے انھیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنیوالے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا انھوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دور بینی بالکل بالائے طاق رکھدی اور دیکھکر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کردی یہ انکی غلطی ہے ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔ ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کیلئے جہنمی ہوجائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں
ف۳۶۳ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔

ف۳۶۵ اس کے اخفاء کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلامِ الٰہی وقتِ قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔
ف۳۶۶ شانِ نزول غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپایہ بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہوگیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں
ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبریں دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکا یہ قول بھی مخفی نہ رہا
حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اسکی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر)



وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْــَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ
اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ
تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ
لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ
میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ
جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی ف۳۶۸
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ
میں تو یہی ڈر ف۳۶۹ اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۳۷۱ کہ اس سے چین پائے
اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ
پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف۳۷۲ تو اسے لئے پھرا کی پھر جب
اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ
بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم
الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ
شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انہوں نے اس کی عطا میں اسکے ساجھی ٹھہرائے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَـيْـــًٔـا وَّهُمْ
تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف۳۷۴ اور وہ خود

ف۳۶۷ وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اسکی عطا سے ہے
ف۳۶۸ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالٰی کی اطلاع اور اسکی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہوسکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کرلیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کرلینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔
ف۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو۔
ف۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اسکی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالٰی نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا ان کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے (کبیر) ف۳۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اسکی بی بی بنائی ف۳۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے ف۳۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی اور عبد الدار رکھا ف۳۷۴ یعنی بتوں کو جنہوں نے کچھ نہیں بنایا۔

ف۳۷۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدری اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کرسکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کرسکتے کوئی انہیں توڑ دے گرا دے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کرسکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔



يُخْلَقُونَ ۝١٩١ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ
بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی
يَنصُرُونَ ۝١٩٢ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى ٱلْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ
مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر تم انہیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَٰمِتُونَ ۝١٩٣ إِنَّ ٱلَّذِينَ
تم پر ایک سا ہے چاہے انہیں پکارو یا چپ رہو ف۳۷۸ بیشک وہ جن کو
تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَٱدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟
تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں
لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝١٩٤ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ أَمْ
اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا
لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَآ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَآ
ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں
أَمْ لَهُمْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ٱدْعُوا۟ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ
یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں ف۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور
فَلَا تُنظِرُونِ ۝١٩٥ إِنَّ وَلِـِّۧىَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ وَهُوَ
مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱ بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ف۳۸۲ اور وہ
يَتَوَلَّى ٱلصَّٰلِحِينَ ۝١٩٦ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنہیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے
نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝١٩٧ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى ٱلْهُدَىٰ
اور نہ خود اپنی مدد کریں ف۳۸۴ اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ

ف۳۷۶ یعنی بتوں کو۔
ف۳۷۷ کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔
ف۳۷۸ وہ بہرحال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا معبود بنانا بڑی بے خردی ہے۔
ف۳۷۹ اور اللہ کے مملوک مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو؟
ف۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔
ف۳۸۱ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے
ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی
ف۳۸۳ اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسہ کرنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ۔ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے
ف۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔

ف۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے ف۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے ف۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ف۳۸۸ یعنی کفار۔ ف۳۸۹ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے چند لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قراءت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے قراءت خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب مگر اس حدیث سے قراءت خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب حدیث قراءۃ الامام لہ قراءۃ سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قراءت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا



لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۹۸

تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ف۳۸۵ اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۹ وَاِمَّا

اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اے

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے ف۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا

عَلِيْمٌ ۝۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

جانتا ہے بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى

ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۳۸۸ شیطان

الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا

انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے اور اے محبوب جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں

اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف

مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳ وَاِذَا

سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لیے اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴

قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ف۳۸۹

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو ف۳۹۰ زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے

ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے ف۳۹۰ اور پہلی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دل میں ذکر کرنا یعنی عظمت و جلال الٰہی کا استحضار لازم ہے کذا فی تفسیر ابن جریر اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قراءت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلال حق کا استحضار ذکر قلبی ہے مسئلہ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل میسر ہو اس کے لیے وہی افضل ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اِنَّ
زبان سے صبح اور شام ۳۹۱ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک

الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ
وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ۳۹۲ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے

وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝
اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ۳۹۳

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — خمس وسبعون آیۃ وعشر رکوعات
سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ — پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا
اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں ۳ تو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
۴ اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ
رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ۵ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ
ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر

یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝
بھروسہ کریں ۶ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس ۷ اور

۳۹۱ شام عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لیے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں۔

۳۹۲ یعنی ملائکہ مقربین۔

ع ۲۴ ۱۸

۳۹۳ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے اس کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔

۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسی حروف ہیں۔

۲ شان نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالٰی نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا۔

۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔

۴ اور باہم اختلاف نہ کرو۔

۵ تو اس کی عظمت و جلال سے۔

۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں ۷ بقدر ان کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لیے ان کے مراتب بھی جداگانہ ہیں۔

ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آ رہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکر دشمن کو چھوڑ دیجئے یہ بات ناگوار خاطر اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کریں گے ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپ کی تصدیق کی ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کئے ہیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے حضور نے فرمایا چلو اللہ کی برکت پر بھروسا کرو اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آ رہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دی اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا اس سے خطا نہ کی۔



مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٤ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا

وَاِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝٥ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ

ف۹ اور بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰ سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٦

ف۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ف۱۳

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لئے ہے اور تم

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ

یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں ف۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے

بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

سچ کو سچ کر دکھائے ف۱۶ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ف۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

جھوٹا ف۱۸ پڑے برا مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ف۱۹ تو اس نے

لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ

تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے ف۲۰ اور یہ تو اللہ نے

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی

عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً

طرف سے ف۲۱ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی

ع ۱۵ ۱

ف۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکر قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم ان کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے ف۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں بحکم الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو فتح مند ہو پہنچے گی ف۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب معلوم ہوتا ہے۔
ف۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر ف۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ف۱۶ دین حق کو غلبہ دے اس کو بلند و بالا کرے ف۱۷ اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی باقی نہ بچے
ف۱۸ یعنی اسلام کو غلبہ و ثبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے ف۱۹ شان نزول مسلم شریف کی حدیث ہے روز بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما یارب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہو گئی وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائیگا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ف۲۰ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا اقدم حیزوم یعنی آگے بڑھ اے حیزوم (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہوگیا صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے ابوجہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا آپ نے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے ف۲۱ تو بندے کو چاہیے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور و قوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ ف۲۳ روز بدر مسلمان ریگستان میں اترے ان کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لب آب قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم



مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهٖ وَ
طرف سے چین تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور
يُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے
بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
تمہارے قدم جمادے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
مسلمانوں کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾
کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ ف۲۵
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ
یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت
رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ
کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ
کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو ف۲۸ اور جو اس دن
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ
انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ

جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر ف۲۵ ابو داؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ نہ پڑا ہو بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے ف۲۷ آخرت میں
ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔

بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰ انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ

بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک

اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ سنتا جانتا ہے یہ ف۳۱ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنیوالا ہے

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمہارا بھلا ہے

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ

اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ ۚۖ وَلَا تَكُوْنُوْا

حکم مانو ف۳۴ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ

جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ف۳۵ بیشک سب

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ف۳۶ اور

ع ۲ / ۹ / ۱۶

ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلے سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔

ف۳۰ شان نزول: جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے۔

ف۳۱ فتح و نصرت۔

ف۳۲ شان نزول: یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو برا ہو اسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعا کی تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلے سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔

ف۳۳ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے

ف۳۴ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ف۳۵ کیونکہ جو سن کر فائدہ نہ اٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اس کا سننا سننا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے ف۳۶ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں شان نزول: یہ آیت بنی عبدالدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ سب لوگ جنگ احد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ۔

ف۳۷ یعنی صدق رغبت ف۳۸ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ انہیں صدق رغبت نہیں ہے ف۳۹ اپنے عناد اور حق سے دشمنی کے باعث ف۴۰ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں سعید بن معلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ایسی ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی عرض کیا حضور میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا ف۴۱ اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔



لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی ف۳۷ جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر ف۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار

وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

منہ پھیر کر پلٹ جاتے ف۳۹ اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

ف۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے

بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً

دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا ف۴۲ اور جان لو کہ اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے

فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی

اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور

ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے ف۴۳ اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور ف۴۵ مدینہ طیبہ میں ف۴۶ یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کئے گئے تھے ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ شان نزول یہ آیت ابو لبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور ان کے دل خائف ہو گئے تو ان سے ان کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کر لو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے ان پر ایمان لے آئے تو جان مال اہل اولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بیبیوں بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے

تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید آپ کوئی بہتری کی صورت نکالیں تو انھوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اسکے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابو لبابہؓ سے انکے تعلقات تھے اور ابو لبابہؓ کا مال اور انکی اولاد اور انکے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابو لبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابو لبابہؓ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابو لبابہؓ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف



اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یٰۤاَیُّهَا
تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۹ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۵۰ اے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ
ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ف۵۱ تو تمہیں وہ دیگا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری
سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ
برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور
اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ
اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں ف۵۲
وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى
اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری
عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ
آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ف۵۳ اور جب بولے ف۵۴ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن)
هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ
یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم
فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ
ان میں تشریف فرما ہو ف۵۵ اور اللہ انہیں عذاب کرنیوالا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۶ اور انہیں

ع ۳ ۵ ۱۴

پہونچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپکو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہانتک کہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً انکی بی بی آکر انھیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لئے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ ابو لبابہ میرے پاس آتے تو میں انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انھوں نے یہ کیا ہے تو میں انھیں نہ کھولونگا جب تک اللہ انکی توبہ قبول کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہانتک کہ بیہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی صحابہ نے انھیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انھوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھولونگا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انھیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابو لبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنی ملک سے نکال دوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۴۹ کہ آخرت کے کاموں میں سدِّ راہ ہوتا ہے

ف۵۰ تو غافل نہ رہنا چاہئے اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب اس سے محروم نہ ہو

ف۵۱ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ

ف۵۲ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کرونگا انھوں نے اس کو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابو البختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور انکے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور انکو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ انکو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اسکو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اسکی شیریں کلامی سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کرینگے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابو جہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی

کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائیگا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خوابگاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں حضور نے علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئیگی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا



اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں ف۵۶

وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ

علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور

تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬

تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیے جائیں گے

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ

اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا اس لیے کہ اللہ گندے کو

مِنَ الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ

ستھرے سے جدا فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

ڈھیر بناکر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں ف۶۳ تم

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا ف۶۴

پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہونچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدیق کے غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہونچانے کے لیے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرا کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لیے نکلے جب غار پر پہونچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے

ف۵۲ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے انکا یہ مقولہ نقل کیا کہ ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورۃ بنا لانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے کے بعد یہ کہنا اور ایسا دعوائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے۔

ف۵۳ کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔

ع ۹ ۱۸

ف۵۴ کیونکہ رحمۃ للعالمین بناکر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئیگا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آگیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یا رب اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر پتھر برسا اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی کس قدر متعارض اقوال ہیں

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امانیں اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا

ف۵۶ اور مومنین کو طواف کعبہ کے لیے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا ف۵۷ اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔

ف۸۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل ان کا یا تو اس اعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو ف۸۹ قتل و قید کا بدر میں ف۹۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں **شانِ نزول** یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکرِ کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ ف۹۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا ف۹۲ یعنی گروہ کفار کو گروہ مومنین سے ممتاز کر دے ف۹۳ کہ زیادہ آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کر کے عذابِ آخرت مول لیا ف۹۴ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں۔

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۸ وَقَاتِلُوْهُمْ

اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۹۵ اور اگر ان سے لڑو

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ

یہاں تک کہ کوئی فساد ف۹۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر

انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳۹ وَاِنْ تَوَلَّوْا

وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۹۷

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۴۰

تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ف۹۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف۹۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ

و قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف۱۰۰ اگر

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اُتارا

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۱ اِذْ اَنْتُمْ

جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف۱۰۱ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے جب تم

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

نالے کے کنارے تھے ف۱۰۲ اور کافر پرلے کنارے اور قافلہ ف۱۰۳ تم سے ترائی

مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

میں ف۱۰۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف۱۰۵ لیکن یہ اس لیے

ف۹۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے ف۹۶ یعنی شرک ف۹۷ ایمان لانے سے ف۹۸ اس کی مدد پر بھروسہ رکھو ف۹۹ خواہ قلیل یا کثیر غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو **مسئلہ** مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے۔

ف۱۰۰ **مسئلہ** غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لیے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کے لیے **مسئلہ** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

ف۱۰۱ اس دن سے روزِ بدر مراد ہے، اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔

ف۱۰۲ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے ف۱۰۳ قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے ف۱۰۴ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف ف۱۰۵ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے۔

ف۷۶ یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنانِ دین کی ہلاکت اس لئے تمہیں اس نے بے میعاد ہی جمع کر دیا ف۷۷ یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد ف۷۸ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر حیات سے ایمان مراد ہے معنٰی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہیے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر ہے اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے ف۷۹ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ



اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ
کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۷۶ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف۷۷ اور جو
يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۴۲﴾ اِذْ
جیئے دلیل سے جیئے ف۷۸ اور بیشک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ
يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ
اے محبوب اللہ تمہیں کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کر کے دکھاتا تو ضرور
لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
تم بزدلی کرتے اور معاملہ میں جھگڑا ڈالتے ف۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ف۸۱ بے شک وہ دلوں کی بات
الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا
جانتا ہے اور جب لڑتے وقت ف۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے ف۸۳
وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ
اور تمہیں اُن کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۸۴ کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸۵ اور
اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا
فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿ۚ۴۵﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۸۶ کہ تم مراد کو پہنچو اور اللہ اور اس کے
وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ
رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی ف۸۷ اور صبر کرو
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿ۚ۴۶﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ
بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۸۸ اور اُن جیسے نہ ہونا جو اپنے گھر سے نکلے

خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے انبیا کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا۔

ف۸۰ اور ثبات و قرار میں متردد رہتے۔

ف۸۱ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے۔

ف۸۲ اے مسلمانو۔

ف۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار۔

ع ۵

ف۸۴ یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتدا میں تھی مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے ف۸۵ یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا ابطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعت قلیلہ لشکر گراں پر فتحیاب ہوئی ف۸۶ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو ف۸۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرماں برداری اور دین کا اتباع ہے۔

ف۸۸ ان کا معین و مددگار۔

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸۹
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جبکہ شیطان نے ان کی نگاہ میں
اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ
ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے الٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ
تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن کے
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
دلوں میں آزار ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ
عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
کرے ف۹۷ تو بے شک اللہ ف۹۸ غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں
كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا
کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر ف۹۹ اور چکھو
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
آگ کا عذاب یہ ف۱۰۰ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۰۱ اور اللہ بندوں پر

ف۸۹ شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یارب یہ قریش آگئے تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں یارب اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں تین روز قیام کریں اونٹ ذبح کریں بہت سے کھانے پکائیں شرابیں پئیں کنیزوں کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جب وہ بدر میں پہنچے تو جام شراب کی جگہ انہیں ساغر موت پینا پڑا اور کنیزوں کی سازو نوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریاء اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعت خدا و رسول چاہئے۔

ف۹۰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر انکی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ انکے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آرا ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اس آیت میں اسی واقعہ کا بیان ہے ف۹۱ اور امن کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے سبک دوش ہوتا ہوں اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا کہنے لگا ف۹۲ یعنی لشکر ملائکہ ف۹۳ کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے جب کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی ہزیمت ہو گئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا ف۹۴ مدینہ کے ف۹۵ یعنی مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمہ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا جب کفار قریش سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ف۹۶ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکر گراں کے مقابل ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۹۷ اور اپنا کام اس کے سپرد کرے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو ف۹۸ اس کا حافظ و ناصر ہے

وف۹۹ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کیے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اُس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے اُن سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں وف۱۰۰ مصیبتیں اور عذاب وف۱۰۱ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان۔

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
ظلم نہیں کرتا وف۱۰۲ جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور وف۱۰۳ وہ اللہ کی

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں اُن کے گناہوں پر پکڑا بے شک اللہ قوت والا سخت

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
عذاب والا ہے ، یہ اس لیے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں وف۱۰۴ اور بیشک اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا
جانتا ہے جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ
آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا وف۱۰۵

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
اور وہ سب ظالم تھے ، بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے ، وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
توڑ دیتے ہیں وف۱۰۶ اور ڈرتے نہیں وف۱۰۷ تو اگر تم انھیں کہیں لڑائی میں

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾
پاؤ تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے اُن کے پس ماندوں کو بھگاؤ وف۱۰۸

وف۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے۔

وف۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونیوں اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کیے گئے یہ بھی روزِ بدر قتل و قید میں مبتلا کیے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو یقین جان کر اُن کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں۔

وف۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی امن دے کر خوف سے نجات دی اور اُن کی طرف اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا انھوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی اُن کی خوں ریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو راہِ حق سے روکا سدی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

وف۱۰۵ ایسے ہی یہ کفار قریش ہیں جنھیں بدر میں ہلاک کیا گیا۔

وف۱۰۶ شانِ نزول اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے انھوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انھوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انھیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب وف۱۰۷ خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں وف۱۰۸ اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى
اس امید پر کہ شاید انہیں عبرت ہو ف۱۰۹ اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو ف۱۱۰ تو ان کا عہد ان کی طرف

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
پھینک دو برابری پر ف۱۱۱ بے شک دغا والے اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ
کہ وہ ف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بیشک وہ عاجز نہیں کرتے ف۱۱۳ اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
ف۱۱۴ اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا
دشمن ہیں ف۱۱۵ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے ف۱۱۶ اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا ف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى
میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۱۱۸ اور اللہ پر بھروسہ رکھو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ
بے شک وہی ہے سنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں ف۱۱۹

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾
تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
اور ان کے دلوں میں میل کر دیا ف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے

ف۱۰۹ اور وہ پند پذیر ہوں۔

ف۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے۔

ع ۷ ۳

ف۱۱۱ یعنی انہیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابلِ اعتبار نہ رہا اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔

ف۱۱۲ جنگ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔

ف۱۱۳ اپنے گرفتار کرنے والے کو اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔

ف۱۱۴ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے۔

ف۱۱۵ یعنی کفار اہلِ مکہ ہوں یا دوسرے

ف۱۱۶ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ کافر جن۔

ف۱۱۷ اس کی جزا وافر ملے گی۔

ف۱۱۸ ان سے صلح قبول کرو۔

ف۱۱۹ اور صلح کا اظہار مکر کے لیے کریں۔

ف۱۲۰ جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں محبت و الفت پیدا کر دی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے۔

ف۱۲۱ یعنی اُن کی باہمی عداوت اس حد تک پہونچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہیں ف۱۲۲ شان نزول سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبل قتال کے بارہ میں نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں ف۱۲۳ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدد الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں تو وہ للّٰہیت کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دو سو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا۔ ف۱۲۴ اور قتل کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے شان نزول مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور



مَاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ

ان کے دل نہ ملا سکتے ف۱۲۱ لیکن اللہ نے اُن کے دل ملا دیئے بیشک وہی ہے غالب

حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾

حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۲۲

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ

بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے

مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ف۱۲۳

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ

اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اُسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ

صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں

اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ

کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں اُن کا خون خوب نہ بہائے ف۱۲۴

تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ

تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو ف۱۲۵ اور اللہ آخرت چاہتا ہے ف۱۲۶ اور اللہ

نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہونچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑائیے اللہ تعالیٰ نے آپکو فدیہ سے غنی کیا ہے علی مرتضیٰ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ انکی گردنیں ماردیں آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲۵ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے ف۱۲۶ یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اعزاز اسلام پر مرتب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ بفضل الٰہی قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں چاہے انہیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوئے۔

ف۱۲۷ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنیوالے سے مؤاخذہ نہ فرمایگا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور اُن کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں اُنکے اسلام لانے کی اُمید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزتِ اسلام اور تہدیدِ کفار ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیت اجتہاد کی دلیل ہے یا کتاب مِنَ اللہِ سَبَقَ سے وہ مراد ہے جو اُس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائیگا ف۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے اُن سے ہاتھ روک لیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ کی گئی تھیں۔



عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا

کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ف۱۲۸

9
ع
5

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل

اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے

لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ

جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں اُن سے فرماؤ ف۱۲۹ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی

خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

ف۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ف۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ

بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ

مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ

ہی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دیدیے ف۱۳۵ اور اللہ جاننا والا حکمت والا ہے بیشک جو

آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ

ایمان لائے اور اللہ کے لئے ف۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے

اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ

ف۱۳۷ اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ف۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۳۹

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن

اور وہ جو ایمان لائے ف۱۴۰ اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا

ف۱۲۹ شانِ نزول یہ آیت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفارِ قریش کے اُن دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکرِ کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لیے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اُسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اوقیہ سونا اُن کے پاس بچ رہا جب گرفتار ہوئے اور یہ سونا اُن سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا اُنکے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لیے لائے تھے وہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر اُن کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑ گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی اُم الفضل نے دفن کیا ہے اور تم اُن سے کہہ آئے ہو کہ خبر نہیں ہے مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آ جاؤں تو یہ تیرا ہے اور عبداللہ اور عبید اللہ کا اور فضل اور قثم کا (سب اُنکے بیٹے تھے) حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپکو کیسے معلوم ہوا حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے اس پر حضرت عباس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اُسکے بندے اور رسول ہیں میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے ف۱۳۰ خلوصِ ایمان اور صحتِ نیت سے ف۱۳۱ یعنی فدیہ ف۱۳۲ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نمازِ ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز سے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو تو جتنا اُن سے اُٹھ سکا اُتنا انہوں نے لے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان کے تمول کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اُس کا بیس ہزار کا تھا ف۱۳۳ وہ قیدی ف۱۳۴ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے ف۱۳۵ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امید وار رہنا چاہیئے ف۱۳۶ اور اس کے رسول کی محبت میں انہوں نے اپنے ف۱۳۷ یہ مہاجرین اولین ہیں ف۱۳۸ مسلمانوں کی اور

انھیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا یہ انصار ہیں ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لیے ارشاد ہوتا ہے ف۱۳۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ سے منسوخ ہو گئی ف۱۴۰ اور مکۂ مکرمہ ہی میں مقیم رہے ف۱۴۱ ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و وراثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔



شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ
جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ
کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۱۴۱

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ ﴿۷۳﴾ وَ
ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۱۴۲ اور

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ
وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور

رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
عزت کی روزی ف۱۴۳ اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ
جہاد کیا وہ بھی انہیں میں سے ہیں ف۱۴۴ اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۵﴾
اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

ف۱ سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ایک سو انتیس آیات اور سولہ رکوع ہیں۔

ف۱۴۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔

ف۱۴۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

ف۱۴۴ اور تمہارے ہی حکم میں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا۔

ع ۱۰

ف۱۴۵ اس آیت سے توارث بالہجرت منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام کی وراثت ثابت ہوئی۔

ف۱ سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے آخر کی آیتیں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ سے آخر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں اس سورت میں سولہ رکوع ایک سو انتیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براءت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ بسم اللہ امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کے لیے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔

ف۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل یہ سورت ۹ھ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضیٰ کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لیے بھیجا چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف نہ کرے (۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا (۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضیٰ کو ان کے پیچھے سورۂ براءت پڑھنے کے لیے بھیجا تو حضرت ابوبکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضیٰ مقتدی اس سے حضرت ابوبکر کی تقدیم حضرت علی مرتضیٰ پر ثابت ہوئی۔

ف۳ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے

ف۴ دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ۔

ف۵ حج کو حج اکبر فرمایا اس لیے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لیے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ حج جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لیے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حج وداع کا مذکر جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو

مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

تھکا نہیں سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور

وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ

اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو ف۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

منہ پھیرو ف۷ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے ف۸ اور کافروں کو خوشخبری سناؤ

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

دردناک عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا

پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی ف۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا

اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴

عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ف۱۰ جہاں پاؤ ف۱۱

ف۶ کفر و غدر سے ف۷ ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ف۸ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے ف۹ اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے ف۱۰ جنہوں نے عہد شکنی کی ف۱۱ حل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں۔

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ

اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ

وہ توبہ کریں ف۱۲ اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو ف۱۳ بے شک

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝٥ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴

فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لیے کہ وہ

قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۝٦ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ

نادان لوگ ہیں ف۱۶ مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے پاس

اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا

الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں تم ان کے لیے قائم رہو بیشک پرہیزگار اللہ کو خوش

الْمُتَّقِينَ ۝٧ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ

آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں

إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَ

نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور

أَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ۝٨ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا

ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱ اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے ف۲۲ تو اس کی

---

ف۱۲ شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں
ف۱۳ اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض نہ کرو۔
ف۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں۔
ف۱۵ اگر ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ مستأمن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دار الاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔
ع ۱
ف۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انہیں امن دینا ہی عین حکمت ہے تاکہ کلام اللہ سنیں اور سمجھیں
ف۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں
ف۱۸ اور ان سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کنانہ و بنی ضمرہ کے۔
ف۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے۔
ف۲۰ ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کر کے۔
ف۲۱ عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انہوں نے
ف۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابو سفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا۔

عَنْ سَبِيلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹ لَا يَرْقُبُوْنَ

راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ۔ کسی مسلمان میں

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰ فَاِنْ

قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی سرکش ہیں پھر اگر وہ

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ

ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ف۲۶

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لیے ف۲۷ اور اگر عہد کرکے

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ

نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰ اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی

مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳

ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳

يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ

اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا ف۳۴

ف۲۳ اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔

ف۲۴ جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں تو مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو جائے تو ان سے درگزر نہ کریں۔

ف۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کرکے۔

ف۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں۔

ف۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔

ف۲۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر ذمی دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

ف۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بداعمالی سے روک دینا ہے۔

ف۳۰ اور صلح حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔

ف۳۱ مکہ مکرمہ سے دار الندوہ میں مشورہ کرکے۔

ف۳۲ قتل و قید سے۔

ف۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

ف۳۴ یہ تمام مواعید پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔

ف۳۴ اس میں اشارہ ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز آکر تائب ہوں گے یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوگئی چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عمرو ایمان سے مشرف ہوئے
ف۳۵ اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں ف۳۶ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائیگا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی موالات اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز
پہنچانے سے ممانعت کرنا ہے۔



وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٥ اَمْ
اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ف۳۴ اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کرینگے ف۳۵

وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے

وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ
ف۳۶ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ
کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ف۳۷ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ف۳۸

اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٧ اِنَّمَا
ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ف۳۹ اللہ

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ
قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴۰ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ف۴۱ تو قریب ہے کہ

اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝١٨ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ
یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی

ف۳۷ مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لیے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بقعہ مسجد حرام کا مسجد ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے

ع ۲ ۱۰

شان نزول کفار قریش کے روساء کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضورؐ کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضیٰ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو ان سے کہا گیا کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں انھوں نے کہا ہاں ہم تم سے افضل ہیں ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں کعبہ کی خدمت کرتے ہیں حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں اسیروں کو رہا کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لیے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کریگا اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا بلند کرنا مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا بیٹھنا مراد ہے ف۳۸ اور بت پرستی کا اقرار کر کے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے ف۳۹ کیونکہ حالت کفر کے اعمال مقبول نہیں نہ مہمانداری نہ حاجیوں کی خدمت نہ قیدیوں کا رہا کرنا اس لیے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لیے تو ہوتا نہیں لہذا اس کا عمل سب اکارت ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مر جائے تو جہنم میں ان کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے ف۴۰ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں جھاڑو دینا صفائی کرنا روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لیے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔
ف۴۱ یعنی کسی کی رضا کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ

نہیں دیتا ف۴۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ

مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے

اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

ف۴۴ اور وہی مراد کو پہنچے ف۴۵ ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ

اور اپنی رضا کی ف۴۶ اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کریگا تو وہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

ظالم ہیں ف۴۷ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور

اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا

ف۴۳ مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ ان کے اعمال کو ان کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے شانِ نزول روزِ بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں ۔

ف۴۴ دوسروں سے ۔

ف۴۵ اور انہیں دنیا و آخرت کی سعادت ملی

ف۴۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے ۔

ف۴۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو چنانچہ آگے ارشاد فرمایا ۔

وف۴۸ اور جلد آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات کچھ قابل التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے وف۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قریظہ اور نضیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں وف۵۰ حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ



تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ

اور اُس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ

وف۴۸ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے بہت جگہ تمہاری

مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

مدد کی وف۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــٴًـا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

تمہارے کچھ کام نہ آئی وف۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی وف۵۱ پھر

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَۚ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ

تم پیٹھ دے کر پھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اُتاری اپنے رسول پر وف۵۲ اور

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ

مسلمانوں پر وف۵۳ اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے وف۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا

كَفَرُوْاؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

وف۵۵ اور منکروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

چاہے گا توبہ دے گا وف۵۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

مشرک نرے ناپاک ہیں وف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

ع ۳ ۹

سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہو گئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کر دی اور تیر اندازی میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہو گئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفار کے مونھوں پر مارے اور فرمایا رب محمد کی قسم بھاگ نکلے سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرما دیں ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے

وف۵۱ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے وف۵۲ کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے وف۵۳ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے وف۵۴ یعنی فرشتے جنہیں کفار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا وف۵۵ کہ پکڑے گئے مارے گئے ان کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے وف۵۶ اور توفیق اسلام عطا فرمائے گا چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے ان کے اسیروں کو رہا فرمایا وف۵۷ کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔

ف۵۸ نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس سال سے مراد سنہ ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں ف۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہل مکہ کو تنگی پیش آئے گی ف۶۰ عکرمہ نے کہا ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں غنی کردیا بارشیں خوب ہوئیں پیداوار کثرت سے ہوئی مقاتل نے کہا کہ خطۂ یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں اگر چاہے، فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے کہ طلب خیر و دفع آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے ف۶۱ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ

نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللہ تمہیں دولتمند کردے گا

فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو ایمان

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کیا اللہ اور اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾

دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر ف۶۴

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ

اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ف۶۵ اور نصرانی بولے مسیح اللہ

ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں ف۶۶ اگلے کافروں کی سی

كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا

بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶۷ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ف۶۸ اور مسیح بن مریم کو

مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ف۶۹ اور انہیں حکم نہ تھا ف۷۰ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

ع ۵ ۴ ۱۰

اللہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود تجسیم و تشبیہ کے اور نصاریٰ حلول کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہوسکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں یہود و نصاریٰ بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں شان نزول مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوہ تبوک ہوا کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قریظہ اور نضیر کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی۔

ف۶۲ قرآن و حدیث میں اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گڑھتے ہیں۔

ف۶۳ اسلام دین الٰہی۔

ف۶۴ مسئلہ اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے مسائل جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں مسئلہ جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہئے مسئلہ پیادہ پا لیکر حاضر ہو کھڑے ہو کر پیش کرے مسئلہ قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہوجاتا ہے حکمت جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے کہ تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت و صفت دیکھ کر مشرف باسلام ہونے کا موقع پائیں ف۶۵ اہل کتاب کی بے دینی کا جو اوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۶۶ جن پر کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل کے معتقد بھی ہیں ف۶۷ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں ف۶۸ حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے ف۶۹ کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے ف۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

اُسے پاکی ہے ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۷۱ اپنے منہ سے بجھا دیں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲

اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا ف۷۲ پڑے برا مانیں کافر

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

وہی ہے جس نے اپنا رسول ف۷۳ ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

دینوں پر غالب کرے ف۷۴ پڑے برا مانیں مشرک اے ایمان والو

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

کھا جاتے ہیں ف۷۵ اور اللہ کی راہ سے ف۷۶ روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷ انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۴ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى

سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں ف۷۸ پھر اس سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا

جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ

ف۷۱ دین اسلام یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔

ف۷۲ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔

ف۷۳ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۷۴ اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے چنانچہ بحمد اللہ ایسا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی۔

ف۷۵ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں بطمع زر کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کے لئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔

ف۷۶ اسلام سے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے۔

ف۷۷ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے شان نزول سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعین زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار اور رہبان کی حرص مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے حذر دلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ کنز نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ کنز ہے جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائیگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا پھر کونسا مال بہتر ہے جسکو جمع کیا جائے فرمایا ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اُسکے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اُس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے (رواہ الترمذی) **مسئلہ** مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کیئے جائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب اصحاب اموال تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے ف۷۸ اور شدت حرارت سے سفید ہوجائیگا

ف۷۹ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کیا جائے گا۔

ف۷۱ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکامِ شرع قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہو ف۷۲ یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔
ف۷۳ تین متصل ذوالقعدہ و ذوالحجہ و محرم اور ایک جدا رجب عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت
اور زیادہ کی گئی ف۷۴ گناہ و نافرمانی سے ف۷۵ اپنی نصرت و مدد فرمائے گا ف۷۶ نسی لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہرِ حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد
ہے زمانۂ جاہلیت میں عرب اشہرِ حرم (یعنی ذوالقعدہ و ذوالحجہ محرم رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں



عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ

مہینے ہیں ف۷۱ اللہ کی کتاب میں ف۷۲ جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ

سے چار حرمت والے ہیں ف۷۳ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں ف۷۴ اپنی جان پر ظلم نہ کرو

اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةًؕ

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۳۶ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی

اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۷۵ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور

الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ

کفر میں بڑھنا ف۷۶ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے ف۷۷ حلال ٹھہراتے ہیں

عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُؕ زُیِّنَ

اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ف۷۸ اور اللہ

لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۳۷

کے حرام کئے ہوئے حلال کر لیں ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں۔ اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِۚ

تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو ف۷۹ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی

فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۳۸ اِلَّا تَنْفِرُوْا

اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ف۸۰ اگر نہ کوچ کرو گے تو ف۸۱

نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہِ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے اور ربیع الاول کو ماہِ حرام قرار دیتے اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں پر گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضعِ الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ ہائے حرام میں تحریمِ قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر لینا پایا جاتا ہے۔

ع ۵ ۱۱

ف۷۷ یعنی ماہِ حرام کو اپنی جگہ سے ہٹانے کو ف۷۸ یعنی ماہِ حرام چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا ف۷۹ اور سفر سے گھبراتے ہو شانِ نزول یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطرافِ شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر رجب ۹ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہِ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا یہ زمانہ نہایت تنگی قحط سالی اور شدتِ گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہو گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ دیئے اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے تمام مال حاضر کر دیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے حضرت علی مرتضٰی کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکرِ اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ

تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ف۹۱ اور تم اس کا کچھ

شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا ف۹۲ صرف دو جان سے جب وہ دونوں

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

ف۹۳ غار میں تھے جب اپنے یار سے ف۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا

سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

سکینہ اتارا ف۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ف۹۶ اور کافروں کی بات

الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت

حَكِيْمٌ ۝ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ

میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹ اگر کوئی

عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ

قریب مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو مشقت کا

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے

---

جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اُسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کرکے خدمتِ اقدس میں لائے حضورؐ نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم ایلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے اُن سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔

ف۹۰ اے مسلمانو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ۔

ف۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعت فرمانِ رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرفِ خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔

ف۹۲ یعنی وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ سے جبکہ کفار نے دار الندوہ میں حضورؐ کے لئے قتل و قید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے۔

ف۹۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

ف۹۴ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا ف۹۵ اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا ف۹۶ ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے رُخ پھیر دیئے اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی اُنہیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی ف۹۷ دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا ف۹۸ یعنی خوشی سے یا گرانی سے اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سرو سامانی سے ف۹۹ کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو سستی کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو ف۱۰۰ اور دنیوی نفع کی اُمید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا ف۱۰۱ شان نزول یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوۂ تبوک میں جانے سے تخلف کیا تھا ف۱۰۲ یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے۔

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾

ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں

عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ

اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا جب تک نہ کھلے تھے تم پر

صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے اور وہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ

ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ

پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن

ڈانواں ڈول ہیں ف۱۰۷ انہیں نکلنا منظور ہوتا ف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا

كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٤٦﴾

ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھر دی اور ف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ف۱۱۰

لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ

اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں

يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

غرابیں دوڑاتے ف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں ف۱۱۲ اور اللہ خوب

ع ۵
۱۲

ف۱۰۳ منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔

ف۱۰۴ جھوٹی قسم کھا کر مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔

ف۱۰۵ عفا اللہ عنک سے ابتدائے کلام افتتاح خطاب مخاطب کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبان عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا میں فرمایا جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوہ تبوک میں حاضر ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور عَفَا اللَّهُ عَنكَ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے گناہ تو تمہیں واسطہ ہی نہیں اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تکریم و توقیر اور تسکین و تسلی ہے کہ قلب مبارک پر لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

ف۱۰۶ یعنی منافقین۔

ف۱۰۷ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے نہ کفار کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے ف۱۰۸ اور جہاد کا ارادہ رکھتے ف۱۰۹ ان کے اجازت چاہنے پر ف۱۱۰ بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں ف۱۱۱ اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے ف۱۱۲ جو تمہاری باتیں ان تک پہونچاتے ہیں۔

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

جانتا ہے ظالموں کو بیشک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ف۱۱۳ اور اے محبوب تمہارے لیے تدبیریں الٹی پلٹیں

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ

ف۱۱۴ یہاں تک کہ حق آیا ف۱۱۵ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ف۱۱۶ اور انھیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ

تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجیے اور فتنہ میں نہ ڈالیے ف۱۱۷ سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے ف۱۱۸ اور

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر تمھیں بھلائی پہنچے ف۱۱۹ تو انھیں برا لگے

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

اور اگر تمھیں کوئی مصیبت پہنچے ف۱۲۰ تو کہیں ف۱۲۱ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کرلیا تھا

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ

وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم

تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ

پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا ف۱۲۲ اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں

اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا

کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے ف۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ف۱۲۴ تو اب راہ دیکھو

اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۲۵ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول

ف۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی سلول منافق نے روزِ احد کیا کہ مسلمانوں کو خوار کرنے کے لیے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔

ف۱۱۴ اور انھوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لیے بہت مکرو حیلے کیے۔

ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت۔

ف۱۱۶ اور اس کا دین غالب ہوا۔

ف۱۱۷ شانِ نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہوسکے گا اس لیے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجیے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیے میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے۔

ف۱۱۹ اور تم دشمن پر فتحیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔

ف۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔

ف۱۲۱ منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جاکر ف۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجرِ عظیم پاتا ہے اور اگر راہِ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے ف۱۲۳ اور تمھیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے ف۱۲۴ اور تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے ف۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے

مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ

نہ ہوگا ف۱۲۶ بے شک تم بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا

مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ

قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں

الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾

آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا

لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ

کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے

كَافِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ

ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱

وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ

ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار

أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن

یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے ادھر پھر جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے

يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ

کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان ف۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے

يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ

تو جبھی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے

ف۱۲۶ شان نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا اس پر حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائیگا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے۔

ف۱۲۷ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں

ف۱۲۸ تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہیں بلکہ وبال ہوا۔

ف۱۲۹ منافقین اس پر۔

ف۱۳۰ یعنی تمہارے دین وملت پر ہیں مسلمان ہیں

ف۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔

ف۱۳۲ اور ڈرتے ہیں کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہو جائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں

ف۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے

ف۱۳۴ شان نزول یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے ف۱۳۵ صدقات ۔

ف۱۳۶ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے سوال سے غنی اور بے نیاز کر دے ف۱۳۷ جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کیے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع صدقہ سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے مسئلہ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے



اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے

وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶ زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے ف۱۳۷ محتاج

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

اور نرے نادار اور جو اُسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے

يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

ہیں ف۱۳۸ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

کی بات پر یقین کرتے ہیں ف۱۳۹ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ف۱۴۰

لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا

کہ تمہیں راضی کرلیں ف۱۴۱ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ

رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے

مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانہ صدیق میں منعقد ہوا مسئلہ فقیر وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لیے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے عاملین وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لیے کافی ہو مسئلہ اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے مسئلہ عامل سید یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے گردنیں چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لیے مال زکوٰۃ دیا جائے قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مال زکوٰۃ سے مدد دی جائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے ابن سبیل سے وہ مسافر مراد ہیں جس کے پاس مال نہ ہو مسئلہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے مسئلہ زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مُردے کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادا میں مسئلہ زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلام کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے (تفسیرات احمدی و مدارک)

ع ۱۷ ۱۴

ف۱۳۸ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شان نزول منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا جلاس بن سوید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھا لیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں ف۱۳۹ نہ منافقوں کی بات پر ف۱۴۰ منافقین اس لیے ف۱۴۱ شان نزول منافقین اپنی مجلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لیے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ

لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

ڈرتے ہیں کہ ان ف۱۴۲ پر کوئی سورۃ ایسی اُترے جو اُن ف۱۴۳ کے دلوں کی چھپی ف۱۴۴

قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

جتادے تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ

اور اے محبوب اگر تم اُن سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے ف۱۴۵ تم فرماؤ

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ

کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر

كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ

ہوچکے مسلمان ہوکر ف۱۴۶ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں ف۱۴۷

نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے ف۱۴۸ منافق مرد اور منافق

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ف۱۴۹ برائی کا حکم دیں ف۱۵۰ اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

بھلائی سے منع کریں ف۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں ف۱۵۲ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے ف۱۵۳

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں اللہ نے منافق مردوں

ع ۱۴ نصف

ف۱۴۲ مسلمانوں ف۱۴۳ منافقوں ف۱۴۴ دلوں کی چھپی چیز انکا نفاق ہے اور وہ بغض و عداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہوگیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے اُن کے اسرار ظاہر کردیئے جائیں اور اُن کی رسوائی ہو اس آیت میں اس کا بیان ہے۔

ف۱۴۵ شانِ نزول غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا ہم راستہ کاٹنے کے لیے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لیے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے

ف۱۴۶ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں

ف۱۴۷ اس کے تائب ہونے اور اخلاص سے ایمان لانے سے محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمہ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ بھی نہ چلا اُن کا نام یحیٰی بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لیے انہیں توبہ و ایمان کی توفیق ملی ف۱۴۸ اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے ف۱۴۹ وہ سب نفاق اور اعمالِ خبیثہ میں یکساں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ ف۱۵۰ یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا (خازن) ف۱۵۱ یعنی ایمان و طاعت و تصدیق رسول سے ف۱۵۲ راہ خدا میں خرچ کرنے سے ف۱۵۳ اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی ف۱۵۴ اور ثواب و فضل سے محروم کردیا۔

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں بس ہے
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے
كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا
تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ و۱۵۵ برت گئے
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ
تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے اگلے اپنا حصہ
مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ
برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے و۱۵۶ ان کے
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
عمل اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
گھاٹے میں ہیں و۱۵۷ کیا انہیں و۱۵۸ اپنے سے اگلوں کی خبر نہ آئی و۱۵۹ نوح کی قوم و۱۶۰
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
اور عاد و۱۶۱ اور ثمود و۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم و۱۶۳ اور مدین والے و۱۶۴ اور
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں و۱۶۵ ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے و۱۶۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
ان پر ظلم کرتا و۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے و۱۶۸ اور مسلمان مرد

---

و۱۵۵ لذات و شہوات وغیرہ کا۔

و۱۵۶ اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزا کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔

و۱۵۷ انہیں کفار کی طرح اے منافقین تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔

و۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔

و۱۵۹ گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا۔

و۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔

و۱۶۱ جو ہوا سے ہلاک کیے گئے۔

و۱۶۲ جو زلزلہ سے ہلاک کیے گئے۔

و۱۶۳ جو سلب نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا۔

و۱۶۴ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روز ابر کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

و۱۶۵ اور زیر و زبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لیے کہ بلاد شام و عراق و یمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں۔

و۱۶۶ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین کفار تم کر رہے ہو ڈرو کہ انہیں کی طرح جھٹلائے عذاب نہ کیے جاؤ۔

و۱۶۷ کیونکہ وہ حکیم ہے بے جرم کے سزا نہیں فرماتا۔

و۱۶۸ کہ کفر اور تکذیب انبیاء کر کے عذاب کے مستحق بنے۔

ف۱۶۹ اور باہم دینی محبت و موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں ف۱۷۰ یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔



وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ف۱۶۹ بھلائی کا حکم دیں ف۱۷۰

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ

دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ

باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ

ف۱۷۱ بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ف۱۷۲ یہی ہے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

بڑی مراد پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں

وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اور منافقوں پر ف۱۷۳ اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

بری جگہ پلٹنے کی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا ف۱۷۴ اور بیشک ضرور انہوں نے کفر

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ

کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا ف۱۷۵

منزل ۲

ع ۹ / ۶ / ۱۵

ف۱۷۱ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے۔

ف۱۷۲ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقان الٰہی کی سب سے بڑی تمنا رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱۷۳ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامت حجت سے۔

ف۱۷۴ شان نزول امام بغوی نے کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بے شک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی یارب اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ سن کر جلاس کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں حضور نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے

ف۱۷۵ مجاہد نے کہا کہ جلاس نے افشائے راز کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔

وَمَا نَقَمُوٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا ف۱۷۶

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انہیں

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ

سخت عذاب کریگا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٧٤ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

حمایتی ہوگا نہ مددگار ف۱۷۸ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٧٥

اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے ف۱۷۹

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر

مُّعْرِضُوْنَ ۝٧٦ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ

پلٹ گئے تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا

بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝٧٧ اَلَمْ

کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے ف۱۸۰ کیا انہیں

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ

خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت

الْغُيُوْبِ ۝٧٨ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

جاننے والا ہے ف۱۸۱ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے

ف۱۷۶ ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی ف۱۷۷ توبہ و ایمان سے اور کفر و نفاق پر مصر رہیں ف۱۷۸ کہ انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۱۷۹ شان نزول ثعلبہ بن حاطب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں حضور نے فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کر سکے دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالٰی نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا کہ یہ تو ٹیکس ہو گیا جاؤ میں سوچ لوں جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لیکر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرما دی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہو گیا (مدارک) ف۱۸۰ امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے حدیث شریف میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ف۱۸۱ اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی۔

ف۱۸۲ شانِ نزول جب آیتِ صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریا کار کہا اور کوئی ایک صاع (۴۰ ۳ سیر) لائے تو انہیں کہا اللہ کو اس کی کیا پروا اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لیے روک لیے ہیں حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

ف۱۸۳ ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔

ع ۱۰ ۱۶

ف۱۸۴ منافقین اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

ف۱۸۵ شانِ نزول اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لیے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں۔

ف۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک)۔

ف۱۸۷ اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے۔

فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ

خیرات کرتے ہیں ف۱۸۲ اور اُن کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ف۱۸۳ تو اُن سے ہنستے

مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ

ہیں ف۱۸۴ اللہ اُن کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے تم اُن کی

اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ

معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار اُن کی معافی چاہو گے تو

یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اللّٰهُ

اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا ف۱۸۵ یہ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ

فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْۤا اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ف۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور جان سے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ

اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّ لْیَبْكُوْا

سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی ف۱۸۸ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں

كَثِیْرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى

ف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۱۹۰ پھر اے محبوب ف۱۹۱ اگر اللہ تمہیں ان

طَآىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا

ف۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لیجائے اور وہ ف۱۹۳ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی

ف۱۸۸ تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے ف۱۸۹ یعنی دنیا میں خوش ہولو اور ہنس لو چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لیے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم و باقی ہے ف۱۹۰ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے ف۱۹۱ غزوۂ تبوک کے بعد ف۱۹۲ متخلفین ف۱۹۳ گروہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔

مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ
میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ
بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ۝ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی
بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ ف۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی
اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ
رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مرگئے ف۱۹۵ اور ان کے مال یا
وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا
اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں ان پر وبال کرے
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ
اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے اور جب کوئی سورت اترے کہ
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے تم سے
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا
رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں انہیں پسند آیا کہ پیچھے بیٹھنے والی
مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝
عورتوں کے ساتھ ہوجائیں اور ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ف۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ف۱۹۷
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں

ف۱۹۴ عورتوں بچوں بیماروں اور اپاہجوں کے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہئیے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت جائز نہیں ہوتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرمادیا آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے ف۱۹۵ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا اور فسق ہی میں مرگئے یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا میں مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے مسئلہ جب کوئی کافر مرجائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہئیے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے شان نزول عبداللہ بن ابی سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادات تھے انہوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ عبداللہ بن ابی سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرمادیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کردینا بھی منظور تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد پھر کبھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے ف۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ف۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔

ف۱۹۸ دونوں جہان کی ف۱۹۹ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انھوں

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لئے بھلائیاں ہیں ف۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے

فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

یہی بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے گنوار آئے ف۱۹۹

لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ

کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ف۲۰۰ جلد اُن

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۰﴾ لَیْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ف۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ف۲۰۲

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ

اور نہ بیماروں پر ف۲۰۳ اور نہ اُن پر جنھیں خرچ کا مقدور نہ ہو ف۲۰۴

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ

جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں ف۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں

سَبِیْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ

ف۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُن پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انھیں سواری

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَیْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُهُمْ

عطا فرماؤ ف۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ

تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا

ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا مواخذہ

نے سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بی بیوں بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذرِ باطل بنا کر پیش کیا تھا۔

۱۱ ع ۹ ۱۴

ف۲۰۰ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے یہ منافقین تھے انھوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا

ف۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔

ف۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے یہ کون لوگ ہیں اُن کے چند طبقے بیان فرمائے پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے بچے عورتیں اور وہ شخص بھی انھیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔

ف۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے لنگڑے اپاہج بھی داخل ہیں۔

ف۲۰۴ اور سامانِ جہاد نہ کر سکیں یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

ف۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبرگیری کریں۔

ف۲۰۶ مواخذہ کی۔

ف۲۰۷ شانِ نزول اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انھوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۰۸ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ف۲۰۹ کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت۔



السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن
تو اُن سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولتمند ہیں ف۲۰۸ انہیں پسند آیا

يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾
کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے ف۲۰۹

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا
تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ

لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ
ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول

عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
تمہارے کام دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا
وہ تمہیں جتادیگا جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم اُن کی

انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ
طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم اُن کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے پلید ہیں

رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ
ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ
قسمیں کھاتے ہیں کہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ تو اگر تم اُن سے راضی ہوجاؤ ف۲۱۷ تو بے شک اللہ تو

عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ
فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں

ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو بعض مفسرین نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانۂ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔

ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں۔

ف۲۱۳ اور ان پر ملامت و عتاب نہ کرو۔

ف۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو بعض مفسرین نے فرمایا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ان سے بولنا ترک کرو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لئے کہ۔

ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔

ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت جد بن قیس اور معتب بن قشیر اور اُن کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ اسی منافق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اُن سے کلام نہ کرو مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہوجائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کرو تو اس سے انہیں کچھ نفع نہ ہوگا کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کرو ف۲۱۸ اس لئے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالس علم اور صحبت علماء سے دور رہتے ہیں۔

ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے لیے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں انھیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے



أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت

حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ
والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں آنے

بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾
کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انھیں پر ہے بری گردش ف۲۲۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں

يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ
اُسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵ ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے

سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسَّابِقُونَ
اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور سب میں

ع ۱۲ ۱۰

الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ
اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے ف۲۲۸

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
اللہ اُن سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور اُن کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے

تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾ وَ
نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور

مِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
تمہارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے

شانِ نزول یہ آیت قبیلہ اسد و غطفان و تمیم کے اعرابیوں کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک و تعالٰی نے ان میں سے جن کو مستثنٰی کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے (خازن)۔

ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مقرن ہیں کلبی نے کہا وہ اسلم اور غفار اور جہینہ کے قبیلے ہیں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولیٰ نہیں۔

ف۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لیے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے

ف۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضوان۔

ف۲۲۷ اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستر اصحاب تھے یہ حضرات سابقین انصار کہلاتے ہیں (خازن)۔

ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو ثواب تمام اصحاب اس میں آ گئے اور ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ف۲۳۰ اس کے ثواب و عطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب و جوار۔

ف۲۳۱ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جانتا جس کا اثر انھیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انھیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ما سبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ (جمل) کلبی و سدی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ خطبہ کے لئے قیام کر کے نام بنام فرمایا نکل اے فلاں تو منافق ہے نکل اے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔ ف۲۳۲ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ف۲۳۳ یعنی عذاب دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ف۲۳۴ اور انھوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے



مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

ان کی خو ہو گئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں ف۲۳۱ جلد ہم انھیں دوبارہ

مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۟ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

ف۲۳۲ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۳ اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ اَنْ

مقر ہوئے ف۲۳۴ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۵ اور دوسرا برا ف۲۳۶ قریب ہے کہ اللہ ان کی

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل

تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو ف۲۳۷ بیشک تمھاری دعا ان کے دل

لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۟ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ

کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ

عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۟

قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۲۳۸

وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ

اور تم فرماؤ کام کرو اب تمھارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان اور

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۟

جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمھارے کام تمھیں جتا دے گا

وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ

اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱

شانِ نزول: جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریب مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے جب حضور تشریف لائے اور انھیں ملاحظہ کیا تو فرمایا یہ کون ہیں عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے انھوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انھیں خود نہ کھولیں حضور نے فرمایا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انھیں نہ کھولوں گا نہ ان کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے ان کے کھولنے کا حکم دیا جائے تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھولا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے انھیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمائیے حضور نے فرمایا مجھے تمھارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا اس پر اگلی آیت نازل ہوئی خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ف۲۳۵ یہاں عمل صالح سے یا اعتراف قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تخلف سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقوی کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی ف۲۳۶ اس سے تخلف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے ف۲۳۷ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی وہ تائب ہوئے اور انھوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا امام ابوبکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن و احکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰۤی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے

ف٢٣٩ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی
ف٢٤٠ متخلفین میں سے ف٢٤١ متخلفین یعنی غزوہ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اوپر ذکر ہو چکا تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی یہی اس آیت سے مراد ہیں ف٢٤٢ شان نزول یہ آیت ایک جماعت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا



وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔ اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی ف٢٤٢ نقصان پہنچانے کو ف٢٤٣ اور
وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کفر کے سبب ف٢٤٤ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف٢٤٥ اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف
مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
ہے ف٢٤٦ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی ۔ اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ
جھوٹے ہیں ۔ اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف٢٤٧ بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی
اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ
گئی ہے ف٢٤٨ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف٢٤٩
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى
اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں ۔ تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی
مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا
رضا پر ف٢٥٠ وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
ف٢٥١ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف٢٥٢ اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں
الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ
دیتا ۔ وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی ف٢٥٣
اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى
مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف٢٥٤ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔ بے شک اللہ نے

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں حضور نے فرمایا کہ میں ملت حنیفیہ دین ابراہیم لایا ہوں کہنے لگا میں اسی دین پر ہوں حضور نے فرمایا نہیں اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے حضور نے فرمایا کہ نہیں میں خالص صاف ملت لایا ہوں ابو عامر نے کہا ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کرکے ہلاک کرے حضور نے آمین فرمایا لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا روز احد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروف جنگ رہا جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور سید عالم (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا یہ خبر پاکر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے
١٣ ع ١١ ٢
لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بفراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفر تبوک کے لئے پا بہ رکاب ہوں واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا ف٢٤٣ مسجد قبا والوں کے ف٢٤٤ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں ف٢٤٥ جو مسجد قبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں ف٢٤٦ یعنی ابو عامر راہب ف٢٤٧ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی **مسئلہ** جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے (مدارک) ف٢٤٨ اس سے مراد مسجد قبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے

دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں
میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے **شانِ نزول** یہ آیت اہل مسجد
قبا کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے گروہ انصار اللہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں **مسئلہ** نجاست اگر جائے خروج سے متجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب **مسئلہ**



مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ

مسلمانوں سے اُن کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ف۲۵۵

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ

اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا

حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ

وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ (۱۱۱) اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

ہے توبہ والے ف۲۵۹ عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۱۲) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ

اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى

ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (۱۱۳) وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کرچکا تھا ف۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا

ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مواظبت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا ف۲۵۰ جیسے کہ مسجد قبا اور مسجد مدینہ
ف۲۵۱ جیسے کہ مسجد ضرار والے۔
ف۲۵۲ مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڑھے پر رکھی۔
ف۲۵۳ اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔
ف۲۵۴ خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہیگا ؎ بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست، کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست ؎ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے (مدارک)
ف۲۵۵ راہ خدا میں جان و مال خرچ کرکے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا **شان نزول** جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے
رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرمالیجئے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے
تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت ف۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ف۲۵۷ راہ خدا میں
ف۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے
اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ
اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا ف۲۶۵ **شان نزول** اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب
سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب سے اپنی والدہ کی زیارت قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ اقول یہ وجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابو طالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھیں ۱۳ بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آبا کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ف۲۶۶ شرک پر مرے۔

ف۲۶۷ یعنی آزر۔

ف۲۶۸ اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا شان نزول حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنی والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا کہ تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی

۱۴ ع ۳

تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا استغفار بامید اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا ف۲۶۹ بیشک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا ف۲۷۰ متحمل ہے اور اللہ کی

اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ؕ

شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے گمراہ فرمائے ف۲۷۱ جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ف۲۷۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے بیشک اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾

جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے

اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ

مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف

الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

رکھے گئے تھے ف۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکر ان پر تنگ ہوگئی ف۲۷۷ اور وہ اپنی جان

وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ

سے تنگ آئے ف۲۷۸ اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے

اِلَیْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

پاس پھر ف۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب یہ امید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کر دیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا ف۲۷۰ کثیر الدعا متضرع

ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرمائے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جب تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک و خازن) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے شان نزول جب مومنین کو مشرکین کے لیے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے ف۲۷۳ یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے

اس طرح کرتا کہ ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دست مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابر بھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا ف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا نہ کریں۔



يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ف۲۸۱ مدینہ والوں
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا
ف۲۸۲ اور اُن کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
سے پیچھے بیٹھ رہیں ف۲۸۳ اور نہ یہ کہ اُن کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ف۲۸۴
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے ف۲۸۷ بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
کرتا اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا ف۲۸۸ یا بڑا ف۲۸۹
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
اور جو نالا طے کرتے ہیں سب اُن کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ اُن کے سب سے بہتر کاموں
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
کا انہیں صلہ دے ف۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں ف۲۹۱ تو کیوں نہ ہو
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
کہ اُن کے ہر گروہ میں سے ف۲۹۲ ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور

ف۲۷۵ اور وہ صابر و ثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔

ف۲۷۶ تو یہ سے جن کا ذکر آیت وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا ٹھہرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمائی حتی کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی ہی نہیں اس حال پر انہیں پچاس روز گزرے۔

ف۲۷۷ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی و اضطراب میں مبتلا تھے۔

ف۲۷۸ شدت رنج و غم سے نہ کوئی انیس ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حال دل سنائیں وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ و زاری۔

ف۲۷۹ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور۔

ف۲۸۰ معاصی ترک کرو۔

ف۲۸۱ جو صادق الایمان ہیں مخلص ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر مراد ہیں رضی اللہ عنہما ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے ف۲۸۲ یہاں اہل مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار ف۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں ف۲۸۴ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں ف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سموں سے روندتے ہیں۔

ف۲۸۶ قید کر کے یا قتل کر کے یا ہزیمت دے کر ف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعت الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا حرکت کرنا ساکن رہنا سب نیکیاں ہیں اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں ف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور ف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیش عسرت میں خرچ کیا ف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا احسن الاعمال ہونا ثابت ہوا ف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں ف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور۔

ع ۱۵ / ۴

لِّيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَا أَيُّهَا
واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس اُمید پر کہ وہ بچیں ف۲۹۴ اے
الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ
ایمان والو جہاد کرو اُن کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں ف۲۹۵ اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی
غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ
پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۲۹۶ اور جب کوئی سورۃ اُترتی ہے
فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ
تو اُن میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں
آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ
ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں اور جن کے دلوں میں
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا
آزار ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور وہ کفر ہی
وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً
پر مرگئے کیا انہیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے
أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ
جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورت
سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ
اُترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲ کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے
انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾
ہیں ف۳۰۴ اللہ نے اُن کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶

ف۲۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہونچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے **مسئلہ** علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے **مسئلہ** طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے (ترمذی) **مسئلہ** فقہ افضل ترین علوم ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے (ترمذی) **فقہ** احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے ف۲۹۴ عذاب الٰہی سے احکام دین کا اتباع کرکے ف۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ ف۲۹۶ انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریق استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے ف۲۹۸ شک و نفاق کا ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے ف۳۰۰ یعنی منافقین کو ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع و ضرر کو نہیں سوچتے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

ف۳۰۹ تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

کا مالک ہے ف۳۱۰

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۰۹ رُكُوْعَاتُهَا ۱۱

سورۂ یونس مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبا ہوا کہ ہم نے ان

اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری

اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بے شک

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے

---

ف۳۰۷ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق و امانت زہد و تقویٰ طہارت و تقدس اور اخلاق حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں اَنْفَسِکُمْ بفتح فا آیا ہے اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف و افضل اس آیت کریمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمال تکریم ہے اس سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ع ۱۶ ۵

ف۳۰۹ یعنی منافقین و کفار آپ پر ایمان لانے سے اعراض کریں۔

ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں ابی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ لَقَدْ جَآءَکُمْ سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔

وقف النبی علیہ السلام

ف۱ سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ سے اس میں گیارہ ۱۱ رکوع اور ایک سو نو ۱۰۹ آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس ۱۸۳۲ کلمے اور نو ہزار نناوے ۹۰۹۹ حرف ہیں۔

ف۲ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں

ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابل تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ یہ بشر کے مقدرت سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر بتایا ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے

الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۴ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ف۵ یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۶

فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ اللَّهِ
تو اس کی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے ف۷ اللہ کا سچا

حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
وعدہ بیشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ
اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے ف۸ اور کافروں کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور

حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ
دردناک عذاب بدلہ اُن کے کفر کا وہی ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ
سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں ف۹ کہ تم برسوں کی گنتی

السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ
اور ف۱۰ حساب جانو اللہ نے اُسے نہ بنایا مگر حق ف۱۱ نشانیاں مفصل

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا
بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے ف۱۲ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝ إِنَّ
اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بے شک

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا
وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ف۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے ف۱۴

ف۴ یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سرانجام فرماتا ہے۔
ف۵ اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے انہیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذونین کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔
ف۶ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے
ف۷ روز قیامت اور یہی ہے۔
ف۸ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے۔
ف۹ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے ۲⅓ منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔
ف۱۰ مہینوں، دنوں ساعتوں کا۔
ف۱۱ کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

ف۱۲ کہ ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں ف۱۳ روز قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں ف۱۴ اور اس فانی کو باقی پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری۔

ف۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے ف۱۶ جنتوں کی طرف قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بُری شکل میں نمودار ہوکر اسے جہنم میں پہنچائیگا ف۱۷ یعنی اہل جنت اللہ تعالےٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی سُبحانَ اللہِ



بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ف۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بدلہ ان کی کمائی کا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ

ان کا رب اُن کے ایمان کے سبب انہیں راہ دیگا ف۱۶ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

کے باغوں میں ان کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ف۱۷ اور اُن کے ملتے وقت

فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ع ۱۰

خوشی کا پہلا بول سلام ہے ف۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ف۱۹

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو اُن کا وعدہ پورا ہوچکا

اَجَلُهُمْ ۚ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہوتا ف۲۰ تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ف۲۱

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ

اور جب آدمی کو ف۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ف۲۳

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

پھر جب ہم اس کی تکلیف دُور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ف۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والے کو ف۲۵ ان کے کام ف۲۶ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۲۷ ہلاک فرمادیں

ف۱۸ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انہیں بطور تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے اُن کے پاس سلام لائیں گے۔

ف۱۹ ان کے کلام کی ابتدا اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

ف۲۰ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل اولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہوچکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہوگئے ہوتے لیکن اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں یہ اس کی رحمت ہے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا یارب یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالےٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہوچکے ہوتے

ف۲۱ اور ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور اُن کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے ف۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے ف۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے ف۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے ف۲۵ یعنی کافروں کو ف۲۶ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دُور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں۔

ف۲۷ یعنی اُمتیں۔

ف۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے ف۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی ف۳۰ تاکہ تمہارے ساتھ تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں
ف۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے ف۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو ف۳۴ شانِ نزول کفار کی ایک
جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کی برائی اور
ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے ان کا یہ کلام یا تو بطریق



تمسخر و استہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ و امتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کلامِ ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا
جب وہ حد سے بڑھے ف۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی
لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ
نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے ان کے بعد
خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا
تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۳۰ اور جب
تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ
ان پر ہماری روشن آیتیں ف۳۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید نہیں ف۳۲ کہ اس کے سوا
بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ
اور قرآن لے آئیے ف۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ف۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف
تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ
سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی
عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ
کروں ف۳۶ تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا
عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ
نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ف۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۳۹
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۴۰ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ یا اس کی
كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ
آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۴۲ کو پوجتے ہیں

ف۳۵ بس اس میں کوئی تغیر تبدل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلامِ الٰہی ہے۔
ف۳۶ یا اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں۔
ف۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا۔
ف۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے
ف۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اس کے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلام فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب میں مکارمِ اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحبِ عقلِ سلیم کے لئے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحیِ الٰہی کے ممکن ہی نہیں
ف۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے۔
ف۴۱ اس کے لئے شریک بتائے
ف۴۲ بت۔

ف۴۳ یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علم الٰہی میں ہے ف۴۵ ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین یا اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر اَلنَّاسُ سے مراد خاص عرب ہوں گے



اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

جو اُن کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں

الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۸ وَمَا كَانَ النَّاسُ

ف۴۴ اُسے پاکی اور برتری ہے اُن کے شرک سے اور لوگ ایک ہی

اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

امت تھے ف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ف۴۶

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۹ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ

تو یہیں اُن کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ف۴۷ اور کہتے ہیں اُن پر اُن کے رب کی طرف

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ

سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لیے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۲۰ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ

راہ دیکھ رہا ہوں اور جبکہ ہم آدمیوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ

تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۴۹ تم فرماؤ اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ف۵۰

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝۲۱ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ

بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۵۱ وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۵۲

حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے

ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرت سے فطرت اسلام مراد ہے۔

ف۴۶ اور ہر امت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔

ف۴۷ نزول عذاب سے۔

ف۴۸ اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر کا جواب یہ ہے کہ دلالت ظاہرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے ان کے درمیان حضور بڑھے تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزہ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثبات نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہر معجزات سے کمال کو پہنچ چکا ف۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا بارش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر نہ ہو

اور فساد و کفر کی طرف پلٹے ۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیر یا کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔



جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا
وٰ۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے انہیں آلیا اور سمجھ لئے

اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا
کہ ہم گھِر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہوکر کہ اگر تو اس سے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ
ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے وٰ۵۵ پھر اللہ جب انہیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین

فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ
میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں وٰ۵۶ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾
جیتے جی برت لو پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمہیں جتادیں گے جو تمہارے کوتک تھے وٰ۵۷

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ
اُگنے والی چیزیں سب گھنی ہوکر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں وٰ۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ
لے لیا وٰ۵۹ اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی وٰ۶۰

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں وٰ۶۱ تو ہم نے اسے کردیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
وٰ۶۲ ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے وٰ۶۳ اور اللہ سلامتی



وٰ۵۲ اور تمہیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔

وٰ۵۳ یعنی کشتیاں۔

وٰ۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

وٰ۵۵ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لاکر اور خاص تیری عبادت کرکے۔

وٰ۵۶ اور وعدہ کے خلاف کرکے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

وٰ۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے

وٰ۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔

وٰ۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔

وٰ۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہوگئیں پھل پکنے ہوگئے ایسے وقت۔

وٰ۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔

وٰ۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھوکر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہوجاتا ہے وٰ۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلمات شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں۔

إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ۖ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ لِّلَّذِينَ

کے گھر کی طرف بلاتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵ بھلائی والوں

أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ

کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف۶۶ اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف۶۷

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ

وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۶۸

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ

تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ف۶۹ اور ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ

گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دئے ہیں ف۷۰

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ف۷۱

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ

پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمھارے شریک ف۷۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے

وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف۷۳ تو اللہ گواہ کافی ہے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو

ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمھارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم

جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۷۴ اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف۷۵

ف۶۴ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی ف۶۵ سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انھوں نے کہا جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ف۶۶ بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدار الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدار الٰہی انھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادۃ سے آیت میں دیدار الٰہی مراد ہے۔

ف۶۷ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے ف۶۸ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ف۶۹ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا ف۷۰ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا خدا کی پناہ ف۷۱ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے ف۷۲ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے ف۷۳ روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کی پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمھیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے ف۷۴ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انھوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید ف۷۵ بتوں کو خدا کا شریک بنانا اور معبود ٹھہرانا۔

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣٠ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ
ان سے گم ہو جائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون

يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸ اور کون نکالتا ہے زندہ کو مُردے سے اور نکالتا ہے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ
مُردہ کو زندہ سے ف۷۹ اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم فرماؤ تو

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٣١ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی

الضَّلٰلُ ښ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٣٢ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
ف۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو یوں ہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات

الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٣ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ
فاسقوں پر ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
کوئی ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣٤ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ
تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ف۸۸

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ
تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے جو

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٥
خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ف۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو

ع ۳

ف۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ ف۷۷ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ ف۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کیے ہیں انہیں مدتوں کون محفوظ رکھتا ہے۔

ف۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرند سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔

ف۸۰ اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔

ف۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجود یکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔

ف۸۲ جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے۔

ف۸۳ یعنی جب ایسے براہین واضحہ اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ مستحق عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو۔

ف۸۴ جو کفر میں راسخ ہو گئے اور رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الآیہ۔

ف۸۵ جنہیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو۔

ف۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہِ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

ف۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کرکے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)

ف۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا لے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہِ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے۔

ف۹۰ مشرکین ف۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انھوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ
اور ان ف۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۹۱ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ
بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے
يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
بنالے بے اللہ کے اتارے ف۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ف۹۳
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ کہتے ہیں
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
ف۹۴ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ ف۹۵ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
ف۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا ف۹۷
بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ف۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا ف۹۹
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ
تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۰ اور ان ف۱۰۱ میں کوئی اس ف۱۰۲ پر
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ
ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ف۱۰۳ اور اگر
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـــُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ
وہ تمہیں جھٹلائیں ف۱۰۴ تو فرمادو کہ میرے لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی ف۱۰۵ تمہیں میرے کام سے علاقہ نہیں

ف۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔

ف۹۳ توریت و انجیل وغیرہ کی۔

ف۹۴ کفار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت

ف۹۵ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعوی دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے

ف۹۶ اور ان سے مدد بھی لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بناؤ۔

ف۹۷ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انھوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کرسکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہیے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔

ع ۴ / ۱۰ / ۹

ف۹۸ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔

ف۹۹ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر و تدبر سے کام لیتے۔

ف۱۰۰ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے ف۱۰۱ اہل مکہ ف۱۰۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم ف۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں ف۱۰۴ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہوجائے ف۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف١٠٦ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں ف١٠٧ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں ف١٠٨ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے ف١٠٩ اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے ف١١٠ بلکہ انہیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔



وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَؕ اَفَاَنْتَ

اور مجھے تمہارے کام سے علاقہ نہیں ف١٠٦ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف١٠٧ تو کیا

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَ لَوْ كَانُوْا لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْظُرُ اِلَیْكَؕ

تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ انہیں عقل نہ ہو ف١٠٨ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف١٠٩

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَ لَوْ كَانُوْا لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ

کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بیشک اللہ لوگوں

النَّاسَ شَیْــٴًـا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ

پر کچھ ظلم نہیں کرتا ف١١٠ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف١١١ اور جس دن انہیں اٹھائے گا

كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْؕ قَدْ

ف١١٢ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف١١٣ آپس میں پہچان کریں گے ف١١٤ کہ پورے

خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿٤٥﴾ وَ اِمَّا

گھاٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف١١٥ اور اگر ہم

نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ

تمہیں دکھا دیں کچھ ف١١٦ اس میں سے جو انہیں وعدہ دے رہے ہیں ف١١٧ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلا لیں ف١١٨

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌۚ فَاِذَا

بہرحال انہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ف١١٩ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف١٢٠ جب

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ

ان کا رسول ان کے پاس آتا ف١٢١ ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف١٢٢ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا اور

یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو ف١٢٣ تم فرماؤ میں اپنی جان کے

ف١١١ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ف١١٢ قبروں سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ

ف١١٣ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عمریں ضائع کر دیں اور اللہ کی طاعت جو آج کار آمد ہوتی بجا نہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔

ف١١٤ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے اہوال اور وحشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے۔

ف١١٥ جو انہیں گھاٹے سے بچاتی۔

ف١١٦ عذاب۔

ف١١٧ دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے۔

ف١١٨ تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا ف١١٩ مطلع ہے عذاب دینے والا ہے ف١٢٠ جو انہیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا ف١٢١ اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو ف١٢٢ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقف میں آئیگا اور مومن و کافر پر شہادت دیگا تب ان میں فیصلہ کیا جائیگا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتار عذاب ہوں گے ف١٢٣ شان نزول جب آیت اِمَّا نُرِیَنَّكَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئیگا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

برے بھلے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ۱۲۵ جب ان کا

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ۱۲۶ تم پر رات کو آئے ۱۲۷ یا دن کو ۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ

مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب ۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا یقین کرو گے ۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو ۱۳۱

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ

اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ

اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے ۱۳۲ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ۱۳۳ حق ہے

قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ

تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا نہ سکو گے ۱۳۴ اور اگر

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا

ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں دیتی ۱۳۶ اور

النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ

دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

ظلم نہ ہوگا سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ۱۳۷ سن لو بے شک

---

ف ۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بمشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں۔

ف ۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

ف ۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو۔

ف ۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔

ف ۱۲۸ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو۔

ف ۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل۔

ف ۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا۔

ف ۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء۔

ف ۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔

ف ۱۳۳ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی۔

ف ۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا۔

ف ۱۳۵ مال و متاع خزانہ وغیرہ۔

ف ۱۳۶ اور روز قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔

ف ۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ
اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جِلاتا اور مارتا ہے
وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
اور اسی کی طرف پھرو گے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی
رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﴰ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾
اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے ف۱۳۸
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا
تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۱۳۹ وہ ان کے سب دھن دولت
یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف
مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ
سے حرام و حلال ٹھہرا لیا ف۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۴۱ اور
مَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ
کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں اُن کا کیا حال ہوگا بیشک
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ مَا
اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم
تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ
کسی کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو
عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ وَ مَا یَعْزُبُ
ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

ف۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالت مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۱۳۹ فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔

ع ۶ / ۱۱

ف۱۴۰ جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔

ف۱۴۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے (اللہ کی پناہ) آجکل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خود کشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارھویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

ف۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے ف۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۴۴ اے مسلمانو۔

ف۱۴۵ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے ف۱۴۶ ولی کی اصل ولاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق



عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ لَاۤ
ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ
اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ
اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بیشک اللہ
اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا
کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ف۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری
یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ لَا
کرتے ہیں انہیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللہ
تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ وَ لَا یَحْزُنْكَ
کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی بڑی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا
قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ
غم نہ کرو ف۱۴۹ بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے ف۱۵۰ وہی سنتا جانتا ہے سن لو بیشک اللہ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف۱۵۱ اور کاہے کے پیچھے جا رہے ہیں ف۱۵۲
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا
وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں
یَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ
دوڑاتے ف۱۵۳ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ ف۱۵۴ اور دن بنایا تمہاری
مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
آنکھیں کھولتا ف۱۵۵ بیشک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لئے ف۱۵۶ بولے اللہ نے اپنے لئے

بجا لاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں اولیاء کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔

ف۱۴۷ اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جابجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کے لئے بشارت عاجلہ ہے علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسکو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالٰی کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے ف۱۴۸ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے۔

ف۱۴۹ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفار بدکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بُرے بُرے مشورے کرتے ہیں آپ اسکا کچھ غم نہ فرمائیں ف۱۵۰ اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے
اے سید انبیاء وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے
اور ایمان داروں کے لئے ف۱۵۱ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہوسکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے
ف۱۵۲ یعنی کسی دلیل کا اتباع کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ف۱۵۳ اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ



اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے۔
ف۱۵۴ اور آرام کرکے دن کی تکان دور کرو۔
ف۱۵۵ اور روشن تاکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سرانجام کرسکو۔
ف۱۵۶ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے
ف۱۵۷ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے
ف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلمہ سُبْحٰنَهٗ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے دوسرا رد هُوَ الْغَنِيُّ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہوسکتی ہے اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہوسکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا لہذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تیسرا رد لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا۔

ع ۱۰ ۱۲

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ
اولاد بنائی ف۱۵۷ پاکی اسکو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۱۵۸
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾
تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ
تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر انہیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انہیں سخت عذاب
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
چکھائیں گے بدلہ اُن کے کفر کا اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے (اپنی)
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا ف۱۵۹ اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۶۱ تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو تمہارے
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہوسکے میرا کرلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۶۳
فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ
تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر ف۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي
میں مسلمانوں سے ہوں تو انہوں نے اُسے ف۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی

ف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے ف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اُس واحد لاشریک لہٗ کو سپرد کیا۔
ف۱۶۲ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمہارے
بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے ف۱۶۳ میری نصیحت سے ف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہو ف۱۶۵ وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ
و نصیحت خالص اللہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ ف۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ
میں تھے ان کو نجات دی اور انہیں ہم نے نائب کیا ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا
فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور رسول
رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا
ف۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر
كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾
جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یوں ہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ
پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف
بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ
طرف سے حق آیا ف۱۶۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا
ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے ف۱۷۱
اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ
کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس ف۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں
فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ
کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر علم والے کو

ف۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔
ف۱۶۸ ہود صالح ابراہیم لوط شعیب وغیرہم علیہم السلام۔
ف۱۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہِ نفسانیت
ف۱۷۰ ہرگز نہیں۔
ف۱۷۱ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔
ف۱۷۲ دین وملت اور بت پرستی وفرعون پرستی۔
ف۱۷۳ سرکش ومتکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاذ اللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا

میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمہیں

مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

ڈالنا ہے ف۱۷۳ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

ف۱۷۴ اب اللہ اسے باطل کردے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى

ع ۱۲ ۱۳

اور اللہ اپنی باتوں سے ف۱۷۵ حق کو حق کردکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهِمْ

مگر اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

انہیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کردیں اور بیشک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

تو اسی پر بھروسہ کرو ف۱۸۰ اگر تم اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا ف۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

کافروں سے نجات دے ف۱۸۲ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں

ف۱۷۳ رسے شہتیر وغیرہ اور جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

ف۱۷۴ اور کہ وہ آیات الٰہیہ کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا۔

ف۱۷۵ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء وقدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔

ف۱۷۶ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی امت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں۔

ف۱۷۷ من قومہ میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کئے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قوم فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم وراہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذریت مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قوم فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے ف۱۷۸ دین سے ف۱۷۹ کہ بندہ ہو کر خدائی کا مدعی ہوا ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے ف۱۸۱ یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کر تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں ف۱۸۲ اور ان کے ظلم وستم سے بچا۔

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ
اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو ف۱۸۳ اور نماز قائم رکھو
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ
اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ف۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور
مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
اس کے سرداروں کو آرائش ف۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دئے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
بہکادیں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے ف۱۸۶ اور ان کے دل سخت کردے
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ
کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾
ف۱۸۸ تو ثابت قدم رہو ف۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف۱۹۰
وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا
بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ
سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا ف۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا
اِلَّا الَّذِىْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾
معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ف۱۹۲
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ
کیا اب ف۱۹۳ اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف۱۹۴ آج ہم

ف۱۸۳ کہ قبلہ رو ہو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کی شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔

ف۱۸۴ مدد الٰہی کی اور جنت کی۔

ف۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔

ف۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتی کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔

ف۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے (مدارک)۔

ف۱۸۸ دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کیلئے اخفاء ہی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔

ف۱۸۹ دعوت و تبلیغ پر۔

ف۱۹۰ جو قبول دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ ف۱۹۱ تب فرعون۔

ف۱۹۲ فرعون نے یہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے ف۱۹۳ حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے ف۱۹۴ خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا۔ سبحان اللہ۔

ف۱۹۵ علماء تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اُن کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا
اور اس کی عظمت و ہیبت جو اُن کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامرِ الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اسکو دیکھ کر پہچانا۔



نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
تیری لاش کو اترا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو ف۱۹۵ اور بے شک لوگ
النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ
ہماری آیتوں سے غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی
صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے
الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا
کے بعد ف۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں
فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ
جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف۲۰۰
الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ
تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف۲۰۱ بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق
رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے اللہ کی
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ
آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا بیشک وہ جن پر تیرے رب کی
عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ
بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں جب تک
حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ
دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶

۹ ع ۱۴

ف۱۹۶ عزت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمین شلم و قدس و اردن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں۔

ف۱۹۷ بنی اسرائیل جن کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے۔

ف۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کے صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔

ف۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔

ف۲۰۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ف۲۰۱ یعنی علمائے اہل کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تاکہ وہ تجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں **فائدہ شک** انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں ف۲۰۲ جو براہین لائحہ و آیات واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) ف۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ف۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں ف۲۰۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا ف۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک)۔

وف۲۰۷ قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینوی علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انھیں بحکمِ الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انھیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انھیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ و زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پرائے مال واپس کئے حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی قبول فرمانے اور عذاب اٹھا دینے میں کیا حکمت ہے علماء نے اس کے کئی جواب دئے ہیں ایک تو یہ کرمِ خاص تھا قومِ حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امیدِ زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے۔



فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے اُن سے رسوائی

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا وف۲۰۷

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ

اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے وف۲۰۸ تو کیا تم

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں وف۲۰۹ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان

تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

لے آئے مگر اللہ کے حکم سے وف۲۱۰ اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنھیں

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا

عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو وف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا ہے وف۲۱۲ اور آیتیں

تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

کاہے کا انتظار ہے مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے وف۲۱۳ تم فرماؤ

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا

تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں وف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۵

وف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیقِ الٰہی مساعد ہو اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہِ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہیے کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا وف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہی تصدیق و اقرار سے اور جبر و اکراہ سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی وف۲۱۰ اس کی مشیت سے وف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ وف۲۱۲ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔ وف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے وف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے، ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو میں تو اُسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ

کے سوا پوجتے ہو ف۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا ف۲۱۶

وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ دین کے لئے سیدھا

لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ لَا تَدْعُ مِنْ

رکھ سب سے الگ ہوکر ف۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا اس

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَ لَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ برا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ

سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر

یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں ف۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

ف۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى

برے کو بہکا ف۲۲۱ اور کچھ میں کروڑا نہیں ف۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

---

ف۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔

ف۲۱۶ کیونکہ وہ قادر مختار اور برحق مستحق عبادت ہے۔

ف۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔

ف۲۱۸ وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے وہی۔

ف۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ف۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا۔

ف۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے

ف۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں۔

؎۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ؎۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا ؎۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں۔ ؎۱ سورہ ہود مکیہ ہے حسن و عکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ اور اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تیئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ حرف ہیں حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے فرمایا مجھے سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا (ترمذی) غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت و بعث و حساب و جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔



اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱ ۱۶

اور صبر کرو ؎۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ؎۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ؎۲۲۵

## سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ ہود مکی ہے اس میں ایک سو تیئیس آیات اور دس رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ؎۱

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ﴿۱﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ؎۲ پھر تفصیل کی گئیں ؎۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا ؎۴ ایک

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ

ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ؎۵ اس کا فضل پہنچائے گا ؎۶ اور اگر

تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ

منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن ؎۷ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ

مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ

ہی کی طرف پھرنا ہے ؎۸ اور وہ ہر شے پر قادر ہے ؎۹ سنو وہ اپنے سینے دوہرے

صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ

کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ؎۱۰ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں

یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

؎۲ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ بعض مفسرین نے فرمایا کہ احکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پا سکتا وہ بنائے محکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔

؎۳ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواعظ و قصص و غیبی خبریں ان میں بتفصیل بیان فرمائی گئیں

؎۴ عمر دراز و عیش وسیع و رزق کثیر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا درازیٔ عمر و کشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔

؎۵ جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کئے ہوں اور اس کے طاعات و حسنات زیادہ ہوں

؎۶ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔

؎۷ یعنی روز قیامت۔

؎۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔

؎۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی ؎۱۰ شانِ نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعض منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے اقوال میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہیئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ

تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا

اور اگر ہم ان سے عذاب ف۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹادیں تو ضرور کہیں گے کس چیز

يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

نے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیرے گا

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۲۲ پھر اسے

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید ناشکرا ہے ف۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ

اسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جو

ف۱۱ جاندار ہو۔

ف۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔

ف۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔

ف۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔

ف۱۵ یعنی لوح محفوظ۔

ف۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔

ف۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور۔

ف۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ

ف۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔

ع ۱

ف۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے۔

ف۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزا ہے۔

ف۲۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا۔

ف۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

ف۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے۔

ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر ہے ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انہیں پہنچائیں اور



صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

صبر کیا اور اچھے کام کئے ف۲۵ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶ اس بنا

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ

پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ف۲۷

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ

بلالو اگر تم سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو! اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے

فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

ف۳۴ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں

الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ف۳۵

دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اداۓ رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے اس تاکید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزا تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہو سکتا۔ شان نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۷ تمہیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں۔

ف۲۸ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت۔

ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔

ف۳۰ اپنی مدد کے لئے۔

ف۳۱ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔

ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔

ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

ف۳۴ اور جو اعمال انھوں نے طلب دنیا کے لیے کئے ہیں اس کا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے ف۳۵ شان نزول ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعت رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے تھے۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ
تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ
اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْيَةٍ
جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں

مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾
شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ
جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ
اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے

يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
والے نہیں زمین میں ف۴۴ اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی

اَوْلِيَاۤءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ
ف۴۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۴۶ وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ

ف۳۶ وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام

ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے۔

ف۳۸ یعنی توریت۔

ف۳۹ یعنی قرآن پر۔

ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے۔

ف۴۱ اور اس کے لئے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔

ف۴۲ روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء وملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔

ف۴۳ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے۔

ف۴۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ف۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں ف۴۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

مَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ
دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ
ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان

الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا
میں ہیں ف۴۸ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ
رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ
ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۵۲ کہ میں تمہارے لیے

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا

يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا
ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ
ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۵۵ سرسری نظر سے

الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾
ف۵۶ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں

ع ۲/۱۶/۲

ف۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ف۴۸ کہ انھوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔

ف۴۹ یعنی کافر اور مومن۔

ف۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔

ف۵۱ ہرگز نہیں۔

ف۵۲ انھوں نے قوم سے فرمایا۔

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن)

ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے۔

ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے

ف۵۷ مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست ف۵۸ نبوت کے دعوی میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں۔

ف۵۹ جو میرے دعوی کے صدق پر گواہ ہو ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو ف۶۲ یعنی تبلیغ رسالت پر ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔
ف۶۵ اور ان کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انہیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمانداروں کو رذیل کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔



قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ
بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا
رحمت بخشی ف۶۰ تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو

كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًاؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى
ف۶۱ اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲ مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں

اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ
مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۶۴ بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ
لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچا لے گا اگر میں

طَرَدْتُّهُمْؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ
انہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں۔ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ
ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۶۷ اور میں انہیں نہیں کہتا

تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًاؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ
جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انہیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دل

اَنْفُسِهِمْۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
میں ہے ف۶۸ ایسا کروں ف۶۹ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾
اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس ف۷۱ کا ہمیں وعدے دے رہے ہو اگر تم سچے ہو

ف۶۷ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے ایک شبہ تو یہ کہ مَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں، اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے فرمایا لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے دوسرا شبہ قوم نوح نے یہ کیا تھا مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں نے یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعوی نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے تیسرا شبہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ہم تمہیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے ف۶۸ نیکی یا بدی خلوص یا نفاق ف۶۹ یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انہیں نکال دوں
ف۷۰ اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا ف۷۱ عذاب۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَ

بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف۷۲ اور

لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ

تمہیں میری نصیحت نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ

يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ

تمہاری گمراہی چاہے وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے

افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا

اپنے جی سے بنا لیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنا لیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے

تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ

مگر جتنے ایمان لا چکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶ اور کشتی

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا

بناؤ ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸

إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ

وہ ضرور ڈبوئے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے

قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ

اس پر ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

ہنستے ہو ف۸۲ تو اب جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے ف۸۳

ع ۳ ۱۱ ۴

ف۷۲ اس کو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے ف۷۳ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افترا کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق براہین بینہ اور حجت قویہ سے ثابت ہو چکا ہے لہٰذا اب ان سے۔

ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن بحمد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔

ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آگیا۔

ف۷۷ ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے

ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے۔

ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی ساکھ کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انھوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔

ف۸۰ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔

ف۸۱ تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر۔

ف۸۲ کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے طبقۂ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقۂ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک) وغیرہ ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ

اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ۸۴ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ۸۵ اور تنور

التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

اُبلا ۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑچکی ہے ۸۷

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے

اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا

مگر تھوڑے ۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ۹۰

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہی انہیں لئے جارہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ۹۱

وَنَادٰى نُوْحُ ا۟بْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے

مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ

اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ۹۴ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام ہوا

۸۴ یعنی عذابِ آخرت ۸۵ عذاب وہلاک کا ۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہونچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔

۸۷ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہوچکا ہے اور اُن سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔

۸۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتّر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔

۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ۔

۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سببِ فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔

۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی اُبلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے۔

۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔

۹۳ کہ ہلاک ہوجائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) ۹۴ جب طوفان اپنی نہایت پر پہونچا اور کفار غرق ہوچکے تو حکم الٰہی آیا۔

ف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے ف۹۶ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔



وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَ
اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور

نَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ف۹۷ اور بیشک تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ
سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ف۹۹

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰

اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ
میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا

اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ۖ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِىْ وَتَرْحَمْنِىْٓ اَكُنْ مِّنَ
ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار

الْخٰسِرِينَ ﴿۴۷﴾ قِيلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ
ہو جاؤں فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۖ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ
کے کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے ف۱۰۳ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم

مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ
اس ف۱۰۶ سے پہلے تو صبر کرو ف۱۰۷ بیشک بھلا انجام پرہیزگاروں کا ف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم

ف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا۔

ف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)۔

ف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

ف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔

ف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ کثیر انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات

ف۱۰۲ محمد ابن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔

ف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

ف۱۰۴ آخرت میں۔

ف۱۰۵ یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا۔

ف۱۰۶ خبر دینے۔

ف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور۔

ف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو اخ باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ قوم کیا اَعْلَی اللّٰہُ مَعْلَمَہٗ ف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو ف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بہ آسانی تمیز کی جا سکتی ہے ف۱۱۴ ایمان لا کر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کردی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ فائدہ کثرت رزق اور حصول اولاد کے لئے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

ف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

ف۱۱۶ میری اولاد سے۔

هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ

ہود کو ف۱۰۹ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۵۰ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی

مفتری ہو ف۱۱۱ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ

الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۵۱ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱۱۲ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ف۱۱۴ پھر

تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی

اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا ف۱۱۵

قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۵۲ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا

اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ف۱۱۷

نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۵۳

اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمہیں بری جھپٹ پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم

اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۵۴ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ

سب گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنہیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹

جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۵۵ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ

پھر مجھے مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۵۶

کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے

ف۱۱۷ جو تمہارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انہوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لئے انہوں نے تمہیں دیوانہ کر دیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں معاذ اللہ ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو ف۱۲۰ مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی ف۱۲۱ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آ گئے ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے۔

ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہوچکی ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو اللہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے



فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ

پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے

حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ قف جَحَدُوْا

فرما کر بچا لیا ف۱۲۸ اور انہیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾

رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے

وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد اپنے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

صالح کو ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳ اس نے تمہیں

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ

زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶

ع ۱۱/۵

ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔

ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہٰذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔

ف۱۲۶ اور کسی کا قول و فعل اس سے مخفی نہیں جب قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہِ قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

ف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔

ف۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے۔

ف۱۳۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تلک اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔

ف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے۔

ف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو۔

ف۱۳۳ صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ

ف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔

ف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا ضحاک نے استعمرکم کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں۔

ف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے

هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے

رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف

مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لئے نشانی

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انہوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

برت لو ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ

وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ

کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بیشک

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ لا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بیشک ثمود

ف۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔

ف۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔

ف۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔

ف۱۴۰ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے) آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لئے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتار عذاب ہوگے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

ف۱۴۱ حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہارشنبہ کو۔

ف۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کر لو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہوگا۔

ف۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ف۱۴۴ ان بلاؤں سے۔

ف۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶

بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے

حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ

ف۱۴۸ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں

مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَ امْرَاَتُهٗ

اُن سے ڈرنے لگا بولے ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی

قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے ف۱۵۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف۱۵۲ یعقوب کی ف۱۵۳

قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵ بیشک یہ تو اچنبھے

لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی

بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک ف۱۵۶ وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم

عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ

کا خوف زائل ہوا اور اُسے خوشخبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا

لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ

ف۱۵۷ بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم اس خیال میں

---

ف۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا
ف۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ف۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لئے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لئے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔

ف۱۴۹ عذاب کرنے کے لئے۔

ف۱۵۰ حضرت سارہ پس پردہ۔

ف۱۵۱ اس کے فرزند۔

ف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند۔

ف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔

ف۱۵۴ میری عمر نوے سے متجاوز ہوگئی ہے

ف۱۵۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔

ف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں

ف۱۵۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انہوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انہوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کردو گے انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے

ف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے ۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور

بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے ۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی

اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ
آئی اور انہیں آگے ہی سے برے کاموں کی عادت پڑی تھی ۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں

بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ
ہیں یہ تمہارے لئے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو ۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ
کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ
حق نہیں ۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے بولے اے کاش مجھے تمہارے مقابل

قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ۱۶۴ فرشتے بولے اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
ہیں ۱۶۵ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
نہ دیکھے ۱۶۷ سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انہیں پہنچے گا ۱۶۸ بیشک ان کا وعدہ صبح کے

۱۵۹ حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے ۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

۱۶۱ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے۔

۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمہارے لئے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں۔

۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں

۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رنج و اضطراب دیکھا تو۔

۱۶۵ تمہارا پایہ مضبوط ہے ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لئے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انہیں چھوڑ دو

۱۶۶ اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکم الٰہی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہوگئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے انہیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انہوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا ۱۶۷ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں ۱۶۸ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا۔

الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
وقت صبح ہے ف۱۶۹ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا

سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً
کر دیا ف۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے جو نشان کئے ہوئے

عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ
تیرے رب کے پاس ہیں ف۱۷۱ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف۱۷۲ اور ف۱۷۳ مدین کی طرف ان کے ہم قوم

شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا
شعیب کو ف۱۷۴ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۷۵ اور ناپ اور

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں ف۱۷۶ اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ
عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾
اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم
اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان

بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
نہیں ف۱۷۹ بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ
خداؤں کو چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقلمند

ع ۷ ۱۵

ف۱۶۹ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ف۱۷۰ یعنی اُلٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قوم لوط کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا۔

ف۱۷۱ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔

ف۱۷۲ یعنی اہل مکہ سے۔

ف۱۷۳ ہم نے بھیجا باشندگان شہر۔

ف۱۷۴ آپ نے اپنی قوم سے۔

ف۱۷۵ پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اُس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

ف۱۷۶ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس عادت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو ف۱۷۸ یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے ف۱۷۹ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنہیں حرب کا حکم نہ تھا حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔

ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم نا پیں چاہے کم تولیں۔

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
نیک چلن ہو کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲
وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ
اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمھیں منع کرتا ہوں آپ
اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ
اسکے خلاف کرنے لگوں ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ
اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ
ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمھیں میری ضد
شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
یہ نہ کمادے کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی قوم
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے معافی چاہو
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ
پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں
كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
تمھاری بہت سی باتیں اور بیشک ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمھارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷ تو ہم نے
لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ
تمھیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمھیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ
مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾
ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے

ف۱۸۲ بصیرت وہدایت پر ف۱۸۳ یعنی نبوت ورسالت یا مال حلال اور ہدایت ومعرفت تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تمھیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لئے بھیجے جاتے ہیں۔

ف۱۸۴ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم ورشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم وکمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمھیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ میں نے اپنے لئے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترک خیانت ہے میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔

ف۱۸۵ انھیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔

ف۱۸۶ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔

ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

ف۱۸۸ کہ اللہ کے لئے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا

ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ
اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر

یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ
آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کریگا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ
بچالیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے

جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ
رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود

ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى
ف۱۹۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا

بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ
ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ
گھاٹ اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا
برا انعام جو انہیں ملا یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی

ف۱۹۰ اپنے دعاوی میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہوجائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبت امر اور انجام کار کا۔

ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لئے۔

ف۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا مُوْتُوْا جَمِیْعًا سب مرجاؤ اس آواز سے دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مرگئے۔

ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے۔

ف۱۹۵ یعنی معجزات۔

ع ۱۲ ۸

ف۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

ف۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستمگاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کرچکے تھے پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور۔

ف۱۹۸ جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا ف۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون ف۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں ف۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ۔

قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ

کھڑی ہے ف۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی ف۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انہوں نے ف۲۰۴ اپنا برا کیا

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

تو ان کے معبود جنہیں ف۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ف۲۰۶

شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ

جب تمہارے رب کا حکم آیا اور ان ف۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ

ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کری

شَدِیْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ

ہے ف۲۰۸ بیشک اس میں نشانی ف۲۰۹ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے

یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا

جس میں سب لوگ ف۲۱۰ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لیے ف۲۱۳ جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے

شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ

اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵ تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح

وَّشَهِیْقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

رینکیں گے وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا

جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۶ بیشک تمہارا رب جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے

---

ف۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار۔

ف۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔

ف۲۰۴ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔

ف۲۰۵ جہل و گمراہی سے۔

ف۲۰۶ اور ایک ذرہ عذاب دفع نہ کر سکے۔

ف۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں۔

ف۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہیے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔

ف۲۰۹ عبرت و نصیحت۔

ف۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لئے۔

ف۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے۔

ف۲۱۲ یعنی روز قیامت کو۔

ف۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لئے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔

ف۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

ف۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرت گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی۔

ف۲۱۶ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلالین)

فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا
وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ
جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے دھوکہ میں نہ پڑ اس سے جسے

هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا
یہ کافر پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے اُن کے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بیشک ہم

لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
تو اس میں پھوٹ پڑ گئی ف۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۲۲۳

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
اور بیشک وہ اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمہارا رب

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
اس کا عمل پورا بھر دیگا اسے اُن کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو ف۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ
لایا ہے ف۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ
آگ چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ

ع ۹ ۱۴ ۹

ف۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۲۱۸ بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔

ف۲۱۹ اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔

ف۲۲۰ یعنی توریت۔

ف۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

ف۲۲۲ کہ اُن کے حساب میں جلدی نہ فرمائیگا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روزِ قیامت ہے۔

ف۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کئے جاتے۔

ف۲۲۴ یعنی آپ کی اُمت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔

ف۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

ف۲۲۶ تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روزِ قیامت۔

ف۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لئے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔

ف۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔

ف۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہہ اور قائم رہ ف۲۳۰ کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابوالعالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے ف۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہیئے جو خود ظالم ہیں ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔

الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ١١٤

رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ١١٥ فَلَوْلَا كَانَ

اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

سے اگلی سنگتوں میں ف۲۳۵ ایسے جن میں بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے

مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ١١٦ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

جو انہیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار تھے اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ١١٧ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

کر دے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ١١٨ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ

امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اور لوگ اسی لئے بنائے ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھر دوں گا

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ١١٩ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ

جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا

ف۲۳۲ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں ف۲۳۳ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے شان نزول ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب کے لئے

ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہل خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے اُن کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے۔

ف۲۳۸ اور نعمت و لذت اور خواہشات و شہوات کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے۔

ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ف۲۴۱ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لئے اور رحمت والے اتفاق کے لئے ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔

ف۲۴۴ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں ف۲۴۵ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں ف۲۴۶ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے ف۲۴۷ جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا ف۲۴۹ تمہارے انجام کار کی ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔ ف۱ سورۂ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو چھہتر کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں شان نزول علماء یہود نے اشراف عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ انْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ

ف۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو

وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

ع ۱۰

## سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۱۱ رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

سورۂ یوسف مکی ہے اس میں ایک سو — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ

سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لئے کہ ہم نے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب

ف۲ جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہل علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔

ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائل اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو برادران یوسف سے قوی و حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظر اختصار درج نہیں کی جا سکتی ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ف۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدۂ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لئے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے

ف۷ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے لئے برگزیدہ فرمائیگا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کریگا اسلئے آپکو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا ف۸ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے ف۹ ان کو کید و حسد پر ابھاریگا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایذا و ضرر پر اقدام کرینگے تو اس کا سبب وسوسۂ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہئے کہ اسکو محب سے بیان کیا جاوے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّھَا مِنْ شَرِّہَا اور کسی سے نہ کہے تو وہ خواب اسکو ضرر نہ دیگا۔ (ملخصاً) یہ فرمایا۔

رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًاؕ-اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۷ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۸ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۵) وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ

ہے ف۹ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۱۰ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا

الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

ف۱۱ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۲ جس طرح تیرے

عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَؕ-اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ۠(۶)

ع ۱ ۱۱

پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۳ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے

لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ(۷) اِذْ قَالُوْا

بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۴ پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ف۱۵ جب بولے ف۱۶

لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌؕ-اِنَّ اَبَانَا

کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۷ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۸ بیشک ہمارے

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِﹶ(۸) اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ

باپ صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ

وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ(۹) قَالَ قَآىٕلٌ

صرف تمہاری ہی طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲

مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر

السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ(۱۰) قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى

لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں

ف۱۰ اجتبا یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات و کمالات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیا کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین صدیقین و شہدا و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔

ف۱۱ علم و حکمت عطا کریگا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائیگا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے۔

ف۱۲ نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرکے

ف۱۳ کہ انہیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یعقوب و اسباط عنایت کیے

ف۱۴ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد و آشر انکی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف و بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انہیں کو اسباط کہتے ہیں ف۱۵ پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علما و احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں ف۱۶ برادران حضرت یوسف ف۱۷ حقیقی بنیامین ف۱۸ قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کرسکتے ہیں ف۱۹ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہوگیا اسلئے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ

حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں لا کر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگوئے مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دور ایسی ہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انھیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کسی کی نہیں ف۲۱ اور توبہ کر لینا ف۲۲ یعنی یہودا یا روبیل ف۲۳ کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انھیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔



يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنٰصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیرخواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶

وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷ بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ اسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

کہ اسے بھیڑیا کھائے ف۲۹ اور تم اس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخٰسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ

اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۳۱ پھر جب اسے لے گئے ف۳۲ اور

أَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ف۳۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام

بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾

جتادے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ف۳۷

قَالُوا يٰأَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِينَ ﴿١٧﴾

بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ف۳۹

وَجَاءُوا عَلٰى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾

واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲

ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کر لیا ہو تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہو گئے اور اپنے والد سے

ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے۔

ف۲۷ انکی پوری نگہداشت رکھیں گے۔

ف۲۸ کیونکہ انکی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے

ف۲۹ کیونکہ اس سرزمین میں بھیڑئیے اور درندے بہت ہیں۔

ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ۔

ف۳۱ لہذا انھیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی قمیص جو حریر جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔

ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انھیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہو گئے تو انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا خدا سے ڈر اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے ف۳۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین بحکم الٰہی پہونچے اور انھوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپکے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا

اس سے اندھیرے میں روشنی ہوگئی سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مبارک اجساد شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنوئیں کو
روشن کردیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ تبرکات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں
ہم آپ کو عمیق چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجتمند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انہیں تمہارے زیر فرمان کریں گے اور ایسا ہوگا ف۳۵ جو انہوں نے اس وقت تمہارے
ساتھ کیا ف۳۶ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہوگی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر ہونگے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے الحاصل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام
کو کنوئیں میں ڈالکر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اسکو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے انکے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزندو کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انہوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں۔
ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے۔
ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو۔
ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھکر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیئے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا حضور میں نے آپکے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کر سکتا ہے حضرت نے اس بھیڑیئے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے۔
ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔
ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اسکے بعد اللہ نے

ع ۲ ۱۴ ۱۲

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى
اور ایک قافلہ آیا ف۴۳ انہوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی
هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپا لیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور
شَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾
بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸
وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى
اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انہیں عزت سے رکھو ف۵۰
اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫
شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے یا ان کو ہم بیٹا بنا لیں ف۵۱ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ دیا
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ
اور اس لئے کہ اسے باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۲ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے
وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۳ ہم نے اسے حکم اور
وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ
علم عطا فرمایا ف۵۴ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۵ کے گھر میں تھا اس نے اسے
بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ
لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ف۵۶ اور دروازے سب بند کردیئے ف۵۷ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۵۸ کہا
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
اللہ کی پناہ ف۵۹ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۰ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا

انہیں اس سے نجات عطا فرمائی ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا وہ راستہ بھٹک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اسکا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف
علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا ف۴۵ حضرت
یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپ کا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا۔
ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ
میں پہنچے وہاں انہوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر
خرید لو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا

ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی ف۴۸ پھر مالک بن دعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزوان عملیقی تھا اور اُس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اسکو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لئے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپکا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اسی قیمت پر آپکو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اسکے مقابلہ میں خاموش ہو گئے



وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ
اور بیشک عورت نے اسکا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾
یوں ہی کیا کہ اُس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ف۶۳ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا
اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے اُس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶
الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ
دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸ مگر یہ کہ قید کیا جائے یا
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
دکھ کی مار ف۶۹ کہا اُس نے مجھکو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انھوں
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
اور یہ سچے ف۷۳ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بیشک
مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ
اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۷۷ بیشک تو خطا واروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں

ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا۔
ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔
ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لئے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار اُن کے چہرے سے نمودار ہیں۔
ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لئے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔
ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر۔
ف۵۴ شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ف۵۵ یعنی علم بالعمل اور تفقہ فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔
ف۵۶ یعنی زلیخا۔
ف۵۷ اور اسکے ساتھ مشغول ہو کر اسکی ناجائز خواہش کو پورا کریں زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگر سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی۔
ف۵۸ مقفل کر ڈالے۔
ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔
ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے۔ ۳۰
جس کی تو طلبگار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اسکے پاس جانے والا نہیں ہوں
ع ۹ ۱۳
ف۶۱ اسکا بدلہ یہ نہیں کہ میں اسکے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔

ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے اور برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر انکی خلقت فرمائی ہے اسلئے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپکے درپے ہوئی اس وقت آپنے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ف۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ف۶۴ جنھیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپکے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بھاگے اور زلیخا انکے پیچھے انھیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اسکا قفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا ف۶۵ آخرکار زلیخا حضرت تک پہونچی اور اس نے آپکا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپکو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ف۶۶ یعنی عزیز مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی برأت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہکر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں

عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدت محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لئے اس نے یہ کہا ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں
جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی براءت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا
اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعل قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا
بچہ پالنے میں ہے جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہئے عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ



فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا

بولیں ف۷۸ کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبت اس کے دل میں پیر گئی

حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں ف۷۹ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا

بلا بھیجا ف۸۱ اور ان کے لئے مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ

وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ

کاٹ لئے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ زلیخا نے کہا تو

فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ

یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بیشک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا

فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِنَ

ف۹۰ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت

الصَّاغِرِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں

وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا بیشک وہی سنتا جانتا ہے

اسکو گویائی دینے اور اس سے میری بیگناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا قدرت الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۷۱ یعنی اس بچے نے

ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا

ف۷۳ اس لئے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا

ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے

ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی

ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے

فائدہ اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی براءت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام باایں کرامت اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ درپے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ

کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امر قبیح کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ف۷۷ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی ف۷۸ عزیز مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا ف۷۹ یعنی شرفاء مصر کی عورتیں۔
ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اسکو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اشراف مصر کی عورتیں اسکو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انہیں ظاہر کر دے اس لیے اس نے انکی دعوت کی اور اشراف مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کیا ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا ف۸۲ نہایت پرتکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکئے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے

اَلۡعَلِیۡمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰیٰتِ لَیَسۡجُنُنَّهٗ حَتّٰی

ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انہیں یہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اُسے قید خانہ میں ڈالیں

حِیۡنٍ ﴿۳۵﴾ وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ

ف۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷

اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَ قَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا

شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند

تَاۡکُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىکَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۶﴾

کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں ف۹۹

قَالَ لَا یَاۡتِیۡکُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُکُمَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں

یَّاۡتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ اِنِّیۡ تَرَکۡتُ مِلَّۃَ قَوۡمٍ

بتا دوں گا ف۱۰۰ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو

لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعۡتُ مِلَّۃَ

اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ

اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ

دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا

بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَ عَلَی النَّاسِ

شریک ٹھہرائیں یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر

وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۰۳ اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا

ع ۴ ۱۴

ف۸۳ تاکہ کھانے کے لئے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اسکی مخالفت کے اندیشہ سے آپکو ناچار آنا پڑا ف۸۶ کیونکہ انہوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ مطعوم و صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تو تعجب میں آگئیں اور آپکی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ خدرات طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور ملامت نہیں۔

ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی۔

ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بورئیے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اُٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپکو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی)۔

ف۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں لے گا۔

ف۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُمید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انہیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ انکو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی ف۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا ف۹۵ اُن میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اس کا ساقی اُن دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ف۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا ف۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے ف۹۸ یعنی مہتمم مطبخ ف۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نمازیں گزرتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اسکی عیادت کرتے ہیں

اس کی خبرگیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لئے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لئے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اسکے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپنے اس لئے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائیگا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک وخازن)۔



مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

جدا جدا رب وٰ۱۰۴ اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب وٰ۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے

دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ

مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں وٰ۱۰۶ اللہ نے ان کی

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا

کوئی سند نہ اُتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اُس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی

اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کو نہ پوجو وٰ۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے وٰ۱۰۸ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ

وٰ۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا

خَمْرًاۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖؕ

وٰ۱۱۰ رہا دوسرا وٰ۱۱۱ وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے وٰ۱۱۲

قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے وٰ۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

سمجھا وٰ۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا وٰ۱۱۵ تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے رب

فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ

(بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا وٰ۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

فربہ کہ انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری

وٰ۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا کب کھایا۔

وٰ۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپکا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں

وٰ۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا۔

وٰ۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں۔

وٰ۱۰۴ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہونچا سکیں ایسے جھوٹے معبود۔

وٰ۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اسکا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک۔

ع ۵
۱۵

وٰ۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

وٰ۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔

وٰ۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔

وٰ۱۰۹ توحید و عبادت الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا وٰ۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائیگا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلا لے گا وٰ۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ وطعام وٰ۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وٰ۱۱۳ جو میں نے کہدیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا وٰ۱۱۴ یعنی ساقی کو وٰ۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے وٰ۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷ اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق ہمیں

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو

حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
کاٹو اُسے اس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر

يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
اس کے بعد سات برس کرّے آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے اُن کے لئے پہلے جمع کر رکھا

لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں

ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے اُن سے اپنا خواب بیان کیا۔

ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سکھا دیا۔

ف۱۱۸ یعنی ساقی۔

ف۱۱۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ

ف۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہونچکر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔

ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔

ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کرکے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور

ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی سات موٹی گایوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔

ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کرلو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کرلو۔

ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔

ف۱۲۷ اور ذخیرہ کرلیا تھا۔

ف۱۲۸ بیج کے لئے تاکہ اس سے کاشت کرو

۱۲۹ انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اُسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سُنے۔



عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ
لوگوں کو مینہ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انہیں

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ
میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ
اُس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک

رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ
میرا رب اُن کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ
دل لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہیں پائی

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ
عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی

عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي
لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لئے

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾
کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ
اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم

رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ
کرے ف۱۳۶ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں اپنے لئے

ع ۶

۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے

۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے۔

۱۳۲ یہ آپ نے اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی معلوم ہوجائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نکتہ زنی کا موقع نہ ملے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔

۱۳۳ زلیخا۔

۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا اس پر حضرت

۱۳۵ زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی براءت کا اظہار اس لئے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اُس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ

۱۳۶ یعنی اپنے جس خصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے

۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسن صبر و حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا۔

ف۱۳۸ اور اپنا مخصوص بناؤں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں درشاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس دیکر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوان شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لئے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہنی ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہونچے تو فرمایا میرا رب مجھے کافی ہے اسکی پناہ بڑی اور اسکی ثنا برتر اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یارب تیرے فضل سے



لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ
چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں ف۱۳۹ یوسف نے کہا
اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ
مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور یوں ہی ہم
مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ
نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱ ہم اپنی رحمت
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ
ف۱۴۲ جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتے اور بیشک
الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ
آخرت کا ثواب ان کے لئے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی
یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا
آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں ف۱۴۴ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا
ان کا سامان مہیا کردیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷ میرے پاس لے آؤ کیا نہیں
تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ
دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اسے لیکر میرے
بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
پاس نہ آؤ تو تمہارے لئے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کرینگے اس کے
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ
باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں

اسکی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اسکی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے عم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عبرانی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے آبا کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اسکو جواب دیا اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھکر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔

ع ۸

ف۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اسکے خواب کی تعبیر اپنی زبان مبارک سے سنادیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا آپ نے میرا خواب جو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپکا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلے جمع کئے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالی مصر کے باشندوں کے لئے کافی ہوگا اور پھر خلق خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئیگی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہونگے جو تجھ سے پہلوں کے لئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کریگا ف۱۴۰ یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کردے بادشاہ نے کہا آپ سے زیادہ اسکا مستحق اور کون ہوسکتا ہے اور اس نے اسکو منظور کیا مسائل احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اسکو احکام الٰہیہ کی اقامت کیلئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کے مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جسمیں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامت عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجرا کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہوسکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لئے ناجائز ہے مگر دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے

تو ممنوع نہیں اسی لئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں ف۱۴۹ سب انکے تحت تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپکی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپکو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مرصع تھا اور اپنا ملک آپکو تفویض کیا اور قطفیر (عزیز مصر) کو معزول کر کے آپکو اسکی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپکو تفویض کئے اور سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دیدیئے اور خود مثل تابع کے ہو گیا کہ آپکی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہو گیا بادشاہ نے اسکے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے



رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ إِذَا انْقَلَبُوٓا إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوٓا إِلَىٰٓ أَبِيهِمْ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک

فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

دیا گیا ہے ف۱۵۲ تو ہمارے بھائی کو ہمارے پاس بھیج دیجئے کہ غلہ لائیں اور ہم ضرور اسکی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے

ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ

میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ

خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّٰحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَٰعَهُمْ

سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَٰعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِۦ

اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری

بِضَٰعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

پونجی کہ ہمیں واپس کر دی گئی اور ہم اپنے گھر کے لئے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ

بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُۥ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ

اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴ کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد

مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّآ ءَاتَوْهُ

نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَٰبَنِيَّ

کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸

فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی زلیخا نے عرض کیا اے صدیق مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیز مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکرہ پایا اور اس سے آپکے دو فرزند ہوئے افرائیم اور میشا اور مصر میں آپکی حکومت مضبوط ہوئی آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپکی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لئے غلوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اسکے لئے بہت وسیع اور عالی شان انبار خانے تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کئے جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اسکے خدم کیلئے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ قحط کی ابتداء کا وقت ہے پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے بازار خالی رہ گئے اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم دینار آپکے پاس آ گئے دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدے اور وہ تمام آپکے پاس آ گئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا چوتھے سال میں غلے کے لئے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام اراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انھوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلے خرید کر وقت گزارا ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپکی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپکے تابع ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن و مرد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے

خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری انکے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اسکی یہ جزا دی گئی ف۱۴۹ یعنی ملک و دولت و نبوت ف۱۴۳ اس حکایت
ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ و فضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت
دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اسکو کوئی حصہ نہیں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت تر مصیبت
میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تا مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط



کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ف۱۴۴ دیکھتے ہی۔

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ
ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹
وَ مَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ
میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا ف۱۶۰ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر
تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ
بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیئے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے
اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً
باپ نے حکم دیا تھا ف۱۶۱ وہ کچھ انہیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش
فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ
تھی جو اس نے پوری کرلی اور بےشک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ
اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ف۱۶۳ اس نے اپنے بھائی کو اپنے
اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا
پاس جگہ دی ف۱۶۴ کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ف۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا ف۱۶۶ پھر جب
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ
ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۶۷ پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا ف۱۶۸ پھر ایک منادی نے
مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّا ذَا
ندا کی اے قافلہ والو بےشک تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا
تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ
نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا بوجھ

ف۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور انکا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اسلئے انہوں نے آپکو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انہوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو

ع ۸ ۱۱ ۲

انہوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معمر صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا گیارھواں کہاں ہے کہا وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطر و مدارات سے انکی میزبانی فرمائی ف۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زاد سفر دے دیا

ف۱۴۷ یعنی بنیامین ف۱۴۸ اسکو لے آؤ تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا ف۱۴۹ جو انہوں نے قیمت میں دی تھی تا کہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مخفی طور پر ان کے پاس پہنچے تا کہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لئے انکی رغبت کا باعث بھی ہو
ف۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں ف۱۵۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے جاری وہ عزت و تکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں ف۱۵۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا ف۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا ف۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں ف۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ ف۱۵۶ اور اسکو لیکر آ نا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے ف۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۵۸ مصر میں ف۱۵۹ تا کہ نظر بد سے محفوظ رہو۔ نبی ﷺ کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت

یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اسلئے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہوکر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کی تدبیر و مناسب حیلہ انبیاء کا طریقہ ہیں اور اسکے ساتھ ہی آپ نے واقعہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں ف۱۶۰ یعنی جو مقصد ہے وہ تدبیر سے ٹل نہیں سکتی ف۱۶۱ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو انکا متفرق ہوکر داخل ہونا ف۱۶۲ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء کو علم دیتا ہے ف۱۶۳ اور انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر انھیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جابجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف علیہ السلام زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا۔

ف۱۶۴ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کروگے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب علیہ السلام کا فرزند اور راحیل کا نور نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ف۱۶۵ یوسف علیہ السلام نے ف۱۶۶ بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سنکر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہونگا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انھیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اسکے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ف۱۶۷ اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دیدیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا۔

ف۱۶۸ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مرصع کیا ہوا تھا اور اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھدیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جاچکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے انکے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انھوں نے اسکی جستجو کیلئے آدمی بھیجے ف۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے ف۱۷۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انھوں نے کہا کہ ف۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۷۲ یعنی بنیامین ف۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا ف۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ف۱۷۵ کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی ف۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ اسکے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور انکے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ف۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ف۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے

---

وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

اور میں اس کا ضامن ہوں · بولے خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا

اور نہ ہم چور ہیں · بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ف۱۶۹ · بولے

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اسکے بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

ہے ف۱۷۱ · تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی ف۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اسے

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ

اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱۷۳ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ف۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ

تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۱۷۶ ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۷ اور

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ

ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۱۷۸ بھائی بولے اگر یہ چوری کرے ف۱۷۹ تو بیشک اس سے پہلے

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ

اسکا بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی · جی میں کہا

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو · بولے اے عزیز اس کے ایک

لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو · بیشک ہم تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں

یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہونچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور ف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو۔



قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ

کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا ف۱۸۴ جب تو

اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ

ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جاکر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھائی بولا

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ

کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا اور اس سے

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ

پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ف۱۸۵

اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ

اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ

فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا

پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے

كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ

علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے

الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

جس میں ہم آئے اور ہم بے شک سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ

حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے

جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى

ف۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس

ف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا

ع ۹ / ۱۱ / ۳

یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع

ف۱۸۱ اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔

ف۱۸۲ اُن سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔

ف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔

ف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اسکے دوسرے کو لیں

ف۱۸۵ میرے پاس واپس آنے کی۔

ف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دیکر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔

ف۱۸۷ یعنی انکی طرف چوری کی نسبت کی گئی

ف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوے میں نکلا۔

ف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئیگی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا ف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو
ف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو ف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہونچ گیا۔

عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾
یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴ وہ غصہ کھاتا رہا

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ
جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا

اِلَی اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
ہوں ف۱۹۶ اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے

مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ
بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا
رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے

یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ
اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰

فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾
تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجئے ف۲۰۱ اور ہم پر خیرات کیجئے ف۲۰۲ بے شک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾
بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴

قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ ؗ قَدْ
بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک

ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہوگئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس روتے رہے اور احباب کے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا

ف۱۹۵ برادرانِ یوسف اپنے والد سے

ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں۔

ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا۔

ف۱۹۸ یہ سن کر برادران حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔

ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا۔

ف۲۰۰ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اثاث البیت کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔

ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے

ف۲۰۲ ناقص پونجی قبول کرکے ف۲۰۳ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم گوہر فشاں سے اشک رواں ہوگئے اور ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنوئیں میں گرانا بیچنا والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آگیا اور انہوں نے آپ کے گوہر دنداں کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بیشک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار
لَخٰطِـــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ
تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ
مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی
اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ
آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا
الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾
ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے
قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ
بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴
اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّىْٓ
اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ
جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگیے
اِنَّا كُنَّا خٰطِـــِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
بیشک ہم خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک وہی بخشنے والا

ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

ف۲۰۶ برادران حضرت یوسف علیہ السلام بطریق عذرخواہی۔

ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا۔

ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے۔

ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انھوں نے کہا آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا۔

ع ۱۰

ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا۔

ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے

ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں انکی وفات بھی ہو چکی ہوگی۔

ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انھوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستہ میں کھانے کے لیے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے

ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر فرمایا الحمد للہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام۔

ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کیلئے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل و اولاد کے بلانے کیلئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لیکر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ زرق برق سواروں سے صحرا پُر ہو رہا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آ رہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپکے سرور میں شرکت کیلئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجب کیفیت پیدا کردی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد و پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بالسلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپکے استقبال کیلئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اسکے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی يُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ
مہربان ہے ف۲۱۶ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا
ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَی
مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب
الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَایَ
ف۲۲۰ اس کے لئے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر
مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ
ہے ف۲۲۲ بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے
مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ
قید سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ
ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا
الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ
ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا
الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا
سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے اور
وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ
آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ غیب کی
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا
خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب انہوں نے

ف۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں ف۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ف۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ف۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے **مسئلہ** سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں ف۲۲۲ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا ف۲۲۳ اس موقع پر آپ نے کنویں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ف۲۲۴ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارض مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے

تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام میں لایا گیا، اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس ۱۴۵ سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیم امت کے لئے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لئے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیضیاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

ع ۱۱
۵



أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے ف۲۲۶ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو

بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

ایمان نہ لائیں گے اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ف۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو

لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ

نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں ف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ

ف۲۳۰ اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں اور اُن میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے

إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر شرک کرتے ہوئے ف۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب انہیں آکر

عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾

گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر نہ ہو

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ

تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں

اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾ وَمَا

رکھتے ہیں ف۲۳۳ اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے

أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ

تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے ف۲۳۵ جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ف۲۳۶

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

تو کیا یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ف۲۳۷

ف۲۲۶ یعنی برادران یوسف علیہ السلام کے ف۲۲۷ باوجود اس کے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔ (نفی العلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ف۲۲۸ قرآن شریف۔

ف۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ اُمتوں کے آثار مراد ہیں (مدارک)

ف۲۳۰ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

ف۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اُس کا شریک کرتے تھے ف۲۳۲ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید الٰہی اور دین اسلام کی دعوت دینا ف۲۳۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہیئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے گہرے تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اشاعت کے لئے برگزیدہ کیا ف۲۳۴ تمام عیوب و نقائص اور شریک و اضداد و انداد سے ف۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے ف۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا ف۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے۔

ف۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہیے کہ عذاب الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور باسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی (ابو السعود)۔



مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور بے شک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْــٴَـسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی ف۲۳۸ اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

کہا تھا ف۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا ف۲۴۰ اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے پھیرا

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ

نہیں جاتا بیشک ان کی خبروں سے ف۲۴۱ عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں ف۲۴۲

مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ

یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف۲۴۴ تصدیق ہے اور

وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورت رعد مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ حق ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

ف۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

بے ستونوں کے کہ تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج

ف۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں (مدارک وغیرہ)۔

ف۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچایا۔

ف۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی۔

ف۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے رحمت الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کر سکتی اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

ع ۱۲

ف۲۴۳ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنا لیا ہو کیونکہ اس کا اعجاز اس کے من اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے

ف۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتب الٰہیہ کی۔

---

ف۱ سورۂ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ اور وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا کے سوا باقی سب مکی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورہ مدنی ہے اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن ۸۵۵ کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن شریف کی ف۳ یعنی قرآن شریف ف۴ اس میں کچھ شبہ نہیں ف۵ یعنی مشرکین مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے انہوں نے خود بنایا اس آیت میں اس کا رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ف۶ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں (خازن و جمل)۔

وَالْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ
اور چاند کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل نشانیاں

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ
بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ
اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے

فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ
دھیان کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴ اور باغ ہیں

أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ
انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا
ہیں عقلمندوں کے لئے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم

كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ
مٹی ہو کر پھر نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں

وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ
جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں

ف۷ اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کے لیے وہ حسب حکم گردش میں ہیں۔

ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسمّٰی سے ان کے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک غایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کے لیے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطوء و حرکت کی مقدار خاص سے مقرر فرمائی ہے۔

ف۹ اپنی وحدانیت و کمال قدرت کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہست کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ۔

ف۱۲ سیاہ و سفید ترش و شیریں صغیر و کبیر بری و بستانی گرم و سرد تر و خشک وغیرہ

ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانع حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتیلا۔

ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لعب میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں

ف۱۶ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے ف۱۷ اور انہوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ف۱۸ روز قیامت۔

ف۱۹ مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے ف۲۲ جب عذاب فرمائے ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہرہ دیکھ کر



یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لئے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لئے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیئے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس نے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ
اگلوں کی سزائیں ہو چکیں ف۲۰ اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک
عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ
طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بیشک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور کافر کہتے ہیں
كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ
ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ
ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو
الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عَالِمُ
کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ
اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ
کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے
بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ
ف۲۹ آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت
مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا
کرتے ہیں ف۳۱ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی

ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انہیں عاجز و حیران کر دیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنا لانا بشری قوت کے امکان میں نہیں اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لئے اس کی طلب کردہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ

حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے ف۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف۳۴ وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا

ف۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اسے ڈالتا ہے جس پر

مَنْ یَّشَآءُ وَ هُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ

چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ

پکارنا سچا ہے ف۴۰ اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے

بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور

وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ

زمین میں ہیں خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام ف۴۵ تم فرماؤ

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے ف۲۵ تو مادہ ایک یا زیادہ وغیر ذالک ف۲۶ یعنی مدت میں کمی کا حمل جلد وضع ہو گا کس کا دیر میں حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی تام الخلقت اور ناقص الخلقت ہونا مراد ہے ف۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی ف۲۸ ہر نقص سے منزہ ف۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کئے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں ف۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔

ف۳۱ مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔

ف۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر۔

ف۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے

ف۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔

ف۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔

ف۳۶ گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔

ف۳۷ یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

ف۳۸ صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) ف۳۹ شان نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا اکفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اس کے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرکے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ بتعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی

اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہوگیا انہوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آ کر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آجاتا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اکْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی)۔

ف۴۲ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہنا، یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے ف۴۳ معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ ف۴۴ تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنوئیں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئیگا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانیوالے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ انکی حاجت کا شعور نہ وہ انکے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں ف۴۵ جیسے کہ مومن۔ ف۴۶ جیسے کہ منافق و کافر۔ ف۴۷ انکی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی فہم پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ف۴۸ کیونکہ اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں، اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنے کے اسکے معترف ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ف۴۹ یعنی بت جب انکی یہ بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے ف۵۰ یعنی کافر و مومن ف۵۱ یعنی کفر و ایمان ف۵۲ اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہوگیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں انہوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے ف۵۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ ف۵۲ سب اسکے تحت قدرت و اختیار ہیں ف۵۳ جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ ف۵۴ برتن وغیرہ ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حق سے اونچا ہو جائے

دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ

وہ حمایتی بنا لیے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں کر سکتے ہیں ف۴۷ تم فرماؤ کیا

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬

برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا ف۴۸ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اجالا ف۴۹

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ

کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انہیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ

ف۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۵۲ اس نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں ف۵۳ گہنا یا اور اسباب ف۵۴

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ

بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق و باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ

فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ

تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ

اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ

ف۵۶ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا

مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق مثل شے اور جوہر صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے ف۵۶ یعنی جنت ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر ہر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں ۔



مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ

اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دیدیتے یہی ہیں جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ

ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِیْنَ

سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ

یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ

کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ

الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَ الَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنہوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی

وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے

السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا

ٹالتے ہیں ف۶۶ انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور جو لائق ہوں ف۶۷ ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ف۶۸ اور فرشتے ف۶۹

یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ہر دروازے سے ان پر ف۷۰ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ

(جلالین و خازن) ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اسکے مطابق عمل کرتا ہے۔

ف۶۰ حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اسکے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔

ع ۱۱

ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں

ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اسی میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث اس باب میں وارد ہیں۔

ف۶۳ اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں۔

ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے۔

ف۶۵ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔

ف۶۶ بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب ان سے پیوند قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں ف۶۷ یعنی مومن ہوں ف۶۸ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لئے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا ف۶۹ ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں لیکر جنت کے ف۷۰ بطریق تحیت و تکریم۔

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف۶۱

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے اور

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۶۲ ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ بُرا گھر ف۶۳

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور ف۶۴ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے ف۶۵

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اُتری تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

ف۶۶ اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ

یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۶۷ وہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ف۶۸ اسی طرح ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ

تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے اُمتیں ہو گزریں ف۶۹ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ف۷۰

ع ۳ ۸ ۹

ف۶۱ اور اس کو قبول کر لینے۔

ف۶۲ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔

ف۶۳ یعنی جہنم۔

ف۶۴ جس کے لئے چاہے۔

ف۶۵ اور شکر گزار نہ ہوئے۔

مسئلہ: دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔

ف۶۶ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے

ف۶۷ اس کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لیکر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

ف۶۸ طوبیٰ بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایوان معلیٰ میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غرفہ اور قصر میں اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوے اس میں پھلے ہیں اس کی بیخ سے کافور و سلسبیل کی نہریں رواں ہیں ف۶۹ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ف۷۰ وہ کتاب عظیم۔

ف۸۱ شانِ نزول قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھوائیے اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۲ یہی جگہ ہے ف۸۳ شانِ نزول کفارِ قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لئے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمے جاری کیجئے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھا دیئے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دیجئے اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آ چکے اور شکوک و اوہام کی تمام راہیں بند کر دی گئیں دین کی حقانیت روز روشن سے زیادہ واضح ہو چکی ان جلی برہانوں کے باوجود جو لوگ مکر گئے حق کے معترف نہ ہوئے ظاہر ہو گیا کہ وہ معاند ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبول حق کی کیا امید کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات و بینات واضحہ سے اعراض مشاہدہ کر کے بھی ان سے قبول حق کی امید رکھی جا سکتی ہے البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالٰی انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سلب فرما لے



الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ هُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ

جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا

سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ

جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ

نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵ کہ اللہ چاہتا

لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ

تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ کے لئے یہ سخت دھمک

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى یَاْتِیَ

پہنچتی رہے گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ اللہ کا

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

وعدہ آئے ف۸۹ بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ

کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآىٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

کیسا تھا تو کیا وہ جو ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی

اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں

ع ۵ ۱۰

اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دار الابتلاء والامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں کبھی لٹنے میں کبھی مارے جانے میں کبھی قید میں ف۸۸ اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر پہنچیں گے ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح و نصرت اور اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روز قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی ف۹۰ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالٰی اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر و استہزاء سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہو ف۹۱ اور دنیا میں انہیں قحط و قتل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب جہنم ہے ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالٰی کیا وہ ان بتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور ہیں ف۹۳ وہ ہیں کون

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یوں ہی اوپری بات ف۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا

مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف۹۶ اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ٣٣ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

کرنے والا نہیں انہیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف۹۷ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے

اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ

سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لئے جس کا

الْمُتَّقُوْنَؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَاؕ تِلْكَ

وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اسکا سایہ ف۹۸ ڈر والوں

عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ٣٥ وَ الَّذِیْنَ

کا تو یہ انجام ہے ف۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ

ہم نے کتاب دی ف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں ف۱۰۱

مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ

کچھ وہ ہیں کہ اسکے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤں میں

بِهٖؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ٣٦ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا

عَرَبِیًّاؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

ف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ف۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

ف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل محض ہے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہذا اس کے لئے شریک ہونا باطل و غلط۔

ف۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں۔

ف۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے

ف۹۷ قتل و قید کا۔

ف۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے۔

ف۹۹ یعنی تقویٰ والوں کے لئے جنت ہے۔

ف۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصاریٰ۔

ف۱۰۱ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کی ہیں۔

ف۱۰۲ اس میں کیا بات قابل انکار ہے کیوں نہیں مانتے۔

ف۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن کریم کو حکم اس لئے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لئے اس کا نام حکم رکھا ف۱۰۴ یعنی کافروں کی جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں۔

وف۱۰۵ شان نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ
آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ



بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں
لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور
پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح
کرتے تھے اُن کے بھی بیبیاں اور
بچے تھے۔
ع ۵ ٦ ١١

مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
بھیجے اور ان کے لئے بی بیاں وف۱۰۵ اور بچے کئے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ
کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے وف۱۰۶ اللہ جو چاہے

مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ
مٹاتا اور ثابت کرتا ہے وف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے وف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمہیں دکھادیں

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
کوئی وعدہ وف۱۰۹ جو انہیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی وف۱۱۰ اپنے پاس بلائیں تو بہرحال تم پر تو صرف پہنچانا

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
ہے اور حساب لینا وف۱۱۱ ہمارا ذمہ وف۱۱۲ کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے اُن کی آبادی گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ
آرہے ہیں وف۱۱۳ اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں وف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں

الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ
لگتی اور ان سے اگلے وف۱۱۵ فریب کرچکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے وف۱۱۶

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى
جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے وف۱۱۷ اور اب جاننا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے پچھلا گھر

الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
وف۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ اللہ گواہ

وف۱۰۶ اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہو سکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور۔

وف۱۰۷ سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندہ کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔

وف۱۰۸ جس کو اس نے ازل میں لکھا یہ علم الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

وف۱۰۹ عذاب کا۔

وف۱۱۰ ہم تمہیں۔

وف۱۱۱ اور اعمال کی جزا دینا۔

وف۱۱۲ تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔

وف۱۱۳ اور زمین شرک کی وسعت دمبدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے وف۱۱۴ اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چوں و چرا یا تغیر و تبدیل کر سکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے وف۱۱۵ یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ وف۱۱۶ بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ وف۱۱۷ ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک اس کی جزا مقرر ہے وف۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحت آخرت مومنین کے لئے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لئے ہے۔

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝٤٣

کافی ہے مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ٥٢ رُكُوْعَاتُهَا ٧

سورت ابراہیم کی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — باون آیات اور سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے میں لاؤ

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝١ اللّٰهِ الَّذِيْ

ف۵ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝٢ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

عذاب سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِيْ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝٣ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۗ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

کہ وہ انہیں صاف بتائے ف۱۱ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

اور وہی عزت حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲

---

ف۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی ف۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔

ع ۶ ۱۴ ف۱ سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا اور اس کے بعد والی آیت کے اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن شریف۔

ف۳ کفر و ضلالت و جہل و غوایت کی۔

ف۴ ایمان کے۔

ف۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر۔

ف۶ یعنی دین اسلام۔

ف۷ وہ سب کا خالق و مالک ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔

ف۸ اور لوگوں کو دین الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔

ف۹ کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

ف۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔

ف۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قومہ کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے ف۱۲ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے۔

ف۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۱۴ قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں فرمائیں مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے من و سلوٰی اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے



أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ ۙ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ

دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اُجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

ف۱۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ

نے اپنی قوم سے کہا ف۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں

اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

سے نجات دی جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۶﴾

اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور اس میں ف۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا ف۱۷ اور اگر ناشکری

اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ﴿۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ

کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں

فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا

سب کافر ہو جاؤ ف۱۸ تو بیشک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﳛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ

جو تم سے پہلے تھی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد

بَعْدِهِمْ ؕۛ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ف۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۰

ع ۶ ۱۳

ف۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے۔

ف۱۶ یعنی نجات دینے میں۔

ف۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے ف۱۸ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے ف۱۹ کتنے تھے ف۲۰ اور انہوں نے معجزات دکھائے۔

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

تو وہ اپنے ہاتھ ف۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے ف۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور جس راہ ف۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کیا اللہ میں شک ہے ف۲۴ آسمان اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ف۲۵ کہ تمہارے کچھ

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ

گناہ بخشے ف۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ

پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰ ہم ہیں

نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱

عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں

اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَ

ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھا دیں ف۳۴ اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور

---

ف۲۱ شدت غیظ سے۔

ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔

ف۲۳ یعنی توحید و ایمان۔

ف۲۴ کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں

ف۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف۔

ف۲۶ جب تم ایمان لے آؤ اس لئے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لئے کچھ گناہ فرمایا۔

ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔

ف۲۸ یعنی بت پرستی سے۔

ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجود یکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انھوں نے نئی سند مانگی اور پیش کیے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ ہم واقعی انسان ہیں۔

ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔

ف۳۲ وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے۔

ف۳۳ ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہو گا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے۔

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کافروں نے اپنے رسولوں سے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین وسے ۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

ان کے بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس کے لئے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور

وَعِيْدِ ۝۱۴ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۱۵ مِّنْ وَّرَآئِهٖ

میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور انہوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹

جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ

جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝۱۷ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲

اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا

عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

یہی ہے دور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

---

ف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرمادئے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔

ع ۲ / ۱۴

ف۳۵ یعنی اپنے دیار۔

ف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی کا ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔

ف۳۷ قیامت کے دن۔

ف۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالٰی سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالٰی سے۔

ف۳۹ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص کی کوئی سبیل نہ رہی۔

ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)۔

ف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (نعوذ باللہ من عذاب النار ومن غضب الجبار)۔

ف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے۔

ف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزا منتشر ہوگئے اور اس میں کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سب برباد اور باطل ہوگئے۔

ف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث نہیں ہے ف۴۵ معدوم کر دے ف۴۶ بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے ف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا ف۴۸ روز قیامت ف۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا۔



السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ف۴۴ اگر چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق

جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

لے آئے ف۴۶ اور یہ ف۴۷ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

تو جو کمزور تھے ف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ف۵۱ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

کرتا تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں

مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ع ۳ ۹ ۱۵

پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

دیا تھا ف۵۴ اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

نہ تھا ف۵۶ مگر یہی کہ میں نے تم کو ف۵۷ بلایا تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود

اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ

اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے

بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لئے دردناک

ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں ف۵۱ یہ کلام ان کا توبیخ و عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں۔

ف۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لئے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچسو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچسو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ۔

ف۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ

ف۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا۔

ف۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ۔

ف۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی

ف۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف۔

ف۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آ گئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۵۹ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۶۰ اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن)۔

ف۹۱ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے ف۹۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۹۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اسکی جڑ قلبِ مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہونچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اسکے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اسکی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اسکا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا



اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ باغوں میں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا
سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
اکرام سلام ہے ف۹۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۹۲ جیسے پاکیزہ درخت
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ
جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے
حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
رب کے حکم سے ف۹۳ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۟اجْتُثَّتْ
ف۹۴ اور گندی بات ف۹۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۹۶ کہ زمین کے اوپر
مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں ف۹۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
حق بات ف۹۸ پر دنیا کی زندگی میں ف۹۹ اور آخرت میں ف۱۰۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے
الظّٰلِمِيْنَ ۙ۫ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ
ف۱۰۱ اور اللہ جو چاہے کرے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت
اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ
ناشکری سے بدل دی ف۱۰۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اسکے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری

وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لئے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔

ف۹۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزیں ہو جاتے ہیں۔

ف۹۵ یعنی کفری کلام۔

ف۹۶ مثل اندرائن کے جس کا مزہ کڑوا بو ناگوار یا مثل لہسن کے بدبودار۔

ف۹۷ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اسکی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اسکی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندئ قبول پر پہونچ سکے۔

ف۹۸ یعنی کلمۂ ایمان۔

ف۹۹ کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہِ حق و دینِ قویم سے نہیں ہٹتے حتی کہ انکی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

ع ۴ ۱۶

ف۱۰۰ یعنی قبر میں کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں کہ انکی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول پھر اسکی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ف۱۰۱ وہ قبر میں منکر نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اسکو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں (اعاذنا اللہ تعالیٰ من عذاب القبر وثبتنا علی الایمان) ف۱۰۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جسکی شکرگزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور انکی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمتِ جلیلہ کا شکر بجا لاتے اور انکا اتباع

کرکے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دارالہلاک میں پہنچایا۔



الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا

ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے و۷۳ کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ و۷۴ کچھ برت لو

فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

کہ تمہارا انجام آگ ہے و۷۵ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ

رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جس میں نہ سوداگری ہوگی و۷۶ نہ یارانہ و۷۷ اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ

اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے و۷۸ اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں و۷۹ اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں و۸۰ اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے و۸۱

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے و۸۲ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ

و۸۳ کو امان والا کردے و۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا و۸۵ اے میرے رب بیشک

---

و۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا۔

و۷۴ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو

و۷۵ آخرت میں۔

و۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جاسکے۔

و۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔

و۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ۔

و۷۹ کہ ان سے کام لو۔

و۸۰ ہمیشہ نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو۔

و۸۱ آرام اور کام کے لیے۔

و۸۲ کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کرکے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے۔

ع ۵
۱۷

و۸۳ مکہ مکرمہ۔

و۸۴ کہ قرب قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہوسکا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے

و۸۵ انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الٰہی میں تواضع و اظہار احتیاج کے لیے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں۔

ف۸۶ یعنی انکی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انھیں پوجنے لگے ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرمائے ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل ہیں علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انھیں رشک پیدا ہوا اور انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور انکے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک



اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَ مَنْ

بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷ وہ تو میرا ہے اور جس نے

عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے میرے رب اس لیے کہ وہ ف۹۰ نماز

فَاجْعَلْ اَفْـٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ

قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ف۹۱ اور انھیں کچھ پھل کھانے کو

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُؕ

دے ف۹۲ شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے

وَ مَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں ف۹۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَؕ اِنَّ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیئے بیشک

رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ

میرا رب دعا سننے والا ہے اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ف۹۴

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ

اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن

الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۬ؕ اِنَّمَا

حساب قائم ہوگا اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ف۹۶ انھیں

اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انھیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انھیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انھوں نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے

ع ۶ ۷ ۱۸

تو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لئے ہے کہ آپ مدارج کمال میں دمبدم ترقی پر ہیں ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور انکی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس ف۹۱ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں کھنچیں اس میں ایمانداروں کے لئے یہ دعا ہے کہ انھیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذریت کے لئے یہ کہ وہ زیارت کے لئے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں غرض یہ دعا دینی و دنیوی برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انھیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انھوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا

میں یہی فرمایا ف۹۲ اسی کا ثمرہ ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف وصیف و شتاء کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں ف۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی
تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا ف۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہونگے اس لئے بعض ذریت کے واسطے
نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی ف۹۵ بشرط ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں ف۹۶ اسمیں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا۔
ف۹۷ ہول و دہشت سے ف۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں موقف محشر کی طرف بلائیں گے ف۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں ف۱۰۰ شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل



يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لئے جس میں ف۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنذِرِ
ف۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں ف۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ف۱۰۰ اور لوگوں
النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
کو اس دن سے ڈراؤ ف۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم ف۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ف۱۰۳
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا
مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ف۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ف۱۰۵ تو کیا تم پہلے ف۱۰۶ قسم نہ کھا چکے
أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ
تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ف۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنہوں
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
نے اپنا برا کیا تھا ف۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں
لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن
دے کر بتا دیا ف۱۱۰ اور بیشک وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں چلے ف۱۱۲ اور ان کا داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ
داؤں کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف
رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
کریگا ف۱۱۴ بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا
وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ
اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے

سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جا سکیں گے معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہونگے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے۔
ف۱۰۱ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ
ف۱۰۲ یعنی کافر۔
ف۱۰۳ دنیا میں واپس بھیج دے اور۔
ف۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں۔
ف۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہو چکے ان کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا۔
ف۱۰۶ دنیا میں۔
ف۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا۔
ف۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔
ف۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کے منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھکر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔
ف۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔
ف۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
ف۱۱۲ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔
ف۱۱۳ یعنی آیات الٰہی اور احکام شرع مصطفیٰ جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کریگا اور اپنے رسول
کی نصرت فرمائیگا ان کے دین کو غالب کریگا ان کے دشمنوں کو ہلاک کریگا ف۱۱۵ اس دن سے روز قیامت مراد ہے ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ ان
کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائیگی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ
رہیگا اور آفتاب ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہونگی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائیگی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی
کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مختلف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے
اور وجہ جمع یہ ہے کہ اول تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اسمیں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ

کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ف۱۱۹ ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ

الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا

دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لئے کہ وہ

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لئے کہ عقل والے نصیحت مانیں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

سورت حجر مکی ہے اس میں ننانوے آیات اور چھ رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انہیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

اور برتیں ف۴ اور امید ف۵ انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ اور جو بستی ہم نے

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ﴿۴﴾ مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ

ہلاک کی اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے آگے

أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿۵﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

نہ بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن

ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے۔
ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائیگی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔
ف۱۲۱ قرآن شریف۔
ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔

ع ۱۱

ف۱ سورۂ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں چھ سو چون کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔
ف۲ یہ آرزوئیں یا وقت نزع عذاب دیکھکر ہونگی جب کافر کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد اور ہول اور اپنا انجام و مآل دیکھکر زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر بار آرزوئیں کریں گے کہ۔
ف۳ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
ف۴ دنیا کی لذتیں۔
ف۵ تنعم و تلذذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔
ف۶ اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذات دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے ف۷ لوح محفوظ میں اسی معین وقت پر وہ ہلاک ہوئی ف۸ کفار مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں ف۱۱ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دئے جائیں ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار مکہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کہیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانے سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے۔ ف۱۵ یعنی مشرکین مکہ۔ ف۱۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر۔ ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لئے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہو تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہو گا ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ف۲۰ ستاروں سے ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دئے گئے۔



الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اترا بے شک تم مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم

الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا

سچے ہو ف۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انہیں

مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَ

مہلت نہ ملے ف۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

بے شک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۵

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

کے دلوں میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٤

اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٥ ع ۱۵

جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۸

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٦ وَحَفِظْنٰهَا

اور بے شک ہم نے آسمان میں برج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝١٧ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ

ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے

ف۲۲ شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے۔
ف۲۴ غلے پھل وغیرہ ف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ ف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو ف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں ف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجود کہ تمہیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیمہ ہے ف۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونیوالی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک ضائع ہو جائیگی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔



شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ
روشن شعلہ ف۲۲ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳
وَأَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا
اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی اور تمہارے لئے اس میں
مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا
روزیاں کر دیں ف۲۴ اور وہ کر دئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
خزانے نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں
لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ أَنْتُمْ لَهٗ
بادلوں کو بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے
بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ
خزانچی نہیں ف۲۸ اور بے شک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بیشک
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ
ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بیشک
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائیگا ف۳۱ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے آدمی کو ف۳۲
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۳ اور جن کو اس سے پہلے بنایا
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے

ف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امت محمدیہ سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔
شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا اژدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔
ع ۲ ۱۰
ف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔
ف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی ف۳۳ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔
ف۳۴ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کیلئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳۷ فرمایا اے ابلیس

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بُو دار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم وقت

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

زمین میں بھلاوے دونگا ف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو ف۴۲ بے راہ کرونگا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ

بندے ہیں ف۴۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے۔ بے شک

ف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرمادوں

ف۳۶ کی تحیت و تعظیم۔

ف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے۔

ف۳۸ کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی یہ سن کر شیطان۔

ف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مریگا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ۔

ف۴۰ جس میں تمام خلق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لئے نہیں بلکہ اس کی بلا و شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لئے ہے یہ سن کر شیطان

ف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔

ف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر۔

ف۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لئے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا۔

عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
میرے ف۴۴ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ
الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ
دیں ف۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ف۴۶ اس کے سات دروازے
اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ
ہیں ف۴۷ ہر دروازے کے لئے اُن میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۴۸ بیشک ڈر والے باغوں اور چشموں
جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ
میں ہیں ف۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور ہم نے ان کے سینوں میں
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ
جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر روبرو بیٹھے نہ انہیں اس میں کچھ
فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ
تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں کو کہ بیشک میں
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾
ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔
وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا
اور انہیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا ف۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۵۶
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ
کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ف۵۷ انہوں نے کہا ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے
عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ فَبِمَ
ہیں ف۵۸ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر

ع ۳ ۱۹ ۴

ف۴۴ ایماندار۔
ف۴۵ یعنی جو کافر تیرے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں
ف۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا۔
ف۴۷ یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم، لظٰی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔
ف۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک درکہ معین ہے۔
ف۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ
ف۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔
ف۵۱ دنیا میں۔
ف۵۲ اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ
ف۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انہیں میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں اس میں روافض کا رد ہے
ف۵۴ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ف۵۵ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے ف۵۶ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجا لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے ف۵۷ اس لئے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔

تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾

بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۶۲ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳

اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ

مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے ف۶۵ تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾

تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

کرتے تھے ف۶۹ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ

باہر جائیے اور آپ اُن کے پیچھے چلیے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے

تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

چلے جائیے ف۷۱ اور ہم نے اُسے اس حکم کا فیصلہ سنادیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائیگی

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ

ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳ خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا

---

ف۵۸ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۵۹ یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب وغریب ہے کس طرح اولاد ہوگی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائیگا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے

ف۶۰ قضائے الٰہی اس پر جاری ہوچکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے

ف۶۱ یعنی میں اسکی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے

ف۶۲ اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لئے تم بھیجے گئے ہو۔

ع ۴ ۱۶

ف۶۳ یعنی قوم لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں۔

ف۶۴ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔

ف۶۵ اپنے کفر کے سبب۔

ف۶۶ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم اُن کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے

ف۶۷ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو فرشتوں نے۔

ف۶۸ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے۔

ف۶۹ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔

ف۷۰ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔

ف۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملک شام کو جانے کا تھا۔

ف۷۲ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کردی جائے گی ف۷۳ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوب صورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادہ فاسد و بہ نیت ناپاک۔

هٰۤؤُلَآءِ ضَیۡفِیۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ لَا تُخۡزُوۡنِ ﴿۶۹﴾
یہ میرے مہمان ہیں ف۷۳ مجھے فضیحت نہ کرو ف۷۴ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ف۷۵

قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ نَنۡہَکَ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ ہٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیۡۤ اِنۡ
بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر

کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمۡرُکَ اِنَّہُمۡ لَفِیۡ سَکۡرَتِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ
تمہیں کرنا ہے ف۷۶ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۷ بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں تو دن نکلتے

الصَّیۡحَۃُ مُشۡرِقِیۡنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِیَہَا سَافِلَہَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ
انہیں چنگھاڑ نے آلیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا ف۸۰ اور ان پر

حِجَارَۃً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِیۡنَ ﴿۷۵﴾
کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے

وَ اِنَّہَا لَبِسَبِیۡلٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۷۷﴾
اور بیشک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے ف۸۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو

وَ اِنۡ کَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ لَظٰلِمِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ ۘ وَ
اور بے شک جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۸۳ اور

اِنَّہُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۷۹﴾ وَ لَقَدۡ کَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۸۰﴾
بیشک دونوں بستیاں ف۸۴ کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۸۵ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۶

وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ اٰیٰتِنَا فَکَانُوۡا عَنۡہَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ کَانُوۡا یَنۡحِتُوۡنَ
اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر

مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ الصَّیۡحَۃُ مُصۡبِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾
تراشتے تھے بے خوف ف۸۹ تو انہیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آلیا ف۹۰

وقف لازم

ع ۵

ف۷۳ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کرکے ف۷۴ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے ف۷۵ ان کے ساتھ برا ارادہ کرکے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے ف۷۶ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔ ف۷۷ اور مخلوق الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔

ف۷۹ یعنی ہولناک آواز نے۔

ف۸۰ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کرکے زمین پر ڈال دیا۔

ف۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔

ف۸۲ یعنی کافر تھے ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا

ف۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا

ف۸۴ یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے۔

ف۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہل مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔

ف۸۶ حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم ثمود رہتے تھے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے ف۸۷ کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لئے ہماری نشانیاں تھیں ف۸۸ اور ایمان نہ لائے۔

ف۸۹ کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہوسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی ف۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (٨٤) وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ف٩١ اور ہم نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے ف٩٢ تو تم اچھی طرح

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ (٨٥) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ (٨٦) وَلَقَدْ

درگزر کرو ف٩٣ بیشک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف٩٤ اور بے شک

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (٨٧) لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف٩٥ اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے دی ف٩٦ اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف٩٧

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (٨٨) وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ

اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پروں میں لے لو ف٩٨ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا

الْمُبِيْنُ (٨٩) كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ (٩٠) الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

(اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی

عِضِيْنَ (٩١) فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (٩٢) عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٩٣) الربع

کرلیا ف٩٩ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف١٠٠ جو کچھ وہ کرتے تھے ف١٠١

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (٩٤) اِنَّا كَفَيْنٰكَ

تو علانیہ کہدو جس بات کا تمہیں حکم ہے ف١٠٢ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف١٠٣ بیشک ان ہنسنے

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (٩٥) الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف١٠٤ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب جان

ف٩١ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔

ف٩٢ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔

ف٩٣ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہوگیا۔

ف٩٤ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔

ف٩٥ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔

ف٩٦ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہوگیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔

ف٩٧ کہ وہ ایمان نہ لائے۔

ف٩٨ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔

ف٩٩ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال

يَعْلَمُوْنَ ۝٩٦ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝٩٧

جان جائیں گے ف۱۰۰ اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۱

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝٩٨ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۲ اور مرتے دم تک

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝٩٩

اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

## سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نحل مکی ہے اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اُسے ان شریکوں سے ف۳

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴

اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اُس نے آسمان اور

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

زمین بجا بنائے ف۶ وہ ان کے شرک سے برتر ہے (اس نے) آدمی کو ایک نتھری

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ

بوند سے بنایا ف۷ تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے

فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

گرم لباس اور منفعتیں ہیں ف۸ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو

---

ہیں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں کوئی کہتا وہ کذاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔

ف۱۰۰ روزِ قیامت۔

ف۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔

ف۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبیدہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔

# بسلسلۂ صفحاتِ گذشتہ

ف۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو ف۱۰۴ کفار قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کر دے ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کف پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۱۰۵ اپنا انجام کار ف۱۰۶ اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے ف۱۰۷ کہ خدا پرستوں کے لئے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

---

ف۱ سورہ نحل مکیہ ہے مگر آیت فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ ۱۶ رکوع اور ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس ۲۸۴۰ کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں ف۲ شان نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب و استہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ ف۳ وہ واحد لاشریک لہٗ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ف۴ اور انہیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ف۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں ف۷ یعنی منی سے جس میں نہ حس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت و طاقت عطا کی شان نزول یہ آیت ابی بن ابی خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالےٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا ف۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو۔

---

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ

واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ اس

تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾

تک نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کریگا ف۱۰

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ

جسکی تمھیں خبر نہیں ف۱۱ اور بیچ کی راہ ف۱۲ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ ٹیڑھی ہے ف۱۳ اور چاہتا تو

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ

تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۴ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا

شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ

پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۱۵ اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا

وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي

ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ف۱۶ بیشک اس میں

ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لئے مسخر کئے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا

میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو ف۱۸ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ

---

ف۹ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لئے یہ چیزیں پیدا کیں۔

ف۱۰ ایسی عجیب و غریب چیزیں۔

ف۱۱ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دخانی جہاز ریلیں موٹر ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی اور برقی مشینیں خبر رسانی و نشر صوت کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اسکو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔

ف۱۲ یعنی صراط مستقیم اور دین اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔ ع

ف۱۳ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکتا کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔

ف۱۴ راہ راست پر۔

ف۱۵ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ۔

ف۱۶ مختلف صورت و رنگ مزے بو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔

ف۱۷ اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی۔

ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کرکے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار۔

أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِي
ف١٩ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا ف٢٠ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ف٢١ اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے
تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ
پہنتے ہو ف٢٢ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ
اور کہیں احسان مانو اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے ف٢٣ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے
وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ
اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف٢٤ اور علامتیں ف٢٥ اور ستارے سے وہ
يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾
راہ پاتے ہیں ف٢٦ تو کیا جو بنائے ف٢٧ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف٢٨ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے
وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾
اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے ف٢٩ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف٣٠
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
اور اللہ جانتا ہے ف٣١ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف٣٢
دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ
وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف٣٣ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف٣٤ مردے ہیں ف٣٥
أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ
زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ف٣٦ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف٣٧

ف١٩ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔
ف٢٠ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔
ف٢١ یعنی مچھلی۔
ف٢٢ یعنی گوہر و مرجان۔
ف٢٣ بھاری پہاڑوں کے۔
ف٢٤ اپنے مقاصد کی طرف۔
ف٢٥ بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے۔
ف٢٦ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے
ف٢٧ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔
ف٢٨ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے
ف٢٩ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہوسکو۔
ف٣٠ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا۔
ف٣١ تمہارے تمام اقوال و افعال۔
ف٣٢ یعنی بتوں کو۔
ف٣٣ بنائیں کیا کہ۔
ف٣٤ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ۔
ع ٢ ١٢ ٨
ف٣٥ بے جان۔
ف٣٦ تو ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہوسکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا کہ
ف٣٧ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ
تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں ف۳۸ اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
مغرور ہیں ف۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ
بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا اور جب ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب

رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ
نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے

الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا
اٹھائیں اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ

يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ
اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴ فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چنائی کو

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ
کی انہیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴۷ علم والے ف۴۸ کہیں گے

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
آج ساری رسوائی اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے وہ کہ فرشتے ان کی

ع ۳ / ۹

ف۳۸ وحدانیت کے۔

ف۳۹ کہ حق ظاہر ہوجانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

ف۴۰ یہ لوگ ان سے دریافت کریں کہ۔

ف۴۱ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو

ف۴۲ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کرلی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے۔

ف۴۳ گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے۔

ف۴۴ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ۔

ف۴۵ یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہونچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہوگئے ف۴۶ جو تم نے گھڑلیے تھے اور ف۴۷ مسلمانوں سے ف۴۸ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۴۹ یعنی عذاب۔

ف۴۹ یعنی کفر میں مبتلا تھے ف۵۰ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۱ اس پر فرشتے کہیں گے ف۵۲ لہذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں ف۵۳ یعنی ایمانداروں
ف۵۴ یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے شان نزول قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی وظائف کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لئے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا ف۵۵ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔

ف۵۶ یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔

ف۵۷ دار آخرت۔

ف۵۸ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔



الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ
جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۴۹ اب صلح ڈالیں گے ف۵۰ کہ ہم تو کچھ
سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
برائی نہ کرتے تھے ف۵۱ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک تھے ف۵۲ اب جہنم کے دروازوں
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ
میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
سے کہا گیا ف۵۳ تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۴ جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ
کی ف۵۵ ان کے لئے بھلائی ہے ف۵۶ اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۷ کیا ہی
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں ملے گا
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ
جو چاہیں ف۵۸ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی
تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا
جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۵۹ یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف۶۰ جنت میں
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
جاؤ بدلہ اپنے کئے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۶۱ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
آئیں ف۶۲ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف۶۳ ان سے اگلوں نے ایسا ہی کیا ف۶۴

ف۵۹ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامن عمل میلا نہیں ہوتا قبض روح کے وقت ان کو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں (خازن) ف۶۰ مروی ہے کہ قریب موت بندہ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا ف۶۱ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں ف۶۲ ان کی ارواح قبض کرنے ف۶۳ دنیا میں یا روز قیامت ف۶۴ یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣

اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی وف۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں وف۶۷ اور انہیں گھیر لیا اس وف۶۸ نے جس پر

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤ وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا

ہنستے تھے اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

پوجتے نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی

مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

چیز حرام ٹھہراتے وف۶۹ ایسا ہی ان سے اگلوں نے کیا وف۷۰ تو رسولوں پر کیا

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝٣٥ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

ہے مگر صاف پہنچا دینا وف۷۱ اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا وف۷۲

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى

کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان وف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی وف۷۴

اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری وف۷۵ تو زمین میں چل پھر کر

فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝٣٦ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا وف۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

حرص کرو وف۷۷ تو بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی

---

ف۶۶ کفر اختیار کر کے۔

ف۶۷ اور انھوں نے اپنے اعمالِ خبیثہ کی سزا پائی۔

ف۶۸ عذاب۔

ف۶۹ مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ع ۴ ۹ ۱۰

ف۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔

ف۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔

ف۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں۔

ف۷۳ اُمتوں۔

ف۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۷۵ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

ف۷۶ جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور اُن کے شہر ویران کئے اُجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی اُن کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔

ف۷۷ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالیکہ یہ لوگ اُن میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور اُن کی شقاوت ازلی ہے۔

نٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
مددگار نہیں اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
اٹھائے گا ف۷۸ ہاں کیوں نہیں ف۷۹ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۸۰

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اس لئے کہ انہیں صاف بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے ف۸۱ اور اس لئے کہ کافر جان لیں

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
کہ وہ جھوٹے تھے ف۸۲ جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
ہو جاتی ہے ف۸۳ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ف۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ف۸۵ اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾
کسی طرح لوگ جانتے ف۸۶ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۸۷ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ف۸۸

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ
اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ف۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ
اگر تمہیں علم نہیں ف۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر ف۹۱ اور اے محبوب ہم نے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾
تمہاری طرف یہ یادگار اتاری ف۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ف۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں

ع ۶ ۱۱ ۵

ف۷۸ شان نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دوران گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا۔

ف۷۹ یعنی ضرور اٹھائے گا۔

ف۸۰ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مردوں کو اٹھائے گا

ف۸۱ یعنی مردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔

ف۸۲ اور مردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔

ف۸۳ تو ہمیں مردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار۔

ف۸۴ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شان نزول قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے

ف۸۵ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دار الہجرت بنایا۔

ف۸۶ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔

ف۸۷ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

ف۸۸ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لئے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے

ف۸۹ شان نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا

ف۹۰ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفا علماء سے دریافت کرنا ہے لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دیں گے کہ سنت الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا

ف۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو **مسئلہ** اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے

ف۹۲ یعنی قرآن شریف

ف۹۳ حکم۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں ف۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

ف۹۵ یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نہ ہو ف۹۶ یا انہیں چلتے پھرتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

ف۹۷ پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۹۸ یا انہیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ

بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹۹ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں ف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے

دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

حضور ذلیل ہیں ف۱۰۲ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ

ہے ف۱۰۳ اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا

رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ

خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے

اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

فرما دیا دو خدا نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے

فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ

ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری

السجدۃ

ع ۶ / ۱۰ / ۱۲

ف۹۴ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفارِ مکّہ۔

ف۹۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔

ف۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔

ف۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں۔

ف۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔

ف۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۱۰۰ سایہ دار۔

ف۱۰۱ صبح اور شام۔

ف۱۰۲ خوار و عاجز مطیع و مسخر۔

ف۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسبِ حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ سجدۂ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدۂ انقیاد و خضوع۔

ف۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔

ف۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے

ف۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

وَاصِبًا ؕ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈروگے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

تمہیں تکلیف پہونچتی ہے ف۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں

عَنْكُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ

ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں

اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَیَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ

کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱ کہ عنقریب جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لئے ف۱۱۳ ہماری

نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵

وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶ پاکی ہے اسکو ف۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ ۚ

ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے

یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى

لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذلت کے ساتھ

هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

رکھے گا یا اسے مٹی میں دبادے گا ف۱۲۱ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲

لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انہیں کا برا حال ہے اور اللہ کی شان

ف۱۰۷ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے
ف۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی
ف۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو۔
ف۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔
ف۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو۔
ف۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔
ف۱۱۳ یعنی بتوں کے لئے جن کا آلہ اور مستحق اور نافع وضار ہونا انہیں معلوم نہیں۔
ف۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے
ف۱۱۵ بتوں کو معبود اور ان کا تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔
ف۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، معاذ اللہ
ف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے۔
ف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کے لئے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے اس کے لئے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لئے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں۔
ف۱۱۹ غم سے۔
ف۱۲۰ شرم کے مارے۔
ف۱۲۱ جیسا کہ کفار مضر و خزاعہ و تمیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔
ف۱۲۲ کہ اللہ تعالٰی کے لئے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لئے انہیں اس قدر ناگوار ہیں۔

ف۱۲۳ کہ وہ والد و ولد سب سے پاک اور منزہ کوئی اس کا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف ف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا۔



الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم

سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انھیں ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾

پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ

اور اللہ کے لئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے ف۱۲۷ اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ

لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَاللَّهِ

ان کے لئے بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا

لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ

کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے انکے کوتک انکی آنکھوں میں بھلے کر

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ

دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ

الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً

اتاری ف۱۳۳ مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾ وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ

والوں کے لئے اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾

زندہ کردیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶ بیشک اس میں نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷

ف۱۲۵ سب کو ہلاک کردیتا زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کردیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کردیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہوجاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہ رہتا۔

ف۱۲۶ اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے سے یا اختتام عمر مراد ہے یا قیامت۔

ف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔

ف۱۲۸ یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لئے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۱۲۹ جہنم ہی میں چھوڑ دئے جائیں گے۔

ف۱۳۰ اور انھوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں جانا

ف۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور کارساز بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روز آخرت شیطان کے سوا انھیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہوگا ان کی کیا مدد کرسکے گا ف۱۳۲ آخرت میں ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف ف۱۳۴ امور دین سے ف۱۳۵ روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد ف۱۳۷ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہوجانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کرسکتے ہو اور حکمت الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے ف۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارہ گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مُردوں کو زندہ کئے جانے کا کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی اس شبہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرما دیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے بعید نہیں دوسرا شبہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور خاک میں مل گئے وہ اجزا کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے کہ قدرت الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزا میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزا کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے شقیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ اور بو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں
ف۱۴۰ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں۔

ع ۹ ۵ ۱۵

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ
اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو
بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ
ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کیلئے ف۱۳۹ اور
ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا
کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق
حَسَنًا ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ
ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے
اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ
شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور
مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ
چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں
رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ
چل کہ تیرے لئے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں
شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ
لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷ دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۣۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا
لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ
جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ نے

ف۱۴۱ یعنی سرکہ اور رُب اور خرما اور مویز مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے ف۱۴۲ میووں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضل الٰہی سے جس کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتی کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بھٹکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زرد اور سرخ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے ف۱۴۷ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتواں مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں پاک ہے وہ اور اپنی ذات و صفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزا حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو

فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزا کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں ف۱۴۹ عدم سے اور ہستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے ف۱۵۰ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔



فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا

تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ف۱۵۳ تو جنہیں بڑائی دی ہے

بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ف۱۵۴

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں ف۱۵۵ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ

بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ف۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ف۱۵۷ پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل ف۱۵۸

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۱۵۹ جو انہیں

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

تو اللہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ف۱۶۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور

شَىْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے

ف۱۵۱ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قوی اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

ف۱۵۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرت الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضل الٰہی اس سے محفوظ ہیں طول عمر و بقا سے انہیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندہ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مجتنب ہو عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذل عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے۔

ف۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک

ف۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رد ہے۔

ف۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں

ف۱۵۶ قسم قسم کے غلے پھل میوے کھانے پینے کی چیزوں سے ف۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی ف۱۵۸ اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) ف۱۵۹ یعنی بتوں کو ف۱۶۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو ف۱۶۱ یہ کہ۔

ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحب مال جو بفضلِ الٰہی قدرت و اختیار رکھتا ہے ف۱۶۳ ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے۔



وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵
شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶
هَلْ يَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ
راہ پر ہے ف۱۶۷ اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بیشک اللہ سب کچھ
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
کر سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ
نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے ف۱۷۱
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ
کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں
السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
انھیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا اللہ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان

ف۱۶۴ کہ ایسے براہین بینہ اور حجت واضحہ کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال و عذاب کا سبب ہے۔

ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے۔

ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔

ف۱۶۷ یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت۔

ع ۱۰ ۶ ۱۶

ف۱۶۸ اس میں اللہ تعالیٰ کے کمال علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علم قیامت ہے۔

ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ کُن فرماتے ہی ہو جاتی ہے۔

ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتدا اور اول فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے۔

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیضیاب ہو کر منعم کا شکر بجا لاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوقِ نعمت ادا کرو ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے ف۱۷۴ کہ اس نے انھیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ
والوں کو ف۱۷۴ اور اللہ نے تمہیں گھر دئیے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ
اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی
اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں ف۱۷۸ سے
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
سائے دئیے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
کرتا ہے ف۱۸۳ کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف
الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
پہنچا دینا ف۱۸۶ اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۸۸ اور ان میں اکثر
الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰ ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ وہ منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے

ف۱۷۶ مثل خیمہ وغیرہ کے۔
ف۱۷۷ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں۔
**مسئلہ** یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے۔
ف۱۷۸ مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ۔
ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔
ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کرسکیں۔
ف۱۸۱ زرہ و جوشن وغیرہ۔
ف۱۸۲ کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو۔
ف۱۸۳ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر۔
ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرکے اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو۔
ف۱۸۵ اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔
ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیام الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہوچکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔
ع
ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ سدی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دین اسلام قبول نہیں کرتے ف۱۸۹ معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں
ف۱۹۰ یعنی روز قیامت ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام ف۱۹۲ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی ف۱۹۳ یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے ف۱۹۴ یعنی کفار۔

ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنھیں پوجتے تھے ف۱۹۶ جو ہیں معبود بتاتے تو ہم نے تمھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی ف۱۹۷ مشرکین ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے
ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی
دیں گے ف۲۰۲ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (ابوالسعود وغیرہ)۔
ف۲۰۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾
ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انھیں مہلت ملے
وَإِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا
اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے
الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن ف۱۹۷ اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے گم
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾
ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
اور اے محبوب تمھیں ان سب پر ف۲۰۲ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾
ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵ اور

خلاص کا طریقہ دریافت کیا فرمایا کتاب اللہ
میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے
بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین
کا علم بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے ■
قرآن کو لازم کرلے اس میں اولین و آخرین
کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی
شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو
قرآن پاک سے مفہوم ہوا ابو بکر بن مجاہد
سے منقول ہے انھوں نے ایک روز فرمایا
کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ
یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر
کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں
ہے فرمایا اس آیت میں لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ابن ابی الفضل مرسی نے
کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن
پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے
جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم
ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔
ع ۱۲ ف۲۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ
۶ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ کہ آدمی
۱۸ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دے اور نیکی فرض کا
ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت
ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ
کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمھیں دیکھ رہا
ہے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو
اپنے لیے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اس
کے برکات ایمان کی ترقی تمھیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمھیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے انھیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی
اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و معنا ایک ہی ہے ف۲۰۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف۲۰۶ یعنی ہر شرمناک مذموم قول
و فعل ف۲۰۷ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ ف۲۰۸ یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانے کو کہتے
ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا
اور تین سے منع فرمایا عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے
کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ

صلہ رحمی اور شفقت ومحبت کا فرمایا اس کے مقابل بغی ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ
آیت تمام خیر وشر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا اس آیت کا



وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
منع فرماتا ہے بے حیائی ف۲۰۶ اور بری بات ف۲۰۷ اور سرکشی سے ف۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
کہ تم دھیان کرو اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۲۰۹ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۗ
نہ توڑو اور تم اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱ اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۗ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ
مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۗ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۗ وَلَيُبَيِّنَنَّ
دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
صاف ظاہر کردیگا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ
ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا
ف۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا
بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳

اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آہی گئی اس لئے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

ف۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی انہیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھاکر۔

ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر۔

ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کرکے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑوا ڈالتی یہی اس کا معمول تھا معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بے وقوف نہ بنو۔

ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسری سے حلف کرتے اللہ تعالٰی نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا

ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہوجائے

ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر۔

ف۲۱۶ دنیا کے اندر۔

ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے

ف۲۱۸ اپنے عدل سے۔

ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روز قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ف۲۲۲ راہ حق وطریقہ اسلام سے ف۲۲۳ یعنی عذاب ف۲۲۴ آخرت میں۔

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾
بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴
وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو ف۲۲۵ بیشک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا
تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷ ہو چکے گا اور
عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا
جو اللہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے ف۲۳۱ اور ضرور انہیں ان کا نیگ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر
يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
کام کے لائق ہوں، تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے
الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
ف۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۲۳۳ اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اُسے
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ
شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ف۲۳۴ اور اللہ خوب

ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو ف۲۲۶ جزا و ثواب ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم ف۲۲۸ اس کا خزانۂ رحمت وثواب آخرت۔

ف۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعود)۔

ف۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لئے ایمان شرط ہے۔

ف۲۳۱ دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذت عبادت مراد ہے **حکمت** مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے

ف۲۳۲ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو یہ مستحب ہے اعوذ الخ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے

ف۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے

ف۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں۔

شان نزول مشرکین مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے ہی روز اور دوسرا حکم دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے ف۲۳۶ اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ف۲۳۷ اور وہ نسخ و تبدیل کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف افترا کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرت بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوا

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
جانتا ہے جو اُتارتا ہے ف۲۳۵ کافر کہیں تم تو دل سے بنالاتے ہو ف۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ف۲۳۷

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ
تم فرماؤ اسے پاکیزگی کی روح ف۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ف۲۳۹ بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں پر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا
ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انہیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۲۴۱

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِۚ وَاُولٰٓئِكَ
جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ
جھوٹے ہیں جو ایمان لاکر اللہ کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا

اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾
ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے

ف۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۳۹ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افترا اٹھانے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ف۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔ ف۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افترا کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے ف۲۴۳ اس پر اللہ کا غضب۔ ف۲۴۴ وہ معذور ہے **شان نزول** یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالی عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمی سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمۂ کفر کا تلفظ کردیا رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہوگئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوق ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء فرمایا مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائیگا (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ ف۲۴۶ اور جب یہ دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے

ف۲۴۷ نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں ف۲۴۸ کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے ف۲۴۹ کہ ان کے لئے دائمی عذاب ہے ف۲۵۰ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔



ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی ف۲۴۶ اور
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان
قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾
اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
ف۲۴۸ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹ پھر بے شک تمہارا رب اُن کے
هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ
لئے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲ جہاد کیا اور
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ
صابر رہے بیشک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی
عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾
آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷ کہ امان و اطمینان سے تھی ف۲۵۸
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ
تو اللہ نے اُسے یہ سزا چکھائی کہ اُسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے کئے کا اور بیشک

ف۲۵۱ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انھیں کفر پر مجبور کیا۔
ف۲۵۲ ہجرت کے بعد۔
ف۲۵۳ ہجرت و جہاد و صبر۔
ف۲۵۴ وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔
ف۲۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یارب نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم
ع ۱۴ ۲۰
کہے گا یارب میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہوگئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس نے کیا اللہ تعالٰی ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انھوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں
ف۲۵۶ ایسے لوگوں کے لئے جن پر اللہ تعالٰی نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالٰی کی ناراضی کا ہوا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۲۵۷ مثل مکہ کے ف۲۵۸ نہ اس پر غنیم چڑھتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے ف۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کی ف۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا ف۲۶۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲۶۲ بھوک اور خوف کے۔

ف۲۶۳ جو اس نے سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے عطا فرمائی ف۲۶۴ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کئے ہوئے جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہونچ رہی ہے اس کا خیال فرمائیے اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن)۔



جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑا ف۲۶۲

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ
اور وہ بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴ اور اللہ کی نعمت کا

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور

الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو

الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾
ف۲۶۸ بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا
تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے لئے دردناک عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ
فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں ہم نے سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲ پھر بے شک تمہارا رب ان کے لئے جو نادانی سے ف۲۷۳

ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔

ف۲۶۷ یعنی قدرِ ضرورت پر صبر کرے۔

ف۲۶۸ زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ گیارھویں عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

ف۲۶۹ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔

ف۲۷۰ یہ آخرت میں ف۲۷۱ سورۂ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآیہ میں ف۲۷۲ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کر کے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا ف۲۷۳ بے انجام سوچے۔

ف۲۷۴ یعنی توبہ کے ف۲۷۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ف۲۷۶ دین اسلام پر قائم ف۲۷۷ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے ف۲۷۸ اپنی نبوت و خلت کے لئے ف۲۷۹ رسالت و اموال و اولاد و ثناء حسن و قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم دیا گیا اس میں آپکی عظمت منزلت اور رفعت درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے انکے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین والآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپکا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے شعر

تو اصلی و باقی طفیل تواند
تو شاہی دگر جملہ خیل تواند



بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بے شک تمہارا رب اس کے
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ
بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے
حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَ
جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸
هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ
اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور
فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
بیشک وہ آخرت میں شایان قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ
جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ
بلاؤ ف۲۸۳ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے
اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بہتر ہو ف۲۸۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

ع ۱۵ ۹ ۲۱

ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لئے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہیے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دیدی اور شکار حرام فرما کر ابتلاء میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔ ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے ف۲۸۳ یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت دو ف۲۸۴ پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لئے مناظرہ جائز ہے ف۲۸۶ یعنی بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو شان نزول جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے انکے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائیگا اور ستر کا یہی حال کیا جائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا مسئلہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک)۔

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ

راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی ف۲۸۶

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا

اور اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ف۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ف۲۸۹

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

ع ۱۶ / ۹ / ۲۲

سورۃ بنی اسرآءیل مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — احدی عشرۃ ومائۃ آیۃ اثنا عشر رکوعا

سورت بنی اسرائیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — ایک سو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۚ اِنَّهٗ

مسجد اقصا تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ﴿۲﴾ ذُرِّيَّةَ مَنْ

کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ اے ان کی اولاد

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ

جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

---

ف۲۸۶ اور انتقام نہ لو ف۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں ف۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔ ف۱ سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ سے نَصِیْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچسو تینتیس کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں ف۲ منزہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے ف۳ محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴ شب معراج ف۵ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینے سے زیادہ کی راہ ہے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا اے محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن) ف۶ دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کی جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرتِ انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں نبوت کے بارھویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغانِ فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کرکے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کرکے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سموات و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لئے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیر اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے دریافت کرتا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے تھے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور کثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں۔



اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبارہ فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا

عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُولٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

غرور کرو گے ف۱۲ پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿٥﴾

سخت لڑائی والے ف۱۵ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا تھا

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَ

پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا ف۱۸ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور

جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿٦﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے ف۱۹

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ

اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا

اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر قابو پائیں ف۲۴

تَتْبِيْرًا ﴿٧﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ

ف۲۷ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے

هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے

ف۷ یعنی توریت۔

ف۸ کشتی میں۔

ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجا لاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد محترم کے طریقہ پر قائم رہیں۔

ف۱۰ توریت۔

ف۱۱ اس سے زمین شام و بیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔

ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گے۔

ف۱۳ کے فساد کے عذاب۔

ف۱۴ اور انہوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا پیغمبر علیہ السلام کو اور بقولے حضرت ارمیا کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ)۔

ف۱۵ بہت زور و قوت والے ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کے افواج ہیں یا بخت نصر یا جالوت جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا توریت کو جلایا مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا۔

ف۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں۔

ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔

ف۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔

ف۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔

ف۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں یا قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں ف۲۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں ف۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت۔

ف۲۴ بلاد بنی اسرائیل سے اس کو ف۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ ف۲۶ تیسری مرتبہ ف۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور زمانہ پاک مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لئے ان پر ذلت لازم کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیئے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیہ ف۲۸ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔

لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا

بڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ

تیار کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَ النَّهَارَ اٰيَتَيْنِ

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲

فَمَحَوْنَاۤ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا

تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ

تلاش کرو ف۳۵ اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ

جدا جدا ظاہر فرمادی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ف۳۹

وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ

اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے

يَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ

کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴

ف۲۹ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں آ کر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لئے بد دعائیں کرتا ہے۔

ف۳۰ اگر اللہ تعالٰی اس کی یہ بد دعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالٰی اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا

ف۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور بُرائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یارب اگر یہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالٰی نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔

ف۳۲ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی۔

ف۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے۔

ف۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں

ف۳۵ اور کسب و معاش کے کام بآسانی انجام دے سکو۔

ف۳۶ رات دن کے دورے سے۔

ف۳۷ دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا

ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرما دی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت (جمل خازن مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائیگا ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اسی پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ف۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں ف۴۶

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا
نوح کے بعد ہلاک کر دیں ف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار

بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ
دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
ف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا

مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ
دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے ف۵۱ اور ہو

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾
بھی ف۵۳ اور ان کو بھی ف۵۴ تمہارے رب کی عطا سے ف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں ف۵۶

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ
دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی ف۵۷ اور بیشک آخرت درجوں میں

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا

ف۴۵ اور سرداروں۔
ف۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی امتیں۔
ف۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے۔
ف۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔
ف۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو۔
ف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالب دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دیدی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت تو جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضل الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا کیونکہ
ف۵۱ اور عمل صالح بجا لائے۔
ف۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔
ف۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں۔
ف۵۴ جو طالب آخرت ہیں ف۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال ف۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد ف۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں۔

ف۵۸ بے یار و مددگار ف۵۹ ضعف کا غلبہ ہو اعضاء میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرانی ہے ف۶۱ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے ف۶۲ یعنی بنرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔



ع ۱۲ ۲ ۲

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ

مذمت کیا جاتا بیکس ف۵۸ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں ف۵۹

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

تو ان سے ہوں نہ کہنا ف۶۰ اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا

كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ

ف۶۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ف۶۴

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ اٰتِ

اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ

بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

بڑا ناشکرا ہے ف۷۰ اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا

ف۶۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہونچانے والی ہے مردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہذا اس کے لئے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

ف۶۴ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔

ف۶۵ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی ف۶۶ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور محبت اور میل جول اور خبرگیری اور موقع پر مدد اور حسن معاشرت مسئلہ اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانا ہے ف۶۷ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ ف۶۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے ف۶۹ کہ ان کی راہ چلتے ہیں ف۷۰ تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے ف۷۱ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے شان نزول یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کیلئے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں ف۷۲ یعنی ان کی خوش دلی کے لئے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔

ف۴۳ یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال محفوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے شانِ نزول ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہونچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود و نوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرادی جائے چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی اتار کر عطا فرمادی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۴۴ جسے چاہے اس کے لئے تنگی کرتا اور اس کو۔



إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾

گردن کو اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ف۴۳

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ

بیشک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ف۴۴ کستا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ

خوب جانتا ف۴۵ دیکھتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ف۴۶ ہم انہیں بھی

نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔ اور بدکاری کے

الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق نہ مارا جائے تو بے شک ہم نے

لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾

اس کے وارث کو قابو دیا ہے ف۴۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ف۴۸ ضرور اس کی مدد ہونی ہے ف۴۹

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۵۰ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا

کو پہنچے ف۵۱ اور عہد پورا کرو ف۵۲ بے شک عہد سے سوال ہونا ہے اور ماپو

الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے

ع ۳ ۸ ۳

ف۴۵ اور ان کے احوال و مصالح کو ف۴۶ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف لوٹ کا خوف اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی ف۴۷ قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں۔ مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے ف۴۸ اور زمانۂ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے ف۴۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے ف۵۰ وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ ف۵۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کر کے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) ف۵۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی

وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ

اور اس کا انجام اچھا اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۵۳ بیشک کان

وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ف۵۴ اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اتراتا نہ چل ف۵۵ بیشک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں

طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ

کو نہ پہنچے گا ف۵۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں

اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۵۷ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے

بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًاؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

چن دیے اور اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ف۵۸ بیشک تم بڑا بول بولتے ہو

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ وَ مَا یَزِیْدُهُمْ

ف۵۹ اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ف۶۰ کہ وہ سمجھیں ف۶۱ اور اس سے

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۶۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے

اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ف۶۳ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی

---

ف۵۳ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سُنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سُنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔

ف۵۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا۔

ف۵۵ تکبر و خود نمائی سے۔

ف۵۶ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔

ف۵۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابلِ پذیرائی نہیں۔

ع ۱۰

ف۵۸ یہ خلاف حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔

ف۵۹ کہ اللہ تعالٰی کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے

ف۶۰ دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔

ف۶۱ اور پند پذیر ہوں ف۶۲ اور حق سے دوری ف۶۳ اور اس سے بر سر مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

ف۹۴ زبان حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کے قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبان قال سے اور یہی صحیح ہے احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔

كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ

برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ

اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ف۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ

بیشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور

بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا

ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ف۹۹ اور ہم نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا

ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ ف۱۰۰ اور جب

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ سنتے ہیں ف۱۰۱ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس

نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں

سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

پا سکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں

ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ

ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھانے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رو دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

ف۹۷ اختلاف لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب۔

ف۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۹۹ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔
شان نزول جب آیت تبت یدا نازل ہوئی تو ابو لہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے ف۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لئے ف۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں بعض ساحر بعض کاہن بعض شاعر۔

ف۱۰۳ یہ بات انھوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انھوں نے بہت بعید سمجھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا ف۱۰۴ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور جسم کے ذرّے انھیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے ف۱۰۶ قبروں سے موقف قیامت کی طرف ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں



جَدِيدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿۵۰﴾ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے

فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ

خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا

أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ

کیا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵

قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ

تم فرماؤ شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے

وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۵۲﴾ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي

چلے آؤ گے اور ف۱۰۷ سمجھو گے کہ نہ رہے تھے مگر تھوڑا ف۱۰۸ اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں

هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ

جو سب سے اچھی ہو ف۱۱۱ بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان

لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿۵۳﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ

آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲

أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ

چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب

أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ

خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک

عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم

پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انھیں جن کو اللہ کے

ف۱۰۹ ایماندار ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو با ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انھیں کے انداز میں نہ دیا جائے شانِ نزول مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انھیں ایذائیں دیتے تھے انھوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ کہہ دیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا گیا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔

ع ۵ ۱۲ ۵

ف۱۱۲ اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔
ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے
ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے۔
ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب۔
ف۱۱۶ زبور کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرض کہ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے قطعہ ای وصف تو در کتاب موسیٰ ۔ وی نعت تو در زبور داؤد ۔ مقصود توئی ز آفرینش ۔ باقی بطفیل تست موجود ۔

ف۱۱۷ شانِ نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار کھا گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا جانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو۔ ف۱۱۸ جیسے کہ حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ شانِ نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی۔

ف۱۱۹ تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے

ف۱۲۰ تو انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔

ف۱۲۱ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالٰی اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔

ف۱۲۲ لوحِ محفوظ میں۔

ف۱۲۳ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں اس پر اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی

ف۱۲۴ ان کے حسبِ طلب

ف۱۲۵ یعنی حجت واضحہ۔



مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا(۵۶)

سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ف۱۱۷

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں

وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗؕ-اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۲۰ بیشک تمہارے

مَحْذُوْرًا(۵۷) وَ اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔ اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًاؕ-كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا(۵۸)

یا اسے سخت عذاب دیں گے ف۱۲۱ یہ کتاب میں ف۱۲۲ لکھا ہوا ہے

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَؕ

اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے جھٹلایا ف۱۲۳

وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَاؕ-وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ

اور ہم نے ثمود کو ف۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو ف۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا ف۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

اِلَّا تَخْوِیْفًا(۵۹) وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِؕ-وَ مَا جَعَلْنَا

نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲۸ اور ہم نے نہ کیا

الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

وہ دکھاوا ف۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے

الْقُرْاٰنِؕ-وَ نُخَوِّفُهُمْۙ-فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا۠(۶۰) وَ اِذْ قُلْنَا

ف۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں ف۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب

ع ۶ ۸ ۶

ف۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ ہونے سے منکر ہو گئے ف۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے ف۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے ف۱۲۹ یعنی معائنہ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا ف۱۳۰ شبِ معراج بحالتِ بیداری ف۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے عمارتِ بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے ف۱۳۲ یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سببِ آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابو جہل نے کہا کہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے یہ نہ سمجھے کہ اس قادرِ مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمندل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے بلاد ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کی جاتیں اور جلتی نہیں شترمرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ

خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ

کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا۔ بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر تو نے مجھے

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

اور ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا اپنے سواروں

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ

اور اپنے پیادوں کا ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا

کرتا ہے کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

تمہیں دریا میں مصیبت پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہیں سب گم ہو جاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی

---

ف۱۳۳ دینی اور دنیوی خوفناک امور سے

ف۱۳۴ تحیت کا

ف۱۳۵ شیطان

ف۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ

ف۱۳۷ گمراہ کر کے۔

ف۱۳۸ جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے

ف۱۳۹ آخرِ نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی۔

ف۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو و لعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔

ف۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔

ف۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

ف۱۴۳ اپنی طاعت پر

ف۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحابِ فضل و صلاح

ف۱۴۵ انہیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا۔

ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لئے سفر کرکے۔

ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ کرتے ہیں۔

ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔

۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کر دیتے ہو ۱۵۰ دریا سے نجات پاکر ۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب
اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری
ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ۱۵۲ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا ۱۵۳ جو تمہیں بچا سکے ۱۵۴ اور ہم سے

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ
طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہو ۱۴۹ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم ۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ
وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ
وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ
پاؤ ۱۵۳ یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز
عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا
توڑنے والی آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی
لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ
ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ۱۵۴ اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ۱۵۵ اور ان کو خشکی اور
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ
تری میں ۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں ۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل
خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ
کیا ۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۵۹
اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ
تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ۱۶۰ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا
فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
جائے گا ۱۶۱ اور جو اس زندگی میں ۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ۱۶۳
وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ
اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو

دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔

۱۵۵ عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر۔

۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں۔

۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔

۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ اور وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا میں اکثر بمعنی کل ہے لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبول ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے

ع ۱۰

۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زمان مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت
کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین ۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا
میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں
کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہونگے ۱۶۱ یعنی ثواب اعمال میں ان سے ادنی بھی کمی نہ کی جائیگی
۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

ف۱۶۴ شانِ نزول ثقیف کا ایک وفد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزّٰی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تاکہ ہم فخر کرسکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔



إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا

بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم

أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ

تمہیں ف۱۶۵ ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم

ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

تم کو دونی عمر اور دو چند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے

وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

اور بے شک قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگادیں کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا

لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹

مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ

اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے

الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ

رات کی اندھیری تک ف۱۷۰ اور صبح کا قرآن ف۱۷۱ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے

مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ

ہیں ف۱۷۲ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ

رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۱۷۴ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر

أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾

اور سچی طرح باہر لے جا ف۱۷۵ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف۱۷۶

ف۱۶۵ معصوم کرکے۔

ف۱۶۶ کے عذاب۔

ف۱۶۷ یعنی عرب سے شانِ نزول مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن)

ف۱۶۸ اور جلد ہلاک کردئیے جاتے۔

ف۱۶۹ یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لئے سنتِ الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کردیا۔

ع ۸

ف۱۷۰ اس میں ظہر سے عشاء تک کی چار نمازیں آگئیں۔

ف۱۷۱ اس سے نماز فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رکن ہے اور جزء سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔

ف۱۷۳ تہجد نماز کے لئے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشاء سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نمازِ تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نمازِ تہجد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے مسئلہ تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ ۸ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصفِ اخیر افضل ہے مسئلہ جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے (ردالمحتار) ف۱۷۴ اور مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقتِ بعث عزّت و کرامت کے ساتھ باہر لا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنی مناہی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصبِ نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوق واجبہ سے عہدہ برآ فرما ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو۔ مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہوسکتی ہے جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سیوطی سے قبل فرمایا اس آیت کے مکی ہونے کا قول ضعیف ہے جس کی طرف اشارہ کیا ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبۂ ظاہرہ جس سے تیرے دین کو تقویت دوں یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔

ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت و صولت حاصل ہو مگر اس کو پائداری نہیں اس کا انجام بربادی و خواری ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا ف۱۷۹ سورتیں، آیتیں



وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝٨١
اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۱۷۷ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۷۹ جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے ف۱۸۰ اور اس سے

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝٨٢ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ
ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں ف۱۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝٨٣ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۸۳ اور جب اسے برائی پہنچے ف۱۸۴ تو ناامید ہو جاتا ہے ف۱۸۵ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام

شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝٨٤ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ
کرتے ہیں ف۱۸۶ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور تم سے روح کو

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا

قَلِيْلًا ۝٨٥ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
ف۱۸۷ اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے ف۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝٨٦ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا۔ مگر تمہارے رب کی رحمت ف۱۸۹ بے شک تم پر اس کا بڑا

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝٨٧ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
فضل ہے ف۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ ف۱۹۱

بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو

ف۱۸۰ کہ اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائدِ حقہ و معارفِ الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں
ف۱۸۱ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں
ف۱۸۲ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور طاعت و ادائے شکر سے
ف۱۸۳ یعنی تکبر کرتا ہے۔
ف۱۸۴ کوئی شدت و ضرر اور کوئی فقر و حادثہ تو تضرع و زاری سے دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔
ف۱۸۵ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابت دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔
ف۱۸۶ اپنے اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے اس سے افعال جمیلہ و اخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ ردیہ سرزد ہوتے ہیں۔
ف۱۸۷ قریش مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگنے کا موقع ہاتھ نہ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لئے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں وہ تین سوال یہ ہیں اصحاب کہف کا واقعہ ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کر دئیے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ توریت میں مبہم رکھا گیا تھا قریش یہ سوال کرکے نادم ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے جواب دونوں کا ہو گیا اور آیت میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ مخلوق کا علم علم الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ مَآ اُوْتِیْتُمْ کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو ف۱۸۸ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دیتے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے ف۱۸۹ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغیر و تبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھا لیا جائے

کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے ف۱۹۰ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا
ف۱۹۱ بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ و معارف الٰہیہ میں کسی کمال میں ف۱۹۲ شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کی
تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لاسکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انہیں رسوائی اٹھانا پڑی
اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے ف۱۹۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا ف۱۹۴ شان نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات و اضحات نے حجت قائم کردی اور کفار



ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ
اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۹۲
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ
تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ف۱۹۳ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے
لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَ
لئے زمین سے کوئی چشمہ بہادو ف۱۹۴ یا تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو
عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا
پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرادو جیسا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ
تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے
لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے
حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا
جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر
بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ
آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی
إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ
مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے
مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا
ہوتے ف۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے

کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کرلیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانشمندوں کو کم عقل ٹھہرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کردی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کردیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کرلیں یہ سب باتیں کرنے

۱۰
ع
۹
۱۰

کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خلش ہوگیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی

بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہونچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا
اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال
دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے حضور نے فرمایا میں ان باتوں
کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پہونچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں وہ میں نے پہونچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ
بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گرا
دیجئے اور بعض ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ

بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

وف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان وف۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے وف۲۰۱ تو

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے وف۲۰۲ اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ

وف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے وف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور

سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا

بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کیا جب ہم

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے وف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے وف۲۰۶

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ

اور اس نے ان کے لئے وف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے وف۲۰۸

لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے وف۲۰۹ تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ

خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں

وف۱۹۵ ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں۔

وف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے وہ میں نے پہنچا دیا اب جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہو گئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیات الٰہیہ سے کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

وف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے۔

وف۱۹۸ وہی اس میں بستے۔

وف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

ع ۱۱ ۷ ۱۱

وف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرض رسالت اور تمہارے کذب و عداوت پر۔

وف۲۰۱ اور توفیق نہ دے۔

وف۲۰۲ جو انہیں ہدایت کریں

وف۲۰۳ گھسیٹتا وف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے وف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ وف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں وف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی وف۲۰۸ باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے وف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں۔

ف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا، ید بیضا، وعقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا طوفان ٹڈی گھن مینڈک خون ان میں سے خوآخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۲۱۲ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمے ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔



بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا

اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

اے موسیٰ میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳ کہ انہیں نہ اتارا

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ

مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ

تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے

مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا

ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف۲۱۸

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَ بِالْحَقِّ

پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے

اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾

قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لئے اترا ف۲۲۱ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا

وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳ اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا

ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب

یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ

ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو

ف۲۱۳ اے فرعون معاند۔

ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔

ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا

ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی۔

ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی۔

ف۲۱۸ یعنی زمین مصر و شام میں (خازن و قرطبی)

ف۲۱۹ یعنی قیامت۔

ف۲۲۰ موقف قیامت میں پھر سعداء اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کردیں گے۔

ف۲۲۱ شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی بیان میں ہے کہ حق سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے فائدہ آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لئے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کردیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہوجاتی ہے محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آرہی تھی انہوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کے لئے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انہوں نے فرمایا سبحان اللہ اللہ کے ولی کیلئے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہوگئے ان صاحبوں نے واپس ہوکر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انہوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہوگیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ السلام ف۲۲۲ تیئس سال کی مدت میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں ف۲۲۴ حسب مقتضائے مصالح وحوادث ف۲۲۵ اور اپنے لئے نعمت آخرت اختیار کرو یا عذاب جہنم ف۲۲۶ یعنی مومنین اہل کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار وجستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف۲۲۸ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخرالزماں محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے ف۲۲۹ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے ف۲۲۹ مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائیگا جو خوف الٰہی سے روئے۔



إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَ
بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۸ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ف۲۲۹ روتے ہوئے اور

يَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَا
یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو

تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا
سب اسی کے اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور

۱۲ ع ۱۱ ۱۲ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾
کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ آيَاتُهَا ١١٠ رُكُوعَاتُهَا ١٢
سورت کہف مکی ہے اس میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ دس آیات اور بارہ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اتاری ف۳ اور اس میں اصلا کجی نہ رکھی

عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ
ف۴ عدل والی کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَاكِثِينَ فِيهِ
نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

ف۲۳۰ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمٰن فرماتے رہے ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

ف۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قراءت بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے

ف۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔

ف۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔

ف۲۳۵ حدیث شریف میں ہے روز قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی سکھائی جاتی تھی۔

ف۱ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچسو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں ف۲ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ف۳ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے ف۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض ف۵ کفار کو۔

ف۸ کفار خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں ف۹ یعنی قرآن شریف پر ف۱۰ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے ف۱۱ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار ف۱۲ اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے ف۱۳ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو ف۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۵ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کیلئے ف۱۶ اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت



اَبَدًا ﴿٣﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
رہیں گے اور ان ف۸ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا ف۸ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ
جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس
يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً
بات پر ف۹ ایمان نہ لائیں غم سے ف۱۰ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ
لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا
اس پر ہے ف۱۱ کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۲ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم
صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ
اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے ف۱۳ کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۴
كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ
ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان نوجوانوں نے ف۱۵ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے
اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى
رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۶ اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار
اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ
میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۱۷ پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں ف۱۸ دو گروہوں
الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ
میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں

ع ۱۲ / ۱۳

اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمینا یملیخا مرطونس بینونس سارینونس ذونوانس کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے خواص یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دئیے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھ دئیے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دئیے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے باری کے بخار درد سر ام الصبیان خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں (جمل) واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہو گئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کر کے تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تر و تازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نان پز کی دوکان پر گئے کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو



بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ۟ۖ (۱۳) وَّ رَبَطْنَا

سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کی ڈھارس بندھائی جب وف۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم

لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا (۱۴) هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا

اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ

اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ (۱۵) وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے وف۱۹ اور جب تم ان سے

وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لئے اپنی رحمت

رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا (۱۶) وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا

پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف

ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

کترا جاتا ہے وف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں وف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا

دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر آپ کے ہمراہ سر غار پہنچے اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سر غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکر الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے وف۱۶ یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے وف۱۷ کہ اصحاب کہف کے وف۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے وف۱۹ اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا وف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی وف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں۔

ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے۔



مُرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۖ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

نہ پاؤ گے اور تم انہیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی

الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ

بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ

اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۸

لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا

تم یہاں کتنی دیر رہے۔ کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا

لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ

تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ

أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری

بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ

اطلاع نہ دے بیشک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے

فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی

لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ

ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب

ع ۲ ۵ ۱۴

ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔

ف۲۶ ایک مدت دراز کے بعد۔

ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔

مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔

ف۳۰ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔

ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لئے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے ف۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔

يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۖ رَبُّهُمْ
وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ، ان کا رب انہیں

أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے

مَسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا

كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَبِّي
بے دیکھے الاؤ تکا بات ف۴۱ اور کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب

أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً
ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي
ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو، اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ

فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ
میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور

عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ
یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں

ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ
تین سو برس ٹھہرے نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ
اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب ف۵۴ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۵ اس کے سوا ان کا ف۵۶

ع ۳ / ۵ / ۱۵

ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا۔
ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی
ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کرکے کہا۔
ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔
ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا۔
ف۴۵ اہل کتاب سے۔
ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرما دی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں۔
ف۴۷ یعنی اصحاب کہف کے۔
ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے شان نزول اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔
ف۴۹ یعنی ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیر میں چند اقوال ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کی یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے۔ ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام جملگی مذکور ماند والسلام ف۵۰ واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا (خازن و جمل)
ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے شان نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا۔

مِنْ وَّلِيٍّ ؗ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ف۵۴
كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾
تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۵۵ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
چاہتے ہیں ف۵۷ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگار چاہو گے
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام
فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ
حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ف۵۹ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے
فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ
کفر کرے ف۶۰ بے شک ہم نے ظالموں ف۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَ
اگر ف۶۲ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا
سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
ہی برا پینا ہے ف۶۳ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیگ
مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف۶۴ ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں

ف۵۴ یعنی قرآن شریف۔
ف۵۵ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغیر کی قدرت نہیں۔
ف۵۷ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شان نزول سرداران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۵۹ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لئے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا۔
ف۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے گا۔
ف۶۱ یعنی کافروں۔
ف۶۲ پیاس کی شدت سے۔
ف۶۳ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ اور پیتل ہے۔
ف۶۴ بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ۶۵ اور

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ

سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ۶۶ کیا

ع ۴/۹/۱۶ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۳۱ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو ۶۷ کہ ان میں

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

ایک کو ۶۸ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۳۲ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ

بیچ میں کھیتی رکھی ۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی ۷۰ اور

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۳۳ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ

دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ۷۱ پھل رکھتا تھا ۷۲ تو اپنے ساتھی ۷۳ سے بولا اور وہ اس سے

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

رد و بدل کرتا تھا ۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ۷۵ اپنے باغ میں گیا ۷۶ اور اپنی

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۳۵ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ

جان پر ظلم کرتا ہوا ۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور

لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

اگر میں ۷۸ اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ۷۹ اس کے ساتھی ۸۰

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ

سے

---

۶۵ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے۔

۶۶ شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہوں گے۔

۶۷ کہ کافر و مومن اس میں غور کرکے اپنا اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے

۶۸ یعنی کافر کو۔

۶۹ یعنی انہیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔

۷۰ بہار خوب آئی۔

۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی

۷۲ یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں۔

۷۳ ایماندار۔

۷۴ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کرکے کہنے لگا کہ

۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں۔

۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو اتراتا ہر طرف لئے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔

۷۷ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور

۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض

۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے

۸۰ مسلمان

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ

پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں اور

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا

کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴

وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ

اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ف۸۷ اور اس کے پھل گھیر لیے گئے ف۸۸

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ

تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ

ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے

دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ

اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب

ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۹۴

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس ہو گیا

ف۸۱ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہو گیا۔

ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔

ف۸۴ دنیا میں یا عقبیٰ میں۔

ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جا سکے۔

ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔

ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہو گیا۔

ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے۔

ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔

ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کر سکتا۔

ع ۵ ۱۳ ۱۷

ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔

ف۹۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے۔

ف۹۵ زمین تروتازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا۔

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ

جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۹۷ مال اور بیٹے

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور

وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ۝۴۶ وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۴۷ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

انہیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے ف۱۰۳

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی حاضر ہوئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت

لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝۴۸ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے

فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا

اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا

كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

ع ۶ ۵ ۱۸

اَحَدًا ۝۴۹ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ

نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

ف۹۶ اور پراگندہ کردیں ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں۔

ف۹۸ زادِ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمالِ صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے

ف۹۹ باقیاتِ صالحات سے اعمالِ خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیاتِ صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (رضا)

ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح روانہ ہوں گے

ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت۔

ف۱۰۲ قبروں سے اور موقف حساب میں حاضر کریں گے

ف۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔

ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال۔

ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے زبانِ انبیاء پر فرمایا تھا یہ اُن سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ف۱۰۶ ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں ف۱۰۷ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم۔

مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل ملا ف۱۱۲ نہ میں نے آسمانوں اور زمین

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

کو بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنے

الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ

والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

تو انہیں پکاریں گے وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے ف۱۱۶ اور مجرم

النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ

دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بیشک

صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَ یَسْتَغْفِرُوْا

جھگڑالو ہے ف۱۱۸ اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے

رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

رب سے معافی مانگتے ف۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے

وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱۲۲ خوشی اور ف۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انہیں سنائے

ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو
ف۱۱۲ کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے۔
ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریک عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔
ف۱۱۴ اللہ تعالٰی کفار سے۔
ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدٰی اور اہلِ ضلال کے۔
ف۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موبق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔
ف۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں۔
ع ۱۹
ف۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر بن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا بعض نے کہا ابی بن خلف مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح ہے۔
ف۱۱۹ یعنی قرآن کریم یا رسول مکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک۔
ف۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے کوئی عذر نہیں ہے کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں
ف۱۲۱ یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہے اس کے بعد۔
ف۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لئے ثواب کی
ف۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لئے عذاب کا ف۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

ف۱۲۳ عذاب کے ف۱۲۴ اور پند پذیر نہ ہوا اور ان پر ایمان نہ لائے ف۱۲۵ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا ف۱۲۶ کہ حق بات نہیں سنتے ف۱۲۷ یہ ان کے حق میں ہے جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۱۲۸ دنیا ہی میں ف۱۲۹ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔



هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ

گئے ہنسی ف۱۲۵ بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے ف۱۲۶ اور اس کے

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ

ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷ اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

ف۱۲۸ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

اور تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انہیں ف۱۳۰ ان کے کیے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا

الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ

ف۱۳۱ بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ

الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ

بستیاں ہم نے تباہ کردیں ف۱۳۳ جب انہوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو

مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے کہا ف۱۳۶ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۳۷ یا قرنوں

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ

چلا جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی

سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا

سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت

هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ

کا سامنا ہوا ف۱۴۱ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا

ع ۸ / ۲۰

ف۱۳۲ یعنی روز قیامت بعث و حساب کا دن۔

ف۱۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔

ف۱۳۴ حق کو نہ ماننا اور کفر اختیار کیا۔

ف۱۳۵ ابن عمران نبی محترم صاحب توریت و معجزات ظاہرہ۔

ف۱۳۶ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔

ف۱۳۷ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔

ف۱۳۸ اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے۔

ف۱۳۹ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت

ف۱۴۱ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزل مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور۔

ف۱۴۲ یعنی مچھلی نے ف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی ف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر خضر میں تین طرح آیا ہے بکسر خا و سکون ضاد اور بفتح خا و سکون ضاد اور بفتح خا و کسر ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شہزادے ہیں آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔



وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ
اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے
عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾
موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا ف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۱۴۵ اور اسے اپنا علم
عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
لدنی عطا کیا ف۱۴۶ اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم
رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
ہوئی ف۱۴۷ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ
جسے آپ کا علم محیط نہیں ف۱۴۹ کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم
لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْــَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ
ذکر کروں ف۱۵۰ اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا ف۱۵۲ موسیٰ
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبو دو بیشک تم نے بری بات کی ف۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ
میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۵۵ اور

ف۱۴۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔

ف۱۴۶ یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علٰی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ فرمایا کہ جی ہاں پھر۔

ف۱۴۷ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ تواضع و ادب سے پیش آئے (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں۔

ف۱۴۸ حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا۔

ع ۹ ۱۱ ۲۱

ف۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور یہ اہل کمال کیلئے باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز و روزہ وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے ہے جو انکے سینہ میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہونگے وہ حکمت سے ہونگے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ف۱۵۰ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک وابو السعود) ف۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا ف۱۵۲ اور بسولے یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا ف۱۵۳ حضرت خضر نے ف۱۵۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۵۵ کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے ف۱۵٦ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۵۷ اس بندہ نے اسے

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٤﴾

قتل کردیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان ف۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بیشک تم نے بہت بری بات کی

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ إِنْ

کہا ف۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۱٦۰ کہا اس کے بعد

سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا

لَدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا

عذر پورا ہوچکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۱٦۱ ان دہقانوں سے

أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ

کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی ف۱٦۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی

يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

ہے اس بندہ نے ف۱٦۳ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف۱٦۴ کہا ف۱٦۵ یہ میری

هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا

عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ

ف۱٦٦ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی ف۱٦۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے

فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ

تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱٦۸ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی

---

ف۱٥٦ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے

ف۱٥۷ جو ان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا

ف۱٥۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

ف۱٥۹ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ

ف۱٦۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

ف۱٦۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے

ف۱٦۲ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے

ف۱٦۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کرامت سے

ف۱٦۴ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے۔

ف۱٦۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔

ف۱٦٦ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا۔

ف۱٦۷ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو۔

ف۱٦۸ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا۔

ف۱۶۹ اور اگر معیوب ہوتی چھوڑ دیتا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ رہے ف۱۷۰ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب سے تھا کہ وہ باعلام الٰہی اس کے حال باطن کو جانتے تھے حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حال باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انہیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گزرا اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائیگا (جمل)

غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا
چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ
چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی

اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ
میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ
ان کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا
دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع
کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۱۷۸

وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾
اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ
بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱ تو وہ ایک سامان کے

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ
پیچھے چلا ف۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ
پایا ف۱۸۳ اور وہاں ف۱۸۴ ایک قوم ملی ف۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو

ف۱۷۱ یعنی گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور
ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریق ادب و حسن سلوک اور مودت و محبت رکھتا ہو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی بندے کو چاہئے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے
ف۱۷۳ جن کے نام اصرم اور صریم تھے
ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے
ع ۱۲ اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غم کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اس کے لئے خوشی جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی اس کے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی
ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا حضرت محمد ابن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں ف۱۷۷ بلکہ بامر الٰہی و الہام خداوندی کیا ف۱۷۸ بعض لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں کہ مشائخ صوفیہ و اصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و

الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ف۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفار مکہ یا یہود بطریق امتحان ف۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں انھوں نے اسکندریہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لوا تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمراں تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علی نبینا و علیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسم مبارک حضرت امام مہدی ہے انکی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انھیں محبوب بنایا۔

ف۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا۔

ف۱۸۲ سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہونچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا

ف۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئیگی یہ دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپکے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمۂ حیات تک پہونچ گئے اور انھوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انھوں نے نہ پایا اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہونچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔

ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس۔

ف۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اسکے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور انکی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے۔

ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے۔

ف۱۸۷ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ

أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تو انھیں عذاب دے ف۱۸۶ یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ف۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۸۸

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ﴿۸۷﴾ وَأَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا ف۱۹۰ وہ اسے بری مار دیگا اور جو

مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ

ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ف۱۹۱ اور عنقریب ہم اسے آسان

مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

کام کہیں گے ف۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہونچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾

اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴

كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتَّىٰ

بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ف۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷

إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہونچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم

يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انھوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یاجوج ماجوج ف۱۹۹

مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ

زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي

اور ان میں ایک دیوار بنا دیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد

ایمان لائیں ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ف۱۸۹ قتل کریں گے یہ تو اسکی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ روز قیامت ف۱۹۱ یعنی جنت ف۱۹۲ اور اسکو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں دشوار نہ ہوں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانب مشرق میں ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے ف۱۹۵ فوج لشکر آلات حرب سامان سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امور مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۱۹۶ مفسرین نے کذلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے انکے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے انکو تعذیب کی ف۱۹۷ جانب شمال میں (خازن) ف۱۹۸ کیونکہ انکی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بمشقت بات کی جا سکتی تھی ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے

زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔ ف۲۰۱ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو۔

ف۲۰۳ ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا۔



بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِؕ حَتّٰۤی

طاقت سے مدد کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنادوں ف۲۰۳ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک

اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْاؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًاۙ

کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کردیا

قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ

کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْۚ فَاِذَا جَآءَ

نہ اس میں سوراخ کرسکے کہا ف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے

وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّاؕ ﴿۹۸﴾ وَ تَرَكْنَا

رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۶ اسے پاش پاش کردیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف۲۰۷ اور اس دن ہم

بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آوے گا اور صور پھونکا جائے گا ف۲۰۸ تو ہم سب کو ف۲۰۹

جَمْعًاۙ ﴿۹۹﴾ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَاۙ ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ

اکٹھا کر لائیں گے اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ف۲۱۰ وہ جن کی

كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ف۲۱۱ اور حق بات سن نہ سکتے تھے

سَمْعًا۠ ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ

ف۲۱۲ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو ف۲۱۳ میرے سوا

دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ

حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم

ف۲۰۴ اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروادیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلادیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔

ف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ۔

ف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت آپہنچے گا قریب قیامت۔

ف۲۰۷ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجاتی ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شاء اللہ ان شاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی

ع ۱۹ ۱۱ ۲

جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہوسکیں گے اللہ تعالیٰ بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے ف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے ف۲۰۹ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روز قیامت ف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں ف۲۱۱ اور وہ آیات الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے ف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ف۲۱۳ مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے ف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔

ف۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کرکے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزین رہتے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل حروراء یعنی خوارج ہیں ف۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے ف۲۱۷ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب و عذاب کے منکر رہے ف۲۱۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو ان کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہونگے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا ف۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند تر ہے اور اس پر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے ف۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہونگے کہ فضل الٰہی سے انہیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانت حاصل ہے۔

ف۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لئے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں۔

**شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو

۱۲
ع
۳

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی

تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کی جن کی ساری کوشش دنیا کی

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ

زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ لوگ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ

جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے

لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے کفر کیا اور میری

وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ

فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر صورت

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰٓى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ

بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ف۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ف۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید

رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۲۲۴

ف۲۲۲ کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کے لئے حکم فرمایا گیا یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) **مسئلہ** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بطریق تواضع فرماتے ہیں انکا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں ہوتا دوم یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ

بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد حدیث یُوحٰی اِلَیَّ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے۔



ف۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں۔

ف۲۲۴ شرک اکبر سے بھی بچے اور ریا سے بھی جس کو شرک اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ مریم مکیۃ وھی ثمان وتسعون آیۃ وست رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ مریم مکی ہے اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیات — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ف۱

كٓهٰیٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿٣﴾

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا ف۲

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿٤﴾

عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا ف۴ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿٥﴾

اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے ف۶ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے ف۷

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿٦﴾

وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اسے پسندیدہ کر ف۸

یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿٧﴾

اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿٨﴾

عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ف۹

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً

فرمایا ایسا ہی ہے ف۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دیدے ف۱۲

ف۱ سورۂ مریم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اٹھانوے آیتیں سات سو اسی کلمے ہیں۔

ف۲ کیونکہ اخفاء ریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہوتا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اسی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لئے بھی اس دعا کا اخفاء مناسب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ضعف پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہوگئی تھی (مدارک خازن)۔

ف۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایت کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قویٰ کا حال محتاج بیان ہی نہیں۔

ف۴ کہ تمام سر سفید ہوگیا۔

ف۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا۔

ف۶ چچازاد وغیرہ کا کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے۔

ف۷ اور میرے علم کا حامل ہو۔

ف۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو خوش عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا ف۹ یہ سوال استبعاد نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا ف۱۰ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ف۱۱ تو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ف۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی معرفت ہو۔

ف۱۳ صحیح سالم ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔



قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (۱۰) فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر ف۱۳ تو اپنی قوم پر مسجد سے
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا (۱۱) یٰیَحْیٰى
باہر آیا ف۱۴ تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف۱۵ اے یحیٰی
خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا (۱۲) وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا
کتاب ف۱۶ مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی ف۱۷ اور اپنی طرف سے مہربانی ف۱۸ اور
وَ زَكٰوةًؕ وَ كَانَ تَقِیًّا (۱۳) وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا (۱۴) وَ
ستھرائی ف۱۹ اور کمال ڈر والا تھا ف۲۰ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا ف۲۱ اور
سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا (۱۵) وَ اذْكُرْ
سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا ف۲۲ اور کتاب
فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا (۱۶) فَاتَّخَذَتْ
میں مریم کو یاد کرو ف۲۳ جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف۲۴ تو ان سے ادھر
مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا
ف۲۵ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا ف۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے
سَوِیًّا (۱۷) قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا (۱۸) قَالَ اِنَّمَاۤ
روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے
اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا (۱۹) قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ
رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو
وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا (۲۰) قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ

ع ۱ ۱۵ ۴

ف۱۴ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لئے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔

ف۱۵ اور حسب عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔

ف۱۶ یعنی توریت کو۔

ف۱۷ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اس مدت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فراست اور کمال عقل و دانش خوارق عادات میں سے ہے اور جب بکرمہ تعالیٰ یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم توریت اور فقہ فی الدین بھی مراد لی ہے (خازن و مدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لئے بلایا تو آپ نے فرمایا مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا ہم کھیل کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔

ف۱۸ عطا کی اور ان کے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔

ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ف۲۰ اور آپ خوف الٰہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے ف۲۱ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع ف۲۲ کہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اسلئے ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ف۲۳ یعنی اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھکر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انھیں انکا حال معلوم ہو ف۲۴ اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں ف۲۵ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ف۲۶ جبریل علیہ السلام ف۲۷ یہی منظور الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے۔

ف٢٨ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف٢٩ اور اپنی قدرت کی برہان ف٣٠ ان کے لئے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ف٣١ علم الٰہی میں اب رد ہو سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرت الٰہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی ف٣٢ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کرکے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو انکو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اسلئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لئے وہ بیت لحم میں چلی گئیں۔

ف٣٣ جس کا درخت جنگل میں خشک ہو گیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت کا اندیشہ ہے۔



عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا
ف٢٨ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف٢٩ کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ف٣٠ اور یہ کام
مَّقْضِيًّا ۝٢١ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝٢٢ فَاَجَآءَهَا
ٹھہر چکا ہے ف٣١ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ف٣٢ پھر اسے جننے کا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا
درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف٣٣ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی
وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝٢٣ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ
اور بھولی بسری ہو جاتی تو اسے ف٣٤ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف٣٥ بیشک تیرے
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝٢٤ وَهُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ
رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے ف٣٦ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی
رُطَبًا جَنِيًّا ۝٢٥ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
ف٣٧ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف٣٨ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے
الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْۤ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ
ف٣٩ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی
الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝٢٦ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
سے بات نہ کروں گی ف٤٠ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ف٤١ بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بری
شَيْئًا فَرِيًّا ۝٢٧ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ
بات کی اے ہارون کی بہن ف٤٢ تیرا باپ ف٤٣ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں
اُمُّكِ بَغِيًّا ۝٢٨ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ
ف٤٤ بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف٤٥ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں

ف٣٤ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف٣٥ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف٣٦ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آب شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا۔
ف٣٧ جو زچہ کے لئے بہترین غذا ہیں ف٣٨ اپنے فرزند عیسیٰ سے ف٣٩ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرے ف٤٠ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لئے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور انکا کلام حجت قویہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفیہ کے جواب میں سکوت و اعراض چاہئے جواب جاہلاں باشد خموشی مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ف٤١ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور

ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں ایک نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اسلئے ہارون کی بہن کہدیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حنہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور.
ف۴۶ گفتگو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا.



صَبِیًّا ۞ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ

بچہ ہے ف۴۶ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ف۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ف۴۸

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا

اور اس نے مجھے مبارک کیا ف۴۹ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی

دُمْتُ حَیًّا ۪ۖ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۞ وَ السَّلٰمُ

جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا ف۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی

عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۞ ذٰلِكَ عِیْسَى

مجھ پر ف۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ف۵۲ یہ ہے عیسیٰ

ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۞ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ

مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں ف۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو

یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اسکو ف۵۴ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہوجا

فَیَكُوْنُ ۞ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۞

وہ فوراً ہوجاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ف۵۵ تو اسکی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ

پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئیں ف۵۶ تو خرابی ہے کافروں کے لئے ایک بڑے دن کی

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۞ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

حاضری سے ف۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف۵۸ مگر آج ظالم

الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۞ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ

کھلی گمراہی میں ہیں ف۵۹ اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ف۶۰ جب کام

ف۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک و تعالیٰ پر لگتی تھی اس لئے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی براءت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مرتبہ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اسکی سرشت نہایت پاک و طاہر ہے.

ف۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطن والدہ ہی میں تھے کہ آپکو توریت کا الہام فرمادیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپکا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب کے ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی.

ف۴۹ یعنی لوگوں کے لئے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا.

ف۵۰ بنایا.

ف۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی.

ف۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت و طہارت کا یقین ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہوگئے اور اسکے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں (خازن) ف۵۳ کہ یہود تو انہیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے ف۵۴ اس سے ف۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ف۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہوگئے ایک یعقوبیہ ایک نسطوریہ ایک ملکانیہ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھا لیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مومن تھا (مدارک) ف۵۷ بڑے دن سے روز قیامت مراد ہے ف۵۸ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دیگا جب کہ دنیا میں دلائل حق کو نہیں دیکھا اور اللہ کے وعید کو نہیں سنا بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریق تہدید ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں ف۵۹ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے اندھے بنے ہوئے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا ف۶۰ مروی ہے کہ جب جنتی منازل جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں حسرت ہوگی کہ کاش دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے.

الْاَمْرُ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

ہو چکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ف۶۲ اور نہیں مانتے — بے شک زمین اور جو کچھ اس پر

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ

ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ف۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف۶۴ — اور کتاب میں ف۶۵ ابراہیم کو

اِبْرٰهِیْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

یاد کرو — بے شک وہ صدیق ف۶۶ تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے

مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ

میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ — اے میرے باپ بیشک میرے

جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾

پاس ف۶۹ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱

یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۴﴾

اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۷۲ بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے تو تو شیطان کا

لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىِٕنْ

رفیق ہو جائے ف۷۳ — بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک

لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ

اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶

لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ

قریب ہے کہ میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۷۷ بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤں گا ف۷۸ تم سے

وقف لازم — ع ۲۵ — ۵

ف۶۱ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہونچیں گے ایسا سخت دن درپیش ہے۔

ف۶۲ اور اس دن کے لئے کچھ فکر نہیں کرتے۔

ف۶۳ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہیں گے۔

ف۶۴ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔

ف۶۵ یعنی قرآن میں۔

ف۶۶ یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الٰہیہ بجا لائے۔

ف۶۷ یعنی آزر بت پرست سے۔

ف۶۸ یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لا شریک لہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۶۹ میرے رب کی طرف سے معرفت الٰہی کا

ف۷۰ میرا دین قبول کر۔

ف۷۱ جس سے تو قرب الٰہی کی منزل مقصود تک پہونچ سکے۔

ف۷۲ اور اس کی فرماں برداری کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔

ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو اس نصیحت لطف آمیز اور رعایت دلپذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں

ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۷۵ تا کہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۶ یہ سلام متارکت تھا ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے

ف۷۸ شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔

ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے ف۸۰ اس میں تعریض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کرکے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا ف۸۱ ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کرکے ف۸۲ فرزند ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لئے ہجرت کرنے اور اپنے گھربار کو چھوڑنے کی یہ جزا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے ف۸۴ کثرت اموال و اولاد و کثرت عنایت کئے ف۸۵ کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثنا کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے ف۸۶ طور ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندا دی گئی یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا

ف۸۷ مرتبہ قرب عطا فرمایا حجاب مرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔

ف۸۸ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے

ف۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد ہیں

ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہئے جب تک میں واپس آؤں آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللہ

ف۹۱ اور اپنی قوم جرہم کی طرف آپ مبعوث تھے

ف۹۲ بسبب اپنی طاعت و اعمال و صبر و استقلال و احوال و خصال کے

ف۹۳ آپ کا نام اخنوخ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ

ع ۳ ۱۰ ۶

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾

اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ف۷۹ قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ف۸۲ اور

وَیَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ

یعقوب ف۸۳ عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ٘

ان کے لئے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب

الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں

هٰرُوْنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

بتانے والا (نبی) ف۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو ف۸۹ بیشک وہ وعدے کا سچا تھا ف۹۰

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ

اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو ف۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا

رب کو پسند تھا ف۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ف۹۳ بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں

نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ ۗ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا ف۹۴ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں

کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا ف۹۴ دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا یا یہ معنیٰ ہیں کہ آسمان پر اٹھالیا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کرکے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کرکے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہوگئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو

جنت میں لے گئے آپ دروازے سے کھول کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر انتظار کرکے ملک الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے فرمایا اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے وَمَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو اللہ تعالٰی نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے انہیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔



مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ
بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۹۶ اور ابراہیم

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى
ف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ف۹۸ اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ف۹۹ جب ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ف۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے

السجدۃ ۹

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴿۵۹﴾
ف۱۰۱ جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۱۰۲ تو عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
پائیں گے ف۱۰۳ مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
نقصان نہ دیا جائیگا ف۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ
ف۱۰۶ بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۰۷

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ
اور انہیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام ف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے

عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ
اسے کریں گے جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ
سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے ف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں ف۱۱۱ آسمانوں

ف۹۵ یعنی حضرت ادریس و حضرت نوح۔

ف۹۶ یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں۔

ف۹۷ کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب

ف۹۸ حضرت موسٰی اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی صلوات اللہ علیہم وسلامہ۔

ف۹۹ شرح شریعت و کشف حقیقت کے لئے

ف۱۰۰ اللہ تعالٰی نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالٰی کی آیتوں کو سن کر خضوع و خشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے۔

**مسئلہ** اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخشوعِ قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔

ف۱۰۱ مثل یہود و نصارٰی وغیرہ کے۔

ف۱۰۲ اور بجائے طاعتِ الٰہی کے معاصی کو اختیار کیا۔

ف۱۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کے وادی بھی پناہ مانگتے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔

ف۱۰۴ اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی ف۱۰۵ ایماندار صالح و تائب ف۱۰۶ یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مشاہدہ نہیں کرتے ف۱۰۷ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا ف۱۰۸ یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ جنتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائینگی ف۱۰۹ شانِ نزول بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جبریل سے فرمایا اے جبریل تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۱۰ یعنی تمام اماکن کا وہی مالک ہے ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مشیت کے تابع ہیں وہ ہر حرکت و سکون کا جاننے والا اور غفلت و نسیان سے پاک ہے ف۱۱۱ جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔

ف۱۱۲ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبود باطل کا نام اللہ نہیں رکھا ف۱۱۳ انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبی بن خلف اور ولید بن مغیرہ انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شان نزول ہے۔



السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ

اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے

تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾ وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

نام کا دوسرا جانتے ہو ف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا

حَیًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْـًٔا ﴿۶۷﴾

ف۱۱۳ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ف۱۱۴

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ﴿۶۸﴾

تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں ف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ف۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ﴿۶۹﴾

کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ف۱۱۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا ف۱۱۸

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰی بِهَا صِلِیًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا

پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ

کا گزر دوزخ پر نہ ہو ف۱۱۹ تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے ف۱۲۱ اور

نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ

ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں ف۱۲۲ کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ

مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے

نَدِیًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا ﴿۷۴﴾

ف۱۲۳ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپا دیں ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود میں بہتر تھے

۴ ع ۱۵ ۷

ف۱۱۴ تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔

ف۱۱۵ یعنی منکرین بعث کو۔

ف۱۱۶ یعنی کفار کو انہیں گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا۔ ف۱۱۷ کفار کے۔

ف۱۱۸ یعنی دخول نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

ف۱۱۹ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی حسن و قتادہ سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔

ف۱۲۰ یعنی ورود جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے

ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو۔

ف۱۲۲ مثل نضر بن حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ سنگار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کر کے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر

ف۱۲۳ مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں ف۱۲۴ انہیں ہلاک کر دیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى إِذَا رَأَوْا

تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۗ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ

برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ف۱۲۸ اور جنہوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا ف۱۳۰

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَءَيْتَ

اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے

الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا

أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا

خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷ اور اللہ

مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

کے سوا اور خدا بنا لئے ف۱۳۸ کہ وہ انہیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّآ أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِينَ

ف۱۴۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے ف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے

عَلَى الْكٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

ف۱۴۳ کہ وہ انہیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۴۴ تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں

ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کر کے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر۔

ف۱۲۶ دنیا کا قتل و گرفتاری۔

ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے۔

ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔

ف۱۲۹ اور ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر۔

ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لئے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔

ف۱۳۲ بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں۔

ف۱۳۳ شان نزول بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خباب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب نے کہا ہاں عاص نے کہا تو بس مجھے چھوڑئیے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ف۱۳۴ اور اس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی ف۱۳۵ ایسا نہیں ہے تو ف۱۳۶ یعنی مال اولاد ان سب سے اس کی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور ف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائے گا ف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں ف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۱۴۱ بت جنہیں یہ پوجتے تھے ف۱۴۲ انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے یارب انہیں عذاب کر ف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا ف۱۴۴ وہ معاصی پر ابھارتے ہیں۔

۵ ع ۸

ف۱۴۵ اعمال کی جزا کے لئے یا سانسوں کی فنا کے لئے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لئے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے ف۱۴۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصع زینیں اور پالان ہوں گے ف۱۴۷ ذلت و اہانت کے ساتھ بسبب انکے کفر کے

عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

ف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر ف۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ

ہانکیں گے پیاسے ف۱۴۷ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا

رکھا ہے ف۱۴۸ اور کافر بولے ف۱۴۹ رحمٰن نے اولاد اختیار کی بیشک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰

اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھہ کر

هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ

ف۱۵۱ اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے اولاد بتائی اور رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے

وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾

ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے ف۱۵۳

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بیشک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا

فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

ف۱۵۵ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کر دے

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو

وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ

لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷ کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو

ف۱۴۸ یعنی جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔ ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ف۱۵۰ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا۔ ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کر دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بیباکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن و انس کے سوا آسمان زمین پہاڑ وغیرہ تمام خلق پریشانی سے بے چین ہو گئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ بیان فرمائی ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفاس ایام آثار اور تمام احوال اور جملہ امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ مخفی نہیں سب اسکی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور معین و ناصر کے ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائیگا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دیگا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ انکی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں ف۱۵۷ تکذیب انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں۔

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۹۸

یا اُن کی بھنک سنتے ہو ف۱۵۸۹

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... ثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکیّہ ہے اس میں ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیات اور آٹھ رکوع ہیں ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰهٰ ۱ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۲ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف۲ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو

يَّخْشٰى ۳ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۴ اَلرَّحْمٰنُ

ف۳ اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۵ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے

مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ۶ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی

السِّرَّ وَ اَخْفٰى ۷ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۸ وَ هَلْ

زیادہ چھپا ہے ف۵ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف۶ اور کچھ

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ

تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۱۰

شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ يٰمُوْسٰى ۱۱ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

پھر جب آگ کے پاس آیا ف۸ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بیشک تو

ف۱۵۸۹ وہ سب نیست و نابود کر دیئے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ ف۱ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس ۱۶۴۱ کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس ۵۲۴۲ حروف ہیں۔ ف۲ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ۔ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکمِ الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے۔

ف۳ وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا۔

ف۴ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات زمین و تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے۔

ف۵ سر یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسان لوگوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبیح افعال سے پرہیز کرنا چاہیے وہ ظاہر ہوں یا باطن کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکرِ الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لئے ہے۔

ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعددِ عبارات تعددِ مستی کو مقتضی نہیں۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجۂ علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائضِ نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہلِ بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہانِ شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطعِ مسافت اختیار فرمائی بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا سردی شدت کی تھی آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی۔ ف۸ وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو۔ ف۹ کہ اس میں تواضع اور بقعۂ متبرکہ کا احترام اور وادی مقدس کی خاک سے حصولِ برکت کا موقع ہے۔

ف۱۰ طویٰ وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے سنی اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا سبحان اللّٰہ۔



بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾
پاک جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿١٤﴾
بیشک میں ہی ہوں اللّٰہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ف۱۲

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی ﴿١٥﴾
بیشک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰی ﴿١٦﴾
تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہوجائے

وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی ﴿١٧﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ
اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ ف۱۷ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور

اَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا
اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ فرمایا اسے ڈال دے اے

یٰمُوْسٰی ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ٚ
موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہوگیا ف۲۰ فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ
اب ہم اسے پھر پہلی طرح کردیں گے ف۲۱ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲

بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ﴿٢٢﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿٢٣﴾
خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿٢٥﴾ وَ
فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ عرض کی اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے ف۲۷ اور

ف۱۲ کہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد کیا اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو ایسی طمع و ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔

ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔

ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے۔

ف۱۵ اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے (مدارک)۔

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو۔

ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہوجائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ)۔

ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا۔

ع ۱ ۱۴ ۱۰

ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم الٰہیہ تھا اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

ف۲۰ اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور لاٹھی کے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان سے ف۲۱ فرمایا۔ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا ف۲۲ یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا ف۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک سے رات دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آجاتا ف۲۴ آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے ف۲۵ رسول ہو کر ف۲۶ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعویٰ کرنے لگا
ف۲۷ اور اسے تحمل رسالت کے لئے وسیع فرما دے۔

وف۲۸ جو خورد سالی میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے گا تو چاہے تو تجربہ کرلے اس تجربہ کے لئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لئے آپ نے یہ دعا کی۔
وف۲۹ جو میرا معاون اور معتمد ہو۔ وف۳۰ یعنی امر نبوت و تبلیغ رسالت میں۔ وف۳۱ نمازوں میں بھی اور خارج نماز بھی۔ وف۳۲ جو سوال کا خاصہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے

يَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾
میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے وف۲۸ کہ وہ میری بات سمجھیں
وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾
اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے وف۲۹ وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر
وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ
اور اسے میرے کام میں شریک کر وف۳۰ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں وف۳۱ بیشک
كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدْ
تو ہمیں دیکھ رہا ہے وف۳۲ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی اور بیشک
مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾ اَنِ
ہم نے وف۳۳ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا وف۳۴ کہ
اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ
اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں وف۳۵ ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے
یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ
وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن وف۳۶ اور میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی وف۳۷ اور اس لئے کہ تو
عَلٰى عَیْنِیْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ
میری نگاہ کے سامنے تیار ہو وف۳۸ تیری بہن چلی وف۳۹ پھر کہا کیا میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش
یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ
کریں وف۴۰ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس کی آنکھ وف۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے وف۴۲ اور تو نے ایک
نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ
جان کو قتل کیا وف۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا وف۴۴ تو تو کئی برس

وف۳۳ اس سے قبل۔
وف۳۴ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کرڈالنے کا اندیشہ ہوا۔
وف۳۵ یعنی نیل میں۔
وف۳۶ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کردیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کردیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں ڈوبے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہادیا اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہوگیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔
وف۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کردیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوجاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔ وف۳۸ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے۔ وف۳۹ جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے
وف۴۰ ان لوگوں نے اسے منظور کیا وہ آپ کی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا۔ وف۴۱ آپ کے دیدار سے۔ وف۴۲ یعنی غم فراق دور ہو اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ وف۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مرگیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا۔ وف۴۴ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔

ف۴۵ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفوراء کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ف۴۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے ف۴۷ اپنی وحی اور رسالت کے لئے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو
ف۴۸ یعنی معجزات۔



اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ
مدین والوں میں رہا ف۴۵ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے

لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾
بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸ لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا

اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اُس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے

اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ
یا کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا

لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا اور دیکھتا ف۵۲ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولادِ یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۳ اور انہیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَاۤ
نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اسے جو ہدایت کی پیروی کرے ف۵۶ بیشک ہماری طرف وحی ہوئی ہے

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾
کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷ اور منہ پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ
کا کیا حال ہے ف۶۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بھکے

ف۴۹ یعنی اس کو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کریگا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئیگا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تا دمِ مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخولِ جنت میسر آئیگا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بنا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی
ف۵۰ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہیئے تاکہ آپ کے لئے اجر اور اس پر الزامِ حجت اور قطعِ عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیرِ الٰہی ہے۔
ف۵۱ اپنی مدد سے

ف۵۲ اس کے قول و فعل کو ف۵۳ اور انہیں بندگی و اسیری سے رہا کردے ف۵۴ محنت و مشقت کے سخت کام لیکر ف۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدقِ نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے معجزۂ یدِ بیضا دکھایا ف۵۶ یعنی دونوں جہان میں اسکے لئے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہیگا ف۵۷ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے ف۵۸ ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے پاؤں کو ایسے قابل کہ چل سکے زبان کو ایسے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو ایسے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے ف۶۰ اور اسکی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لئے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے ف۶۱ فرعون ف۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کرکے اٹھائے جانے کے منکر تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۶۳ یعنی لوح محفوظ میں انکے تمام احوال مکتوب ہیں روزِ قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔

وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا

نہ بھولے ۔ وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں

سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

رکھیں اور آسمان سے پانی اتارا ف۶۴ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے

شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿٥٤﴾

ف۶۵ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ف۶۶ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ف۶۷ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ف۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

ف۶۹ اور بیشک ہم نے اسے ف۷۰ اپنی سب نشانیاں ف۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ف۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے

مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دو اے موسیٰ ف۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف۷۴ تو

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدلہ لیں نہ تم ہموار جگہ ہو

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ف۷۵ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں ف۷۶ تو فرعون پھرا

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

اور اپنے داؤں اکٹھے کئے ف۷۷ پھر آیا ف۷۸ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

باندھو ف۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف۸۰

ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو خطاب کرکے اس کی تتمیم فرماتا ہے۔

ف۶۵ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لئے بعض جانوروں کے لئے۔

ف۶۶ یہ امر اباحت اور تذکیرِ نعمت کے لئے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لئے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کر کے۔

۲ ع ۱۱

ف۶۷ تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔

ف۶۸ تمہاری موت و دفن کے وقت۔

ف۶۹ روزِ قیامت۔

ف۷۰ یعنی فرعون کو۔

ف۷۱ یعنی کل آیاتِ تسعہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔

ف۷۲ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبولِ حق سے انکار کیا اور۔

ف۷۳ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ۔

ف۷۴ اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا۔

ف۷۵ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کرکے جمع ہوتے تھے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشورا یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایتِ شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمالِ قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں۔

ف۷۶ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے۔

ف۷۷ کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا ف۷۸ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ف۷۹ کسی کو اس کا شریک کرکے ف۸۰ اللہ تعالیٰ پر۔

فَتَنَازَعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوٓا اِنْ هٰذٰنِ

تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ۸۱ اور چھپ کر مشورت کی ۔ بولے بیشک یہ دونوں ۸۲

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ

ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین

الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ

لے جائیں تو اپنا داؤں پکا کرلو پھر پرا باندھ کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو

اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ

غالب رہا بولے ۸۳ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو ۸۴ یا ہم پہلے

مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ

ڈالیں ۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ۸۶ جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے

اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾

خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ۸۷ تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے ۸۸ وہ

صَنَعُوْا ۚ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۚ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ۸۹

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ

تو سب جادوگر سجدے میں گرالئے گئے بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ۹۰ فرعون بولا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ۹۱

۸۱ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں۔

۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون ۔

۸۳ جادوگر۔

۸۴ پہلے اپنا عصا۔

۸۵ اپنے سامان، ابتدا کرنا جادوگروں نے ادبًا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا۔

۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ان کے پاس ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرچکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کردی۔

۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہوگئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہوجائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔

۸۸ یعنی اپنا عصا۔

۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کرسکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی

۹۰ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لئے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لئے ۔ ۹۱ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے (معاذ اللہ)۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ
تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف۹۲ اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی

جُذُوْعِ النَّخْلِ٘ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ۝۷۱ قَالُوْا لَنْ
چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے ف۹۳ بولے ہم ہرگز تجھے

نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ
ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۹۴ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک جو تجھے

قَاضٍؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ ۝۷۲ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا
کرنا ہے ف۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۹۶ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری

خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝۷۳ اِنَّهٗ
خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف۹۷ اور اللہ بہتر ہے ف۹۸ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۹۹

مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ۝۷۴
بے شک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے ف۱۰۰ تو ضرور اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف۱۰۱ نہ جئے ف۱۰۲

وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کیے ہوں ف۱۰۳ تو انہیں کے درجے

الْعُلٰى ۝۷۵ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ
اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں

وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝۷۶ وَ لَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ۬ اَنْ اَسْرِ
اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف۱۰۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف۱۰۵ کہ راتوں رات

بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًاۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
میرے بندوں کو لے چل ف۱۰۶ اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ف۱۰۷ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے

ع ۳ ۲۲ ۱۲

ف۹۲ یعنی دہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ف۹۳ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر

ف۹۴ ید بیضا اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے۔

ف۹۵ ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

ف۹۶ آگے تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی۔

ف۹۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالےٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔

ف۹۸ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں۔

ف۹۹ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر ف۱۰۰ یعنی کافر مثل فرعون کے ف۱۰۱ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے ف۱۰۲ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے ف۱۰۳ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کیے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں ف۱۰۴ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے ف۱۰۵ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا ف۱۰۶ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر ف۱۰۷ اپنا عصا مار کر۔

وَلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

اور نہ خطرہ ہو ف۱۰۸ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر ف۱۰۹ تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا

مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِیْۤ

ڈھانپ لیا ف۱۱۰ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ف۱۱۱ اے

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن ف۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

ف۱۱۳ اور تم پر من اور سلویٰ اتارا ف۱۱۴ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِیْ ۚ وَمَنْ

تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف۱۱۵ کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

میرا غضب اترا بے شک وہ گرا ف۱۱۶ اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

توبہ کی ف۱۱۷ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۱۸ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے

يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ف۱۲۰

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾

فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کردیا ف۱۲۲

فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴ کہا اے میری قوم کیا تم سے

ف۱۰۸ دریا میں غرق ہونے کا۔ موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پاکر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوگئے

ف۱۰۹ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے۔

ف۱۱۰ وہ غرق ہوگئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہوگیا۔

ف۱۱۱ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا۔

ف۱۱۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم۔

ف۱۱۳ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے۔

ف۱۱۴ تیہ میں اور فرمایا۔

ف۱۱۵ ناشکری اور کفران نعمت کرکے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کرکے یا ایک دوسرے پر ظلم کرکے۔

ف۱۱۶ جہنم میں اور ہلاک ہوا۔

ف۱۱۷ شرک سے۔

ف۱۱۸ تادم آخر۔

ف۱۱۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کرکے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وما اعجلک تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ف۱۲۰ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو۔ مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (مدارک)

ف۱۲۱ جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔

ف۱۲۲ گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر۔ مسئلہ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیاء نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں مسند و سبب کی طرف منسوب کردیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن)

ف۱۲۳ چالیس دن پورے کرکے توریت لے کر

ف۱۲۴ اُن کے حال پر۔

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ
تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف۱۲۵ کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب
غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ
اترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف۱۲۶ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف
بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ
نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف۱۲۷ تو ہم نے انہیں ف۱۲۸ ڈال دیا پھر اسی
أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا
طرح سامری نے ڈالا ف۱۲۹ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ف۱۳۰ تو بولے ف۱۳۱
هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ
یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود تو بھول گئے ف۱۳۲ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ف۱۳۳ انہیں کسی بات کا
قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ
جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف۱۳۴ اور بیشک ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا
مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي
تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ف۱۳۵ اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو
وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا
اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے ف۱۳۶ جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں
مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ
ف۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے
أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ
ف۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری ڈاڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال

ع ۱۳ ۱۴ ۴

ف۱۲۵ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائیگا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں ف۱۲۶ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے۔
ف۱۲۷ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لئے تھے۔
ف۱۲۸ سامری کے حکم سے آگ میں۔
ف۱۲۹ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔
ف۱۳۰ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔
ف۱۳۱ سامری اور اسکے متبعین۔
ف۱۳۲ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اسکو یہاں چھوڑ کر اسکی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔
ف۱۳۳ بچھڑا۔
ف۱۳۴ خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔
ف۱۳۵ تو اسے نہ پوجو۔
ف۱۳۶ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔
ف۱۳۷ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور ڈاڑھی بائیں میں پکڑی اور ف۱۳۸ اور مجھے خبر دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ
مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا
قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا
ف۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا
بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ
ف۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا ف۱۴۲ اور میرے جی کو یہی بھلا
لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ
لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے چھو نہ جا ف۱۴۶
وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ
اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے
عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا
تو دن بھر آسن مارے رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو
إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا
تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
فرمایا ف۱۵۰ جو اس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲
خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي
وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا

ف۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ۔
ف۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا
ف۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لوں
ف۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔
ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔
ف۱۴۴ دور ہو جا۔
ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے۔
ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا تجھ سے کوئی نہ چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں سے ملنا اس کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔
ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر۔
ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا۔
ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا

ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لئے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں امم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر کیا گیا ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں ف۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے ف۱۵۲ گناہوں کا بار گراں ف۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں۔

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ

جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے نیلی آنکھیں ف۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ف۱۵۸ کہیں گے جبکہ ان میں سب سے بہتر

طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ

رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ف۱۵۹ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۶۰ تم فرماؤ انہیں

يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا

میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا

عِوَجًا وَّلَاۤ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ

اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے ف۱۶۱ اس میں کجی نہ ہوگی ف۱۶۲ اور سب

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ

آوازیں رحمٰن کے حضور ف۱۶۳ پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز ف۱۶۴ اس دن کسی کی شفاعت کام

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ

نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے ف۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ف۱۶۶ اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ف۱۶۷ اور سب منہ

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ

جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور ف۱۶۸ اور بیشک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ف۱۶۹ اور جو کچھ

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۱۷۰

ع ۵ ۱۵ ۱۴

ف۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لئے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۵۶ اور کالے منہ ف۱۵۷ آخرت کے احوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

ف۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے

ف۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔

ف۱۶۰ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۶۱ جو انہیں روزِ قیامت موقف کی طرف بلائیگا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے۔

ف۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کرسکے گا۔

ف۱۶۳ ہیبت و جلال سے۔

ف۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔

ف۱۶۵ شفاعت کرنے کا۔

ف۱۶۶ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالٰی کا علم بندوں کی ذات و صفات اور جملہ حالات کا محیط ہے

ف۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کرسکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات اور آثار قدرت و شیون حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔ شعر کجا دریابد او را عقل چالاک
کہ او بالاتر است از حد ادراک نظر کن اندر اسماء و صفاتش کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش و بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلق معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں کرسکتے
بظاہر یہ حال ہیں دونوں میں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے ف۱۶۸ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہیگی اللہ تعالٰی کے قہر و حکومت
کا ظہور تام ہوگا ف۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقف قیامت میں
آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون ف۱۷۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان
نہ ہو تو سب عمل بیکار۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اور یونہی ہم نے اسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

ف۱۷۱ کہ کہیں انہیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ

ف۱۷۳ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ

میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

مگر ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ

کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لئے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو

لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے وسوسہ

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور جنت کے پتے اپنے اوپر

ع ۱۱ ۱۵

ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔

ف۱۷۲ جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔

ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج۔

ف۱۷۴ شان نزول جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرما دی۔

ف۱۷۵ کہ شجر ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔

ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔

ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لئے زمین جوتنے کھیتی کرنے دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لئے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔

ف۱۷۸ اس طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے

ف۱۷۹ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے ف۱۸۰ اور اس میں زوال نہ آئے ف۱۸۱ یعنی جنتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔

ف۱۸۲ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لئے ف۱۸۳ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی۔



وَرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی ف۱۸۳ پھر اسے اس کے رب نے چن لیا تو اس پر

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت

وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ

قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

انکھیارا تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۹۰ تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری

تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

کوئی خبر نہ لے گا ف۱۹۱ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے تو کیا انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

ہلاک کردیں ف۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو

النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾

ف۱۹۴ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۱۹۵ تو ضرور عذاب انہیں ف۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۱۹۷

ف۱۸۴ یعنی کتاب اور رسول۔

ف۱۸۵ یعنی دنیا میں۔

ف۱۸۶ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔

ف۱۸۷ اور میری ہدایت سے روگردانی کی

ف۱۸۸ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قال تعالٰی فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا

(شان نزول) یہ آیت اسود بن عبدالعزی مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت

ع ۱۳
۱۶

میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائیں گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ) ف۱۸۹ دنیا میں ف۱۹۰ تو ان پر ایمان نہ لایا اور ف۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کرے گا ف۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں ف۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں ف۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے ف۱۹۵ امت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی ف۱۹۶ دنیا ہی میں ف۱۹۷ یعنی روز قیامت۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے ف۱۹۸ اور

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

اس کے ڈوبنے سے پہلے ف۱۹۹ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر ف۲۰۱ اس امید

تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

پر کہ تم راضی ہو ف۲۰۲ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف۲۰۳ کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں ف۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق ف۲۰۵ سب سے اچھا اور

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

سب سے دیرپا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

دیں گے ف۲۰۷ اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ

اور کیا انہیں اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ

کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲ تو تم بھی راہ دیکھو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

---

ف۱۹۸ اس سے نماز فجر مراد ہے ف۱۹۹ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں ف۲۰۰ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو

ف۲۰۱ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں انکی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا (مدارک و خازن)۔

ف۲۰۲ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

ف۲۰۳ یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مومن کو چاہئے کہ اسکو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔

ف۲۰۴ اس طرح کہ جتنی ان پر نعمت زیادہ ہو اتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔

ف۲۰۵ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں۔

ف۲۰۶ اور اس کا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ

ف۲۰۷ اور انہیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امر آخرت کے لئے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اسکی کارسازی کرتا ہے۔

ع ۱۷

ف۲۰۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۲۰۹ جو ان کی صحت نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیات کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے اسکے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ف۲۱۰ یعنی قرآن اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے عظیم آیات ہیں انکے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے ف۲۱۱ روز قیامت ف۲۱۲ ہم بھی اور تم بھی شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں ف۲۱۳ جب خدا کا حکم آئیگا اور قیامت قائم ہوگی۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ف۲

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ

کھیلتے ہوئے ف۳ ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں ف۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

کی ف۵ کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں ف۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو

تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۖ

دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ

ہر بات کو اور وہی ہے سنتا جانتا ف۷ بلکہ بولے پریشان خوابیں ہیں ف۸ بلکہ ان کی

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

گڑھت ہے ف۹ بلکہ یہ شاعر ہیں ف۱۰ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے اگلے بھیجے گئے تھے ف۱۱

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ

ف۱ سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی ۱۱۸۶ کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوّے ۴۸۹۰ حروف ہیں۔

ف۲ یعنی حساب اعمال کا وقت روزِ قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں **شانِ نزول** یہ آیت منکرینِ بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روزِ قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے قریب بتایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔

ف۳ نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔

ف۴ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔

ف۵ اور اس کے اخفاء میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بیان فرما دیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہتے ہیں۔

ف۶ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائیگی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہیں لائیگا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اسکو چھپایا لیکن آجکل کے بعض بیباک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ قول کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اسلئے انہوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا۔

ف۷ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو انکا راز بھی اسے ظاہر فرما دیا ف۸ اسکے بعد قرآن کریم سے انہیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اسکا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایۂ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اسکی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لاسکے اس پریشانی میں انہوں نے قرآن کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جنکا بیان اگلی آیت میں ہے ف۸ انکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی ابھی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہکر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے ف۹ یہ کہکر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انہیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے ف۱۰ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہلِ باطل کا یہی حال ہوتا ہے اب انہوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے ف۱۱ اس کے رد و جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ

ایمان لائیں گے ف۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے ف۱۳

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے انہیں ف۱۵

جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ﴿٨﴾ ثُمَّ

خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر

صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا

ہم نے اپنا وعدہ انہیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو انہیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور

الْمُسْرِفِينَ ﴿٩﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ

حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کر دیا بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

ہے ف۲۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستمگار تھیں ف۲۳

وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿١١﴾ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ

اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی تو جب انہوں نے ف۲۴ ہمارا عذاب پایا جبھی وہ

مِنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ

اس سے بھاگنے لگے ف۲۵ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور اپنے

وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿١٤﴾

مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ف۲۶ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے ف۲۷

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ﴿١٥﴾

تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کر دیا کاٹے ہوئے ف۲۸ بجھے ہوئے

ع ۱۰ / ۱

ف۱۲ معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے ف۱۳ یہ ان کے کلام سابق کا رد ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

ف۱۴ کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔

**مسئلہ:** اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائیگا۔

ف۱۵ یعنی انبیاء کو۔

ف۱۶ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے

ف۱۷ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔

ف۱۸ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی۔

ف۱۹ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔

ف۲۰ اے گروہ قریش۔

ف۲۱ اگر تم اس پر عمل کرو یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دینی و دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے۔

ف۲۲ کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔

ف۲۳ یعنی کافر تھیں۔

ف۲۴ یعنی ان ظالموں نے۔

ف۲۵ **شان نزول:** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حصور ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا جو اگلی آیت میں ہے۔ ف۲۶ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم و مشاہدے سے جواب دے سکو۔ ف۲۷ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ف۲۸ کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے۔

ف۲۹ کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انھیں ہمارے اوصاف و کمال کی معرفت ہو ف۳۰ مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا ف۳۱ کیونکہ زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ف۳۲ معنی یہ ہیں کہ ہم باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں ف۳۳ اے کفار نابکار ف۳۴ شان الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو ف۳۵ وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اسکی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے ف۳۶ اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب و منزلت حاصل ہے



وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے ف۲۹ اگر ہم کوئی

اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖۗ اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ

بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ف۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ف۳۱ بلکہ

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ

ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ف۳۲

لَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور تمہاری خرابی ہے ف۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو ف۳۴ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۵

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور اس کے پاس والے ف۳۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں

یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ

ایسے خدا بنا لیے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہو جاتے ف۴۱ تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲

لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳ اور ان سب سے سوال ہوگا ف۴۴ کیا اللہ کے سوا اور خدا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ

بنا رکھے ہیں۔ تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶ یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷

ف۳۷ ہر وقت اسکی تسبیح میں رہتے ہیں حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔

ف۳۸ جواہر ارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے۔

ف۳۹ ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اسکو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔

ف۴۰ آسمان و زمین۔

ف۴۱ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فساد عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیر عالم پر اصلا قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزوم فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہونگے یا مختلف اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئیگا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہونگے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائیگی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اسکی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمہ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۴۲ کہ اسکے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں ف۴۳ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف۴۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اسکی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہو سکتا ہے اسکے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا ف۴۵ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوی پر ف۴۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لا سکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہو چکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کر سکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے ف۴۷ ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآن کریم میں اسکا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ
اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے تو وہ
فَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٤﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ
روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف
إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ
وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن
الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ
نے بیٹا اختیار کیا ف۵۰ پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اس سے سبقت
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ
ان کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے
خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ ۞ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ
خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵
دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾
تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو
أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا
کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے
رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ
انہیں کھولا ف۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷

ف۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور جو کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔

ف۴۹ اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لیے ضروری ہے۔

ف۵۰ شانِ نزول یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔

ف۵۱ اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔

ف۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں

ف۵۳ یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے

ف۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔

ف۵۵ یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے۔

ع ۲

ف۵۶ بند ہونا یا تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا انہیں فصل پیدا کرکے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔

ف۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے۔

أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ

تو کیا وہ ایمان لائیں گے اور زمین میں ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ انھیں لیکر نہ کانپے اور

بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾

ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا

اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں سے

مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

روگرداں ہیں ف۶۲ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ف۶۳ اور دن ف۶۴ اور سورج

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ

اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے ف۶۵ اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ

میں ہمیشگی نہ بنائی ف۶۶ تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ف۶۷ ہر جان کو

ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا

موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے ف۶۸ جانچنے کو ف۶۹ اور ہماری ہی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

تمہیں لوٹ کر آنا ہے ف۷۰ اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر

هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ

ٹھٹھا ف۷۱ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور وہ ف۷۲ رحمٰن ہی کی یاد سے

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي

منکر ہیں ف۷۳ آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

ف۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ف۵۹ اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہونچ سکیں ف۶۰ گرنے سے ف۶۱ یعنی کفار ف۶۲ یعنی آسمانی کائنات سورج چاند ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے اُن کے طلوع اور غروب اور اُن کے عجائب احوال جو صانع عالم کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

ف۶۳ تاریک کہ اس میں آرام کریں

ف۶۴ روشن کہ اس میں معاش وغیرہ کے کام انجام دیں

ف۶۵ جس طرح کہ تیراک پانی میں۔

ف۶۶ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اپنے ضلال وعناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہو جائیگی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنان رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی۔

ف۶۷ اور انھیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ۔

ف۶۸ یعنی راحت وتکلیف تندرستی وبیماری دولت مندی وناداری نفع اور نقصان سے۔

ف۶۹ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر وشکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔

ف۷۰ ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے۔

ف۷۱ شان نزول یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھکر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ف۷۲ کفار ف۷۳ کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل وضلال میں مبتلا ہوتے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
مجھ سے جلدی نہ کرو ف۷۴ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ ف۷۵ اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ
سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے مونہوں
وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
سے آگ ف۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ف۷۷
بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ
بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی ف۷۸ تو انہیں بے حواس کردے گی پھر نہ وہ اسے
لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
پھیر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دیجائیگی ف۷۹ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا
فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع
کیا گیا ف۸۰ تو مسخرگی کرنے والوں کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ف۸۱
قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ
تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے رحمٰن سے ف۸۲ بلکہ وہ اپنے
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ف۸۳ کیا ان کے کچھ خدا ہیں ف۸۴ جو ان کو ہم سے بچاتے
دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا
ہیں ف۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ف۸۶ اور نہ ہماری طرف سے ان کی
يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ
یاری ہو بلکہ ہم نے ان کو ف۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ف۸۸ یہاں تک کہ

ع ۳ ۱۲ ۲

ف۷۴ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں اُن کا وقت قریب آگیا ہے چنانچہ روز بدر وہ منظر اُن کے نظر کے سامنے آگیا۔
ف۷۵ عذاب کا یا قیامت کا یہ اُن کے استعجال کا بیان ہے۔
ف۷۶ دوزخ کی۔
ف۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے۔
ف۷۸ قیامت۔
ف۷۹ توبہ و معذرت کی۔
ف۸۰ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔
ف۸۲ یعنی اس کے عذاب سے۔
ف۸۳ جب ایسا ہے تو انہیں عذاب الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔
ف۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں۔
ف۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو اُن کا حال یہ ہے کہ ف۸۶ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے ف۸۷ یعنی کفار کو ف۸۸ اور دنیا میں انہیں نعمت و مہلت دی۔

الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

زندگی ان پر دراز ہوئی وف۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم وف۹۰ زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں وف۹۱

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ (44) قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

تو کیا یہ غالب ہوں گے وف۹۲ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں وف۹۳ اور بہرے پکارنا

الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ (45) وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں وف۹۴ اور اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (46) وَنَضَعُ

تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے وف۹۵ اور ہم

الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَ

عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

إِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا

اگر کوئی چیز وف۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حَاسِبِينَ (47) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً

حساب کو اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا وف۹۷ اور اجالا وف۹۸

وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ (48) الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم

اور پرہیزگاروں کو نصیحت وف۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انہیں

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ (49) وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ

قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا وف۱۰۰

أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (50) وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ

تو کیا تم اس کے منکر ہو اور بے شک ہم نے ابراہیم کو وف۱۰۱ پہلے ہی سے

---

وف۸۹ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔

وف۹۰ کفرستان کی۔

وف۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمینِ کفر گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالیٔ مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے

وف۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دمبدم نکلتی جارہی ہے یا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جو بفضلِ الٰہی تم پر فتح پارہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

وف۹۳ اور عذابِ الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں۔

وف۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔

وف۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔

وف۹۶ اعمال میں سے۔

وف۹۷ یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ کرنے والی ہے۔

ع ۹

وف۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے

وف۹۹ جس سے وہ پند پذیر ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں۔

وف۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں وف۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے۔

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝۵۱ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

اس کی نیک راہ عطا کر دی اور ہم اس سے خبردار تھے ف۱۰۲ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا

هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝۵۲ قَالُوْا

یہ مورتیں کیا ہیں ف۱۰۳ جن کے آگے تم آسن مارے ہو ف۱۰۴ بولے

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝۵۳ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا بے شک تم اور تمہارے

وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۵۴ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝۵۵ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۶ وَتَاللّٰهِ

جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور مجھے اللہ کی

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۵۷ فَجَعَلَهُمْ

قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو ف۱۰۸

جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝۵۸ قَالُوْا مَنْ

چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰ بولے کس نے

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۹ قَالُوْا سَمِعْنَا

ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم نے

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝۶۰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى

ایک جوان کو انہیں برا کہتے سنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ف۱۱۱ بولے تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ

ف۱۰۲ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں

ف۱۰۳ یعنی بت جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں۔

ف۱۰۴ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو

ف۱۰۵ تو ہم بھی ان کی اقتدا میں ویسا ہی کرنے لگے۔

ف۱۰۶ چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت ملک علام کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے۔

ف۱۰۷ اپنے میلے کو واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے ف۱۰۸ یعنی بتوں کو توڑ کر ف۱۰۹ چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا ف۱۱۰ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو ف۱۱۱ یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو

ف۱۱۲ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ ف۱۱۳ آپ نے
اسکا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی ف۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اسکے کندھے پر بسولا ہونے سے
ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا پوچھنا پوچھنا ہو ف۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ انکے ساتھ یہ کس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کی
خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا ف۱۱۶ اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ف۱۱۷ جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے

أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوٓا ءَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا
سب دیکھیں شاید وہ گواہی دیں ف۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ
بِـَٔالِهَتِنَا يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهُۥ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَسْـَٔلُوهُمْ
یہ کام کیا اے ابراہیم ف۱۱۳ فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ف۱۱۴ تو ان سے پوچھو
إِن كَانُوا۟ يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوٓا۟ إِنَّكُمْ أَنتُمُ
اگر بولتے ہوں ف۱۱۵ تو اپنے جی کی طرف پلٹے ف۱۱۶ اور بولے بیشک تمہیں ستمگار
ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا۟ عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰٓؤُلَآءِ
ہو ف۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے ف۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے
يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ
نہیں ف۱۱۹ کہا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ف۱۲۰
شَيْـًٔا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
اور نہ نقصان پہنچائے ف۱۲۱ تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو۔
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا۟ حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓا۟ ءَالِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا
فَٰعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَٰنَارُ كُونِى بَرْدًا وَسَلَٰمًا عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَ
ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہوجا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ف۱۲۴ اور
أَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَٰهُمُ ٱلْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنَٰهُ وَلُوطًا
انہوں نے اسکا برا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کردیا ف۱۲۵ اور ہم اسے اور لوط کو ف۱۲۶ نجات بخشی
إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ
ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا ف۱۳۰

وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے۔

ف۱۱۸ اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے

ف۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو۔

ف۱۲۰ اگر اسے پوجو۔

ف۱۲۱ اگر اسکا پوجنا موقوف کردو۔

ف۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے

ف۱۲۳ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور قریہ کوثی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (گوپھن) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اسکا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔

ف۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہوگئی اور روشنی باقی رہی ف۱۲۵ اور ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالٰی نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا ف۱۲۶ جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے ف۱۲۷ اور عراق سے ف۱۲۸ روانہ کیا ف۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اسکی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے اشجار و ثمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں ف۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالٰی سے بیٹے کی دعا کی تھی۔

وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا سزاوار کیا اور ہم نے انہیں امام کیا

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

کہ ف۱۳۱ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز

وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت

وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۗ

اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۗ اِنَّهٗ

بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔ اور ہم نے اسے ف۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے۔ اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اسکی دعا

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی ف۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

کو مدد دی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ بے شک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ

ان سب کو ڈبو دیا۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ف۱۳۵ اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے

ف۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین کی طرف۔
ف۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا
ف۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو
ف۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیب اہل طغیان سے۔
ف۱۳۵ اُن کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔

ع ۲۵ ۵

ف۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہو سکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی
حضرت داؤد علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں
نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اسکی بکریاں واپس کر دی جائیں
یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصان



فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا ف۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ف۱۳۷ اور داؤد کے ساتھ پہاڑ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ
مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے ف۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا
صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم
شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ
کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے۔ اور
مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
شیطانوں میں سے وہ جو اس کے لئے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا اور کام کرتے
ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ
ف۱۴۲ اور ہم انہیں روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴
مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا
کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے
مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
دور کر دی جو تکلیف اسے تھی ف۱۴۵ اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے
مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ
ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کیلئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس

کرے اس کا ضمان لازم نہیں مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔

ف۱۳۷ وجوہ اجتہاد و طرق احکام وغیرہ کا مسئلہ جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پائیں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیب ہو تو اسکے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔

ف۱۳۸ پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔

ف۱۳۹ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں

ف۱۴۰ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔

ف۱۴۱ دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے۔

ف۱۴۲ عجیب عجیب صنعتیں عمارتیں محل برتن شیشے کی چیزیں صابون وغیرہ بنانا۔

ف۱۴۳ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔

ف۱۴۴ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو امتحان میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اسکی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ف۱۴۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں

اور آپ کو اعلٰی درجہ کی صحت حاصل ہوئی ف۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں

ف۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں۔

ف۱۴۸ کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔

ف۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن متّٰی کو۔

ف۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا۔

ف۱۵۱ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔

ف۱۵۲ کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ۔

ف۱۵۳ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پائے جدا ہوا حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہِ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

ف۱۵۴ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہونچا دیا۔

وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے ف۱۴۸ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بیشک وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہیں۔ اور ذوالنون کو (یاد کرو) ف۱۴۹ جب چلا غصہ میں بھرا ف۱۵۰ تو گمان کیا کہ

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ف۱۵۲ کوئی معبود نہیں سوا تیرے

سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا ف۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اُسے

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُــْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

غم سے نجات بخشی ف۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ف۱۵۵ اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب

رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۚ

کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ف۱۵۶ اور تو سب سے بہتر وارث ف۱۵۷ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

اور اُسے ف۱۵۸ یحیٰی عطا فرمایا اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری ف۱۵۹ بیشک وہ ف۱۶۰ بھلے کاموں

فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ف۱۶۱ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی ف۱۶۲ اور اسے

وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا

اور اس کے بیٹے کو سارے جہان کے لئے نشانی بنایا ف۱۶۳ بیشک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ف۱۶۴ اور میں

ف۱۵۵ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں۔ ف۱۵۶ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما ف۱۵۷ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے ف۱۵۸ فرزند سعید ف۱۵۹ جو بانجھ تھی اسکو قابل ولادت کیا ف۱۶۰ یعنی انبیاء مذکورین ف۱۶۱ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں ف۱۶۲ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسٰی کو پیدا کیا ف۱۶۳ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسٰی کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔

ف۱۶۴ دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے۔

ف۱۶۵ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہیں میرے دین کے سوا اور کوئی دین نہیں۔ ف۱۶۶ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ ف۱۶۷ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔ ف۱۶۸ دنیا کی طرف تلافی اعمال و تدارک احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یعنی اس تقدیر پر جبکہ لا کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر لا کو زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دار آخرت میں انہیں حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے۔ اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور پر جو کلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا کُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ فرمایا گیا اس کی تاکید ہے (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۱۶۹ قرب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں۔ ف۱۷۰ یعنی قیامت ف۱۷۱ اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے۔



رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ﴿٩٣﴾

تمہارا رب ہوں ف۱۶۵ تو میری عبادت کرو۔ اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لئے ف۱۶۶ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے ف۱۶۷

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ

تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں

وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾

اور ہم اسے لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے

يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ

ہوں گے اور قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی

الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا

کافروں کی ف۱۷۱ کہ ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظَالِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

ظالم تھے ف۱۷۳ بے شک تم ف۱۷۴ اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے ایندھن ہو

أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَ

تمہیں اس میں جانا۔ اگر یہ ف۱۷۶ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان

كُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾

سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں گے ف۱۷۸ اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا۔ وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں ف۱۸۰

ع ۱۸ ۶

ف۱۷۲ دنیا کے اندر۔

ف۱۷۳ کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔

ف۱۷۴ اے مشرکو۔

ف۱۷۵ یعنی تمہارے بت۔

ف۱۷۶ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔

ف۱۷۷ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔

ف۱۷۸ اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے۔

ف۱۷۹ جہنم کی شدت جوش کی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا۔

ف۱۸۰ اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف۔

**شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمایا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں مَا تَعْبُدُوْنَ ہے اور زبان عرب میں ما غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ ابن زبعری اہل زبان ہونے کے باوجود جاہل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں توضیح فرما دی گئی

ف۱۸۱ اور ان کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازلِ جنت میں آرام فرما ہوں گے ف۱۸۲ خدا کی نعمتوں اور کرامتوں میں ف۱۸۳ یعنی نفخۂ ثانیہ ف۱۸۴ قبروں سے نکلتے وقت مبارکباد دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے ف۱۸۵ جو کاتبِ اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے ف۱۸۶ یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کردیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔



لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ف۱۸۲ ہمیشہ
خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ
رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی
هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ
پیشوائی کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا
جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ
عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ
ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت
الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ
کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷ بیشک
هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى
تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو میں نے تمہیں لڑائی
سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ
کا اعلان کردیا برابری پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲ بیشک

ف۱۸۷ اس زمین سے مراد زمین جنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے کہ زمین شام مراد ہے۔

ف۱۸۸ کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہونچے اور عبادت والوں سے مومنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمدیہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں۔

ف۱۸۹ کوئی ہو جن ہو یا انس مومن ہو یا کافر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا مومن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف و مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیرہ تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو ف۱۹۰ اور اسلام نہ لائیں ف۱۹۱ یہ بندہ کے بتانے بغیر، بے شک عقل و قیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی درایت کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور ردالمحتار میں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ درایت استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسے کہ فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیم الٰہی محض اپنے عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہوسکتی ہے جبکہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ تو کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وعدہ کا قرب و بعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنی عقل و قیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ تعلیم الٰہی سے جاننے کی ف۱۹۲ عذاب کا یا قیامت کا۔

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾ وَإِنْ

اللہ جانتا ہے آواز کی بات ف١٩٣ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف١٩٤ اور میں

أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ

کیا جانوں شاید وہ ف١٩٥ تمہاری جانچ ہو ف١٩٦ اور ایک وقت تک برتوانا ف١٩٧ نبی نے عرض کی

رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ

کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ف١٩٨ اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم

مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

بتاتے ہو ف١٩٩

## سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حج مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو ف٢ بے شک قیامت کا زلزلہ ف٣ بڑی سخت چیز ہے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ف٤ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیگی اور ہر گابھنی

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم

ف٥ اپنا گابھ ڈال دے گی ف٦ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ

بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

ہوں گے ف٧ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے

---

ف١٩٣ جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریق طعن کہتے ہو۔
ف١٩٤ اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔
ف١٩٥ یعنی دنیا میں عذاب کو مؤخر کرنا۔
ف١٩٦ جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے
ف١٩٧ یعنی وقت موت تک۔
ف١٩٨ میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر و احزاب و حنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے۔
ف١٩٩ شرک و کفر اور بے ایمانی کی۔

المنزل ٤ ۔ ع ١٩

---

ف١ سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هٰذٰنِ خَصْمٰنِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اکانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حروف ہیں۔
ف٢ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو۔
ف٣ جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا
ف٤ اس کی دہشت سے۔
ف٥ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے۔
ف٦ حمل ساقط ہو جائیں گے۔
ف٧ بلکہ عذاب الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔

وٰ۸ **شانِ نزول**: یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔



فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّبِعُ كُلَّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ۝۳ كُتِبَ عَلَیْهِ

ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں وٰ۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَ یَهْدِیْهِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝۴

کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا وٰ۹

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

مٹی سے وٰ۱۰ پھر پانی کی بوند سے وٰ۱۱ پھر خون کی پھٹک سے وٰ۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا

نقشہ بنی اور بے بنی وٰ۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں وٰ۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک وٰ۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر وٰ۱۶ اس لئے کہ تم اپنی

وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا

جوانی کو پہنچو وٰ۱۷ اور تم میں کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے وٰ۱۸

یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْــٴًـا ؕ وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ

کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے وٰ۱۹ اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی وٰ۲۰ پھر جب ہم نے

اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ

اس پر پانی اتارا تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا وٰ۲۱ اُگا لائی

بَهِیْجٍ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَ اَنَّهٗ

وٰ۲۲ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے وٰ۲۳ اور یہ کہ وہ مردے جلائے گا اور یہ کہ

وٰ۹ شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرین بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے۔

وٰ۱۰ تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔

وٰ۱۱ یعنی قطرۂ منی سے ان کی تمام ذریت کو۔

وٰ۱۲ کہ نطفہ خون غلیظ ہو جاتا ہے۔

وٰ۱۳ یعنی مصور اور غیر مصور بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا۔

وٰ۱۴ اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و حکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کرکے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کرکے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔

وٰ۱۵ یعنی وقتِ ولادت تک۔

وٰ۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں۔

وٰ۱۷ اور تمہاری عقل و قوت کامل ہو۔

وٰ۱۸ اور اس کو اتنا بڑھاپا آجاتا ہے کہ عقل و حواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے وٰ۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے عکرمہ نے کہا جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے وٰ۲۰ خشک بے گیاہ وٰ۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ وٰ۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے وٰ۲۳ اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دینا اس کے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔

ف۲۳ شانِ نزول یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعتِ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے



عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۶ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا ۙ
وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس لیے کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں

وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝۷ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ
اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں

فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝۸ ثَانِیَ عِطْفِهٖ
یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ ف۲۴ حق سے اپنی گردن

لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ نُذِیْقُهٗ
موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے ف۲۵ اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۶ اور قیامت کے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ وَ
دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے ف۲۷ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۲۸

اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝۱۰ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ
اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۲۹ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر

اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ
کرتے ہیں ف۳۰ پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ

فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۫ خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
آکر پڑی ف۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ف۳۲ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ف۳۳ یہی ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝۱۱ یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَ مَا
صریح نقصان ف۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے

لَا یَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝۱۲ یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ
ف۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس کے نفع سے ف۳۶

جو اس کی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند و دلیل کے نہیں کہنا چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی رد و باطل ہو گی پھر اس پر اصرار کرے اور براہِ تکبر

ف۲۵ اور اس کے دین سے منحرف کر دے۔

ف۲۶ چنانچہ بدر میں وہ ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا

ف۲۷ اور اس سے کہا جائے گا

ف۲۸ یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب

ف۲۹ اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا۔

ف۳۰ اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے

ع

شانِ نزول یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے ف۳۱ کسی قسم کی سختی پیش آئی ف۳۲ مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے ف۳۳ دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب ف۳۴ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ف۳۵ کیونکہ وہ بے جان ہے ف۳۶ یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے۔

أَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ

نقصان کی توقع زیادہ ہے ف۳۷ بیشک ف۳۸ کیسا ہی برا مولیٰ اور بیشک کیسا ہی برا رفیق بے شک اللہ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ف۳۹ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ

أَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى

اپنے نبی ف۴۰ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا ف۴۱ اور آخرت میں ف۴۲ تو اُسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے کہ اس کا یہ داؤں کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اُسے جلن ہے ف۴۳

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾

اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اتارا روشن آیتیں اور یہ کہ اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى

بے شک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُوْٓا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور آتش پرست اور مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

کردے گا ف۴۴ بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ

ف۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج

ف۳۷ یعنی عذاب دنیا و آخرت کی

ف۳۸ وہ بت

ف۳۹ فرماں برداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب۔

ف۴۰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۴۱ میں اُن کے دین کو غلبہ عطا فرما کر

ف۴۲ اُن کے درجے بلند کرکے

ف۴۳ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کردے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا۔

ف۴۴ مؤمنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا

ف۴۵ اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ
اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے ف۴۶ اور بہت
مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ
آدمی ف۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ف۴۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے
فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿١٨﴾ هَٰذَانِ خَصْمَانِ
ف۴۹ اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے یہ دو فریق ہیں ف۵۰
اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن
کہ اپنے رب میں جھگڑے ف۵۱ تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں ف۵۲
نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي
اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ف۵۳ جس سے گل جائیگا جو کچھ
بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا
ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵ جب گھٹن کے سبب
أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ
اس میں سے نکلنا چاہیں گے ف۵۶ پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا
الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ع ۲ ۱۲ ۹
عذاب بیشک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن
بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے
ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ
کنگن اور موتی ف۵۷ اور وہاں اُنکی پوشاک ریشم ہے ف۵۸ اور انہیں پاکیزہ بات کی

سجدہ

ف۴۶ سجدہ خضوع جیسا اللہ چاہے۔
ف۴۷ یعنی مومنین مزید برآں سجدہ طاعت وعبادت بھی۔
ف۴۸ یعنی کفار۔
ف۴۹ اس کی شقاوت کے سبب۔
ف۵۰ یعنی مومنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔
ف۵۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں۔
ف۵۲ یعنی آگ انہیں ہر طرف سے گھیرے گی۔
ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے
ف۵۴ حدیث شریف میں ہے پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (ترمذی)۔
ف۵۵ جن سے ان کو مارا جائے گا۔
ف۵۶ یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر۔
ف۵۷ ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے (ترمذی)
ف۵۸ جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔

ف۸۹ یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمہ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے ف۹۰ یعنی اللہ کا دین اسلام ف۹۱ یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے ف۹۲ یعنی اس میں داخل ہونے سے **شانِ نزول**: یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ



یعنی تمام حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں (تفسیر احمدی)

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہدایت کی گئی ف۹۰ اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ف۹۱ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

اور روکتے ہیں اللہ کی راہ ف۹۲ اور اس ادب والی مسجد سے ف۹۳ جسے ہم نے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ

سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے ف۹۴ اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَ

ٹھیک بتادیا ف۹۵ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ ف۹۶ طواف والوں اور

الْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کیلئے ف۹۷ اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے ف۹۸ وہ

رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾

تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ف۹۹

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ف۱۰۰ اور اللہ کا نام لیں ف۱۰۱ جانے ہوئے دنوں میں ف۱۰۲

عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے ف۱۰۳ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ

الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

محتاج کو کھلاؤ ف۱۰۴ پھر اپنا میل کچیل اتاریں ف۱۰۵ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۱۰۶

۳ ع ۱۰

ف۹۳ الحاد بظلم سے ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے قتل نہ کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے **شانِ نزول**: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبد اللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کردیا اور خود مرتد ہوکر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۹۵ تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کردیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریفہ کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی ف۹۶ شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے ف۹۷ یعنی نمازیوں کے ف۹۸ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کردی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کی قسمت میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لبیک اللھم لبیک حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اذن کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو ف۹۹ اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہوجاتی ہیں ف۱۰۰ دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے ف۱۰۱ وقت ذبح ف۱۰۲ جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر

مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور بہر تقدیر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے (تفسیر احمدی) ۷۲ اونٹ گائے بکری بھیڑ ۷۳ قطع
اور متمتع و قران و ہر ایک بدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں (تفسیر احمدی و مدارک) ۷۴ مونچھیں کتروائیں ناخن ترشیں بغلوں اور زیر ناف
کے بال دور کریں ۷۵ جو انہوں نے مانی ہوں



وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ۷۷

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لیے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ۷۸ سوا اُن کے جن کی

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ۷۹ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے ۸۰ اور بچو جھوٹی بات

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اُچک لے جاتے ہیں ۸۱ یا ہوا اسے

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

کسی دور جگہ پھینکتی ہے ۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

ہے ۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ۸۴ ایک مقررہ میعاد تک ۸۵ پھر ان کا

مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع ۸ ۱۱ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک ۸۶ اور ہر امت کے لئے ۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کہ اللہ کا نام لیں اس کے دئیے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ۸۸ تو تمہارا معبود ایک معبود

وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

ہے ۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ۹۰ اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے

۷۶ اس سے طواف زیارت مراد ہے مسائل حج بالتفصیل سورۂ بقرہ پارہ دو میں ذکر ہو چکے ہیں

۷۷ یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لیے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لیے ہیں

۷۸ کہ انہیں ذبح کرکے کھاؤ

۷۹ قرآن پاک میں جیسے کہ سورۂ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ میں بیان فرمائی گئی۔

۸۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے۔

۸۱ اور بوٹی بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں

۸۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادی ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا۔

۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔

۸۴ وقت ضرورت ان پر سوار ہو لے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے ۸۵ یعنی ان کے ذبح کے وقت تک ۸۶ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جاتے ہیں۔
۸۷ پچھلی ایماندار امتوں میں سے ۸۸ ان کے ذبح کے وقت ۸۹ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح
کے لئے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ اس کے لئے بطریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے ۹۰ اور
اخلاص کے ساتھ اس کی طاعت کرو۔

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي
ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ف۹۱ اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا رکھنے

الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ
والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں ف۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے ف۹۳ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے ف۹۴ تو ان پر اللہ کا نام لو ف۹۵ ایک پاؤں بندھے

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ
تین پاؤں سے کھڑے ف۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ف۹۷ تو ان میں سے خود کھاؤ ف۹۸ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دیا کہ تم احسان مانو، اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ف۹۹ یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو ف۱۰۰ بیشک اللہ بلائیں

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾
ٹالتا ہے مسلمانوں کی ف۱۰۱ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو ف۱۰۲

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں ف۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ف۱۰۴ اور بیشک اللہ ان کی مدد

لَقَدِيْرُ ۨ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا
کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ف۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا

ع ۵

ف۹۱ اس کی ہیبت و جلال سے

ف۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔

ف۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔

ف۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر و ثواب۔

ف۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال کہ وہ ہوں۔

ف۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے

ف۹۷ یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہو جائے

ف۹۸ اگر تم چاہو۔

ف۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں **شان نزول** زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۰۰ ثواب کی۔

ف۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

ف۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔

ف۱۰۳ جہاد کی۔

ف۱۰۴ **شان نزول** کفار مکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحاب کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرما دیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے

ف۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔

ف۱۰۶ اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا تعدی ہے ف۱۰۷ جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا استیلا ہو جاتا اور کوئی دین و ملت والا ان کے دست تعدی سے نہ بچتا۔



رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
ہمارا رب اللہ ہے ف۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا ف۱۰۷ تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں ف۱۰۸ اور
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ
گرجا ف۱۰۹ اور کلیسے ف۱۱۰ اور مسجدیں ف۱۱۱ جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے۔ اور بے شک اللہ ضرور
وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ
مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کریگا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے۔ وہ لوگ کہ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا
اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں ف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ
کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ف۱۱۳ اور اللہ ہی کیلئے سب کاموں کا انجام اور اگر یہ تمہاری تکذیب
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ
کرتے ہیں ف۱۱۴ تو بیشک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد ف۱۱۵ اور ثمود ف۱۱۶ اور
قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى
ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی ف۱۱۸
فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ
تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر انہیں پکڑا ف۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی
مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا
بستیاں ہم نے کھپا دیں ف۱۲۲ کہ وہ ستمگار تھیں ف۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی پڑی ہیں
وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل گچ کئے ہوئے ف۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶

ف۱۰۸ راہبوں کی۔
ف۱۰۹ نصرانیوں کے۔
ف۱۱۰ یہودیوں کے۔
ف۱۱۱ مسلمانوں کی۔
ف۱۱۲ اور ان کے دشمنوں کے مقابل اُن کی مدد فرمائیں۔
ف۱۱۳ اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں پر اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمکین و حکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی۔
ف۱۱۴ اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۱۱۵ حضرت ہود کی قوم۔
ف۱۱۶ حضرت صالح کی قوم۔
ف۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم
ف۱۱۸ یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تسکین خاطر کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے ف۱۱۹ اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی ف۱۲۰ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ف۱۲۱ آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں ف۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا ف۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ف۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں ف۱۲۵ ویران پڑے ہیں ف۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

ف۱۲۷ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں ف۱۲۸ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل کر



فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَآ أَوْ اٰذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ
کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں ف۱۲۷ یا کان ہوں جن سے سنیں ف۱۲۸
فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي
تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ف۱۲۹ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں
الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ۚ
ہیں ف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ف۱۳۲
وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّنْ
اور بیشک تمہارے رب کے یہاں ف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس ف۱۳۴ اور کتنی
مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۚ وَإِلَيَّ
بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستمگار تھیں پھر میں نے انہیں پکڑا ف۱۳۵ اور میری
الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَآ أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٤٩﴾
ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ف۱۳۶ تم فرمادو کہ اے لوگو میں تو یہی تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں
فَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی
كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِيٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ
روزی ف۱۳۷ اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے ف۱۳۸ وہ
الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّآ
جہنمی ہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ف۱۳۹ سب پر کبھی
إِذَا تَمَنّٰٓى أَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيٓ أُمْنِيَّتِهِ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي
یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس

ع ۶ / ۱۰ / ۱۴

ف۱۲۹ یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں۔

ف۱۳۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی سے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے۔

ف۱۳۱ یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا استہزاء کے طریقہ پر تھا۔

ف۱۳۲ اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا

ف۱۳۳ آخرت میں عذاب کا۔

ف۱۳۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔

ف۱۳۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا

ف۱۳۶ آخرت میں۔

ف۱۳۷ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے

ف۱۳۸ کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا۔

ف۱۳۹ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان۔

شان نزول جب سورہ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۲ لِّيَجْعَلَ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے ف۱۴۰ اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ

مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ف۱۴۱ ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴۲ اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

سخت ہیں ف۱۴۳ اور بیشک ستمگار ف۱۴۴ دھر کے جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

وہ جن کو علم ملا ہے ف۱۴۵ کہ وہ ف۱۴۶ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اس کے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۴

لئے ان کے دل اور بیشک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اور کافر اس سے ف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝۵۵ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ

اچانک ف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لئے کچھ اچھا نہ ہو ف۱۴۹ بادشاہی اس دن ف۱۵۰

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ

اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کر دے گا تو جو ایمان لائے اور ف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ چین کے باغوں میں

النَّعِيْمِ ۝۵۶ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہیں اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کے لئے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ۝۵۷ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا ع ۹ / ۱۴

عذاب ہے اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے ف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مر گئے

ف۱۴۰ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے۔

ف۱۴۱ اور ابتلاء و آزمائش بنادے۔

ف۱۴۲ شک اور نفاق کی۔

ف۱۴۳ حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں۔

ف۱۴۴ یعنی مشرکین و منافقین

ف۱۴۵ اللہ کے دین کا اور اس کی آیات کا۔

ف۱۴۶ یعنی قرآن شریف۔

ف۱۴۷ یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے۔

ف۱۴۸ یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے۔

ف۱۴۹ اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش و راحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے۔

ف۱۵۰ یعنی قیامت کے دن۔

ف۱۵۱ انہوں نے۔

ف۱۵۲ اور اس کی رضا کے لئے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا ف۱۵۳ اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائیگا جسے وہ پسند کرینگے ف۱۵۴ اور بیشک اللہ علم اور حلم والا ہے

ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

بات یہ ہے اور جو بدلہ لے ف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ

ف۱۵۶ تو بیشک اللہ اسکی مدد فرمائیگا ف۱۵۷ بیشک اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے یہ ف۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالے

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۱۵۹ اور اسلئے کہ اللہ

بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

سنتا دیکھتا ہے یہ اسلئے ف۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں ف۱۶۱

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ف۱۶۲ ہریالی ہو گئی

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ

بیشک اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا

اور بیشک اللہ ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ

ف۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو

ف۱۵۴ وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔

شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ف۱۵۵ اگر کوئی مومن ظلم کا مشرک سے۔

ف۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کر کے۔

ف۱۵۷ شان نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انھوں نے قتال شروع کر دیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔

ف۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اسکی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں۔

ع ۸ ۷ ۱۵

ف۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اسکے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جسکی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے

غالب کرے ف۱۶۰ یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے ف۱۶۱ یعنی بت ف۱۶۲ سبزے سے۔

ف۱۶۳ جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو ف۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا۔



فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ
زمین میں ہے ف۱۶۳ اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے ف۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان

أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ
کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر والا مہربان

رَحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ
ہے ف۱۶۵ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ف۱۶۶ پھر تمہیں مارے گا ف۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا ف۱۶۸

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ
بیشک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف۱۶۹ ہر امت کے لئے ف۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنادیئے کہ وہ ان پر

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى
چلے ف۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں ف۱۷۲ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ف۱۷۳ بیشک تم سیدھی راہ

مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾
پر ہو اور اگر وہ ف۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللہ خوب جانتا ہے تمہارے کوتک

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾
اللہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کررہے ہو ف۱۷۵

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ
کیا تو نے نہ جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک یہ

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ
سب ایک کتاب میں ہے ف۱۷۶ بیشک یہ ف۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ف۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ
کو پوجتے ہیں ف۱۷۹ جن کی کوئی سند اس نے نہ اتاری اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

ف۱۶۵ کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا۔
ف۱۶۶ بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر۔
ف۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر
ف۱۶۸ روز بعث ثواب و عذاب کے لئے۔
ف۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔
ف۱۷۰ اہل دین و ملل میں سے
ف۱۷۱ اور عامل ہو
ف۱۷۲ یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں۔ شان نزول: یہ آیت بدیل بن ورقا اور بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
ف۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو۔
ف۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی ف۱۷۵ اور تم پر حقیقت حال ظاہر ہو جائے گی ف۱۷۶ یعنی لوح محفوظ میں ف۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ف۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں ف۱۷۹ یعنی بتوں کو

ف۱۸۰ یعنی اُن کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں اُن کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے ف۱۸۱ یعنی مشرکین کا ف۱۸۲ جو انھیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۱۸۳ اور قرآن کریم انھیں سُنایا جائے جس میں بیان احکام اور تفصیل حلال و حرام ہے



بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کچھ علم نہیں ف۱۸۰ اور ستمگاروں کا ف۱۸۱ کوئی مددگار نہیں ف۱۸۲ اور جب ان پر ہماری

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنہوں نے کفر کیا قریب ہے کہ

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں۔ تم فرمادو کیا میں تمہیں بتادوں جو تمہارے

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ

اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو اور کیا ہی بری پلٹنے کی

الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

ع ٩ ٨ ١٦

جگہ اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ف۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں

لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ

ف۱۸۷ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے ف۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہئے تھی ف۱۹۱ بیشک اللہ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ

قوت والا غالب ہے اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

ف۱۹۳ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

ف۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سُن کر تم میں پیدا ہوتی ہے۔

ف۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت۔

ف۱۸۶ انکی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز۔

ف۱۸۷ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔

ف۱۸۸ وہ شہد و زعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں

ف۱۸۹ ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے

ف۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہیں یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد و زعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی۔

ف۱۹۱ اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے۔

ف۱۹۲ مثل جبریل و میکائیل وغیرہ کے۔

ف۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت سید عالم صلوات اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ کے **شان نزول** یہ آیت اُن کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔

مَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۷۶﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا

جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۳ اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے اے ایمان والو

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶ اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس امید پر کہ تمہیں

تُفْلِحُونَ ۩ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۗ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا ف۱۹۸ اس نے تمہیں پسند کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۗ مِلَّةَ أَبِيكُمْ

ف۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی ف۲۰۰ تمہارے باپ ابراہیم کا

إِبْرٰهِيمَ ۗ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا

دین ف۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى

تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو ف۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو

النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ ۗ هُوَ

ف۲۰۳ تو نماز برپا رکھو ف۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ف۲۰۵

مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۷۸﴾

وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ (۲۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مومنون مکیہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿۲﴾

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف۲

---

ف۱۹۴ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا اُن کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی ف۱۹۵ اپنی نمازوں میں، اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع و سجود کے تھی پھر نماز میں رکوع و سجود کا حکم فرمایا گیا۔

ف۱۹۶ یعنی رکوع و سجود خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔

ف۱۹۷ صلہ رحمی و مکارم اخلاق وغیرہ نیکیاں

السجدۃ عند الشافعی

[illegible]

ف۱۹۸ یعنی نیت صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاء دین کے لئے

ف۱۹۹ اپنے دین و عبادت کے لئے

ف۲۰۰ بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمہارے لئے سہولت کر دی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمم تو تم اس دین کی پیروی کرو۔

ف۲۰۱ جو دین محمدی میں داخل ہے۔

ف۲۰۲ روز قیامت کہ تمہارے پاس خدا کا پیام پہنچا دیا۔

ف۲۰۳ کہ انہیں ان رسولوں نے احکام خداوندی پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی۔

ع ۱۰ ۱۷

ف۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔

ف۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

---

ف۱ سورۂ مومنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔

ف۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔

الجزء الثامن عشر ۱۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ف۲ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے

فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰۤى

ہیں ف۳ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ

بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ف۴ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۵ اور وہ جو اپنی امانتوں اور

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ

اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں ف۶ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف۷ یہی

هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱

لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ

اور بیشک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۸ پھر اسے ف۱۰

نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ

بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴ ثُمَّ اِنَّكُمْ

اسے اور صورت میں اُٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا پھر اس کے بعد

ف۲ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔

ف۳ یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت کرتے ہیں۔

ف۴ اپنی بی بیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قربت کرنے میں۔

ف۵ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

ف۶ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔

ف۷ اور انھیں اُن کے وقتوں میں اُن کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

ف۸ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔

ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو۔

ف۱۱ یعنی رحم میں۔

ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نطق اور سمع اور بصر عنایت کی۔

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ

تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو — پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴ اٹھائے جاؤ گے — اور بیشک

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ف۱۶

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا اور بیشک

عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اس سے ہم نے تمہارے باغ پیدا کئے کھجوروں

وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

اور انگوروں کے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور انہیں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن ف۲۳

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹ میں ہے

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

ف۲۴ اور تمہارے لئے ان میں بہت فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی پر ف۲۸

تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

سوار کئے جاتے ہو اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے

ع ۲

---

ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر۔
ف۱۴ حساب و جزا کے لئے۔
ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اُترنے کے رستے ہیں۔
ف۱۶ سب کے اعمال، اقوال، ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔
ف۱۷ یعنی مینھ برسایا۔
ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خلق کی حاجتوں کے لئے چاہئے
ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔
ف۲۰ طرح طرح کے۔
ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔
ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔
ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں جلایا بھی جاتا ہے دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جا سکتی ہے
ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار موافق طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔
ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اُون وغیرہ سے کام لیتے ہو ف۲۶ کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہو ف۲۷ خشکی میں ف۲۸ دریاؤں میں ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اُس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔

ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ف۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ اُن کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا۔

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

کفر کیا بولے ف۳۰ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے

عَلَيْكُمْؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا

ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲ تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اگلے باپ داداؤں میں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى

نہ سنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کیے رہو

حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ

ف۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اسے وحی بھیجی

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُۙ

کہ ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ

تو اس میں بٹھا لے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰ اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْاۚ اِنَّهُمْ

سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴ کہ اے

اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے بیشک اس میں ف۴۵ ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶

ف۳۴ تا آنکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت۔

ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر۔

ف۳۶ یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں۔

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثار عذاب نمودار ہوں۔

ف۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی

ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے۔

ف۴۰ نر اور مادہ۔

ف۴۱ یعنی اپنی مومنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مومنین۔

ف۴۲ اور کلام ازلی میں ان کا عذاب و ہلاک معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام حام یافث اور ان کی بی بیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کل لوگ جو کشتی میں تھے اُن کی تعداد اَسّی تھی، نصف مرد اور نصف عورتیں ف۴۳ اور ان کے لئے نجات نہ طلب کرنا دُعا نہ فرمانا ف۴۴ کشتی سے اُترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں۔

وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝۳۰ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۳۱

اور بیشک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت پیدا کی ف۴۹

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

تو ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۲ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا

آخرت کی حاضری ف۵۲ کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳

تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ف۵۴

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا

اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہے کتنی دور ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ

ہمیں اٹھنا نہیں ف۵۹ وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور

مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا

ہم اسے ماننے کے نہیں ف۶۱ عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کہ

ع ۲ ۱۰ ۲

ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔

ف۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے

ف۴۹ یعنی عاد قوم ہود۔

ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا۔

ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔

ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

ف۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے۔

ف۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہی بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے۔

ف۵۵ قبروں سے زندہ۔

ف۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیال باطل کی بنا پر کہنے لگے۔

ف۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے ف۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے ف۵۹ مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ف۶۰ کہ انہوں نے اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی ف۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہ الٰہی میں۔

ف۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جبکہ عذاب الٰہی دیکھیں گے ف۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے ف۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے



قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ

کچھ دیر جاتی ہے کہ صبح کرینگے پچھتاتے ہوئے ف۶۲ تو انہیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ف۶۳ تو ہم نے انہیں

غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ قُرُونًا

گھاس کوڑا کر دیا ف۶۴ تو دور ہوں ف۶۵ ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں پیدا کیں ف۶۶

ءَاخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَـْٔخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ

کوئی امت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر

أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَآءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا

ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا جب کسی امت کے پاس اسکا رسول آیا انہوں نے اسے جھٹلایا ف۶۸

بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنٰهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾

تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملادئے ف۶۹ اور انہیں کہانیاں کر ڈالا ف۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هٰرُونَ بِـَٔايٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ف۷۱ کے ساتھ بھیجا

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ فَاسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوٓا۟

فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف تو انہوں نے غرور کیا ف۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ف۷۳ تو بولے

أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا

کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ف۷۴ اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ف۷۵ تو انہوں نے ان

فَكَانُوا۟ مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں میں ہوگئے ف۷۶ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۷۷ کہ ان کو

يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُۥٓ ءَايَةً وَءَاوَيْنٰهُمَآ إِلَىٰ

ف۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ف۷۹ نشانی کیا اور انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند

ف۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے۔
ف۶۶ مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے۔
ف۶۷ جس کے لئے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی
ف۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے
ف۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔
ف۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سبب عبرت ہو۔
ف۷۱ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات کے۔
ف۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔
ف۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی۔
ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔
ف۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع ہو جائیں۔

ف۷۶ اور غرق کر دئے گئے ف۷۷ یعنی توریت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد ف۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو
ف۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی۔

ف80 اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں ف81 یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں رہنے والے بآسائش بسر کرتے ہیں۔
ف82 یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی قول ہیں۔



رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
زمین ف80 جہاں بسنے کا مقام ف81 اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف82 اور

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف83 اور بیشک تمہارا دین ایک ہی دین ہے

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
ف84 اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا

زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
ف85 ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف86 تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف87 ایک وقت تک

حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ
ف88 کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف89 یہ جلد جلد

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ
ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف90 بلکہ انہیں خبر نہیں ف91 بیشک وہ جو اپنے رب کے

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾
ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف92 اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف93

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا
اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف94 اور ان کے

وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ
دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف95 یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی

فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے ف96 اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر

ع ۳ ۱۸ ۳

ف83 ان کی جزا عطا فرماؤں گا
ف84 یعنی اسلام۔
ف85 اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی نصرانی مجوسی وغیرہ۔
ف86 اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے
ف87 یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں
ف88 یعنی ان کی موت کے وقت تک۔
ف89 دنیا میں۔
ف90 اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ ہے
ف91 کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔
ف92 انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔
ف93 اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں
ف94 زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنی ہیں کہ اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ف95 ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا اے صدیق کی نور دیدہ ایسا نہیں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں ف96 یعنی نیکیوں کو پہنچتے یا یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اوروں پر سبقت کرتے ہیں۔

ف۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے ف۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائیگی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۹۹ یعنی قرآن شریف سے۔ ف۱۰۰ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے ف۱۰۱ اور وہ روز بدر تہِ تیغ کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے انکی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھاگئے تھے ف۱۰۲ اب ان کو جواب یہ ہے کہ ف۱۰۳ یعنی آیات قرآن مجید ف۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں ف۱۰۶ کعبہ معظمہ کے گرد جمع ہوکر اور



وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۲ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق بولتی ہے ف۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۹۸ بلکہ ان کے دل

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

اس سے ف۹۹ غفلت میں ہیں اور ان کے کام ان کاموں سے جدا ہیں ف۱۰۰ جنھیں وہ کررہے

عٰمِلُوْنَ ۝۶۳ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔـرُوْنَ ۝۶۴

ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ف۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ف۱۰۲

لَا تَجْــَٔـرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۶۵ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى

آج فریاد نہ کرو ہماری طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی بیشک میری آیتیں ف۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝۶۶ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا

تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹتے تھے ف۱۰۴ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہو ف۱۰۵ رات کو وہاں

تَهْجُرُوْنَ ۝۶۷ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

بیہودہ کہانیاں بکتے ف۱۰۶ حق کو چھوڑے ہوئے ف۱۰۷ کیا انہوں نے بات کو سوچا نہیں ف۱۰۸ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ

الْاَوَّلِيْنَ ۝۶۸ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۶۹ اَمْ

دادا کے پاس نہ آیا تھا ف۱۰۹ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

ہیں اسے سودا ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے ف۱۱۳ اور ان میں اکثر کو حق برا

كٰرِهُوْنَ ۝۷۰ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ ان کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱

سب تباہ ہوجاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں

ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اسکو سحر اور شعر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔

ف۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔

ف۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالات واضحہ موجود ہیں۔

ف۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہوچکی ہیں۔

ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسب عالی اور صدق و امانت اور وفور عقل و حسن اخلاق اور کمال حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے۔

ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص انکے دیکھنے میں نہیں آیا ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحید الٰہی و احکام دین پر مشتمل ہے ف۱۱۴ کیونکہ اس میں انکے خواہشات نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لئے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انھیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہوجاتا ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک۔

ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر و عوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔



أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَ
کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور
إِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے
بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم
ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲ کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳
مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم
ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بیشک ہم نے انہیں
بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا
عذاب میں پکڑا ف۱۲۵ تو وہ نہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب
فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾
ہم نے ان پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہیں
وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا
اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم
مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾
حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۱۳۰
وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ
اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں ف۱۳۱
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا
تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ف۱۳۲ بلکہ انہوں نے وہی کہی جو اگلے ف۱۳۳ کہتے تھے بولے کیا جب

ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔

ف۱۲۲ یعنی دین حق سے۔

ف۱۲۳ ہفت سالہ قحط سالی کی۔

ف۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملق و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کرینگے **شان نزول** جب قریش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہوگئی تو ابو سفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ابو سفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بد دعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ع ۴ ۲۷ ۴

ف۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے۔

ف۱۲۶ بلکہ اپنے کفر و سرکشی پر ہیں۔

ف۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا مقتضیٰ ہے یا روز بدر کا قتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعہ قحط واقعہ بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت ف۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو ف۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الٰہی حاصل کرنے اور منعم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا ف۱۳۰ روز قیامت ف۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں ف۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ ف۱۳۳ یعنی ان سے پہلے کافر۔

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں کفار کے اس مقولہ کا رد فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ
ہم مرجائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک یہ وعدہ ہم کو اور
وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ قُلْ
ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ
لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَیَقُوْلُوْنَ
کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵ اب کہیں گے کہ اللہ کا
لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸
قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ
تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝
نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے۔ تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱
بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ
بلکہ ہم اُن کے پاس حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴
وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ
اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک
لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝
دوسرے پر اپنی تعلی چاہتا ف۱۴۷ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸

ف۱۳۵ اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ۔
ف۱۳۶ کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے مقر بھی ہیں جب وہ یہ جواب دیں
ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔
ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔
ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔
ف۱۴۰ تو جواب دو۔
ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کر توحید و طاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔
ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں محال ہیں
ف۱۴۳ جو اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔
ف۱۴۴ وہ اس سے منزّہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو ف۱۴۵ جو اُلوہیت میں شریک ہو ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحت تصرف نہ چھوڑتا ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ متقابل حکومتیں اسی کی مقتضی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحت تصرف ہے ف۱۴۸ کہ اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا یہ دعا بہ طریق تواضع و اظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین و ساتھی نہ کریگا
اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انھیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع و اظہار بندگی ہے ف۱۵۱ یہ جواب ہے
اُن کفار کا جو عذاب موعود کا انکار



عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا
جاننے والا ہر نہاں و عیاں کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے شرک سے تم عرض کرو کہ اے
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾
میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰
وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ
اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھادیں جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱ سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی
اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾
تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْۤ
یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶ شاید اب
اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۚ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۚ وَمِنْ
میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸
وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ
اور اُن کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
ہولیں وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ف۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے

ع ۵ ۱۵ ۵

کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انھیں جتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لوگے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہ انکار اور سبب استہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ اُن میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہولیں
ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی بُرائی کو دفع فرمائیے اور یہ بھی کہ طاعت و تقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی بُرائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارم اخلاق سے خطاکاروں پر اس طرح عفو و رحمت فرمائیے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔
ف۱۵۳ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔
ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔
ف۱۵۵ یعنی کافر وقت موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اُسے دیا جاتا ف۱۵۶ دنیا کی طرف ف۱۵۷ اور اعمال نیک بجالا کر اپنی تقصیرات کا تدارک کروں اس پر اس کو فرمایا جائیگا ف۱۵۸ حسرت و ندامت سے یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ف۱۵۹ جو انھیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقت بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔
ف۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ف۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا ف۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا اور بعد حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کرینگے ف۱۶۳ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے ف۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔

ف۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ اُن کو بھون ڈالے گی اور اُوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہونچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائیگا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور اُن سے فرمایا جائیگا ف۱۶۶ دنیا میں ف۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہوگے پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار اُن کی دنیا سے دُونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اسکے بعد انہیں یہ جواب دیا جائیگا جو اگلی آیت میں ہے (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے بعض نے کہا بارہ ہزار برس بعض نے کہا تین لاکھ ساٹھ برس واللہ تعالٰی اعلم (تذکرۂ قرطبی)
ف۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے بھونکتے رہیں گے۔
ف۱۶۹ شانِ نزول یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراء اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔
ف۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ۔
ف۱۷۱ اللہ تعالٰی نے کفار سے
ف۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں۔
ف۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت



خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۳ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ
اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی
النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ۝۱۰۴ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ
اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ف۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ف۱۶۶ تو تم
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۰۵ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝۱۰۶
انہیں جھٹلاتے تھے کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے
رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝۱۰۷ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِیْهَا
اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ف۱۶۷ رب فرمائے گا دھتکارے پڑے رہو
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝۱۰۸ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ
اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو ف۱۶۸ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۰۹ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنا لیا ف۱۶۹
سِخْرِیًّا حَتّٰۤی اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝۱۱۰ اِنِّیْ
یہاں تک کہ انہیں بنانے کے شغل میں ف۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسا کرتے بیشک
جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ۝۱۱۱ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ
آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا ف۱۷۱ تم زمین میں
فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ۝۱۱۲ قٰلُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْـَٔلِ
کتنا ٹھہرے ف۱۷۲ برسوں کی گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ ف۱۷۳ تو گننے والوں
الْعَآدِّیْنَ ۝۱۱۳ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱۴
سے دریافت فرما ف۱۷۴ فرمایا تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا ف۱۷۵ اگر تمہیں علم ہوتا

اور عذاب کی ہیبت سے انہیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انہیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے ف۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور اُن کے اعمال لکھنے پر مامور کیا اس پر اللہ تعالٰی نے ف۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔

ف۱۷۵ اور آخرت میں جزا کے لئے اُٹھانا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں ف۱۷۶ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے ف۱۷۷ ایمان والوں کو۔



أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾
تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں ف۱۷۵

فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ ٱلْمَلِكُ ٱلْحَقُّ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾
تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک

وَمَن يَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرْهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ
اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ف۱۷۶ تو اسکا

عِندَ رَبِّهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُل رَّبِّ ٱغْفِرْ وَٱرْحَمْ
حساب اس کے رب کے یہاں ہے بیشک کافروں کا چھٹکارا نہیں۔ اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے ف۱۷۷

وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿۱۱۸﴾
اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
سورۂ نور مدنی ہے اور اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُورَةٌ أَنزَلْنَٰهَا وَفَرَضْنَٰهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَآ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿۱﴾ ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِى فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ
دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِى دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ
ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم

تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ
ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

ع ۶ / ۲۶ / ۶

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا ف۳ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے **مسائل** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اسکے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دئے جائیں یہ حکم حُر اور حُرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا **ثبوت زنا** یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کریگا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اسکے ثبوت نہ ہوگا **لواطت** زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا غرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی)

ف۴ یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی **شانِ نزول** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کرلیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئیگی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انھوں نے اس کی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس سے روک دیا گیا ف۷ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۸ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ سے منسوخ ہوگیا ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے **مسئلہ** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کرسکے تو اس پر حد واجب ہوجاتی ہے اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ **مسئلہ** اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزا یاب ہوں اور ان پر حد جاری ہوچکی ہو مردود الشہادۃ ہوجاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ **مسئلہ** حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ **مسئلہ** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مرگیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ **مسئلہ** غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ **مسئلہ** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہوجائیگا اور اس پر تہمت کی حد آئیگی۔ **مسئلہ** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار اے مخنث اے بددیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ **مسئلہ** امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ **مسئلہ** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ **مسئلہ** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائیگا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں ف۱۱ اپنی عورت پر زنا کا الزام لگانے میں ف۱۲ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً ۙ وَالزَّانِيَةُ

ایک گروہ حاضر ہو ف۵ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے

لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ

اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَ

اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور

أَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

سنور جائیں ف۱۰ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱

وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ

اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے

شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ

اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو

اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ

اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ

أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾

وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳

ف۱۳ اسکو لعان کہتے ہیں مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائیگا جبتک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اسکو حد قذف لگائی جائیگی جسکا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسکو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائیگی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کریگی تو قید کی جائیگی یہانتک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائیگی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائیگی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اسکے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اسپر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائیگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان شان نزول یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہو اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اُسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا



وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾

اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۰

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ

تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ

بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ف۱۶ ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷

وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا ف۱۸ اسکے لئے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَاۤ

سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا

اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا

بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ

بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ

فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲ تو جس چرچے

اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ

میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری میں غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اسکی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انھیں یہی خیال رہا کہ ام المؤمنین اسمیں ہیں قافلہ چل دیا آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انھوں نے آپکو دیکھا تو بلند آواز سے انا للہ وانا الیہ راجعون پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انھوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہونچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپکی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی انکے فریب میں آگئے اور انکی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المؤمنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ انکی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انھیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپکا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپکا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المؤمنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپکا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپکی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرما دیا تھا

مجھے اپنے اہل کی پاکی وخوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المؤمنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عز و شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے۔



بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّهُوَ عِنْدَ

اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے ف۲۳ اور وہ اللہ کے

اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ

نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ

بات کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت

اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں

الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا

الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

ف۱۶ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس پر خبردار کرے گا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور ان کی برأت ظاہر فرمائے گا چنانچہ اس برأت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔

ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔

ع ۲ ۱۰ ۸

ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول منافق ہے۔

ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسی اسی کوڑے لگائے گئے۔

ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہو گئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شان رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں ف۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے ف۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا جس میں سے توبہ کے لئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی ف۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں ف۲۴ جرم عظیم ہے ف۲۵ یہ ہمارے لئے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہونچے **مسئلہ** یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار

کے نزدیک بھی قابلِ لعنت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے (کبیر وغیرہ) ف۲۷ یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابنِ اُبی اور حسّان اور مسطح کے حد لگائی گئی (مدارک) ف۲۸ دوزخ اگرچہ توبہ کر جائیں ف۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال ف۳۰ اور عذابِ الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا ف۳۳ توبہ قبول فرما کر ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں ف۳۵ ثروت والے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے موافقت کی تھی اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۶ جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔ **مسئلہ** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوِ شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولو الفضل فرمایا۔

ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا۔

ف۳۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں ان کے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔

ف۳۹ یہ عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق کے حق میں ہے (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ
رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے

وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ
ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور گنجائش والے ہیں

اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ
ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ
اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے

رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا
والا مہربان ہے ف۳۶ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸ ان پر لعنت

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ
ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر گواہی دیں گی

اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ یَوْمَىٕذٍ
ان کی زبانیں ف۴۱ اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن اللہ

یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾
انہیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ
گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لئے

وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ف۴۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو انکے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبریں دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دیگا **فائدہ** قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے ف۴۴ یعنی خبیث کیلئے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کیلئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث۔

ف۴۷ یعنی ستھرے لوگوں اور ستھریوں کے لئے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں انکی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپکے لئے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپکی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپکی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپکی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرۂ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپکا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی



۳ ع ۹

وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جبتک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ

لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

ان کے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

کچھ نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵۷ مگر جتنا

ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ

خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار

حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپکے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا

ف۴۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

ف۴۹ مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے انکی قراءت یوں ہے حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَ تَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک کشاف احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو ف۵۱ کیونکہ ملک غیر میں تصرف کرنے کے لئے اسکی رضا ضروری ہے ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و الحاح نہ کرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

ف۵۳ مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں **شانِ نزول** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں **مسائل** مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اسکا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے الا کہ یامن من الشھوۃ وان لم یامن منھا فالممنوع النظر الی ما سوی الوجہ والکف والقدم ومن یامن وفی الزمان

زمانُ الفسادِ فلا یحلُّ النظرُ الی الحُرّۃِ الاجنبیۃِ مطلقًا من غیر ضرورۃ اگر بحالتِ ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کرسکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی) ف۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرمگاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں ف۵۶ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مطہرات میں سے بعض امہات المؤمنین سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابنِ اُمِّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث



زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ

ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹ یا اپنے بیٹے ف۶۰

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ

یا شوہروں کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ف۶۲

اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ

یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ف۶۳ یا نوکر بشرطیکہ شہوت

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۪

والے مرد نہ ہوں ف۶۴ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ف۶۵

وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّؕ وَ تُوْبُوْۤا

اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ف۶۶ اور اللہ

اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱) وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى

کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں

مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

میں ان کا جو بے نکاح ہوں ف۶۷ اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ

یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۳۲) وَ لْیَسْتَعْفِفِ

انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب ف۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہئے کہ بچے رہیں

الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ الَّذِیْنَ

ف۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ف۷۰ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے ف۷۱ اور تمہارے

یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ

ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف۷۲ اگر ان میں کچھ

سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔

ف۵۷ اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لئے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی)۔

ف۵۸ اور انہیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اصول۔

ف۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔

ف۶۰ اور انہیں کے حکم میں ہے اُن کی اولاد

ف۶۱ کہ وہ بھی محرم ہو گئے۔

ف۶۲ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ)

ف۶۳ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضعِ زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔

ف۶۴ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمتِ نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیثِ مسلم سے ثابت ہے۔

ف۶۵ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔

ف۶۶ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجبِ غضبِ الٰہی ہوگی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ) تفسیر احمدی وغیرہ ف۶۷ خواہ مرد ہو یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے ف۶۸ اس غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تردد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکتِ نکاح جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے ف۶۹ حرام کاری سے ف۷۰ جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں ف۷۱ اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں ف۷۲ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور

اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر استحباب کے لئے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے **شانِ نزول** حویطب بن عبد العزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اسکو سو دینار پر مکاتب کر دیا اور ان میں سے بیس اسکو بخشدئے باقی اس نے ادا کر دئیے۔
ف۷۳ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کیلئے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا ف۷۴ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں

خَيْرًا ۖ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

بھلائی جانو ف۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف۷۴ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ

بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف۷۵ اور

مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اسکے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

بیشک ہم نے اتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں ف۷۷ اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

اور ڈر والوں کے لئے نصیحت اللہ نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی ف۷۹

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب کا نہ پچھم

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۸۳

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ف۸۴ اور ان میں

ع ۴ ۸ ۱۰

ف۷۵ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں **شانِ نزول** یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کیلئے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۷۶ اور وبال گناہ مجبور کرنے والے پر۔

ف۷۷ جنہوں نے حلال حرام حدود و احکام سب کو واضح کر دیا۔

ف۷۸ نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہل سمٰوٰت و ارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔

ف۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلب مومن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مومن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہونچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اعلیٰ جودت اور اسکے پھل غایت اعتدال میں ف۸۲ اپنی صفا و لطافت کے باعث خود
ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اسکی تشبیہ ایسے روشندان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و اضاءت اس مرتبہ کمال

ظہور ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی و نصرانی ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اسکے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن)



فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ

اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام ف۸۵ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی

تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ

سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ف۸۶ اور نماز برپا رکھنے ف۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ف۸۸

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ

ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ف۸۹ تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے

أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ

اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ

بے گنتی اور جو کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں

الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ

کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب

فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ

پایا تو اُس نے اسکا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے ف۹۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے دریا

لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ

میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ

ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے

اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي

اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں ف۹۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی

ع ۵ ۱۱ ۶

ف۸۵ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں۔
ف۸۶ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔
ف۸۷ اور ان کے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔
ف۸۸ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔
ف۸۹ اس کے وقت پر۔
ف۹۰ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کہ کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہوا آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے ذوق و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اسکی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسکا ثواب پائیگا جب عرصات قیامت میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائیگا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہو گا اور اس وقت اسکی حسرت اور اسکا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہو گا ف۹۱ اعمال کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکم کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقاد باطل اور قول ناحق اور عمل قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کنڈے اور اسکی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل و شک و حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مہر کو جو ان دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ
آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور
تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ
اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر انہیں آپس میں
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ
ملاتا ہے ف۹۸ پھر انہیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان
السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ
سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹ پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ
پھیر دیتا ہے انہیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ف۱۰۲ اللہ بدلی کرتا ہے
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ
رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے زمین
كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور ان میں کوئی
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ
دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللہ بناتا ہے
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ
جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بیشک ہم نے اتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں

ف۹۶ جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں۔
ف۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف چاہے۔
ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔
ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالٰی نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی کثرت سے اولے برساتا ہے (مدارک وغیرہ)۔
ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کرتا ہے۔
ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔
ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے۔
ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔
ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے۔
ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔
ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔
ف۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔

ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے ظاہر میں تصدیق حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
ف۱۰۸ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰
وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا
کہ رسول انمیں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان کی ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں
اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ
مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳ یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا
کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ
فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ
اور انہوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے

ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں

ف۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لئے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لئے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا

ع ۱۰ ۶

شان نزول بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں [redacted] سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لئے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لئے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی ف۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ ف۱۱۷ یعنی منافقین نے (مدارک)

لَا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ
تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ موافق شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲
وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۱۲۵
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں کو دی ف۱۲۷
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ
اور ضرور اُن کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو اُن کے لئے پسند فرمایا ہے ف۱۲۸ اور ضرور اُن کے
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ
اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے
مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾
قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی برا انجام

ع ۷ ۱۳

ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے ف۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں ف۱۲۰ سچے دل اور سچی نیت سے ف۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں ف۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکام الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ف۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری ف۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا ف۱۲۵ شان نزول: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے تیرہ (۱۳) سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے، روز مرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرتے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا۔

ف۱۲۷ حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔

ف۱۲۸ یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا۔

ف۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فتوحات عظیمہ ہوئے اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی (خازن)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ
اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱ تین وقت ف۱۳۲ نماز صبح سے پہلے ف۱۳۳
وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو ف۱۳۴ اور نماز عشا کے بعد
الْعِشَآءِ ﳜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر
بَعْدَهُنَّؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
ف۱۳۷ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ف۱۳۸ اللہ یونہی بیان کرتا
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے ف۱۳۹ جوانی کو
الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ كَذٰلِكَ
پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اذن مانگا اللہ یونہی
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲
الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگار
غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ
نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بھی بچنا ف۱۴۴ ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا

ف۱۳۰ اور باندیاں **شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لئے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۳۱ بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں سن بلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لئے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے پندرہ سال ہے (تفسیر احمدی)۔

ف۱۳۲ یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۳۳ کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔

ف۱۳۴ قیلولہ کرنے کے لئے اور تہبند باندھ لیتے ہو۔

ف۱۳۵ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا

ف۱۳۶ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) ف۱۳۷ **مسئلہ** یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ف۱۳۸ کام و خدمت کے لئے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مدفوع ہے (مدارک) ف۱۳۹ یعنی آزاد ف۱۴۰ تمام اوقات میں ف۱۴۱ ان سے بڑے مردوں ف۱۴۲ جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں ف۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔

عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے
اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ
اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ع ۸ ۱۴
کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى
ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
کام پر حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے

ف۱۴۵ **شان نزول** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہج کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے باین خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک **قول** یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک **قول** یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے **حدیث** شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔

ف۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہونچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے (مدارک و جلالین)

ف۱۴۹ **شان نزول** قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۰ **مسئلہ** جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) **مسئلہ** اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔

ف۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیر جنگ اور جمعہ و عیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لئے ہو۔

ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشان فرمانبرداری اور دلیل صحت ایمان ہے۔

شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

بخشنے والا مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بیشک

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ

اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

انہیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بیشک اللہ ہی

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ

کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف

اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾

پھیرے جائیں گے ف۱۵۹ تو وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

ع ۹ ۳ ۱۵

## سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ فرقان مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ستتر آیات اور چھ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾

سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ف۵ اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

---

ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے۔ (مدارک) ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کہکر۔

ف۱۵۵ شان نزول منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفت الٰہی سے محروم رہنا۔

ف۱۵۷ آخرت میں۔

ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔

ف۱۵۹ جزا کے لئے اور وہ دن روز قیامت ہے۔

ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔

ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

ف۲ یعنی سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ف۳ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعوئے اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تحقیق و تنقیح شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے ف۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

اور خود اپنی جانوں کے بُرے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ

وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨ افْتَرٰىهُ

اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸ اور اس پر

ع ۱۰ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴ وَ

اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بیشک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں

قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ

جو انھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں

اَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے ف۱۳

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

اور بازاروں میں چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ

مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ

ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸

قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

اور ظالم بولے ف۱۹ تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی

---

ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں۔

ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ۔

ف۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔

ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔

ف۱۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔

ف۱۱ یہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح۔

ف۱۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔

ف۱۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے۔

ف۱۴ اسی لئے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۱۵ کفار قریش۔

ف۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔

ف۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔

ف۱۸ مالداروں کی طرح۔

ف۱۹ مسلمانوں سے۔

ف۲۰ اور معاذ اللہ ان کی عقل بجا نہ رہی ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انھوں نے کہیں

ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرما دے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے دونوں قوم ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالٰی چاہے تو اس کو حیات و عقل و رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے ملائکۂ جہنم کا دیکھنا ہے

لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ إِنْ

کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر

شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

اور کرے گا تمہارے لئے اونچے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۱۱ إِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا

اس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا

وَّزَفِيْرًا ۱۲ وَإِذَآ أُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۱۳

اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴ تو وہاں موت مانگیں گے

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۱۴ قُلْ أَذٰلِكَ خَيْرٌ

ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷ بھلا

أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۱۵

یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ اور انجام ہے

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۱۶

ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا ف۲۸

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَأَنْتُمْ

اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا

أَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۱۷ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

کیا تم نے گمراہ کردیے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ف۳۲

ع ۹ / ۱۶

ف۲۳ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔

ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔

ف۲۵ اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے یا بن مسنی کہ ہائے موت آ جا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے

ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیے جاؤ گے۔

ف۲۷ عذاب اور احوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔

ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کرکے مانگا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یا یہ عرض کرکے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ۔

ف۲۹ یعنی مشرکین کو

ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا ف۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔

ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں ف۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔ ف۳۵ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔ ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔



مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ
ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولے بنائیں ف۳۳ لیکن تو نے

مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ
انہیں اور ان کے باپ دادوں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵ تو اب

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ
معبودوں نے تمہاری بات جھٹلادی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کرسکو اور تم

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
میں جو ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ
رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳۶ اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾
ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ف۳۹

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ
اور بولے وہ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے ف۴۱ یا

اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾
ہم اپنے رب کو دیکھتے ف۴۲ بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ
جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
کردے رکی ہوئی ف۴۶ اور جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر انہیں

ع ۲ ۱۱ ۱۶

ف۳۷ شان نزول: شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی باین خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفاء کے لئے غرباء آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عقبہ و عاص بن وائل سہمی و نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائیگا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ان مؤمنین سے فرمایا (خازن)

ف۳۸ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔

ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لئے۔

ف۴۱ ہمارے لئے رسول بنا کر یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روز قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمہارے لئے کوئی خوشخبری نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مؤمن کے سوا کسی کے لئے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لئے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۴۷ حالت کفر میں مثل صدر رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے۔

ف۴۷ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہل جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے ف۴۸ اور ان کی قرارگاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ ف۴۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و انس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کروبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا



هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ

باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۷ جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانا ف۴۸ اور حساب کے دوپہر کے

مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

بعد اچھی آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا لے گا ف۵۲ کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ

الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

لی ہوتی ف۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۵۴ اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا

خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ہے ف۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل

مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ

ٹھہرا لیا ف۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنا دیئے تھے مجرم لوگ ف۵۷ اور

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں

عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

نہ اتار دیا ف۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ف۵۹ اور

ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کیلئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی

ف۵۲ حسرت و ندامت سے یہ حال اگرچہ کفار کے لئے عام ہے مگر عقبہ بن ابی معیط سے اس کا خاص تعلق ہے شان نزول عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے اس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا۔

ف۵۳ جنت و نجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی۔

ف۵۴ یعنی قرآن و ایمان سے۔

ف۵۵ اور بلا و عذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو مسئلہ بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط و الفت و احترام ممنوع ہے ف۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے

ع

ف۵۸ جیسے کہ توریت انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول و لغو ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و معجز ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح ہر ہر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے ف۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔

ف۶۰ بزبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تئیس برس کی مدت میں. یہ معنیٰ ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قراءت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر باطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ ف۶۱ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کرسکیں گے۔

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۳۴﴾ ع۱۴ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةً وَّاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَیْنَ ذٰلِكَ كَثِیْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَی الْقَرْیَةِ الَّتِیْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اَفَلَمْ یَكُوْنُوْا یَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ

اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ف۶۱ مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا ف۶۲ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ف۶۳ پھر ہم نے انہیں تباہ کرکے ہلاک کردیا اور نوح کی قوم کو ف۶۴ جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۶۵ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انہیں لوگوں کے لئے نشانی کردیا ف۶۶ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ف۶۷ اور کنوئیں والوں کو ف۶۸ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ف۶۹ اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف۷۰ اور سب کو تباہ کرکے مٹا دیا اور ضرور یہ ف۷۱ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھا ف۷۲ تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے ف۷۳ بلکہ انہیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں ف۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے

ف۶۲ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی ہوئی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا ف۶۳ یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات انکی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔ ف۶۴ بھی ہلاک کردیا۔ ف۶۵ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب انہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۶۶ کہ بعد والوں کے لئے عبرت ہوں ف۶۷ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔ ف۶۸ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ف۶۹ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ف۷۰ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا ف۷۱ یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار ف۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں ف۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے ف۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی۔

إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ

مگر ٹھٹھا ف۷۵ کہ کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں

آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ

سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے ف۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

ف۷۷ کہ کون گمراہ تھا ف۷۸ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ف۷۹

أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے ف۸۰ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا

أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ

سمجھتے ہیں ف۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ف۸۲ اے محبوب

تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا

کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۸۴ اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرایا ہوا کردیتا ف۸۵ پھر ہم نے

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ

سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ

جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لئے

نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مردہ شہر کو ف۸۹ اور اسے پلائیں

ع ۴ ۱۰ ۲

ف۷۵ اور کہتے ہیں ف۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔

ف۷۷ آخرت میں۔

ف۷۸ یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائیگا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔

ف۷۹ اور اپنی خواہشِ نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

ف۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو

ف۸۱ یعنی وہ اپنے شدتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور نا سمجھ بنے ہوئے ہیں

ف۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں ف۸۳ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے

ف۸۴ صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا

ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ گھٹتا گیا ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا جیسے سوتے ہو پھر اٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی۔

مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ
نے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے ان میں پانی کے پھیرے
لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي
رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے
كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾
والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد
وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ
اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴
الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُونَ
بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا
مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ
ایسوں کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد
ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
دیتا ہے ف۹۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ
مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى
اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ
زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے

ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔

ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں۔

ف۹۲ اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو۔

ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان الٰہی ہے۔

ف۹۴ یعنی نطفہ سے۔

ف۹۵ کہ نسل چلے۔

ف۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کفار کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۹۷ یعنی بتوں کو۔

ف۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے۔

ف۹۹ ایمان و طاعت پر جنت کی۔

ف۱۰۰ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا۔

ف۱۰۱ تبلیغ و ارشاد۔

ف۱۰۲ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لئے کہ صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہونچے ف۱۰۳ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں ف۱۰۴ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجالاؤ۔

و۱۰۵ نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے و۱۰۶ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے و۱۰۷ اسلاف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلاء کے معنی میں لیکن قول اول ہی اسلم و اقوی ہے و۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے۔



خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

گناہوں پر خبردار و۱۰۵ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ

و۱۰۶ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے و۱۰۷ وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ و۱۰۸

لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَ

اور جب انہیں کہا جائے و۱۰۹ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو و۱۱۰ اور اس حکم نے

زَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ

انہیں اور بدکنا بڑھایا و۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے و۱۱۲ اور ان میں

فِيهَا سِرٰجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

چراغ رکھا و۱۱۳ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی و۱۱۴

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ

اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمان کے وہ بندے

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُونَ قَالُوا

کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں و۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں و۱۱۶ تو کہتے ہیں بس سلام

سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ

و۱۱۷ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں و۱۱۸ اور وہ جو عرض

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا

غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا

غل ہے و۱۱۹ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں

و۱۰۹ یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں

و۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہِ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔

و۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لئے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔

ع ۵ ۱۲ ۳

و۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ برج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

و۱۱۳ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔

و۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے۔

و۱۱۵ اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا۔

و۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں۔

و۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے و۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز بجماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی بجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے و۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ ظاہر فرمانا مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔

ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لئے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لئے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا

ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔

ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو۔

ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے

ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔

ف۱۲۶ شرک و کبائر سے۔

ف۱۲۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے۔

ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دیگا اور انکی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائیگا ملائکہ حکم الٰہی اسکے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اسکو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائیگا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا اسکے بعد کہا جائیگا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اسکی



لَا يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَ الَّذِيْنَ

نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللہ

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ

ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائیگا

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ

اس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہیگا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶

وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا ف۱۲۹

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع

اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ف۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر ف۱۳۲ بہرے

صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بی بیوں

وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۱۳۵ ان کو

شان کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے ف۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے ف۱۳۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں ف۱۳۲ بطریق تغافل ف۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں ف۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بی بیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسن عمل اور ان کی اطاعت خدا و رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں ف۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں **مسئلہ** بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزا ذکر فرمائی جاتی ہے۔

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾

جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی ہوگی ف۱۳۶

خٰلِدِيْنَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں

رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۱۳۹

ع ۱۷

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (٤٧) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَتَا اٰيَةٍ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رُكُوْعًا

سورۂ شعراء مکی ہے اس میں دو سو اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ستائیس آیات اور گیارہ رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ اُن کے اونچے

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اونچے اس کے حضور جھکے رہ جائیں ف۴ اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا

مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

ہیں خبریں ان کے ٹھٹے کی ف۶ کیا انہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

عزت والے جوڑے اُگائے ف۷ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور اُن کے اکثر

ف۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ اُن کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا ف۱۳۷ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ ف۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو

ف۱۳۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم

ف۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخری چار آیتوں کے جو وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ رکوع اور دو سو ستائیس آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہِ رحمت و کرم خطاب ہوتا ہے۔

ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر اُن کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔

ف۴ اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے۔

ف۵ یعنی دم بدم اُن کا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت و تذکیر اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔

ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روزِ بدر یا روزِ قیامت جب انہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔

ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا و کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔

ف۸ اللہ تعالیٰ کے کمالِ قدرت پر۔

ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے ف۱۰ جنہوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہونچا کر ان پر ظلم کیا
اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ اُنھیں اُن کی بدکرداری پر زجر فرمائیں ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری
کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۲ ان کے جھٹلانے سے ف۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو
زبان میں بایام صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہوگیا ہے۔



مُؤْمِنِينَ ۝٨ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٩ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ
ایمان لانیوالے نہیں اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے
مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ۝١١
موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝١٢ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا
عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۱۲ اور میری
يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۝١٣ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ
زبان نہیں چلتی ف۱۳ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ف۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ف۱۵ تو میں ڈرتا ہوں
أَنْ يَقْتُلُونِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ۝١٥
کہیں مجھے ف۱۶ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں ف۱۷ تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں ف۱۸
فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٦ أَنْ أَرْسِلْ
تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ
مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝١٧ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ
بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی
فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ۝١٨ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَ
عمر کے کئی برس گزارے ف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ف۲۱ اور تم
أَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝١٩ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝٢٠
ناشکر تھے ف۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ف۲۳
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي
تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا ف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۲۵ اور مجھے

ع ۵

ف۱۴ تاکہ وہ تبلیغِ رسالت میں میری مدد کریں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔
ف۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔
ف۱۶ اس کے بدلے میں۔
ف۱۷ تمھیں قتل نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا۔
ف۱۸ جو تم کہو اور جو تمھیں جواب دیا جائے۔
ف۱۹ تاکہ ہم انھیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہونچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انھیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمھیں قتل کرنے کے لئے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمھیں قتل کریگا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام انکے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہونچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہونچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہونچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہونچایا فرعون نے آپ کو پہچانا ف۲۰ مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے ف۲۱ قبطی کو قتل کیا ف۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کردیا ف۲۳ میں جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائیگا میرا مارنا تادیب کے لیے تھا نہ قتل کے لیے ف۲۴ کہ تم مجھے قتل کروگے اور شہر مدین کو چلا گیا ف۲۵ مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔

مِنَ الْمُرْسَلِینَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْٓ
پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے

اِسْرَآءِیْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
بنی اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۖ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ
اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ
غور سے سنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا ف۳۰ بولا

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ
تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۖ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ
اور پچھم کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا

اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ
کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی

بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣١﴾
روشن چیز لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ اگر سچے ہو

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا
تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا ہو گیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ ف۳۷ نکالا تو جبھی وہ

هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بے شک یہ دانا جادوگر

ع ۲ ۶

ف۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تو نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی ف۲۷ جس کو تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو ف۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا۔

ف۲۹ اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچسو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے

ف۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

ف۳۱ فرعون نے یہ اس لئے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت و ارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اس کی اس تمام لایعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔

ف۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں ف۳۳ اب فرعون متحیر ہو گیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا تو ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک عمیق گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۳۶ عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا فرعون کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا ف۳۷ گریبان میں ڈال کر ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔

ف۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لئے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔



عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا
ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو کے زور سے تب تمہارا کیا

تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾
مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٣٨﴾
کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کیے گئے جادوگر ایک مقرر دن کے وعدہ پر ف۴۱

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گئے ف۴۲ شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی

إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ
کریں اگر یہ غالب آئیں ف۴۳ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ
کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم

إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٣﴾
میرے مقرب ہو جاؤ گے ف۴۴ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف۴۵

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ
تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ہماری ہی

الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾
جیت ہے ف۴۶ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۴۷

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ
اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو

ف۴۰ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔

ف۴۱ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔

ف۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔

ف۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں۔

ف۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔

ف۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔

ف۴۶ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ف۴۷ جو انہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائے تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ

موسٰی اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک وہ

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ

تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ف۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ف۴۹ مجھے قسم ہے

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾

بیشک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ف۵۰

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا

وہ بولے کچھ نقصان نہیں ف۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ف۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں

رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى

بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور ہم نے موسٰی کو وحی بھیجی کہ راتوں

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ

رات میرے بندوں کو ف۵۴ لے نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

بھیجے ف۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بے شک ہم سب کا دل

لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

جلاتے ہیں ف۵۷ اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے انہیں ف۵۹ باہر نکالا باغوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ

اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

بنی اسرائیل کو ف۶۰ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہ کا ف۶۱

ف۴۸ یعنی حضرت موسٰی علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لئے وہ تم سے بڑھ گئے۔

ف۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے

ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔

ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ۔

ف۵۲ ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللہ تعالٰی سے رحمت کی امید ہے۔

ف۵۳ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے اس واقعہ کے بعد حضرت موسٰی علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔

ع ۳ ۱۸

ف۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے

ف۵۵ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے

ف۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لئے جب لشکر جمع ہو گئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا۔

ف۵۷ ہماری مخالفت کرکے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر۔

ف۵۸ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔

ف۵۹ یعنی فرعونیوں کو۔ ف۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد ف۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔

ف۹۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم اُن کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے ف۹۳ وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے ف۹۴ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا۔



أَصْحٰبُ مُوْسٰىٓ إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ

موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا ف۹۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ف۹۳ بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰىٓ أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ

وہ مجھے اب راہ دیتا ہے تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ف۹۴

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ

تو جبھی دریا پھٹ گیا ف۹۵ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ف۹۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں

الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَأَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ أَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ

کو ف۹۷ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ف۹۸ پھر

أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

دوسروں کو ڈبو دیا ف۹۹ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۱۰۰ اور اُن میں اکثر مسلمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ

نہ تھے ف۱۰۱ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا ف۱۰۲ مہربان ہے ف۱۰۳ اور ان پر پڑھو خبر

إِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ

ابراہیم کی ف۱۰۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۱۰۵ بولے ہم بتوں کو

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ إِذْ

پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ أَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

تم پکارو یا تمہارا کچھ بھلا بُرا کرتے ہیں ف۱۰۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَ

ایسا ہی کرتے پایا فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں پوج رہے ہو تم اور

ع ۴

ف۹۵ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے
ف۹۶ اور ان کے درمیان خشک راہیں
ف۹۷ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو ان کے لئے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے۔
ف۹۸ دریا سے سلامت نکال کر
ف۹۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہو گئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آ گئے تو دریا بحکمِ الٰہی مل گیا اور مثلِ سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔
ف۱۰۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔
ف۱۰۱ یعنی اہلِ مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مؤمنِ آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچا زاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا۔
ف۱۰۲ کہ اس نے کافروں کو غرق کر کے اُن سے انتقام لیا۔
ف۱۰۳ مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی ف۱۰۴ یعنی مشرکین پر ف۱۰۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لئے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں ف۱۰۶ جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا۔

ف۷۸ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں ف۷۹ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا ف۸۰ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۱ نیست سے ہست فرمایا اور اپنی طاعت کے لئے بنایا ف۸۲ آداب خلت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی۔



اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾
تمہارے اگلے باپ دادا ف۷۷ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾
وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۸۰ تو وہ مجھے راہ دیگا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾
اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دیگا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴

وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ
اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم

حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي
عطا کر ف۸۶ اور مجھے اُن سے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْۤ
ف۸۸ اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا
دے ف۹۰ بیشک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن

يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ
نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا
جائیگی جنت پرہیزگاروں کیلئے ف۹۳ اور ظاہر کی جائیگی دوزخ گمراہوں کے لئے اور ان سے کہا جائیگا ف۹۴

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾
کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے

ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

ف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدہ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

ف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

ف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ اُن سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں۔

ف۸۶ حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔

ف۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

ف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔

ف۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا۔

ف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لئے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورہ براءت میں ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ۔ ف۹۱ یعنی روز قیامت ف۹۲ جو شرک کفر نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ف۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے ف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کہ ان کے شرک و کفر پر ف۹۵ عذاب الٰہی سے بچا کر۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا
تو اوندھا دیے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۹۷ کہیں گے

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ
اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جبکہ

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا
تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۹۸ تو اب ہمارا

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
کوئی سفارشی نہیں ف۹۹ اور نہ کوئی غمخوار دوست ف۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۱۰۱ کہ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
ہم مسلمان ہو جاتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ
نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّيْ لَكُمْ
کو جھٹلایا ف۱۰۲ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۰۳ بیشک میں تمہارے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
لئے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۱۰۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۱۰۵ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾
مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا
بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے کیا خبر ان کے

رکوع ۵ / ۹

ف۹۶ یعنی بت اور اُن کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دئے جائیں گے ف۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ ف۹۸ جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف۹۹ جیسے کہ مؤمنین کے لئے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں۔

ف۱۰۰ جو کام آئے یہ بات کفار اس وقت وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمان داروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور اُن کی دوستیاں کام آ رہی ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غمخوار دوست حسن رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔

ف۱۰۱ دنیا میں۔

ف۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں

ف۱۰۳ اللہ تعالٰی سے کہ کفر و معاصی ترک کرو۔

ف۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔

ف۱۰۵ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں ف۱۰۶ یہ بات انہوں نے غرور سے کہی غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد ان کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقوٰی کا نسب مسئلہ مؤمن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک)

وف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں وف۱۰۸ وہی انھیں جزا دے گا وف۱۰۹ تو نہ تم انھیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔



كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَ

کام کیا ہیں وف۱۰۷ ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے وف۱۰۸ اگر تمھیں حس ہو وف۱۰۹ اور

مَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِنْ

میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں وف۱۱۰ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا وف۱۱۱ بولے اے نوح

لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي

اگر تم باز نہ آئے وف۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے وف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم

كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ

نے مجھے جھٹلایا وف۱۱۴ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ

کو نجات دے وف۱۱۵ تو ہم نے بچالیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں وف۱۱۶ پھر اسکے

أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

بعد وف۱۱۷ ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان

مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ

جھٹلایا وف۱۱۸ جبکہ اُن سے اُن کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو وف۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا

أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ

میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ۔ کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں

ع ۶ ۱۸ ۱۰

وف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمھاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمھارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔

وف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔

وف۱۱۲ دعوت و انذار سے۔

وف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں۔

وف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بد دعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انھوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

وف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے۔

وف۱۱۶ جو آدمیوں پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔

وف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد وف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے اور در اصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ وف۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔

آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا
سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ف۱۲۱ اور جب کسی
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا
پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۱۲۲ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے
الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّاتٍ
ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ف۱۲۳ تمہاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور
وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ
چشموں سے بیشک مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۱۲۴ بولے ہمیں برابر
عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ
ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو ف۱۲۵ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں
الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي
کی ریت ف۱۲۶ اور ہمیں عذاب ہونا نہیں ف۱۲۷ تو انہوں نے اسے جھٹلایا ف۱۲۸ تو ہم نے انہیں ہلاک کیا ف۱۲۹ بیشک
ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا
الرَّحِيمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۱﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ ع ۱۸ / ۱۱
مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا
أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۲﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۴۴﴾ وَ
ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانتدار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۵﴾
میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

ف۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انھوں نے سرراہ بلند بنائیں بنا لی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے۔

ف۱۲۱ اور کبھی نہ مروگے۔

ف۱۲۲ تلوار سے قتل کرکے کوڑے مار کر نہایت بے رحمی سے۔

ف۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو آگے اُن کا بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ۔

ف۱۲۵ ہم کسی طرح تمھاری بات نہ مانیں گے اور تمھاری دعوت قبول نہ کریں گے۔

ف۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انھیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت وحیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔

ف۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب۔

ف۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو۔

ف۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ (۱۴۶) فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ (۱۴۷) وَّ زُرُوْعٍ
کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے ف۱۳۱ باغوں اور چشموں اور کھیتوں
وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ (۱۴۸) وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ (۱۴۹)
اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ (۱۵۰) وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ (۱۵۱) الَّذِیْنَ
تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو
یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ (۱۵۲) قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ
زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے تم پر تو جادو
الْمُسَحَّرِیْنَ (۱۵۳) مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر
الصّٰدِقِیْنَ (۱۵۴) قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (۱۵۵)
سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معین دن تمہاری باری
وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (۱۵۶) فَعَقَرُوْهَا
اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱ اس پر انہوں نے
فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ (۱۵۷) فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ
اس کی کوچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آلیا ف۱۴۴ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور
مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۱۵۸) وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ (۱۵۹) كَذَّبَتْ
ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے لوط
قَوْمُ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلِیْنَ (۱۶۰) اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (۱۶۱)
کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے

ع ۱۴ ۱۲

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہ بمعنی فخر و غرور ہے معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے۔

ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔

ف۱۳۴ کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ۔

ف۱۳۵ ایمان لاکر اور عدل قائم کرکے اور اللہ کے مطیع ہوکر معنیٰ یہ ہیں کہ ان کا فساد خالص ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔

ف۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ)۔

ف۱۳۷ اپنی سچائی کی۔

ف۱۳۸ رسالت کے دعوے میں۔

ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی (مدارک)۔

ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کوچیں کاٹو۔

ف۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا ف۱۴۲ کوچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لئے کوچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی ف۱۴۳ کوچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں ف۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ

کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے

مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد

قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾

سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷ تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ف۱۴۸

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ف۱۴۹ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا ف۱۵۰

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں

الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾

کو ہلاک کردیا اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

ع ۹ ۱۶ ۱۳ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ

رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب ان

لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو

ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہی رہ گئے ہو جہان کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے۔

ف۱۴۶ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔

ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے۔

ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔

ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔

ف۱۵۰ ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔

ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے

ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔

ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا

ف۱۵۴ یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالٰی نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا

جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین

فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ

بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی ف۱۵۸ اور بیشک

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو اگر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ

تم سچے ہو ف۱۵۹ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک ہیں ف۱۶۰ تو انہوں نے

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۱۶۱

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ

رب ہی عزت والا مہربان ہے اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہذا سب نے یہی فرمایا۔

ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں۔

ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا۔

ف۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آجکل کے بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔

ف۱۵۹ نبوت کے دعوے میں۔

ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔

ف۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا)۔

وف۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں وف۱۶۳ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لئے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و
عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب
ہو جاتا ہے اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط
ہے اسی کی طرف راجع ہوئی وف۱۶۴ اِنَّهٗ کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہونگے کہ اگلی
کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔



الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ
روح الامین لے کر اترا وف۱۶۲ تمہارے دل پر وف۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن

عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً
عربی زبان میں اور بیشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے وف۱۶۴ اور کیا یہ ان کے لیے نشانی نہ

اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ
تھی وف۱۶۵ کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم وف۱۶۶ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر

الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ
اتارتے کہ وہ انہیں پڑھ کر سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے وف۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا

فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۲۰۱﴾
پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں وف۱۶۸ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب

فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی وف۱۶۹

اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ
تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں وف۱۷۰ پھر آئے ان پر جس کا

مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا
وہ وعدہ دیے جاتے ہیں وف۱۷۱ تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے وف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی

مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَ مَا
ہلاک نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے وف۱۷۳ اور اس

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَ مَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ
قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے وف۱۷۴ اور وہ اس قابل نہیں وف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں وف۱۷۶ وہ تو

ع ۹

وف۱۶۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔
وف۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انکی کتابوں میں کوئی خبر ہے اسکا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور انکی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنہوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔
وف۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہل عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت انکی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لئے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ
اس کو خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی غلط نسبت کردی ہے اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتی کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی
شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کفر و انکار کا باعث
عناد ہے وف۱۶۸ یعنی ان کافروں کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لئے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں۔
وف۱۶۹ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئیگا اس پر اللہ تبارک
وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وف۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کر دیں وف۱۷۱ یعنی عذاب الٰہی وف۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا
وف۱۷۳ پہلے حجت قائم کر دیتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں وف۱۷۴ اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے

کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں انکے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے
ف۱۷۵ کہ قرآن لائیں ف۱۷۶ کیونکہ یہ ان کے مقدور سے باہر ہے ف۱۷۷ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اسکو بارگاہ
رسالت میں پہونچائے اس سے پہلے شیاطین اسکو نہیں سن سکتے اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے ف۱۷۸ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے ف۱۷۹ یعنی لطف و کرم فرماؤ ف۱۸۰ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے
قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔



عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ
سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں ف۱۷۶ تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر
مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ
عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
بازو بچھاؤ ف۱۷۹ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِیْ
تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہربان ہے ف۱۸۱ جو تمہیں
يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾
دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے ف۱۸۴
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ
کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار
اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾
پر ف۱۸۵ شیطان اپنی سنی ہوئی ف۱۸۶ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں ف۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾
کرتے ہیں ف۱۸۸ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ف۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۹۰
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ف۱۹۱ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۹۲ اور بدلہ لیا ف۱۹۳
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾
بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا ف۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۹۶

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

ف۱۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ تم اپنے تمام کام اسکو تفویض کرو۔
ف۱۸۲ نماز کیلئے یا دعا کیلئے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔
ف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لئے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ)۔
ف۱۸۴ تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے۔
ف۱۸۵ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے۔
ف۱۸۶ جو انہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے
ف۱۸۷ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اسکے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہونچنے سے روکے نہ گئے تھے ف۱۸۸ ان کے اشعار میں کہ انکو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور انکی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی ف۱۸۹ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن رانی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں ف۱۹۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کئے گئے ف۱۹۱ اس میں شعراء اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں بخاری شریف میں ہے

کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی کی جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف۱۹۲ اور شعر ان کے لئے ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں۔

ف۱۹۳ کفار سے ان کی ہجو کا۔

ف۱۹۴ کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔ یہ ان حضرات کا جہاد ہے۔

ف۱۹۵ یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی۔

ف۱۹۶ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔



سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نمل مکی ہے اس میں ترانوے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ آیات اور سات رکوع ہیں

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ۱ هُدًى وَّ بُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری ایمان

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۳ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے کوتک ان کی نگاہ میں

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۴ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لئے برا عذاب ہے ف۶ اور یہی

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۵ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بیشک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۶ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ

علم والے کی طرف سے ف۸ جبکہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۷

تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ

پھر جب آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۸ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ۹

اور پاکی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا

---

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلی جانتے ہیں ف۶ دنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہو گیا تھا ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ

اور اپنا عصا ڈال دے ف۱۲ پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ

ہم نے فرمایا اے موسیٰ ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ف۱۳ ہاں جو کوئی زیادتی کرے

ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ

ف۱۴ پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں ف۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان

فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۱۶ نو نشانیوں میں ف۱۷ فرعون اور

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

اس کی قوم کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

آئیں ف۱۸ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین تھا ف۱۹ ظلم

وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ف۲۰ اور بیشک ہم نے داؤد

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى

اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ف۲۱ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ف۲۲ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ؕ اِنَّ

اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک

ف۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا۔

ف۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔

ف۱۴ اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔

ف۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا

ف۱۶ یہ نشانی ہے ان۔

ف۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے

ف۱۸ یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے

ف۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔

ف۲۰ کہ غرق کر کے ہلاک کئے گئے۔

ف۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن)

ف۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے

ف۲۳ نبوت و علم و ملک میں۔

ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
بیشک یہی ظاہر فضل ہے ف۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ
اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف۲۷
قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ
ایک چیونٹی بولی ف۲۸ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان
وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ
اور ان کے لشکر بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف۳۰ اور عرض کی
رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ
اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور میرے ماں باپ
وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ
پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ
قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ
مِنَ الْغَآىِٕبِیْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ
واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف۳۳ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن
بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ
سند میرے پاس لائے ف۳۴ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا
بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے

ف۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن و انس شیطان پرندے چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔

ف۲۶ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے۔

ف۲۷ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔

ف۲۸ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قَالَتْ نَمْلَةٌ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قَالَ نَمْلٌ وارد ہوتا سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے۔ غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی۔

ف۲۹ یہ اس نے اس لئے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر اور زیادتی آپکی شان نہیں ہے اس لئے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سُن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپکے سمع مبارک تک پہونچا دیتی تھی جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہونچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں میر سفر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو ف۳۰ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے
ف۳۱ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر ف۳۲ حضرات انبیاء و اولیاء ف۳۳ اسکے پر اکھاڑ کر یا اسکو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اسکو اس کے ہم جنسوں کا خادم بنا کر یا اسکو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُدہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپکے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے ف۳۴ جس سے اُسکی معذوری ظاہر ہو
ف۳۵ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۳۶ جس کا نام بلقیس ہے۔

ف۳۷ جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسی گز عرض چالیس سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے



وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو

الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ

نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو

مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ

اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ

پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ

یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶ اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے

اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ

رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور

ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے۔

ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں

ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں

ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُدہُد سے فرمایا۔

السجدة

ف۴۴ چنانچہ ہُدہُد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہونچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا ہدہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر۔

ع ۲ / ۱۷ / ۱۷

ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لئے کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالٰی کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا ف۴۶ یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں ف۴۷ فرماں بردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔

ف۴۸ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں ف۴۹ اے ملکہ ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے ف۵۰ اپنے زور و قوت سے۔ ف۵۱ قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ ف۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا

ف۵۳ اس سے معلوم ہوجائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے تو اس نے پانچسو غلام اور پانچسو باندیاں بہترین لباس و زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے زرنگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچسو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہدہد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھادی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے اور بر و بحر کے خوب صورت جانور اور جنات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔

ف۵۴ یعنی بلقیس کا ایلچی مع اپنی جماعت کے ہدیے لے کر۔

ف۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک

ف۵۶ مال و اسباب دنیا۔

أُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ

بڑی سخت لڑائی والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی

الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ

بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا

يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ

ہی کرتے ہیں ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر

الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ

پلٹے ف۵۳ پھر جب وہ ف۵۴ سلیمان کے پاس آیا فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا

خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ

ف۵۵ وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ف۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف۵۷ پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے یوں کہ وہ

صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي

پست ہوں گے ف۵۸ سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور

مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ

مطیع ہوکر حاضر ہوں ف۵۹ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس

مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ

برخاست کریں ف۶۰ اور میں بیشک اس پر قوت والا امانتدار ہوں ف۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف۶۲ کہ

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ

میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ف۶۳ پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا

ف۵۷ یعنی تم اہل مفاخرت ہو زخارف دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھے مشرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر منذر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر ف۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہوکر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کرکے تمام دروازے مقفل کردیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کردیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اسے کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا ف۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کرکے اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھادیں بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں ف۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا

ف۹۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں ف۹۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ف۹۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہِ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔



قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ
کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا
اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۹۴ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمٰن نے حکم دیا عورت کا
لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾
تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو ناواقف رہے
فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ
پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے ف۹۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
خبر مل چکی ف۹۶ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف۹۷ اور اسے روکا ف۹۸ اس چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ
بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا صحن میں آ ف۹۹ پھر جب اس نے اسے دیکھا
لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ
اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں ف۱۰۰ سلیمٰن نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا ف۱۰۱ عورت نے
رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۳ / ۱۴ / ۱۸
عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۱۰۲ اور اب سلیمٰن کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
ف۱۰۳ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۱۰۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
ف۱۰۵ جھگڑا کرتے ف۱۰۶ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۱۰۷

ف۹۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔

ف۹۵ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا۔

ف۹۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہدہد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے۔

ف۹۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی۔

ف۹۸ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے

ف۹۹ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔

ف۱۰۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔

ف۱۰۱ یہ پانی نہیں ہے یہ سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپالیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک و حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی ف۱۰۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۱۰۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی ف۱۰۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ف۱۰۵ ایک مومن اور ایک کافر ف۱۰۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اسکو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو ف۱۰۷ یعنی بلا و عذاب کی۔

ف۸۹ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے ف۸۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کرکے ایمان لاکر ف۹۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے
ف۹۱ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی قحط ہوگیا لوگ بھوکے مرنے لگے اسکو انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا



الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ
بھلائی سے پہلے ف۸۹ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۹۰ شاید تم پر رحم ہو ف۹۱ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے
بِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَ
اور تمہارے ساتھیوں سے ف۹۱ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ف۹۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۹۳ اور
كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾
شہر میں نو شخص تھے ف۹۴ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے
قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا
آپس میں اللہ کی قسمیں کھاکر بولے ہم ضرور رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۹۵ پھر اس کے وارث
مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ
سے ف۹۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ
خفیہ تدبیر فرمائی ف۹۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا انہیں ف۹۸ اور ان کی ساری قوم
أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ
کو ف۹۹ تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے
يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ
جاننے والوں کیلئے اور ہم نے ان کو بچالیا جو ایمان لائے ف۹۰ اور ڈرتے تھے ف۹۱ اور لوط کو جب اس نے
لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ
اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو ف۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو ف۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے
شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ
جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر ف۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۹۵ تو اس کی قوم کا کچھ

ف۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔
ف۹۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔
ف۹۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنھوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔
ف۹۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کردیں گے
ف۹۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔
ف۹۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔
ف۹۸ یعنی ان نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لئے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھکر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔
ف۹۹ ہولناک آواز سے۔
ف۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر۔

ف۹۱ انکی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی ف۹۲ اس بے حیائی سے مراد اُن کی بدکاری ہے ف۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بداعمالی میں مبتلا ہو۔
ف۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمت الٰہی کی مخالفت ہے ف۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو۔

۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں ۹۷ عذاب میں ۹۸ پتھروں کا ۹۹ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں



قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

ستھراپن چاہتے ہیں ۹۶ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اسکی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

وہ رہ جانے والوں میں ہے ۹۷ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ ءٰۗاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

اللہ کو ۹۹ اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر ۱۰۰ کیا اللہ بہتر ۱۰۱ یا ان کے ساختہ شریک ۱۰۲

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے ۱۰۳ اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ

تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے ۱۰۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ۱۰۶ یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے ۱۰۷ اور دونوں سمندروں میں

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ ۭ

آڑ رکھی ۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ۱۰۹

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ

یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے ۱۱۰ جب اسے پکارے اور دور کردیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا

۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔

۱۰۱ خدا پرستوں کے لئے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔

ع ۱۴
۱۹

۱۰۲ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا بہت بے جا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔

۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔

۱۰۵ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جاسکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۰۶ جو اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہیں ۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں ۱۰۸ کہ کھاری میٹھے نہ ملنے پائیں ۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے ۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔

خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے ف۱۱۲ اندھیریوں میں خشکی اور تری کی ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا
اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے

يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ
شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا ف۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور

مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
زمین سے روزی دیتا ہے ف۱۱۶ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
اگر تم سچے ہو ف۱۱۷ تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں

الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ
ہیں مگر اللہ ف۱۱۸ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا ان کے علم کا سلسلہ

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا بَلْ هُمْ
آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا ف۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں ف۱۲۰ بلکہ وہ اس سے

ع ۵ / ۸ / ۱

مِنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا
اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم پھر نکالے

لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ
جائیں گے ف۱۲۱ بیشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

---

ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

ف۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مقر و معترف نہ تھے لیکن جبکہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابلِ لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتدا اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے تو اب ان کے لئے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی

ف۱۱۶ آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔

ف۱۱۷ اپنے اس دعوٰی میں کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔

ف۱۱۸ وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے اخیار کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور کثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ یعنی جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول**: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا ف۱۱۹ اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں ف۱۲۰ انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے

ف۱۲۱ اپنی قبروں سے زندہ۔

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ف۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُنْ

کیسا ہوا انجام مجرموں کا ف۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ف۱۲۴ اور ان کے

فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

مکر سے دل تنگ نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ

سچے ہو تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بیشک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بیشک تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپی ہے

صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآىٕبَةٍ فِی السَّمَآءِ

اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى

ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ

بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بیشک

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ

وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے بیشک تمہارا رب ان کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے

ف۱۲۲ یعنی معاذ اللہ جھوٹی باتیں

ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔

ف۱۲۴ ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔

ف۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔

ف۱۲۶ یعنی یہ وعدہ عذاب کا کب پورا ہوگا۔

ف۱۲۷ یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روزِ بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے

ف۱۲۸ اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔

ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔

ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔

ف۱۳۱ یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضل الٰہی میسر ہے ان کیلئے ظاہر ہیں

ف۱۳۲ دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہو گئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔

ف۱۳۳ مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں اُن کے مقابل اہلِ ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا جو لوگ اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور اُن سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلامِ ہدایت کے بسمعِ قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے ۔



بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۖ اِنَّكَ عَلَى

اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم

الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

روشن حق پر ہو بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ

سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور اندھوں کو ف۱۳۵ گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ

سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۱۳۶ اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ

آپڑے گی ف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے ف۱۳۸ جو لوگوں سے کلام

النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

کرے گا ف۱۳۹ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے ف۱۴۰ اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج

فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ

جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ف۱۴۱ تو اُن کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے اُن سے آملیں یہاں تک کہ جب حاضر ہولیں گے ف۱۴۲

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

فرمائے گا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہنچتا تھا ف۱۴۳ یا کیا کام کرتے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

تھے ف۱۴۴ اور بات پڑ چکی ان پر ف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ف۱۴۶

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے والا

ف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایتِ اعراض و روگردانی سے مردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا ۔

ف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے ۔

ع ۱۶ ۲

ف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علمِ الٰہی میں سعادتِ ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (بیضاوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک)

ف۱۳۷ یعنی اُن پر غضبِ الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو چکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی ۔

ف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہِ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا ف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا ھذا مومن و ھذا کافر یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے ف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروجِ دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے ف۱۴۲ روزِ قیامت موقفِ حساب میں ف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کر دیا ف۱۴۴ جب تم نے ان آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے ف۱۴۵ یعنی عذاب ثابت ہو چکا ف۱۴۶ کہ ان کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے ۔

ف۱۴۷ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لئے کہ جو ذات رات کی تاریکی کو دن کی روشنی سے اور شب کی تاریکی سے روز کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے نیز انقلاب لیل و نہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا مرتب ہونا مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۷ اور جس دن پھونکا جائے گا صور

الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

ف۱۴۸ تو گھبرائے جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۴۹ مگر جسے

شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

خدا چاہے ف۱۵۰ اور سب اسکے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ف۱۵۱ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف۱۵۲ یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز

إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا

بے شک اسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو نیکی لائے ف۱۵۳ اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے ف۱۵۴

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۱۵۵ اور جو بدی لائے ف۱۵۶ تو ان کے منہ

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾

اوندھائے گئے آگ میں ف۱۵۷ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا جو کرتے تھے ف۱۵۸

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۱۵۹ جس نے اسے حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰

كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ

اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ قرآن کی

الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ

تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

ف۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے علیہ السلام۔

ف۱۴۹ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا۔

ف۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہدا ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہدا ہیں اس لئے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فزع ان کو نہ پہنچے گا ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہی باقی رہیں گے۔

ف۱۵۱ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق و قوع کے لئے ہے۔

ف۱۵۲ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے میں متحرک نہیں معلوم ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔

ف۱۵۳ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لئے کی ہو۔

ف۱۵۴ جنت اور ثواب۔

ف۱۵۵ جو خوف عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے ف۱۵۶ یعنی شرک ف۱۵۷ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ مکرمہ کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے ف۱۶۱ خلق خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے ف۱۶۲ اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے۔

ف۱۶۴ میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (یہ آیۃ منسوخ ہے آیۃ القتال) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔



فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝۹۲ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ

تو فرما دو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں عنقریب

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ ع ۷ ۱۱ ۲

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو انہیں پہچان لو گے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

## سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ۝۱ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں

نَّبَاِ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ

موسیٰ اور فرعون کی سچی خبر ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ

فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو ف۴

طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

کمزور دیکھتا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۵ بیشک

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۴ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں

فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ ۝۵ وَ

اور ان کو پیشوا بنائیں ف۶ اور ان کے ملک و مال کا انہیں کو وارث بنائیں ف۷ اور

ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ سے شروع ہو کر لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی آیتیں چار سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو حروف ہیں۔

ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔

ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔

ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔

ف۵ یعنی لڑکیوں کو خدمتگاری کے لئے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لئے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔

ف۶ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں

ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں۔

نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
انھیں ف۸ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی
مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ
دکھادیں جس کا انھیں انکی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ اُسے دودھ
أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي
پلا ف۱۱ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳
وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾
اور نہ غم کر ف۱۴ بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵
فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ
تو اسے اٹھالیا فرعون کے گھروالوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو ف۱۷ بیشک
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ
فرعون اور ہامان ف۱۸ اور اُن کے لشکر خطاکار تھے ف۱۹ اور فرعون کی بی بی
فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا
نے کہا ف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے
أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ
یا ہم اسے بیٹا بنالیں ف۲۱ اور وہ بے خبر تھے ف۲۲ اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل
مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ
بے صبر ہوگیا ف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس بندھاتے اسکے
قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ
دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۵ اور اس کی ماں نے اسکی بہن سے کہا ف۲۶ اسکے پیچھے چلی جا

ف۸ مصر اور شام کی ف۹ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا اُن کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا۔

ف۱۱ چنانچہ وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ اُن کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیر کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔

ف۱۲ کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔

ف۱۳ یعنی نیل مصر میں بے خوف و خطر ڈال دے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔

ف۱۴ اس کی جدائی کا۔

ف۱۵ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھکر جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا شب کے وقت دریائے نیل میں بہادیا۔

ف۱۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔

ف۱۷ آخر کار۔

ف۱۸ جو اس کا وزیر تھا۔

ف۱۹ یعنی نافرمان تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنیوالے دشمن کی انھیں سے پرورش کرائی ف۲۰ جبکہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں انھوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونیوالا تھا ف۲۳ جب انھوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہونچ گئے ف۲۴ اور جوش محبت مادری میں وا ابناہ وا ابناہ (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں ف۲۵ جو وعدہ ہم کر چکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔

ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لئے۔

ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لئے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچہ کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لئے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہو گیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔



فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ
تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ
دائیاں اس پر حرام کر دی تھیں ف۲۸ تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس

یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ
بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں ف۲۹ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں

تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ
اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱ ہم نے

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ
اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

ع ۱۲

الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا
داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد لڑتے

رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ
پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اس کے

الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
گروہ سے تھا ف۳۷ اس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے

فَقَضٰى عَلَیْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کر دیا ف۳۹ کہا یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بیشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا

ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔

ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہو گئی۔

ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔

ف۳۳ وہ شہر یا تو منف تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی ماف ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس تھے اس لئے اس کا نام ماف ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر حابین تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر عین شمس تھا (جمل وخازن)

ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے (مدارک وخازن) ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لئے گھونسا مارا ف۳۹ یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن)

مُّبِينٌ ۝١٥ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ط

کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ف۲۱ تو مجھے بخشدے تو رب نے اسے بخشدیا

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝١٦ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۲۲

أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ۝١٧ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا

ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار

يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ قَالَ

میں کہ کیا ہوتا ہے ف۲۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ف۲۴ موسیٰ

لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝١٨ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ

نے اس سے فرمایا بیشک تو کھلا گمراہ ہے ف۲۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے جو ان

بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي

دونوں کا دشمن ہے ف۲۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا

ایک شخص کو قتل کردیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر ہو

فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝١٩ وَ

اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۲۷ اور

جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ

شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۲۸ دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ بیشک

الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

دربار والے ف۲۹ آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ف۳۰ میں آپ کا خیرخواہ

ف۲۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔

ف۲۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کر اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے۔

ف۲۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔

ف۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت۔

ف۲۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعونی کے پنجہ ظلم سے رہائی دلائیں ف۲۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر ف۲۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جاکر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۲۸ جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ف۲۹ فرعون کے ف۳۰ شہر سے۔

ف۵۱ یہ بات خیرخواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا ف۵۶ یعنی مردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زبردست لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکیں۔
ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں۔
ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔
ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا۔
ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لئے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں۔
ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ف۶۳ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفورا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے

النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ
ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى
سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا قریب ہے کہ
رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ
میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵
وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف ف۵۶
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى
پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو
الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾
پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں ف۶۲
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ
تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی ف۶۳ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں
لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ
مزدوری دے اسکی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف۶۴ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں
الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
کہہ سنائیں ف۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ف۶۶

ع۸ ۲ ۵

فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا ف۹۵ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے ف۹۶ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں **مسائل** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے (مدارک) ف۹۷ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی



قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ

ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو ف۹۸ بیشک بہتر نوکر وہ جو طاقتور

الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ

امانت دار ہو ف۹۹ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف۱۰۰ اس مہر پر کہ

عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

تم آٹھ برس میری ملازمت کرو ف۱۰۱ پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے ف۱۰۲

وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ف۱۰۳ قریب ہے ان شاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ

ف۱۰۴ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں ف۱۰۵ تو مجھ پر

فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى

کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے ف۱۰۶ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد

الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

پوری کر دی ف۱۰۷ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۱۰۸ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ف۱۰۹ اپنی

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۱۱۰ یا

جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ

تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ

میدان کے دہنے کنارے سے ف۱۱۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۱۱۲

ف۹۸ کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔

ف۹۹ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

ف۱۰۰ یہ وعدۂ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ** عقد کے لئے صیغۂ ماضی ضروری ہے **مسئلہ** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔

ع ۳ ۶

ف۱۰۱ **مسئلہ** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے **مسئلہ** اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا (ہدایہ و احمدی)۔

ف۱۰۲ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا۔

ف۱۰۳ کہ تم پر پورے دس سال لازم کر دوں۔

ف۱۰۴ تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا ف۱۰۵ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی ف۱۰۶ پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا ف۱۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی ف۱۰۸ اپنے والد کی اجازت سے مصر کی طرف ف۱۰۹ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہو گیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر ف۱۱۰ راہ کی کس طرف ہے ف۱۱۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا ف۱۱۲ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔

يٰمُوْسٰٓى اِنِّىْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا
کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا ف۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف۸۴ پھر جب

رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ
موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ف۸۵ اے موسیٰ سامنے آ

وَلَا تَخَفْ ۟ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ
اور ڈر نہیں بیشک تجھے امان ہے ف۸۶ اپنا ہاتھ ف۸۷ گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ
دُور کرنے کو ف۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف۹۰ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے اُن میں ایک جان مار

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا
ڈالی ہے ف۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کردیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اُسے

فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ ۫ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾
میری مدد کے لئے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۱۱
تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف۹۳

ف۸۳ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قدرت نہیں اور بے شک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔

ف۸۴ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

ف۸۵ تب ندا کی گئی۔

ف۸۶ کوئی خطرہ نہیں۔

ف۸۷ اپنی قمیص کے۔

ف۸۸ شعاعِ آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔

ف۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہوجائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہوگیا تھا رفع ہوجائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہوجائیگا

ف۹۰ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں۔

ف۹۱ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے

ف۹۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم

ف۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
پھر جب موسٰی انکے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو
مُّفْتَرًی وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ (۳۶) وَقَالَ
وَ۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا وَ۹۵ اور موسٰی نے فرمایا
مُوْسٰی رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ
میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا وَ۹۶ اور جس کے لئے
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (۳۷) وَقَالَ
آخرت کا گھر ہوگا وَ۹۷ بے شک ظالم مراد کو نہیں پہونچتے وَ۹۸ اور فرعون بولا
فِرْعَوْنُ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ
اے درباریو میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان
یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی
میرے لئے گارا پکا کر وَ۹۹ ایک محل بنا وَ۱۰۰ کہ شاید میں موسٰی کے خدا کو جھانک آؤں
اِلٰهِ مُوْسٰی ۙ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ (۳۸) وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
وَ۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ وَ۱۰۲ جھوٹا ہے وَ۱۰۳ اور اس نے اور اس کے
وَجُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا
لشکروں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی وَ۱۰۴ اور سمجھے کہ انہیں ہماری طرف
لَا یُرْجَعُوْنَ (۳۹) فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ
پھرنا نہیں تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا وَ۱۰۵ تو دیکھو
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ (۴۰) وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی
کیسا انجام ہوا ستمگاروں کا اور انہیں ہم نے وَ۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف

ف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتایا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے۔

ف۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی۔

ف۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالٰی نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔

ف۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔

ف۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔

ف۹۹ اینٹ تیار کرتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔

ف۱۰۰ نہایت بلند۔

ف۱۰۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کرکے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اسکے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالٰی کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہونچنا اس کے لئے ممکن ہوگا ف۱۰۲ یعنی موسٰی علیہ السلام ف۱۰۳ اپنے اس دعوٰی میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے ف۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے

ف۱۰۵ اور سب غرق ہوگئے ف۱۰۶ دنیا میں۔

النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ

بلاتے ہیں ف۱۰۰ اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے

الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۴

لعنت لگائی ف۱۰۱ اور قیامت کے دن ان کا بُرا ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۲ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں ف۱۰۳ ہلاک فرمادیں

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

اور تم ف۱۰۴ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۰۵ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۰۶ اور اس

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

وقت تم حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۰۷ کہ ان پر

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

زمانہ دراز گزرا ف۱۰۸ اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

رسول بنانے والے ہوئے ف۱۰۹ اور نہ تم طور کے کنارے تھے

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۰ ہاں تمہارے رب کی مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) ف۱۱۱ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ

مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۱۱۲ یہ امید کرتے ہوئے کہ ان کو نصیحت ہو

ف۱۰۰ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذاب جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔

ف۱۰۱ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

ف۱۰۲ یعنی توریت۔

ف۱۰۳ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے۔

ف۱۰۴ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۰۵ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔

ف۱۰۶ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔

ف۱۰۷ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔

ف۱۰۸ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لئے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی۔

ف۱۰۹ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔

ف۱۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔

ف۱۱۱ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے ف۱۱۲ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچسو پچاس برس کی مدت کا ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہونچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اسکے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۱ تو کہتے

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انھیں کیوں نہ دیا گیا

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ۙ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

دیا گیا ف۱۲۶ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی پر اور بولے ہم ان دونوں کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

ہو ف۱۲۸ میں اسکی پیروی کرونگا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھکر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو اور بیشک

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ہم نے ان کے لئے بات مسلسل اتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

ف۱۲۰ عذاب و سزا ف۱۲۱ یعنی جو کفر و عصیان انھوں نے کیا ف۱۲۲ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزام حجت کے لئے ہے کہ انھیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ رہے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لئے گمراہ ہو گئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے ف۱۲۳ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۲۴ مکہ کے کفار

ف۱۲۵ یعنی انھیں قرآن کریم یکبارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دئے گئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۱۲۶ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انھیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔

ف۱۲۶ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انھوں نے جادو کہا اور ایک قرأت میں ساحران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام **شان نزول** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیجکر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت و صفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہونچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین و مددگار ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ف۱۲۸ یعنی توریت و قرآن سے۔

ف۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اسکے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں۔

ف۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ف۱۳۲ یعنی قرآن کریم انکے پاس پیاپے اور مسلسل آیا وعدہ اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں ف۱۳۳ قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے **شان نزول** یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انھوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی انکے حق میں یہ آیات مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔

۵ ع ۸ ۸

ف۱۳۴ یعنی نزول قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت و انجیل میں ان کا ذکر ہے ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی ف۱۳۶ کہ انھوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنھیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا اس کیلئے بھی دو اجر ہیں۔



الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا
کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں
اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾
ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
ان کو ان کا اجر دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ ان کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا
اور ہمارے دئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل
عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰
لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ
ہم جاہلوں کے غرضی نہیں ف۱۴۱ بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا
اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں
اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اچک لے جائینگے ف۱۴۳ کیا ہم نے انھیں
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا
جگہ نہ دی امان والی حرم میں ف۱۴۴ جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ
لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں ف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کردیے جو اپنے

ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذا کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے شرک کو۔

ف۱۳۸ طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں۔

ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمانداروں کو اُن کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور بُرا کہتے یہ حضرات ان کی بیہودہ باتیں سُن کر اعراض فرماتے۔

ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بیہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔

ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست و برخاست نہیں چاہتے ہیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْقِتَالِ

ف۱۴۲ جن کے لئے اُس نے ہدایت مقدر فرمائی ہو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں **شان نزول** مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے اُن کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں تمہارے لئے روز قیامت شاہد ہونگا انھوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لاکر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انھوں نے یہ شعر پڑھے ؎

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا

لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّةٍ ۔ لَوَجَدْتَنِيْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنًا، یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہوگیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۴۳ یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے **شان نزول** یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کردیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ف۱۴۴ جہاں کے بسنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔

ف۱۴۵ اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن



مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا
عیش پر اترا گئے تھے ف۱۴۶ تو یہ ہیں اُن کے مکان ف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم
قَلِيْلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
ف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں ف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے
حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا
اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ف۱۵۰ جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے ف۱۵۱ اور ہم
مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ ان کے ساکن ستمگار ہوں ف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اس کا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر
وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاو برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انہیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
جنہیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہو چکی ف۱۶۱ اے ہمارے رب
هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ
یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم ان سے بیزار ہو کر تیری طرف

بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے۔

ف۱۴۶ اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو اہل مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

ف۱۴۷ جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں۔

ف۱۴۸ کہ کوئی مسافر یا رہ گزر ان میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔

ف۱۴۹ ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔

ع ۱۰ ۹

ف۱۵۰ یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۱۵۱ اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لئے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے

ف۱۵۲ رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے کفر پر مصر ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔

ف۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا ف۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ف۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع ف۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے ف۱۵۷ یعنی ثواب جنت کا ف۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر ف۱۵۹ اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ ف۱۶۰ دنیا میں میرا شریک
ف۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہو چکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں ف۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا۔

ف۱۶۳ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے ف۱۶۴ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ف۱۶۵ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔



مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

رجوع لاتے ہیں وہ ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اس دن

عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی ف۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۷۰

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾

اور ایمان لایا ف۱۷۱ اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ف۱۷۲ ان کا ف۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے ف۱۷۴

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى

اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اسکے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ف۱۷۶

وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۱۷۷ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم فرماؤ ف۱۷۸ بھلا دیکھو تو

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ف۱۷۹ تو اللہ کے

ف۱۶۶ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔

ف۱۶۷ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔

ف۱۶۸ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔

ف۱۶۹ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اس لئے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔

ف۱۷۰ شرک سے۔

ف۱۷۱ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا۔

ف۱۷۲ **شانِ نزول** یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔

ف۱۷۳ یعنی مشرکین کا۔

ف۱۷۴ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں۔

ف۱۷۵ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب ف۱۷۶ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں ف۱۷۷ اسی کی قضا ہر چیز میں نافذ و جاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لئے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لئے شفاعت کا حکم فرماتا ہے ف۱۷۸ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے ف۱۷۹ اور دن نکالے ہی نہیں۔

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لا دے ف۱۸۰ تو کیا تم سنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ بھلا

إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ

دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ف۱۸۲ تو اللہ

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴

وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ

اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن

وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

میں اس کا فضل ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لئے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن انہیں ندا

فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا

کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں

مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ

سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹

لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن

حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بیشک قارون موسیٰ

قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ

کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں

مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ

ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا

---

ف۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کر سکو۔

ف۱۸۱ اگر گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔

ف۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔

ف۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔

ف۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے ہو۔

ف۱۸۵ کسب معاش کرو۔

ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔

ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔

ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔

ف۱۸۹ الٰہیت و معبودیت خاص

ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔

ع

ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا نہایت خوب صورت شکیل آدمی تھا اسی لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و با اخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔

ف۱۹۲ یعنی مؤمنین بنی اسرائیل۔

ف۱۹۳ کثرت مال پر ف۱۹۴ اللہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کر کے عذاب سے نجات پائے اس لئے کہ



لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

اترا نہیں ف۱۹۳ بیشک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللہ نے

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴ اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ

ف۱۹۶ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷ زمین میں فساد نہ چاہ بے شک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱۹۸ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو

عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

میرے پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں ہلاک فرما دیں

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ

جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ

سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا

اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

دیا گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے کام

دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کر کے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے۔

ف۱۹۶ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔

ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اور ظلم و بغاوت کر کے۔

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال

ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علم توریت ہے یا علم کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سہل نے فرمایا جس نے خود بینی کی فلاح نہ پائی۔

ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔

ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کے لئے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر کے لئے ہوگا ف۲۰۲ بہت سے سوار جلو میں لئے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔

ف۲۰۳ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ف۲۰۴ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ف۲۰۵ یعنی قارون کو ف۲۰۶ قارون اور اسکے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء سیر واخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لیجانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی ہیں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ



صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ

کرے ف۲۰۴ اور یہ انھیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اُسے ف۲۰۶ اور اسکے گھر کو

الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ

زمین میں دھنسادیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

اور نہ وہ بدلہ لے سکا ف۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

صبح ف۲۰۹ کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۗ

لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ف۲۱۰ اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسادیتا

وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت کا گھر ف۲۱۱ ہم ان کے لئے کرتے ہیں

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۗ وَالْعَاقِبَةُ

جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ

ہی کی ف۲۱۲ ہے جو نیکی لائے اس کے لئے اس سے بہتر ہے ف۲۱۳ اور جو بدی

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا

لائے تو بدکام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

کیا تھا بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ف۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائیگا جہاں پھرنا چاہتے ہو

علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لاٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا

ع ۸ ۱۱

جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں

جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپکا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انھیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اسکے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کریگا اسکے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائیگا یہاں تک کہ مر جائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان

کہ انھیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی
قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لئے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے
یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرماں برداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی



مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ
تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اُسے جو ہدایت لایا ف۲۱۵ اور جو کھلی گمراہی
ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۸۵ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ
میں ہے ف۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ف۲۱۷
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝۸۶
ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا ف۲۱۸
وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ
اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اسکے کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں ف۲۱۹ اور
اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۸۷ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اپنے رب کی طرف بلاؤ ف۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا ف۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے
اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ
خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے
لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۸
اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۲۲۲

سورۃ العنکبوت مکیۃ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تسع وستون آیۃ وسبع رکوعات
سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ
کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور
لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ
ان کی آزمائش نہ ہوگی ف۲ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۳ تو ضرور

ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے اور سوا دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انھیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اسکا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔

ع ۹
۹
۱۰
۱۲

ف۲۰۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔
ف۲۰۹ اپنی اُس آرزو پر نادم ہو کر
ف۲۱۰ جس کے لئے چاہے۔
ف۲۱۱ یعنی جنت ف۲۱۲ محمود
ف۲۱۳ دس گنا ثواب
ف۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا۔
ف۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے شرک اور اس

کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے **شانِ نزول** یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنے اور اپنے آباء کے جائے
ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی
تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے ف۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ جس ہدایت لایا اور میرے لئے اسکا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق
**شانِ نزول** یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ)
ف۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں ف۲۱۸ ان کے معین و مددگار نہ ہونا ف۲۱۹ یعنی کفار
کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انھیں ٹھکرا دینا ف۲۲۰ خلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی عبادت کی دعوت دو ف۲۲۱ ان کی اعانت و موافقت کر کے ف۲۲۲ آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دیگا

ف۱ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع اُنہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں ف۲ شدائد و تکالیف اور انواعِ مصائب اور ذوقِ طاعات و ترکِ شہوات و بذلِ جان و مال سے کہ ان کی حقیقتِ ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے **شانِ نزول** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انھوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصدِ مدینہ روانہ ہوئے مشرکین اُن کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے اُن کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انھیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی



اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ
اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۴ یا یہ سمجھے ہوئے
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴
ہیں وہ جو بُرے کام کرتے ہیں ف۵ کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۶ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ
جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بیشک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے ف۸ اور وہی
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ
سنتا جانتا ہے ف۹ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے ف۱۰ تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
ف۱۱ بیشک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے ف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام
الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
کئے ہم ضرور ان کی بُرائیاں اتار دیں گے ف۱۳ اور ضرور انھیں اس کام پر بدلہ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
دیں گے جو ان کے سب کاموں میں اچھا تھا ف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی
حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
کی ف۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو
فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸
تو ان کا کہا نہ مان ف۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتا دوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے ف۱۷
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹
اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انھیں نیکوں میں شامل کریں گے ف۱۸

ف۳ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقامِ صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے
ف۴ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دیگا۔
ف۵ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں۔
ف۶ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔
ف۷ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔
ف۸ اس نے ثواب و عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہیے کہ آدمی اس کے لئے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے
ف۹ بندوں کے اقوال و افعال کو
ف۱۰ خواہ اعدائے دین سے محاربہ کرکے یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے اور طاعتِ الٰہی پر صابر و قائم رہ کر ف۱۱ اس کا نفع و ثواب پائے گا ف۱۲ انس و جن و ملائکہ اور ان کے اعمال و عبادات سے اس کا امر و نہی فرمانا بندوں پر رحمت و کرم کے لئے ہے ف۱۳ نیکیوں کے سبب
ف۱۴ یعنی عمل نیک پر ف۱۵ احسان اور نیک سلوک کی **شانِ نزول** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہو گئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہو گئی

کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے
ف۱۷ کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہنے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے
رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لئے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو
ف۱۸ تمہارے کردار کی جزا دے کر۔



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے ف۱۹
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۲۱
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہان بھر کے دلوں میں
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾
ہے ف۲۳ اور ضرور اللہ ظاہر کردیگا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو ف۲۵
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ
اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ
ف۲۶ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بیشک وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَ
جھوٹے ہیں اور بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ف۲۸ اور
لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی
اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ
قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو انہیں طوفان
الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ
نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۳۱ تو ہم نے اسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچالیا اور

ف۱۸ کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔
ف۱۹ یعنی دین کے سبب کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا۔
ف۲۰ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ ایمان ترک کردیتے ہیں اور کفر اختیار کرلیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔
ف۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے۔
ف۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو۔
ف۲۳ کفر یا ایمان۔
ف۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہے۔
ف۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔
ف۲۶ کفار مکہ نے مومنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی۔
ع ۱۳
ف۲۷ کفر و معاصی کے۔
ف۲۸ ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہِ حق سے روکا حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اسکے کہ ان پر سے ان کے بار گناہ میں کچھ بھی کمی ہو (مسلم شریف) ف۲۹ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افترا سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لئے ہے ف۳۰ اس تمام مدت
میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ف۳۱ طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے
کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ
غم نہ کریں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر شرف بہ ایمان ہوچکی ہے ف۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۳۳ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد ۸۰ تھی نصف مرد نصف عورت
ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں۔

جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اس کشتی کو سارے جہان کیلئے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو
اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے تم تو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ
سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو
وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ
ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اسکا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور اگر تم جھٹلاؤ ف۳۹ تو تم سے
كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾
پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اور کیا انھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے ف۴۱ پھر اسے دوبارہ بنائیگا ف۴۲ بیشک یہ اللہ کو
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
آسان ہے ف۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو ف۴۴ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے ف۴۵
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾
پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے ف۴۶ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾
عذاب دیتا ہے جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

ف۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔
ف۳۵ یاد کرو۔
ف۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو
ف۳۷ وہی رزاق ہے۔
ف۳۸ آخرت میں۔
ف۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کر دیے میرا فرض ادا ہو گیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو۔
ف۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح وعاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔
ف۴۱ کہ پہلے انھیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔
ف۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔
ف۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔
ف۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو
ف۴۵ مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے
ف۴۶ یعنی جب یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں۔
ف۴۷ اپنے عدل سے۔
ف۴۸ اپنے فضل سے۔

ف۴۹ اپنے رب کے ف۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے ف۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے



وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَمَا لَكُمْ
اور نہ تم زمین میں ف۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۵۰ اور تمہارے لئے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنہوں نے میری آیتوں اور میرے
اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
ملنے کو نہ مانا ف۵۱ وہ ہیں جنہیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کے لئے دردناک
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ
عذاب ہے ف۵۲ تو اس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انہیں قتل کردو
اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
یا جلا دو ف۵۳ تو اللہ نے اُسے ف۵۴ آگ سے بچالیا ف۵۵ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
کے لئے ف۵۶ اور ابراہیم نے ف۵۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنا لئے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی
بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ
دنیا کی زندگی تک ہے ف۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کے ساتھ کفر
بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا
کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶۰ اور
لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ
تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے
اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ
رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے ف۶۵ اسحٰق اور

ع ۹ ۲ ۱۴

ف۵۲ اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔

ف۵۳ یہ انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق اس لئے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔

ف۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ انکی قوم نے آگ میں ڈالا۔

ف۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کرکے اور حضرت ابراہیم کے لئے سلامتی بنا کر۔

ف۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہو جانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہو جانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا

ف۵۷ اپنی قوم سے۔

ف۵۸ پھر منقطع ہو جائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔

ف۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے

ف۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

ف۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا ف۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفر ان سے کسی حال میں متصور نہیں ف۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۶۴ جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سوادِ عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے
ف۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔

ف۹۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے ف۹۷ کتاب سے توریت انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں ف۹۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہلِ ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لئے اختتامِ دنیا تک درود مقرر کردیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا۔



يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت ف۹۶ اور کتاب رکھی ف۹۷ اور ہم

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

نے دنیا میں اسکا ثواب اسے عطا فرمایا ف۹۸ اور بیشک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے ف۹۹

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا

اور لوط کو نجات دی جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۱۰۰ کیا تم مردوں سے

الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

بدفعلی کرتے ہو اور راہ مارتے ہو ف۱۰۱ اور اپنی مجلس میں بُری بات

الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

کرتے ہو ف۱۰۲ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ

کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۱۰۳ عرض کی اے میرے

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ ع ۳ ۱۵

رب میری مدد کر ف۱۰۴ ان فسادی لوگوں پر ف۱۰۵ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

کے پاس مژدہ لے کر آئے ف۱۰۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ف۱۰۷

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا

بے شک اس کے بسنے والے ستمگار ہیں کہا ف۱۰۸ اس میں تو لوط ہے ف۱۰۹ فرشتے بولے

ف۹۹ جن کے لئے بڑے بلند درجے ہیں۔

ف۱۰۰ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔

ف۱۰۱ راہ گیروں کو قتل کرکے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کردیا تھا۔

ف۱۰۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی۔

ف۱۰۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا یہ انہوں نے براہِ استہزاء کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہِ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۰۴ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کرکے ف۱۰۵ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ف۱۰۶ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا ف۱۰۷ اس شہر کا نام سدوم تھا ف۱۰۸ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۱۰۹ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٙ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٙ
ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے ضرور ہم اُسے ف۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ
مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے ف۸۱ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ف۸۲ آئے
بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ٙ
ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا ف۸۳ اور انہوں نے کہا نہ ڈریے ف۸۴ اور نہ غم
اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾
کیجیے ف۸۵ بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ
بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں
بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ
بدلہ ان کی نافرمانیوں کا اور بیشک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں
یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
کے لیے ف۸۶ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ
اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾
کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾
تو انہوں نے اُسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے
وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ٙ وَ زَیَّنَ لَهُمُ
ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹ ان کی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے ان کے

ف۸۰ یعنی لوط علیہ السلام کو
ف۸۱ عذاب میں۔
ف۸۲ خوب صورت مہمانوں کی شکل میں۔
ف۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کرکے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔
ف۸۴ قوم سے۔
ف۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور
ف۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں۔
ف۸۷ یعنی روز قیامت کی ایسے افعال بجا لاکر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں۔
ف۸۸ مددے لے جان۔
ف۸۹ اے اہل مکہ۔
ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو۔

ف۹۱ کفر و معاصی ف۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انھوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا ف۹۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا



الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸

کو شیطان ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور انہیں راہ سے روکا اور انہیں سوجھتا تھا ف۹۲

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا

لے کر آیا تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵ اور ان میں کسی کو

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

چنگھاڑ نے آلیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور ان میں

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۴۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالیے ہیں ف۱۰۱

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

پوجا کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے

ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔

ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر گرتے تھے۔

ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو

ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو

ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

ف۱۰۰ نافرمانیاں کرکے اور کفر و طغیان اختیار کرکے

ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لئے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر بچا سکیں۔

ف۱۰۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے فائدہ: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔

ف۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ

بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۷ اللہ نے آسمان

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

اور زمین حق بنائے بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لئے۔

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز

تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے ف۱۱۰ اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ جانتا ہے

مَا تَصْنَعُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ

جو تم کرتے ہو۔ اور اے مسلمانو کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر

أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ

طریقہ پر ف۱۱۲ مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری

إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٤٦﴾

طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اسکے حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

اور اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اتاری ف۱۱۶ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۱۱۷

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ

اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے

بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ

منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹ اور اس ف۱۲۰ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے

ف۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں انکا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اسکی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لئے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔

ف۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

ف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اسکی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی۔

ف۱۱۰ یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ

اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲ بلکہ

هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ

وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ

کا انکار نہیں کرتے مگر ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲۸

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹ بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اللہ بس ہے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲

اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ

اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا

الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے۔ تم سے عذاب کی جلدی

کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اسکو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اسکا حال بہتر ہوگیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

ف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لئے سونا چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اسکی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔

# بسلسلۂ صفحات گذشتہ

ف۱۱۲ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے ف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا اور شریک بتایا اُن کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنھوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے **مسئلہ** اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی ف۱۱۴ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں ف۱۱۵ **حدیث شریف** میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انھوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے ف۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں ف۱۱۷ یعنی جنھیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب **فائدہ** یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) ف۱۱۸ یعنی اہل مکہ میں سے۔ ف۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں **جحود** اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بُوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے اُنھوں نے عناداً انکار کیا ف۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے ف۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۲۲ یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ آدمی ہونگے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انھیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا ف۱۲۳ ضمیر ھُو کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھُو کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیکر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بیّنات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنھیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپکی نعت وصفت پاتے ہیں (خازن) ف۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۵ کفار مکہ ف۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور مائدہ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلاۃ والسلام ف۱۲۷ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ف۱۲۸ نافرمانی کرنیوالوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اسکے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے ف۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم و اکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کرنیوالا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی و ثابت رہیگا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا ف۱۳۰ میرے صدق رسالت اور تمھاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے ف۱۳۲ جو اللہ تعالیٰ نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی۔

بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ

مچاتے ہیں اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن انہیں ڈھانپے گا

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا

عذاب ان کے اوپر اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ

کئے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع

وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ

ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷

ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں ف۱۴۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر تم ان سے پوچھو

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

ف۱۴۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند

ف۱۳۴ اس دن ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کرسکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں۔ **شانِ نزول:** آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت تنگی میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کرسکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کرجاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے۔

ف۱۳۷ اور اس دارِ فانی کو چھوڑنا ہی ہے۔

ف۱۳۸ ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لئے تو لازم ہے کہ جہاں دین پر قائم رہ سکو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرو۔

ف۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لائے۔

ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کرکے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔

ف۱۴۱ تمام امور میں۔

ف۱۴۲ **شانِ نزول:** مکہ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم اور طیور ہیں ف۱۴۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رازق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے ف۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی) ف۱۴۵ یعنی کفارِ مکہ سے۔

ف۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالٰی کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں ف۱۴۷ اس کے مقر ہیں ف۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾
لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
اور جو تم ان سے پوچھو کس نے اتارا آسمان سے پانی تو اس کے سبب زمین
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَ
بے عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۱۴۹ اور
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا
بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب
رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ
کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انہیں خشکی کی
اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا
طرف بچا لاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
تو اب جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انہوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴

ع ۱۲ ۲

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔
ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔
ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔
ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ
ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔
ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔
ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یا رب یا رب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے۔

ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالٰی کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالٰی اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی اطاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا ف۱۵۹ یعنی اہل مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کو ف۱۶۱ ان کے لئے جو اس میں ہوں ف۱۶۲ قتل کئے جاتے ہیں گرفتار کئے جاتے ہیں ف۱۶۳ یعنی بتوں پر ف۱۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے۔

ف۱۶۵ اس کے لئے شریک ٹھہرائے ف۱۶۶ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے ف۱۶۷ بیشک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ف۱۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دینگے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کرینگے انہیں اخلاص کی راہ دینگے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کرینگے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کرینگے ہم انہیں جنت کی راہ دکھائیں گے۔

ف۱۶۹ انکی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔



يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ

ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۶۵ یا

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اسکے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ

نہیں ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دینگے ف۱۶۸

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

## سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورت روم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الم ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ

عنقریب غالب ہونگے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے

وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ

اور پیچھے ف۶ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ مدد کرتا ہے

مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ

جس کی چاہے اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ف۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

ف۱ سورہ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچسو چونتیس حرف ہیں۔

ع ۷

ف۲ شان نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لیئے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے، رومی اہل کتاب تھے اس لیئے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہوکر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہونگے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہل فارس پر غالب آجائینگے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ میں جاکر اعلان کردیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابی بن خلف کافر آپکے مقابل کھڑا ہوگیا اور آپکے اور اسکے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہوگئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابی کو سو اونٹ دینگے اور اگر رومی غالب آجائیں تو ابی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ دیگا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ انکی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے اونٹ ابی کی اولاد سے وصول کرلیئے کیونکہ وہ اس درمیان میں مرچکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کردیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و مدارک)

ف۳ یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس سے قریب تر ہے ف۴ اہل فارس پر ف۵ جن کی حد نو برس ہے ف۶ یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہل فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہل روم کا یہ سب اللہ کے امر وارادے اور اس کے قضاء وقدر سے ہے

ف۷ کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

ف۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔

ف۹ یعنی بے علم ہیں۔

ف۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔

ف۱۱ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔

ع ۱۰ ۱ ۴

ف۱۲ یعنی ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کردی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا
لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧ اَوَلَمْ
کی دنیوی زندگی ف۱۰ اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انہوں

يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے پیدا نہ کئے آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ف۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے ف۱۲ اور بیشک بہت سے لوگ

النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ف۱۳ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ
کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا ف۱۴ وہ ان سے زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا
زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ف۱۵ کی آبادی سے زیادہ

وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ
اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ف۱۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ف۱۷ ہاں

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا
وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۱۸ پھر جنہوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ اَللّٰهُ
کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ

ف۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں ف۱۵ اہل مکہ ف۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ ف۱۷ ان کے حقوق کم کرکے اور انہیں بغیر جرم کے ہلاک کرکے ف۱۸ رسولوں کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا

مجرموں کی آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور ان کے شریک ف۲۲ ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۳ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝۱۴

شریکوں سے منکر ہو جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں گے ف۲۳

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝۱۵

تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں ان کی خاطرداری ہوگی ف۲۴

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي

اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں

الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۱۶ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝۱۷

لا دھرے جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸

اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ

وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے ف۳۳ اور مردے کو نکالتا ہے زندے سے ف۳۴ اور زمین کو جلاتا ہے

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۹ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ ع ۲

اس کے مرے پیچھے ف۳۵ اور یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۳۷ پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے اور اس کی نشانیوں سے ہے

ف۱۹ یعنی بعد موت زندہ کرے گے ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا ف۲۱ اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ انکا کلام منقطع ہو جائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے۔

ف۲۲ یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے۔

ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے۔

ف۲۴ یعنی بستان جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطرداری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انھیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالٰی کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔

ف۲۵ بعث وحشر کے منکر ہوئے۔

ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔

ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالٰی کی تسبیح و ثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔

ف۲۸ اس میں مغرب و عشا کی نمازیں آگئیں۔

ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔

ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔

ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی حکمت نماز کے لئے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لئے کہ افضل وہ ہے جو دوام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالٰی نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول و اوسط و آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک و خازن) ف۳۳ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے ف۳۴ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے ف۳۵ یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اگا کر ف۳۶ قبروں سے بعث و حساب کے لئے ف۳۷ تمہارا جدِ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے

أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوٓا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم

کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے

مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ

آپس میں محبت اور رحمت رکھی ف۳۸ بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے اور اس

ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ

کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ف۳۹

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ

بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا

وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ

سونا ف۴۰ اور اس کا فضل تلاش کرنا ف۴۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے

يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ

لئے ف۴۲ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ف۴۳ اور امید دلاتی ف۴۴

مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ

اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بیشک اس میں نشانیاں

لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ

ہیں عقل والوں کے لئے ف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین

بِأَمْرِهِۦ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾

قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم نکل پڑو گے ف۴۸

وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى

اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور وہی ہے کہ

ف۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی دی ہے۔

ف۳۹ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

ف۴۰ جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے۔

ف۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے۔

ف۴۲ جو گوش ہوش سے سنیں۔

ف۴۳ گرنے اور نقصان پہنچانے سے۔

ف۴۴ بارش کی۔

ف۴۵ جو سوچیں اور قدرت الٰہی پر غور کریں۔

ف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔

ف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لئے صور پھونکیں گے تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے۔

ف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہوکر۔

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ

اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے ف۵۰ اور اسی

الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ

کے لیے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لیے

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

ف۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے

مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ

کچھ شریک ہیں ف۵۴ اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم ان سے ڈرو ف۵۷

كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ف۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِىْ

بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہو لیے بے جانے ف۶۰ تو اسے کون ہدایت

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت

حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے ف۶۶

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

---

ف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد ف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ کسی شے کا اعادہ اس کی ابتدا سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
ف۵۲ اے مشرکو۔
ف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے
ف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔
ف۵۵ مال و متاع وغیرہ۔
ف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ۔
ف۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے۔
ف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔
ف۵۹ جنہوں نے شرک کرکے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔
ف۶۰ جہالت سے۔
ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔
ف۶۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔
ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔
ف۶۴ فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ فرما کر لیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو ف۶۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ
ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ف۶۸ اور ہو گئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے
فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ
اسی پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہونچتی ہے ف۷۰ تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع
اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ
لاتے ہوئے پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ
شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب جاننا چاہتے ہو ف۷۳
اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَاۤ
یا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ف۷۴ کہ وہ انھیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ف۷۵ اور جب
اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہو جاتے ہیں ف۷۷ اور اگر انھیں کوئی برائی پہونچے ف۷۸
اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹ جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں ف۸۰ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ
رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ف۸۲ یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ
کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور انھیں کا کام بنا اور تم جو چیز زیادہ

ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کر کے۔
ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔
ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی۔
ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے۔
ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز۔
ف۷۳ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے
ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب۔
ف۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے، نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔
ف۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا۔
ف۷۷ اور اتراتے ہیں۔
ف۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا۔
ف۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا۔
ف۸۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔
ف۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو۔
ف۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کر کے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے (مدارک)۔
ف۸۳ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔

مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ

لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ف۸۴ اور جو

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو انہیں کے دونے ہیں ف۸۶

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ هَلْ

اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا ف۸۷

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

کیا تمہارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي

اُسے اُنکے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ ان برائیوں سے جو لوگوں کے

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ

ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کوتکوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ

فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ

ان میں بہت مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے ف۹۳

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لئے تیاری کر رہے

---

ف۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً للہ تعالیٰ نہیں ہوا۔

ف۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود۔

ف۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا۔

ف۸۷ پیدا کرنا روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔

ف۸۸ یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں۔

ع

ف۸۹ اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔

ف۹۰ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساکِ باراں اور قلتِ پیداوار اور کھیتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرتِ آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی۔

ف۹۱ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔

ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔

ف۹۳ یعنی دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔

ف۹۴ یعنی روز قیامت۔

ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔

يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ

ہیں ۹۶ تاکہ صلہ دے ۹۷ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اپنے فضل سے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ

بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے خوشخبری

وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

سناتی ۹۸ اور اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لیے کہ کشتی ۹۹ اس کے حکم سے چلے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ۱۰۱ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے

اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے ۱۰۲ پھر ہم نے مجرموں

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

سے بدلہ لیا ۱۰۳ اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ۱۰۴ اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

ابھارتی ہیں بادل پھر اسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ۱۰۵ اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ۱۰۶

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اسے پہنچاتا ہے ۱۰۷ اپنے بندوں میں

مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اتارنے سے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ

پہلے آس توڑے ہوئے تھے۔ تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو

۹۶ کہ منازلِ جنت میں راحت و آرام پائیں۔

۹۷ اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ

۹۸ بارش اور کثرتِ پیداوار کا۔

۹۹ دریا میں ان ہواؤں سے۔

۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسبِ معاش کرو۔

۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔

۱۰۲ جو ان رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیلِ واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

۱۰۳ کہ دنیا میں انہیں عذاب کرکے ہلاک کر دیا۔

۱۰۴ یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

۱۰۵ قلیل یا کثیر

۱۰۶ یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابر محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔

۱۰۷ یعنی مینہ کو۔

ف١٠٨ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے ف١٠٩ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے ف١١٠ ایسی ہوا جو کھیتی اور سبزے کے لئے مضر ہو ف١١١ بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی ف١١٢ یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجا لاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعا و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں۔



اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

ف١٠٨ کیونکر زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف١٠٩ بے شک وہ مُردوں کو زندہ کرے گا

وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف١١٠ جس سے وہ

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

کھیتی کو زرد دیکھیں ف١١١ تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں ف١١٢ اس لئے کہ تم مُردوں کو نہیں

الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ

سناتے ف١١٣ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب پیٹھ دے کر پھریں ف١١٤ اور نہ تم اندھوں کو ف١١٥ ان کی گمراہی

ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ۧ ع ٥ ١٣ ٨

سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ

اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا ف١١٦ پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ

ف١١٧ پھر قوت کے بعد ف١١٨ کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے ف١١٩

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ

اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ف١٢٠ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے ف١٢١ اور بولے وہ جن کو

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ

علم اور ایمان ملا ف١٢٢ بیشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں ف١٢٣ اٹھنے کے دن تک

ف١١٣ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔

ف١١٤ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔

ف١١٥ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لئے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دار العمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہو سکتے لہٰذا آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اہلِ قبور کا زیارت کیلئے آنیوالوں کو پہچاننا ثابت ہے ف١١٦ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔
ف١١٧ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ف١١٨ یعنی جوانی کی قوت کے بعد ف١١٩ ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کئے سے ہیں ف١٢٠ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے ف١٢١ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے تھے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتاتے ہیں بکی منہم سے اللہ تعالیٰ انہیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب سمجھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بولتے ہیں۔
ف١٢٢ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو ف١٢٣ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا ف۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے ف۱۲۵ تو اس دن ظالموں کو نفع

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

نہ دے گی ان کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے ف۱۲۶ اور بیشک ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی ف۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ

تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی مہر کردیتا ہے

عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

اللہ جاہلوں کے دلوں پر ف۱۲۸ تو صبر کرو ف۱۲۹ بیشک اللہ کا وعدہ سچا

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

ہے ف۱۳۰ اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ف۱۳۱

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورت لقمان مکی ہے اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لئے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

ف۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے۔

ف۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا نفع نہ دیگا جیسا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

ف۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کرکے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی ہے۔

ف۱۲۷ تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہونچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اسکا انکار کیا۔

ف۱۲۸ جنہیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔

ف۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر۔

ف۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریگا۔

ف۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لئے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔

ف۱ سورہ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں چار رکوع چونتیس آیتیں پانچسو اڑتالیس کلمے دو ہزار ایکسو دس حروف ہیں۔

ع ۶

هُمْ يُوقِنُونَ ۝٤ أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ
یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام

الْمُفْلِحُونَ ۝٥ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ
بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں ف۱۲ کہ اللہ

عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ
کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے ف۱۳ اور اُسے ہنسی بنالیں ان کے لئے

عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝٦ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن
ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٧
ف۱۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۱۵ تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝٨ خَالِدِينَ
بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے چین کے باغ ہیں ہمیشہ

فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
ان میں رہیں گے اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے آسمان بنائے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ
بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ف۱۶ اور زمین میں ڈالے لنگر ف۱۷ کہ تمہیں لے کر نہ

وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا
کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۸ تو زمین میں

فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝١٠ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ
ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۱۹ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۲۰ مجھے وہ دکھاؤ ف۲۱ جو اس کے سوا

ف۱۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں **شانِ نزول** یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۳ یعنی براہِ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔

ف۱۴ اور انکی طرف التفات نہ کرے۔

ف۱۵ اور وہ بہرا ہے۔

ف۱۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے

ف۱۷ بلند پہاڑوں کے۔

ف۱۸ اپنے فضل سے بارش کی۔

ف۱۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے۔

ف۲۰ جو تم دیکھ رہے ہو۔

ف۲۱ اے مشرکو۔

ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل و فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔

الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ

اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں اور بیشک

اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللہ کا شکر کر ف۱۴ اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ

شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے

وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے ف۱۷

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی

فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَ

ف۱۹ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے اور

اِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا

اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو ان کا کہنا

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

نہ مان ف۲۲ اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۲۴

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا

پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي

اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا

ع ۱۰

ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔

ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

ف۱۶ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا وَهُوَ يَعِظُهٗ سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔

ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔

ف۱۸ کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے)۔

ف۱۹ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے دردِ زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔

ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکر گزاری کی ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ف۲۳ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزا دے کر وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرمایا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی۔

ف۲۷ روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیرہ و کبیرہ اس کے احاطہ علمی میں ہے ف۲۹ امر معروف و نہی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا ف۳۱ براہ تکبر ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انھیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رُخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ تواضع پیش آنا۔



السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶ اللہ اسے لے آئے گا ف۲۷ بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ

ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو

عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

افتاد تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں

لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ

ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اِتراتا نہ چل بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ

اِتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳ اور اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ف۳۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے کام میں

ع ۲ ۸ ۱۱

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور

بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى

چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل

وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

نہ کوئی روشن کتاب ف۳۸ اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو

مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ

اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو

ف۳۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شانِ تکبر ہے اور ایک میں چھچھوراپن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔
ف۳۴ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔
ف۳۵ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے۔
ف۳۶ آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔
ف۳۷ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاء حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتحیاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ و محبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۸ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شانِ الٰہی میں اس طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث و اُبی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔
ف۳۹ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۴۰ جب بھی وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے ف۴۱ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ف۴۲ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

ف۴۰ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بیشک اس نے

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف۴۲ اس کے کفر

كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

سے غم نہ کھاؤ انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انہیں بتادیں گے جو کرتے تھے ف۴۳ بیشک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

جانتا ہے ہم انہیں کچھ برتنے دیں گے ف۴۴ پھر انہیں بے بس کرکے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے ف۴۵

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

سب خوبیاں اللہ کو ف۴۶ بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

ف۴۷ بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں

وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

ہوجائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور ف۴۸ تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ

ف۴۹ بیشک اللہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات

ف۴۳ یعنی ہم انہیں ان کے اعمال کی سزا دیں گے۔

ف۴۴ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں۔

ف۴۵ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔

ف۴۶ یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اللہ واحد لاشریک ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

ف۴۷ سب اس کے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۴۸ اور ساری خلق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہوجائے۔

ف۴۹ کیونکہ معلومات الٰہیہ غیر متناہی ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انہوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جاکر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہوجائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ف۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کو پیدا کردے۔

فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور چاند کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک، ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا
یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ
جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵ اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے
اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ
نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۵۶ تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بیشک
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر گزار شکر گزار کو ف۵۸ اور جب ان پر ف۵۹ آ پڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ
اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا
کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے
یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا
ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا اے لوگو ف۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف
یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۪ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ف۶۳
شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ
بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۶۴ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ
علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ف۶۶ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ف۶۷ اور اتارتا ہے مینہ اور

ع ۱۱ ۳ ۱۲

ف۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر، اور جو وقت ایک میں سے گھٹتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے ف۵۲ بندوں کے نفع کے لئے ف۵۳ یعنی روزِ قیامت تک یا اپنے اپنے اوقاتِ معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک ف۵۴ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحقِ عبادت ہے ف۵۵ فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا
ف۵۶ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے
ف۵۷ عجائبِ قدرت کی
ف۵۸ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں۔
ف۵۹ یعنی کفار پر
ف۶۰ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں
ف۶۱ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا کفر کی طرف نہیں لوٹتا شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں بادِ مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آگئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔
ف۶۲ یعنی اے اہلِ مکہ
ف۶۳ روزِ قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو ف۶۴ ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے ف۶۵ جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہو کر نعمتِ ایمان سے محروم ہو جاؤ ف۶۶ یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں مبتلا نہ کرے ف۶۷ شانِ نزول یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۹۵ جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے گا اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے (خازن بیضاوی احمدی روح البیان وغیرہ)۔

يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي

جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان

نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ف۹۵

ع ۱۴

## سورة السجدة مكية بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثلثون آية وثلث ركوعات

سورۂ سجدہ مکی ہے اس میں ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الم ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ

کتاب کا اتارنا ف۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا کہتے ہیں ف۳ ان کی

افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ

بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی

مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان اور

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ

زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ

اس سے چھوٹ کر تمہارا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ

تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ

مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ہے ف۱۱ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا

ف۱ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے جو اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچسو اٹھارہ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجزہ کر کے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے۔

ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس۔

ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔

ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا ف۶ جیسا استوا اس کی شان کے لائق ہے ف۷ یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو تمہیں کوئی مددگار نہ ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و ارادہ اور اپنے قضاء و قدر سے ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور مومن پر وہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ف۱۱ خالق مدبر جل جلالہ۔

ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضا عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لئے مناسب ہیں۔



الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ
عزت و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش
الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٨﴾
انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴
ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں
وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ
اور دل عطا فرمائے ف۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل
أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ
جائیں گے ف۱۸ کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ
يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ ع ۱ ۱۴
تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱
وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا
اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا
ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سنا ف۲۵ ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو
كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
اس کی ہدایت فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ
جنوں اور آدمیوں سب سے ف۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے

ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر۔
ف۱۴ یعنی نطفہ سے۔
ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا۔
ف۱۶ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔
ف۱۷ منکرین بعث۔
ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزا مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے
ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کرکے وہ اس انتہا تک پہونچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں حتی کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔
ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کرلیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل کف دست کردی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھالیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔
ف۲۱ اور حساب و جزا کے لئے زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے۔
ف۲۲ یعنی کفار و مشرکین۔
ف۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے

ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ف۲۶ اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دیگا ف۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے ف۲۸ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہونگے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے۔

ف۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لاتے تھے ف۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہو گا ف۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمتِ اسلام پر شکر گزاری کے لئے ف۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اُٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں۔

ف۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی اُمید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے **شانِ نزول** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنے قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء نہ پڑھ لیتے

ف۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

ف۳۵ یعنی اُن طاعتوں کا جو انھوں نے دنیا میں ادا کیں۔

ف۳۶ یعنی کافر **شانِ نزول** حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دورانِ گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوکِ سناں تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابلِ مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔



هٰذَا ۚ إِنَّا نَسِينٰكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا

تھے ف۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ف۳۰ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کئے کا بدلہ ہماری

يُؤْمِنُ بِآيٰتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ

آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ف۳۱ اور اپنے

السجدۃ

رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے ف۳۲

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ

اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے ف۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو

نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾

نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے ف۳۴ صلہ ان کے کاموں کا ف۳۵

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے ف۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَأْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوا

اور اچھے کام کئے ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمانداری

يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوٰهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن

ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸ ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے

يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي

نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس آگ کا

كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُونَ

عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے

ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی ف۳۸ نافرمان کافر ہیں ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کرکے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔

ف۴۰ یعنی عذاب آخرت سے ف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح وارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا ف۴۲ یعنی توریت ف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے

الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ

اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید ہے کہ ابھی باز آئیں گے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی

رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا ف۴۱ بیشک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک

ع ۲ ۱۱ ۱۵

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ

ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳ اور ہم نے اسے ف۴۴

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے

لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

بتاتے ف۴۶ جبکہ انہوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بیشک تمہارا رب ان میں فیصلہ کردیگا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

ف۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۴۹ اور کیا انہیں ف۵۰ اس پر ہدایت

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ

نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ف۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ ان کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں ف۵۲

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى

بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں ف۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک

الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ

زمین کی طرف ف۵۴ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾

ف۵۵ تو کیا انہیں سوجھتا نہیں ف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ف۵۷

ف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو۔

ف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے

ف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اسکی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔

ف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہونچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

ف۴۸ یعنی انبیاء میں اور انکی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں۔

ف۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا

ف۵۰ یعنی اہل مکہ کو۔

ف۵۱ کتنی امتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے۔

ف۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلہ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔

ف۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں ف۵۴ جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں ف۵۵ چوپائے بھوسا اور وہ خود غلہ ف۵۶ کہ وہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مُردوں کا زندہ کرنا اسکی قدرت سے کیا بعید ف۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائیگا اور فرمانبردار اور نافرمان کو انکے حسب عمل جزا دیگا اس سے انکی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کریگا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کریگا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اسکا وقت کب آئیگا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔

ف۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا ف۵۹ توبہ و معذرت کی۔ فیصلہ کے دن سے یا روز قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روز بدر بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لئے دنیا میں واپس آنا میسر آئیگا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائیگا اور نہ عذاب مؤخر کرکے انہیں مہلت دی جائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیرا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جان بچنے کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کر دیا (جمل وغیرہ)



قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن ف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے ف۵۹

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ف۶۰ بیشک انہیں بھی انتظار کرنا ہے ف۶۱

ع ۳ / ۱۴

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّةٌ وَ هِیَ ثَلٰثٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّ تِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ احزاب مدنی ہے اور اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۲ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا ف۳ بیشک اللہ

كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾

اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کام بنانے والا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم

الّٰٓـٴِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ

ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ف۶

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ﴿۴﴾

یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں ف۱۰

ف۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا

ف۶۱ بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے خواب نہ فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن و مدارک)

---

ف۱ سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی ہماری طرف سے خبریں لینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا ایھا النبی کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے معنی یہ ہیں جو ذکر کئے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا اظہار کرنا ہے (مدارک)

ف۳ شان نزول ابو سفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے امان حاصل کرکے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزی منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو ف۴ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے شان نزول ابو معمر حمید بن معمر فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابو سفیان سے ملاقات ہوئی تو ابو سفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابو سفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں ہی میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ

دو دل ہوتے تو جو تی ہو باتیں لئے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ انکا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اسکی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہدیتا تھا تو اسکو حقیقی بیٹا قرار دیکر شریک میراث ٹھہراتے اور اسکی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کیلئے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کی رد کی گئی۔ آیت نازل ہوئی وٹ یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جسکو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا۔



فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچا زاد وٗا اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

تم سے صادر ہوا وٗا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو وٗا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۗ وَ

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے وٗا اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں وٗا اور

اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ

رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں وٗا بہ نسبت

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۚ كَانَ

اور مسلمانوں اور مہاجروں کے وٗا مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو وٗا یہ

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ

کتاب میں لکھا ہے وٗا اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا وٗا

مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا

اور تم سے وٗا اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ

ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے وٗا ان کے سچ کا سوال کرے وٗا اور اس

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر

عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ

یاد کرو وٗا جب تم پر کچھ لشکر آئے وٗا تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے وٗا

مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ)

وٗ خواہ انھیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہیں وٗ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زرخرید تھے انھوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انھیں ہبہ کر دیا حضور نے انھیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور کی خدمت ہی میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اسلئے لوگ انھیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعن محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انھیں جھوٹا قرار دیا۔

ع ۱۷ ۸

وٗ حق کی یہ ہے کہ لے پالکوں کو انکے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ

وٗ جن سے وہ پیدا ہوئے وٗا اور اس وجہ سے تم انھیں انکے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو وٗا تو تم انھیں بھائی کہو اور جسکے لے پالک ہیں اسکا بیٹا نہ کہو وٗا ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ انکے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہدیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں وٗا ممانعت کے بعد وٗا دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کیلئے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے بعد وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں وٗا تعظیم و حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کیلئے حرام ہونے میں اور اسکے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے انکا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور انکی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور انکے بھائیوں

اور بہنوں کو مومنین کے ماؤں خالہ نہ کہا جائیگا ف۱۶ توارث میں ۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف۱۷ اس طرح کہ جس کے لئے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائیگی خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائیگا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائیگا پھر ذوی الارحام کو دیا جائیگا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) ف۱۸ یعنی لوح محفوظ میں ف۱۹ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف۲۰ خصوصیت کے ساتھ ۔ مسئلہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے ہے ف۲۱ یعنی انبیاء سے یا ان کے تصدیق کرنے والوں سے ف۲۲ یعنی جو انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انھیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے انکی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو انکی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ

اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ

نیچے سے ف۲۸ اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل گلوں کے پاس آ گئے ف۳۰

تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا

اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے) ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے

شَدِيْدًا ۝۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

جھنجھوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵

يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں۔ اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے

اِلَّا فِرَارًا ۝۱۳ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا

مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ۝۱۴ وَلَقَدْ كَانُوْا

مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی اور بیشک اس سے

عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا

ع ۱۰

ف۲۴ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جسکو غزوہ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا۔ ف۲۵ قریش و غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے ف۲۶ یعنی ملائکہ کے لشکر

**غزوہ احزاب کا مختصر بیان:** یہ غزوہ شوال سنہ ۵ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے بڑے بڑے سردار مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ابو سفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان قیس و غیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اسی طرح انہوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اسکو دیکھ کر سب متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ ایسی تدبیر تو عرب لوگ جانتے ہی نہ تھے اب انھوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالی نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے انکے خیمے گرا دیئے طنابیں توڑ دیں کھونٹے اکھاڑ دیئے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالی نے فرشتے بھیجے جنھوں نے کفار کو لرزا دیا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرہ اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب

پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابوسفیان نے آواز دی اٹھے اور انھوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اسکے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں انکی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہکر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کرکے لے جانا اسکو دشوار ہو گیا اس لئے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل)۔



مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ
ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو
الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ
ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ
اگر وہ تمہارا برا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر فرمانا چاہے ف۴۴ اور وہ
لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ
اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بے شک
یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری
اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا
طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں کمی کرتے ہیں پھر جب ڈر کا
جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ
وقت آئے تم انہیں دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے
یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
کسی پر موت چھائی ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ
تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے
وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ
عمل اکارت کردیے ف۵۰ اور یہ اللہ کو آسان ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی

ف۲۷ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا۔

ف۲۸ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد وغطفان کے لوگ مالک بن عوف نضری وعیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لیکر اور انکے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لیکر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لیکر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب۔

ف۲۹ اور شدت رعب وہیبت سے حیرت میں آگئیں

ف۳۰ خوف واضطراب انتہا کو پہنچ گیا۔

ف۳۱ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام ونشان باقی نہ رہیگا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔

ف۳۲ اور انکا صبر واخلاص محک امتحان پر لایا گیا

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد۔

ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھکر کہی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں فارس وروم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔

ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے۔

ف۳۶ یثرب منافقین کا ہے انھوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا **مسئلہ** مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں ف۳۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں ف۳۸ یعنی بنی حارثہ وبنی سلمہ ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اسکو دریافت فرمائیگا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے ف۴۳ یعنی جسکو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا ف۴۴ امن وعافیت عطا فرما کر ف۴۵ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ دو انکے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے **شان نزول** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی انکے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اسکے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑینگے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آجاؤ یہ خبر پاکر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اسکے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انھوں نے

بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات و استقلال اور بڑھتا گیا ف۴۶ ریا کاری اور دکھاوٹ کے لئے ف۴۷ اور مال غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو ف۴۹ حقیقت میں اگرچہ انہوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہیں تھے اس لئے اُن کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کردیئے ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھتے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے۔



يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی
نہ گئے ف۵۲ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو اُن کی ف۵۳ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۴
الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا
تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۵ اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے
۷ ع ۱۲ ۱۸ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ
مگر تھوڑے ف۵۶ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ف۵۷
كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱ وَ لَمَّا رَاَ
اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ف۵۸ اور جب
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ
مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۹
صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝۲۲ مِنَ
اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ف۶۰ اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا
الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ف۶۱ تو ان میں کوئی اپنی
قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝۲۳ لِّيَجْزِیَ
منت پوری کرچکا ف۶۲ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ف۶۳ اور وہ ذرا نہ بدلے ف۶۴ تاکہ اللہ
اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ
سچوں کو اُن کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے
اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۲۴ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
یا انہیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں

ف۵۲ یعنی منافقین اپنی نامردی کی باعث یہی آرزو کریں۔
ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے
ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلے میں ان کی کیا حالت رہی۔
ف۵۵ ریاکاری اور عذر رکھنے کے لئے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔
ف۵۶ ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔
ف۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔
ف۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الآیۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آگئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔
ف۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے ف۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہوجائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کردیا ف۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ف۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم ہیں شہید ہوجانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے ف۶۴ یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

ف۶۵ ناکام ونامراد واپس ہوئے ف۶۶ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی تختیوں سے بھاگ نکلے ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مقابل قریش وغطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوۂ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ غزوہ ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہوچکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جارہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار کھول دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں کھولے ہیں اللہ تعالٰی آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کردی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جاکر حضور یہ فرما کر روانہ ہوگئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس روز انہوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر اللہ تعالٰی نے ان کی گرفت نہ فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آگئے اور اللہ تعالٰی نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلۂ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کردیئے جائیں اور عورتیں اور بچے قید کئے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لاکر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلۂ بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے (مدارک وجمل)۔

۴ ع ۱۹

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ

کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی

وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

انہیں ان کے قلعوں سے اتارا ف۶۸ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے

اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع

مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش

فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

چاہتی ہو ف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر تم اللہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے ف۷۶

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۶۹ یعنی مقاتلین کو۔

ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو۔

ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔

ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے ف۷۳ یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہو۔ **شان نزول** سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قرشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قرشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالٰی عنہن سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کرکے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج

کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے ف۷۳ جس عورت کے ساتھ بعد نکاح دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے مسئلہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے ف۷۴ بغیر کسی عذر کے ف۷۵ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے ف۷۶ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے مسئلہ اسی لئے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لئے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لئے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے فائدہ لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لئے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے (جمل وغیرہ) ف۷۷ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو ف۷۸ یعنی اگر اور ذکر ایک کی برابر تمہارا ثواب نہیں کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے طاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت و حسن معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا۔ ف۷۹ جنت میں ف۸۰ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے ف۸۱ اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں ع

ف۸۲ اس میں تعلیم آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔



وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ
اور جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں

اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ﴿۳۱﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ
سے دونا ثواب دیں گے ف۷۹ اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ف۸۰ اے نبی کی بی بیو تم

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ
اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ف۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل

الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِیْ
کا روگی کچھ لالچ کرے ف۸۲ ہاں اچھی بات کہو ف۸۳ اور اپنے گھروں

بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ف۸۴ اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ
قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے

اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ
اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا

تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ
کر دے ف۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۸۶

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
بیشک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ف۸۷

وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ
اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے

ف۸۳ دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے تو بے لوچ لہجہ سے ف۸۴ اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے ف۸۵ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے اس طرز کلام سے مقصود یہ ہے کہ ارباب عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے

ف۸۶ یعنی سنت ف۸۷ **شان نزول** اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ انکا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انکے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور انکے ساتھ انکی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے ف۸۸ اس میں چوتھے مرتبہ کا



وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

اور سچیاں ف۸۸ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ

نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا

اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان

مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ

مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

اختیار رہے ف۸۹ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی

مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی ف۹۰

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

اور تم نے اسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳ اور تم اپنے دل میں رکھتے

مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى

تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ

زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے

بیان ہے کہ وہ صدق نیات و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کیا جائے اس کے بعد چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اسکی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درہم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اسکے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قرأت قرآن علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے ف۸۹ **شان نزول** یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن جحش اور انکی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی امیمہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جنکو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لئے انکا پیام دیا اسکو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہوگئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کردیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ **مسئلہ** اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے **فائدہ** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہوجاتا اور وہ زمانہ فترت کا تھا اور اہل فترت کو حربی نہیں کہا جاتا کذا فی الجمل ف۹۰ اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے ف۹۱ آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی ف۹۲ **شان نزول** جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہوچکا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ

کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپکی ازواجِ طاہرات میں داخل ہونگی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور اپنے آپکو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۹۳ زینب پر کہ وہ تیزی نے شوہر کے الزام لگانے میں ف۹۴ یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ انھیں ازواجِ طاہرات میں داخل کریگا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۵ یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپکو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دینگے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔

فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًاؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

ان کے لے پالکوں کی بی بیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے ف۹۹ اور اللہ کا حکم ہو کر

مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗؕ

رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرمائی ف۱۰۰

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ یَخْشَوْنَهٗ وَ لَا یَخْشَوْنَ

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہونچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللہ سب کچھ

شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ

صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا

ان کے لئے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں

ف۹۶ اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ف۹۷ اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔

ف۹۸ حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انھوں نے سر جھکا کر کمالِ شرم و ادب سے انھیں یہ پیام پہونچایا انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہکر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انھوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا

ع ۵

ف۹۹ یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے۔

ف۱۰۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو انکے لئے مباح کیا اور بابِ نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیہم السلام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں انکے لئے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ انکے خاص احکام ہیں انکے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسکے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال اس میں یہود کا رد ہے جنھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے ف۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہیے ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ انکی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہونچے کہ انھیں مرد کہا جائے انھوں نے بچپن میں وفات پائی ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الاطاعت ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ انکے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اسکے لئے ثابت نہیں ہوتے ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپکی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو اگرچہ نبوت پہلے پاچکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہونگے اور اسی شریعت پر حکم کرینگے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہونچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے ف۱۰۶ کیونکہ صبح و شام کے اوقات ملائکہ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطراف لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے ف۱۰۷ شان نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر



رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۰۸ یعنی کفر و معصیت اور نا خدا شناسی کی اندھیریوں سے حق و ہدایت اور معرفت خدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔ ف۱۰۹ ملنے کے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا مروی ہے کہ حضرت ملک الموت کسی مومن کی روح اس کو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انہیں سلام کریں گے (جمل و خازن)۔ ف۱۱۰ شاھد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے اَلشُّهُوْدُ وَ الشَّهَادَةُ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورہ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال تصدیق و تکذیب و ہدایت و ضلال سب کا مشاہدہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى

بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف اس کے

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

حکم سے بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ

اللہ کا بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر

اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فرماؤ ف۱۱۴ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو

اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ

چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو ف۱۱۵ تو انہیں

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

کچھ فائدہ دو ف۱۱۶ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو ف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو ف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ

دیں ف۱۱۹ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی

الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے

فرماتے ہیں (ابو السعود و جمل) ف۱۱۱ یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سناتا ف۱۱۲ یعنی خلق کو طاعت الٰہی کی دعوت دیتا ف۱۱۳ سراج کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورۂ نوح میں وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آخر پارہ کی پہلی سورت میں وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کیلئے معرفت و توحید الٰہی تک پہونچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادیٔ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوار ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نور نبوت سے ضمائر و بصائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجود مبارک ایسا آفتاب عالمتاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لئے اس کی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا ف۱۱۴ جب تک کہ اس باب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے ف۱۱۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو مسئلہ یہ حکم مومنہ اور کتابیہ دونوں کو

عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے **ف۱۱۶ مسئلہ** یعنی اگر انکا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جسمیں تین کپڑے ہوتے ہیں **ف۱۱۷** اچھی طرح چھوڑ دینا یہ ہے کہ انکے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور انکو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انھیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے **ف۱۱۸** مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرط حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجل طریقہ پر دینا یا اسکو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں (تفسیر احمدی) **ف۱۱۹** مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جنکو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا **مسئلہ** غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لئے ہے کیونکہ مملوکات ملک یمین خواہ خریدے ملک میں آئی ہو یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔



إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ

اگر نبی اُسے نکاح میں لانا چاہے **ف۱۲۱** یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں **ف۱۲۲**

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کنیزوں

لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي

میں **ف۱۲۳** یہ خصوصیت تمہاری **ف۱۲۴** اس لئے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان پیچھے ہٹاؤ

مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو **ف۱۲۵** اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ

تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں **ف۱۲۶** یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں **ف۱۲۷** اور اللہ جانتا ہے

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ

جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد **ف۱۲۸** اور

النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ

عورتیں تمہیں حلال نہیں **ف۱۲۹** اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں بدلو **ف۱۳۰** اگرچہ

أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال **ف۱۳۱** اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ

نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں **ف۱۳۲**

**ف۱۲۰** ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔

**ف۱۲۱** معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے اس مومنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شرائط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقت نزول آیت حضور کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو بہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مومنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کر دیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں (تفسیر احمدی)

**ف۱۲۲** یعنی نکاح بلا مہر خاص آپکے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں **مسئلہ** نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔

**ف۱۲۳** یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر و گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا منع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ع ۴
۲

**ف۱۲۴** جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کیلئے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں **ف۱۲۵** یعنی آپکو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور انکی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہیں قبول کریں اسکے ساتھ تزوج فرمائیں اور جسکو چاہیں انکار فرما دیں **ف۱۲۶** یعنی ازواج میں سے آپ نے جسکو معزول یا ساقط القسم کر دیا ہو آپ جب چاہیں اسکی طرف التفات فرمائیں اور اسکو نوازیں اسکا آپکو اختیار دیا گیا ہے **ف۱۲۷** کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے **ف۱۲۸** یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپکے نکاح میں ہیں جنہیں آپنے اختیار دیا

تو انھوں نے اللہ تعالیٰ و رسول کو اختیار کیا ف۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ اُمت کیلئے چار ف۱۳۰ یعنی انھیں طلاق دیکر انکی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اختیار دیا تھا تو انھوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں پر اکتفا فرمایا اور آخر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لئے حلال کردیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیہ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الآیہ ہے۔ ف۱۳۱ کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور اس کے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنھوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی

ف۱۳۲ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انھیں میں رہیں وہ حضور کی ملک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لئے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کردیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اسکا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے **شانِ نزول** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہوکر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہوکر بیٹھے رہ گئے اور انھوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کردیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ انکی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کرسکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہوگئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جایئے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے ف۱۳۴ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے ف۱۳۵ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے ف۱۳۶ اور ان سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے ف۱۳۷ یعنی ازواج مطہرات سے ف۱۳۸ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتی ہے ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم

النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ

حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ف۱۳۳ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف۱۳۴

اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ

لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ

ف۱۳۵ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف۱۳۶ اور اللہ حق فرمانے میں

لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ

نہیں شرماتا اور جب تم ان سے ف۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر

وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ

مانگو۔ اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ف۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہنچتا

اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ

کہ رسول اللہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ

بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ

تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ف۱۴۲ ان کے باپ

وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ

اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۴۳

اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ

اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۴۴ اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو
تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
ف۱۴۶ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ
اور آخرت میں ف۱۴۷ اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور جو
يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا
ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ
مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰ یہ
اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾
اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ
اگر باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور مدینہ میں جھوٹ
فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا
اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر

ع ۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئیں اسی طرح وہ کنیزیں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں ف۱۴۱ انہیں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں ہیں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے **شان نزول** جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کیلئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (جمل)۔

ف۱۴۵ ایسا ہی چچا اور ماموں کا واضح ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

ف۱۴۶ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے **مسئلہ** درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے

**مسئلہ** درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے

ف۱۴۷ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ و پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت ف۱۴۸ آخرت میں

ف۱۴۹ **شان نزول** یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتا اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے ف۱۵۰ اور سر اور چہرہ کو چھپائیں جب کسی حاجت کیلئے انکو نکلنا ہو ف۱۵۱ کہ یہ حرہ ہیں ف۱۵۲ اور منافقین انکے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لئے حرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں ف۱۵۳ اپنے نفاق سے

ف۱۵۴ اور جو بُرے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ف۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آرہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کا پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے۔



قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُونِينَ ۛ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾

کر تھوڑے دن ف۱۵۷ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ

اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۵۸ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا

تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ

نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس

اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ

ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰ بے شک اللہ

لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے

لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي

اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے

النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا

جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور کہیں گے

رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا

اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے

آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا

رب انہیں آگ کا دونا عذاب دے ف۱۶۴ اور ان پر بڑی لعنت کر اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا

والو ف۱۶۵ ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے

ف۱۵۶ اور تمہیں ان پر مسلط کر دیں گے

ف۱۵۷ پھر مدینہ طیبہ ان سے خالی کرلیا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دیے جائیں گے۔

ف۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسی حرکات کرتے تھے ان کے لیے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔

ف۱۵۹ کہ کب قائم ہوگی شان نزول مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔

ف۱۶۰ اس میں جلدی کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اسکات اور ان کی دہن دوزی ہے۔

ف۱۶۱ جو انہیں عذاب سے بچا سکے۔

ف۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔

ف۱۶۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی ف۱۶۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا ف۱۶۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجا لاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو ان کے رنج و ملال کا باعث ہو اور ف۱۶۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہو جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت جانے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔

قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا ﴿۶۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

جو انہوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ف۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ

اور سیدھی بات کہو ف۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دیگا ف۱۷۰ اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۱﴾

گناہ بخشدیگا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی ف۱۷۱ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں

اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے ف۱۷۲ اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ف۱۷۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۳﴾

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

## سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سبا مکیہ ہے اس میں چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کیلئے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپکے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لئے اسکی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے ف۱۶۸ صاحب جاہ اور صاحب منزلت اور مستجاب الدعوات ف۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائیگا اور ف۱۷۰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔

ف۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کرینگے تو عذاب کئے جائیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے

۹ ع ۵ ۶

تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیان سمٰوٰت و ارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انہوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے فرمایا یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائیگی اور نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائیگا انہوں نے عرض کیا نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور انکا یہ عرض کرنا بہ راہ خوف و خشیت تھا اور امانت بطور تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کردیں اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے ف۱۷۲ کہ اگر ادا نہ کرسکے تو عذاب کئے جائیںگے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اسکی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا حضرت آدم نے اقرار کیا ف۱۷۳ کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مومنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں انکے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو (خازن) ف۱ سورہ سبا مکیہ ہے سوائے آیت ویری الذین اوتوا العلم کے اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ کلمے ایک ہزار پانچسو بارہ ۱۵۱۲ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ف۳ یعنی جب دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسی ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد و ثنا واجب ہے کیونکہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہل جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ
سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲ اور

الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی
آخرت میں اسی کی تعریف ہے ف۳ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا

الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ
ہے ف۴ اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۵ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۶ اور جو اس میں چڑھتا

فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
ہے ف۷ اور وہی ہے مہربان بخشنے والا اور کافر بولے ہم پر قیامت

لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ
نہ آئے گی ف۸ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا

لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَ
ف۹ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور

لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳﴾ لِّیَجْزِیَ
نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت

كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
کی روزی ف۱۱ اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۲ ان کے لئے سخت عذاب

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾ وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ
دردناک میں سے عذاب ہے اور جنہیں علم ملا ف۱۳ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے

ف۴ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مردے اور دفینے۔

ف۵ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقت حشر مردے۔

ف۶ جیسے کہ بارش برف اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے۔

ف۷ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل۔

ف۸ یعنی انہوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا۔

ف۹ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے۔

ف۱۰ یعنی لوح محفوظ میں۔

ف۱۱ جنت میں۔

ف۱۲ اور ان میں طعن کرکے اور ان کو شعر سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا اس کا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئے گا۔

ف۱۳ یعنی اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مؤمنین اہل کتاب مثل عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے۔

ف۱۴ یعنی قرآن مجید ف۱۵ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہو کر کہا ف۱۶ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے منزّہ ہیں ف۱۸ یعنی کہ وہ بعث و حساب کا انکار کرنے والے ف۱۹ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار سے وحشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے۔



إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٦﴾
رب کے پاس سے اترا ف۱۴ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی راہ بتاتا ہے
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا
اور کافر بولے ف۱۵ کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں ف۱۶ جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہو کر بالکل پرزہ
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿٧﴾ أَفْتَرَىٰ عَلَى
پرزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بننا ہے کیا اللہ پر اس
اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي
نے جھوٹ باندھا یا اُسے سودا ہے ف۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۸
الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ﴿٨﴾ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور
وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ
پیچھے ہے آسمان اور زمین ف۱۹ ہم چاہیں تو انہیں ف۲۰
الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس ف۲۱
لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ
میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کیلئے ف۲۲ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا ف۲۳
يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ
اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو ف۲۴ اور ہم نے اسکے لئے لوہا نرم کیا ف۲۵ کہ وسیع زرہیں
سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ف۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمہارے کام

ف۲۰ انکی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح۔

ف۲۱ نظر و فکر۔

ف۲۲ جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔

ف۲۳ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔

ف۲۴ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا۔

ع ۱

ف۲۵ کہ آپ کے دست مبارک میں آکر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کونسی خصلت اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اسلئے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ ان کے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال (خزانۂ شاہی) سے آپکو بے نیازی ہو جائے آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے لوہے کو نرم کیا اور آپکو صنعت زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء و مساکین پر بھی صدقہ کرتے اسکا بیان آیت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر کے ان سے فرمایا ف۲۶ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ۔

ف۲۷ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینے کی راہ پر اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لئے ایک مہینہ کی راستہ ہے ف۲۸ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کو پگھلا دیا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کیا تھا ف۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مسخر کیا ف۳۰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے ف۳۱ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انھیں میں سے بیت المقدس بھی ہے۔



بَصِيرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

دیکھ رہا ہوں، اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی اسکی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ

وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

ف۲۷ اور ہم نے اسکے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا ف۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اسکے آگے کام کرتے اسکے رب کے

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

حکم سے ف۲۹ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۳۰ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے

السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ

اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور بڑے حوضوں

كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِنْ

کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگردار دیگیں ف۳۴ اے داؤد والو شکر کرو ف۳۵ اور میرے بندوں

عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ

میں کم ہیں شکر والے پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶ جنوں کو اس کی

مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ

موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا

الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ

جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸ تو اس خواری کے عذاب میں نہ

الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَنْ

ہوتے ف۳۹ بیشک سبا ف۴۰ کے لئے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲ دو باغ دہنے

يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ

اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵ پاکیزہ شہر

ف۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔

ف۳۳ اتنے بڑے کہ ایک لگن ہزار ہزار آدمی کھاتے۔

ف۳۴ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتی کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ

ف۳۵ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجا لا کر۔

ف۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوگئے جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصۂ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کے لئے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتی کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھا لیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آرہا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔

ف۳۷ کہ وہ غیب نہیں جانتے ف۳۸ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے ف۳۹ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیف شاقہ اٹھاتے نہ رہتے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی چنانچہ آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہو تاکہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروف عمل رہیں اور انھیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی

ف۴۰ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے ف۴۱ جو سرزمین یمن میں واقع تھی ف۴۲ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی اس کا آگے بیان ہوتا ہے ف۴۳ یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا ف۴۴ باغ ایسے کثیر الثمر تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرا لئے گزرتا تو بغیر ہاتھ

لگانے قسم قسم کے میووں سے اسکا ٹوکرا بھر جاتا ف۴۵ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ ف۴۶ لطیف آب و ہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اسکے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعاء سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ف۴۷ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور طاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے ف۴۸ اس کی شکر گزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے انکو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اسکے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہو کہ اس سے ہوسکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔



طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
ف۴۶ اور بخشنے والا رب ف۴۷ تو انہوں نے منہ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا ف۴۹

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ
اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیے جن میں بکٹا میوہ ف۵۰ اور جھاؤ اور کچھ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ
تھوڑی سی بیریاں ف۵۱ ہم نے انہیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں

اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا
اسی کو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کئے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی

قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا
ف۵۴ سرِ راہ کتنے شہر ف۵۵ اور انہیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ ان میں چلو راتوں اور دنوں امن و امان

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
سے ف۵۷ تو بولے اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دوری ڈال ف۵۸ اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ہم نے انہیں کہانیاں کر دیا ف۵۹ اور انہیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا ف۶۰ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ
ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کیلئے ف۶۱ اور بیشک ابلیس نے انہیں اپنا گمان سچ کر دکھایا ف۶۲

فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ
تو وہ اس کے پیچھے ہو لئے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا ف۶۳ اور شیطان کا ان پر ف۶۴ کچھ

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا
قابو نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے

ف۴۹ عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہوگئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کیلئے مثل بن گئی۔

ف۵۰ نہایت بدمزہ۔

ف۵۱ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو ان کے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہوگیا تھا بطریق مشاکلت باغ فرمایا۔

ف۵۲ اور ان کے کفر۔

ف۵۳ یعنی شہر سبا میں۔

ف۵۴ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کئے مراد ان سے شام کے شہر ہیں۔

ف۵۵ قریب قریب سبا سے شام تک کے سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

ف۵۶ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دوپہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہوسکتا اور ہم نے ان سے کہا کہ

ف۵۷ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تکان ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر و غریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کرکے انہوں نے کہا ف۵۸ یعنی شام کے اور ہمارے درمیان جنگل اور بیابان کردے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہوسکے ف۵۹ بعد والوں کے لئے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں ف۶۰ قبیلہ قبیلہ منتشر ہوگیا و بستیاں غرق ہوگئیں اور لوگ بے خانماں ہوکر جدا جدا ملکوں میں پہنچے غسان شام میں اور ازد عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس و خزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں ف۶۱ اور یہ صفت مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے ف۶۲ یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت و حرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کردیگا یہ گمان اس نے اہل سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہوگئے اور اسکی اطاعت کرنے لگے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہل باطل کو گمراہ کردیا ف۶۳ انہوں نے اس کا اتباع نہ کیا ف۶۴ جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا۔

فِيْ شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ ف۶۵ پکارو انہیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

جنہیں اللہ کے سوا ف۶۶ سمجھے بیٹھے ہو ف۶۷ وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی

مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى

مددگار اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک

اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ

کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے ایک دوسرے سے ف۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا

الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ

حق فرمایا ف۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف۷۰ تم خود ہی

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ

فرماؤ اللہ ف۷۱ اور بیشک ہم یا تم ف۷۲ یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف۷۳ تم فرماؤ ہم نے

لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ

تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں کا ہم سے سوال ف۷۴ تم فرماؤ ہمارا

بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ

رب ہم سب کو جمع کرے گا ف۷۵ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا ف۷۶ اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا تم فرماؤ

اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾

مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف۷۷ ہشت بلکہ وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا

ع ۱۲ ۲

ف۶۵ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے۔

ف۶۶ اپنا معبود۔

ف۶۷ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی نفع وضرر میں۔

ف۶۸ بطریق استبشار۔

ف۶۹ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔

ف۷۰ یعنی آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر۔

ف۷۱ کیونکہ اس سوال کا بجز اس کے اور کوئی جواب ہی نہیں۔

ف۷۲ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لئے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔

ف۷۳ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا پانی برسانے والا سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔

ف۷۴ بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف۷۵ روز قیامت۔

ف۷۶ تو اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

ف۷۷ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو انکو خدا کا شریک بنانا اور انکی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف۷۸ خوشخبری دیتا ف۷۹ اور ڈر سناتا ف۸۰

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۸۱ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا ف۸۲ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً

سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو

وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

نہ آگے بڑھ سکو ف۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس قرآن پر

وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ف۸۴ اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۸۵ ان سے کہیں گے جو اونچے

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

کھینچتے تھے ف۸۶ اگر تم نہ ہوتے ف۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ

اونچے کھینچتے تھے ان سے کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں

الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

روک دیا ہدایت سے بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ

دبے ہوئے تھے ان سے جو اونچے کھینچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں تھا ف۸۸ جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے

ع ۳ ۹

ف۷۸ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا حدیث میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور آیات کثیرہ سے ثابت ہے سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن)۔

ف۷۹ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی

ف۸۰ کافروں کو اس کے عدل کا۔

ف۸۱ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

ف۸۲ یعنی قیامت کا وعدہ۔

ف۸۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا ف۸۴ توریت و انجیل وغیرہ ف۸۵ یعنی تابع اور پیرو تھے ف۸۶ یعنی اپنے سرداروں سے ف۸۷ اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے ف۸۸ یعنی تم شب و روز ہمارے لئے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے۔

ف۸۹ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر ف۹۰ جہنم کا ف۹۱ خواہ بہکانے والے ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی سزا ہے ف۹۲ دنیا میں کفر و معصیت ف۹۳ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں **شانِ نزول** دو شخص شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے انکا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اسکے پاس پہونچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کرکے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اُسکے احکام اسلام بتلائے یہ باتیں اسکے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا تم نے کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اسکے تابع ہوئے یہ سنت الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۹۴ یعنی جب دنیا میں ہم خوش حال ہیں تو ہمارے اعمال و افعال اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں گے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے انکے اس خیال باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثواب آخرت کو معیشت دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے ف۹۵ بطریق ابتلاء و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضائے الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی تنگی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اسکی حکمت ہے ثواب آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بیجا ہے ف۹۶ یعنی مال کسی کے لئے سبب قرب نہیں سوائے مؤمن صالح کے جو اسکو راہ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کیلئے سبب قرب نہیں سوائے اس مؤمن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ ف۹۷ ایک نیکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گنے تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے ف۹۸ یعنی جنت کے منازل بالا میں ف۹۹ یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دینگے اور انکا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائیگا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ انکا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا ف۱۰۰ اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ دیں گی۔



اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
کہ اللہ کا انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۸۹ جب
الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ
عذاب دیکھا ف۹۰ اور ہم نے طوق ڈالے اُن کی گردنوں میں جو منکر تھے ف۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے
اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا
مگر وہی جو کچھ کرتے تھے ف۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں
قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
کے آسودوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ف۹۳ اور بولے ہم مال اور
اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ
اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ف۹۴ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ ع ۴ ۱۰
کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور
مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ
تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان
اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ٝ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ
لائے اور نیکی کی ف۹۶ ان کے لئے دونا دونا صلہ ف۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالاخانوں
هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ
میں امن و امان سے ہیں ف۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں
اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
ف۹۹ وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ف۱۰۰ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے ف۱۰۱ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ

فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳ اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر

يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ف۱۰۵ وہ عرض کریں گے پاکی

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف۱۰۶ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے ف۱۰۷ ان میں اکثر

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا

انہیں پر یقین لائے تھے ف۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہ

ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا

رکھے گا ف۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

ف۱۱۰ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ف۱۱۱ پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ف۱۱۲ یہ تو نہیں

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ

مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے ف۱۱۳ اور کہتے ہیں ف۱۱۴ یہ

اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ

تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو کہا ف۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ

مگر کھلا جادو اور ہم نے انہیں کچھ کتابیں نہ دیں جنہیں پڑھتے ہوں

ف۱۰۱ اپنے حسب حکمت۔

ف۱۰۲ دنیا میں یا آخرت میں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث میں ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔

ف۱۰۳ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اسی کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاق حقیقی ہے۔

ف۱۰۴ یعنی ان مشرکین کو۔

ف۱۰۵ دنیا میں۔

ف۱۰۶ یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہو سکتے تھے ہم اس سے بری ہیں۔

ف۱۰۷ یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لئے غیر خدا کو پوجتے تھے۔

ف۱۰۸ یعنی شیاطین پر۔

ف۱۰۹ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

ف۱۱۰ دنیا میں۔

ف۱۱۱ یعنی آیات قرآن زبان سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف۱۱۲ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت۔

ف۱۱۳ یعنی بتوں سے۔

ف۱۱۴ قرآن شریف کی نسبت۔

ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف کو۔

ف۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جسکی طرف یہ دین کی نسبت کرسکیں تو یہ خیال جو ان کے پاس ہے اسکی کوئی سند نہیں وہ ان کے نفس کا فریب ہے ف۱۱۷ یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور انکو ف۱۱۸ یعنی جو قوت و کثرت مال و اولاد و درازی عمر پہلوں کو دی گئی تھی قریش کے پاس تو اسکا دسواں حصہ بھی نہیں انکے پہلے تو ان سے طاقت و قوت مال و دولت میں دس گنے سے زیادہ تھے ف۱۱۹ یعنی انکو ناپسند رکھا اور عذاب دیا اور ہلاک فرمایا تو جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انھیں ہلاک کیا اور انکی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی تو ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انھیں ڈرنا چاہیے ف۱۲۰ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائیگا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے۔

اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا ف۱۱۶ اور ان سے اگلوں نے ف۱۱۷ جھٹلایا

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۵﴾

اور یہ اسکے دسویں کو بھی نہ پہنچے جو ہم نے انھیں دیا تھا ف۱۱۸ پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا

قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ

ف۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں ف۱۲۰ کہ اللہ کے لئے کھڑے رہو ف۱۲۱ دو دو ف۱۲۲ اور اکیلے اکیلے ف۱۲۳ پھر

تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ

سوچو ف۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈر سنانے والے ف۱۲۵ ایک

یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ

سخت عذاب کے آگے ف۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں کو ف۱۲۷

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ

میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ

اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا

بیشک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے ف۱۲۸ بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۲۹ اور

یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ

باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے ف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا

عَلٰى نَفْسِیْ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ

ف۱۳۱ اور اگر میں نے راہ پائی تو اسکے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک

قَرِیْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ

ہے ف۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے ف۱۳۴ جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائینگے پھر بچ کر نہ نکل سکینگے ف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے

ف۱۲۱ محض طلب حق کی نیت سے اپنے آپکو ضد اور تعصب سے خالی کرکے۔

ف۱۲۲ تاکہ باہم مشورہ کرسکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کرسکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کرسکیں۔

ع ۵

ف۱۲۳ تاکہ مجمع اور انبوہ سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ و لحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنیکا موقع ملے۔

ف۱۲۴ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں قریش میں یا نوع انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے کیا ایسا ذہین ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم کرے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو۔

ف۱۲۵ اللہ تعالیٰ کے نبی۔

ف۱۲۶ اور وہ عذاب آخرت ہے۔

ف۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا۔

ف۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔

ف۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام۔

ف۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اسکی ابتدا رہی نہ اسکا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

ف۱۳۱ کفار مکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اسکا وبال میرے نفس پر ہے ف۱۳۲ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گمراہی ان سے نہیں ہو سکتی اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق کو نیکیوں کی راہیں آپکے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت و رفعت مرتبت کے آپکو حکم دیا گیا کہ ضلالات کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالات کا منشا انسان کا نفس ہے جب اسکو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالات پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق عزوعلا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اسکا منشا نہیں ف۱۳۳ ہدایت یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور انکے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا عرب کے ایک نامور شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اتنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے انھوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ انکے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند کوشش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوت صرف کردی

مگر یہ ممکن نہ ہو سکا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ سے سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تک ہیں (روح البیان) ف۱۳۴ کفار کو مرتے یا قبر سے اٹھتے کے وقت یا بدر کے دن



قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ
جا پکڑے گئے ف۱۳۵ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ف۱۳۶ اور اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے

بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن
ف۱۳۸ کہ پہلے ف۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰

مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ
دور مکان سے ف۱۴۱ اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے

بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾
گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

سورۃ فاطر مکیۃ ہی — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتھا ۴۵ رکوعاتھا ۵
سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا
سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا ف۲

أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ
جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے ف۳

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے ف۴

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَ
اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ
عزت و حکمت والا ہے اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ف۵

ع ۶ ۱۲

ف۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پا سکیں گے۔
ف۱۳۶ اچھا اب بھی ہو گئے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے دور نہیں ہو سکتے اس وقت حق کی معرفت کے لئے مضطر ہوں گے۔
ف۱۳۷ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔
ف۱۳۸ یعنی اب مکلف ہونے کے محل سے دور ہو کر توبہ و ایمان کیسے پا سکیں گے۔
ف۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے پہلے۔
ف۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں اور انھوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا۔
ف۱۴۱ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ اُن کے ان مطاعن کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں۔
ف۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔
ف۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقت یاس قبول نہ فرمائی گئی۔
ف۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔

---

ف۱ سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع پینتالیس ۴۵ آیتیں نو سو ستر کلمے تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔
ف۲ اپنے انبیاء کی طرف
ف۳ فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں
ف۴ مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے۔
ف۵ کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے۔

ف۶ مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے ف۷ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلّی کے لئے فرمایا جاتا ہے ف۸ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعث و حساب اور عذاب کا انکار کریں۔



هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ
کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے ف۶ تمہیں روزی دے
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﱪ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۳ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۷ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں ف۸ تو بیشک تم سے پہلے کتنے
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
ہی رسول جھٹلائے گئے ف۹ اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ف۱۰ اے لوگو بے شک اللہ کا وعدہ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ﵴ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
سچ ہے ف۱۱ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۱۲ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا
الْغَرُوْرُ ۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّاؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا
فریبی ف۱۳ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو ف۱۴ وہ تو اپنے گروہ کو ف۱۵
حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِؕ ۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ف۱۶ کافروں کے لئے ف۱۷ سخت عذاب
شَدِيْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۱۸ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب
كَبِيْرٌ ۷ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًاؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائیگا ف۱۹ اسلئے اللہ گمراہ کرتا ہے
مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ﳲ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے
حَسَرٰتٍؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۸ وَ اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ
ف۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں

ف۹ انھوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔

ف۱۰ وہ جھٹلانے والوں کو سزا دیگا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔

ف۱۱ قیامت ضرورت آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کیے کی جزا بے شک ملے گی۔

ف۱۲ کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔

ف۱۳ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر گناہوں سے مزہ اٹھاؤ اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بیشک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔

ف۱۴ اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالےٰ کی طاعت میں مشغول رہو ف۱۵ یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف ف۱۶ اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے۔

ع ۱
۱۳

ف۱۷ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں۔

ف۱۸ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔

ف۱۹ ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہو سکتا ہے وہ اس بدکار سے بدرجہا بہتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو

**شانِ نزول** یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحابِ بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انھیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں ف۲۰ کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مرادیہ ہے کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔

ف۲۱ جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے ف۲۲ اور اسکو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے ف۲۳ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی مردے کس طرح زندہ فرمائیگا خلق میں اسکی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمائیے فرمایا کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہوگیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام و نشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا بھرا لہلہاتا پایا ہو ان صحابی نے عرض کیا بیشک ایسا دیکھا ہے حضور نے فرمایا ایسے ہی اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور خلق میں یہ اسکی نشانی ہے۔



الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ

کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اُسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱ تو اسکے سبب ہم زمین کو زندہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًاؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ

اللہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو نیک کام ہے

يَرْفَعُهٗؕ وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌؕ وَ

وہ اُسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بُرے داؤں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے ف۲۷ اور

مَكْرُ اُولٰٓىٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

انھیں کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰ پانی کی بوند سے

ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًاؕ وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖؕ

پھر تمہیں کیا جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے

وَ مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍؕ اِنَّ

اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۳۲

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

بیشک یہ اللہ کو آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا

سَآىٕغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌؕ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا

پانی خوش گوار اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵

وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

اور نکالتے ہو پہننے کا ایک گہنا ف۳۶ اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷

ف۲۴ دنیا و آخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزت دے تو جو عزت کا طلبگار ہو وہ اللہ تعالٰی سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ذکر ہے رب تبارک و تعالٰی ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزیز جل شانہ کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلب عزت کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔

ف۲۵ یعنی اس کے محل قبول و رضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ توحید و تسبیح و تحمید و تکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم و بیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کلم طیب کی تفسیر ذکر سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔

ف۲۶ نیک کام سے مراد وہ عمل و عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمہ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید و ایمان مقبول نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عمل صالح کو اللہ تعالٰی رفعت قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اسکو لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔

ف۲۷ مراد ان مکر کرنیوالوں سے وہ قریش ہیں جنھوں نے دار الندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے جس کا تفصیلی بیان سورہ انفال میں ہو چکا ہے ف۲۸ اور وہ اپنے داؤں فریب میں کامیاب نہ ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انکے شر سے محفوظ رہے اور انھوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کئے گئے اور مکہ مکرمہ سے نکالے بھی گئے ف۲۹ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو ف۳۰ انکی نسل کو ف۳۱ مرد و عورت ف۳۲ یعنی لوح محفوظ میں حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ معمر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مر جائے ف۳۳ یعنی عمل اجل کا مکتوب فرمانا ف۳۴ بلکہ دونوں میں فرق ہے ف۳۵ یعنی مچھلی ف۳۶ گوہر و مرجان ف۳۷ دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں۔

ف۳۸ تجارتوں میں نفع حاصل کرکے ف۳۹ اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کی شکرگزاری کرو ف۴۰ تو دن بڑھ جاتا ہے ف۴۱ تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والی دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹے تک پہنچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے۔



لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور کسی طرح حق مانو ف۳۹ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي

اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱ اور اس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد

لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ

تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم

مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا

پوجتے ہو ف۴۳ دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ

دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ

سنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں ف۴۵ اور قیامت کے دن وہ تمہارے

بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

شرک سے منکر ہوں گے ف۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ف۴۷ اے لوگو تم سب اللہ کے

إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

محتاج ف۴۸ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۴۹ اور نئی مخلوق

جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

لے آئے ف۵۰ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ

أُخْرَىٰ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ

اٹھائے گی ف۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ف۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز

ف۴۲ یعنی روزِ قیامت تک کہ جب قیامت آجائے گی تو ان کا چلنا موقوف ہوجائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔

ف۴۳ یعنی بت۔

ف۴۴ کیونکہ جماد بے جان ہیں۔

ف۴۵ کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے

ف۴۶ اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے۔

ف۴۷ یعنی دارین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللہ تعالٰی دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

ف۴۸ یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق ہردم اور ہر لحظہ اللہ تعالٰی کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے۔

ع ۲

ف۴۹ یعنی تمہیں معدوم کردے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔

ف۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو۔

ف۵۱ معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلامِ کریم میں ارشاد ہوا وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ اور درحقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں ف۵۲ باپ یا ماں بیٹا یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھالے وہ کہے گا میرے امکان میں نہیں میرا

ف۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ف۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا ف۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن ف۵۶ یعنی کفر ف۵۷ یعنی ایمان
ف۵۸ یعنی حق یا جنت ف۵۹ یعنی باطل یا دوزخ ف۶۰ یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جہال ف۶۱ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیق قبول عطا فرماتا ہے۔



الصَّلٰوةَ ؕ وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾
قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا وف۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا وف۵۴ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے

وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ﴿۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَ
اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا وف۵۵ اور نہ اندھیریاں وف۵۶ اور اجالا وف۵۷ اور

لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ
نہ سایہ وف۵۸ اور نہ تیز دھوپ وف۵۹ اور برابر نہیں زندے اور مردے وف۶۰ بے شک

اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ
اللہ سناتا ہے جسے چاہے وف۶۱ اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں وف۶۲ تم تو یہی ڈر

اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ
سنانے والے ہو وف۶۳ اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا وف۶۴ اور ڈر سناتا وف۶۵ اور جو کوئی

اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ
گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا وف۶۶ اور اگر یہ وف۶۷ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں

قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ
وف۶۸ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں وف۶۹ اور صحیفے اور چمکتی کتاب وف۷۰ لیکر پھر

اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۲۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
میں نے کافروں کو پکڑا وف۷۱ تو کیسا ہوا میرا انکار وف۷۲ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ
پانی اتارا وف۷۳ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ وف۷۴ اور پہاڑوں

الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾
میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھجنگ

ف۶۲ یعنی کفار کو اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بد انجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو رہا مردوں کا سننا وہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔

ف۶۳ تو اگر سننے والا آپ کے انذار پر کان رکھے اور گوش قبول سنے تو نفع پائے اور اگر معرضین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے۔

ف۶۴ ایمان داروں کو جنت کی۔

ف۶۵ کافروں کو عذاب کا۔

ف۶۶ خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین جو نبی کی طرف سے خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

ع ۳ ۱۲ ۱۵

ف۶۷ کفار مکہ۔

ف۶۸ اپنے رسولوں کو کفار کا قدیم سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔

ف۶۹ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات۔

ف۷۰ توریت و انجیل و زبور۔

ف۷۱ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب ان کی تکذیبوں کے ف۷۲ میرا عذاب دینا ف۷۳ بارش نازل کی ف۷۴ سبز سرخ زرد وغیرہ طرح طرح کے انار سیب انجیر انگور کھجور وغیرہ بے شمار۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ
اور آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف۵۵
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۲۸
اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۵۶ بیشک اللہ بخشنے والا عزت والا ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دئیے سے
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۲۹ لِيُوَفِّيَهُمْ
ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ف۵۷ جس میں ہرگز ٹوٹا
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۳۰ وَالَّذِيْٓ
نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ف۵۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ۳۱ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے ف۵۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
چنے ہوئے بندوں کو ف۶۰ تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۳۲
اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ف۶۱ یہی بڑا فضل ہے
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ف۶۲ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے

ف۵۵ جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں بیان اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثار صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کیں اس کے بعد فرمایا ف۵۶ اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اسکو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اور اسکی عزت و شان سے باخبر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔

ف۵۷ یعنی ثواب کے

ف۵۸ یعنی قرآن مجید

ف۵۹ اور ان کے ظاہر و باطن کا جاننے والا

ف۶۰ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج و مراتب رکھتے ہیں

ف۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور مقتصد یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا سابق تو سابق ہی ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور لہ اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپکو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت منزلت و رفعت درجت کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں ف۶۲ تینوں گروہ۔

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ
جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا
عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
غم دور کیا ف۸۳ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ف۸۴ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا
مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾
اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہونچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ
اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں ف۸۵ اور
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ
يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا
اس میں چلاتے ہوں گے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو
نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ
پہلے کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰
فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ
تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱ تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور
وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں
خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ
اگلوں کا جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴ اس کا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے رب کے

ف۸۳ اس غم سے مراد دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا احوال قیامت کا غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ حمد کریں گے۔

ف۸۴ کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔

ف۸۵ اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں

ف۸۶ یعنی جہنم کا۔

ف۸۷ یعنی جہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ۔

ف۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج۔

ف۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری طاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا۔

ف۹۰ یعنی رسول اکرم سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۹۱ تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجا نہ لائے۔

ع ۴ ۱۱ ۱۴

ف۹۲ عذاب کا مزہ۔

ف۹۳ اور ان کے املاک مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و اطاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو۔

ف۹۴ اور ان نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجا لائے۔

ف۹۵ یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا۔

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا

یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان

خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

۹۷ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ۹۸ جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ

دکھاؤ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ۹۹

اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ

یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں ۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے

بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬

کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ۱۰۱ بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں ۱۰۲

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بیشک وہ حلم والا

غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

بخشنے والا ہے۔ اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ

ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا

اِلَّا نُفُوْرًا ۙ ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ

۱۰۴ تو اس نے انہیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ۱۰۵ اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور برا داؤں ۱۰۶ اور برا داؤں

السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے ۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا ۱۰۸ تو تم ہرگز

---

۹۶ یعنی غضب الٰہی۔

۹۷ آخرت میں۔

۹۸ یعنی بت۔

۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔

۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں۔

۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے متبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں۔

۱۰۲ ورنہ آسمان و زمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان و زمین کیسے قائم رہیں۔

۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصاریٰ کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان پر کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔

۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی و جلوہ آرائی ہوئی

۱۰۵ حق و ہدایت سے اور

۱۰۶ برے داؤں سے مراد یا تو شرک و کفر ہے اور یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر و فریب کرنا ۱۰۷ یعنی مکار پر چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے ۱۰۸ کہ انہوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب نازل ہوئے۔

ف۱۰۹ یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا انہوں نے
فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا
زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ف۱۰۹ اور وہ اُن سے
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ
زور میں سخت تھے ف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور
وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ
نہ زمین میں بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کئے
بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ
پر پکڑتا ف۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد ف۱۱۲ تک انہیں
مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾
ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بے شک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں ف۱۱۳

## سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ هِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰی
حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم ف۲ سیدھی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
راہ پر بھیجے گئے ہو ف۳ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

ف۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہلِ مکہ سے زور و قوت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہو سکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں

ف۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر

ف۱۱۲ یعنی روزِ قیامت

ف۱۱۳ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا جو عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم کرے گا۔

ع ۵ ۱۷

ف۱ سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے تین ہزار حرف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے اور جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسٓ پڑھو اسی لئے قربِ موت حالتِ نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔

ف۲ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ جو منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی تنزیل ارشاد فرمایا۔

ف٤ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہونچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا ف٥ یعنی حکم الٰہی و قضائے ازلی انکے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ انکے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا انکے لئے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مصر رہنے والے ہیں ف٦ اسکے بعد انکے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی ف٧ یہ تمثیل ہے انکے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات و انذار و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہونچتا ہے اور اسکی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال انکا ہے کہ کسی طرح انکو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا



مَآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف٤ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
ثابت ہو چکی ہے ف٥ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف٦ ہم نے انکی گردنوں میں طوق کر دئے ہیں کہ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْ
وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ف٧ اور ہم نے ان کے
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انھیں کچھ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
نہیں سوجھتا ف٨ اور انھیں ایک سا ہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو ف٩ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ
سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف١٠ بیشک ہم
نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۣؕ وَكُلَّ شَيْءٍ
مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف١١ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف١٢ اور ہر چیز
اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ
ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ف١٣ اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں
الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
کی ف١٤ جب ان کے پاس فرستادے آئے ف١٥ جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے ف١٦

ع ١ ١٢ ١٨

اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقت حال ہے جہنم میں انھیں اسی طرح کا عذاب کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
**شانِ نزول** یہ آیت ابوجہل اور اسکے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اسکے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا اور میں انکا سر کچل کر ہی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہونچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انھوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے انکی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا اسکے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل). ف٨ یہی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہونچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے انکے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور انکے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں تفکر کرنا انھیں میسر نہیں ف٩ یعنی آپکے ڈرانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے۔
ف١٠ یعنی جنت کی ف١١ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے ف١٢ یعنی اور ہم انکی وہ نشانیاں، وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں انکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کو نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو

بدعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اسکو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملیگا اور اس پر عمل کرنیوالوں کو بھی ثواب بغیر اسکے کہ عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنیوالوں کے بھی گناہ بغیر اسکے کہ ان عمل کرنیوالوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارھویں و تیجہ و چالیسویں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہکر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور انکو بدعت سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو



فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا
پھر انھوں نے انکو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے کہا ف۱۸ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے
مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ
تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم
اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں
وَ مَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىٕنْ لَّمْ
اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا ف۱۹ بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بیشک اگر تم
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا
باز نہ آئے ف۲۱ تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی انھوں نے
طَآىٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴
وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی
الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں
وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
ف۲۶ اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے سوا
دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ
اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے

ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض و خروج و وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیازمندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولان حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگان دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جنکی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے رہتے تھے انھوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔

ف۱۴ یعنی لوح محفوظ میں۔

ف۱۵ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے ف۱۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا کہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہونچے تو انھوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انھوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انھوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہوگئی تا آنکہ ایک خلق کثیر نے انکے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی یہ خبر پہونچنے پر بادشاہ نے انھیں بلا کر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انھیں مارا اور یہ دونوں قید کرلئے گئے

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہونچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جسکا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا کہ اسکی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور انکی عزت ظاہر ہو بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں انہوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا بدبو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھکو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اسکی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اسکی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔



شَیْـًٔا وَّ لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ
اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر میں تمہارے رب
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ
پر ایمان لایا تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم
یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ
جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم
اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا
نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر
مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾
اتارنا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴
یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے
یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انہوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب
اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ
ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ف۳۸ اور
اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے
یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا
کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

ع ۲ / ۱

ف۱۶ یعنی دو حواری وہ جب لئے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور یولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق ف۱۷ یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہونچائی ف۱۸ یعنی تینوں فرستادوں نے ف۱۹ اول دوم کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا ہے ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے ف۲۵ یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروف عبادت الٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی ف۲۶ جب حبیب نجار کی یہ گفتگو سنکر قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہے اور تو انکے معبود پر ایمان لے آیا اسکے جواب میں حبیب نجار نے کہا ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی ہے جسکی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اسکی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اسکے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا

یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قرآن کی انطاکیہ ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا ف۳۰ یعنی جیسے ایمان
کے شاہد رہو جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ انکی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب
کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دیے گئے تو منسوب عزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت
جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لئے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے



فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝٣٤ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ
اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں
أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝٣٥ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ
تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی
الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝٣٦ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ ۚ
ہے ف۴۴ اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر نہیں ف۴۶ اور ان کے لیے ایک نشانی ف۴۷
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ
رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیروں میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے ف۴۹
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ
یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ
کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝٤٠ وَآيَةٌ لَّهُمْ
اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی
أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝٤١ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ
یہ ہے کہ انہیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لئے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں
مَا يَرْكَبُونَ ۝٤٢ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝٤٣
جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں
إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝٤٤ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا
مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم

ف۳۵ ان پر اور انکی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے۔
ف۳۶ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔
ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔
ف۳۸ یعنی تمام امتیں روز قیامت ہمارے حضور حساب کیلئے موقف میں حاضر کیجائینگی
ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائے گا۔
ف۴۰ پانی برسا کر۔
ف۴۱ یعنی [illegible]
ف۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔
ف۴۳ یعنی اصناف و اقسام۔
ف۴۴ غلے پھل وغیرہ۔
ف۴۵ اولاد ذکور و اناث۔
ف۴۶ بر و بحر کی عجیب و غریب مخلوقات جن کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔
ف۴۷ ہماری قدرت عظیمہ پر دلالت کرنیوالی۔
ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کہ جیسے حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اسکے لئے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہ جاتی ہے
ف۴۹ یعنی جہاں تک اسکی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت
تک وہ چلتا ہی رہیگا۔ یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہونچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اسکا مستقر ہے ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اسکی قدرت کاملہ اور حکمت
بالغہ پر دلالت کرتی ہے ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر
مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس کا ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہونچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو۔
ف۵۳ یعنی شب میں جو اسکے ظہور شوکت کا وقت ہے اسکے ساتھ جمع ہو کر اسکے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سورج کیلئے دن اور چاند کے
لئے رات ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں معین حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیّرین یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے
کے حدود شوکت میں دخل نہیں دیتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں ف۵۵ جو سامان و اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں انکے پہلے اجداد سوار کیے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریتیں

ان کی پشت میں تھیں ف۵۷ باوجود کشتیوں کے ف۵۸ جو ان کی زندگانی کے لئے مقرر فرمایا ہے ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی انکا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں ف۶۱ شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے اموال کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لئے نکالا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم انکو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات انہوں نے بخل اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دارالامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں



بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶ وَاِذَا قِيْلَ

سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اُسے

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۷

کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۸ مَا يَنْظُرُوْنَ

اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳ راہ نہیں دیکھتے

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝۴۹ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انہیں آ لے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہونگے ف۶۵ تو نہ وصیت

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۵۰ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائیگا صور ف۶۷ جبھی وہ

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝۵۱ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

قبروں سے ف۶۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں

مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۲ اِنْ كَانَتْ

سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ف۷۰ وہ تو نہ ہوگی

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳ فَالْيَوْمَ

مگر ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے ف۷۲ تو آج

ع ۱۸

آزمائشیں ہیں فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں۔

ف۶۲ بعث و قیامت کا۔

ف۶۳ اپنے دعوے میں ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ انکے حق میں فرماتا ہے۔

ف۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔

ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت ہوجائیگی حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپیٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

ف۶۶ وہیں مر جائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔

ف۶۷ دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لئے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا ف۶۸ زندہ ہوکر ف۶۹ یہ قول کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور قیامت کے ہول دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لئے وہ ویل و افسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا ف۷۱ یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی ف۷۲ حساب کیلئے پھر ان سے کہا جائے گا۔

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ

کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلا نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا بے شک جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور اُن کی بیبیاں سایوں میں ہیں

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾

تختوں پر تکیہ لگائے اُن کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بیشک وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ

کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

اُن کے مونہوں پر مہر کردیں گے ف۸۰ اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کیے کی

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

گواہی دیں گے ف۸۱ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے

---

ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالٰی کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے جنتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے اِلتذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے۔

ف۷۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہلِ جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔

ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔

ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت۔

ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔

ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔

ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا۔

ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ف۸۱ ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ اُن سے صادر ہوا ہے سب بیان کردیں گے

ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کر دیتے۔

ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں ف۸۴ اور انہیں بندر یا سور بنا دیتے ف۸۵ اور ان کے جرائم اس کے مستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لئے مہلت رکھی ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے ف۸۷ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔



فَأَنّٰى يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا

نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا

يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِي لَهٗ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

وَّقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

روشن قرآن ف۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰ اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے

الْكٰفِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَامًا

ف۹۱ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا

یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں ان کے لئے نرم کر دیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو

يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور انہوں نے

مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے ف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ف۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے ف۹۸ اور

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا

ع ۴ / ۱۷

ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشف حقائق ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامن تقدس اس سے پاک ہے اس میں شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جید و ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کیلئے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اس کے انکار میں یہ آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ معاذ اللہ یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بد ذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جا سکے اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمے اور اجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رمز و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرما دیا ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب چہ نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر) ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے ف۹۲ یعنی مسخر و زیر حکم کر دیا ف۹۳ اور فائدے کہ ان کی کھالوں بالوں اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ ف۹۵ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں ف۹۸ کیونکہ جماد بے جان بے قدرت بے شعور ہیں ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی

زندہ ہو کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی ف۱۰۱ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں ف۱۰۲ تو ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے ف۱۰۳ شان نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابو جہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں بحث و تکرار کرنے آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالٰی زندہ کرے گا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالٰی کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتدا میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر، اللہ تعالٰی کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ ف۱۰۴ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بنا تا ہے کہ یہ تو ایسی بکھری کیسے زندہ ہو گی ف۱۰۵ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے ف۱۰۶ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔ ف۱۰۷ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجب اور اس کو ناممکن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے ف۱۰۸ یا نہیں کہ بعد موت زندہ نہیں کر سکتا ف۱۰۹ بیشک وہ اس پر قادر ہے ف۱۱۰ کر پیدا کرے ف۱۱۱ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے ف۱۱۲ آخرت میں۔



فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۚ قَالَ

جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے ف۱۰۴ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۵ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۶

مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ

بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں

مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ

بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۱۰۶ جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ

الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ

پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۱۰۷ اور کیا وہ جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ

آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۸ کیوں نہیں ف۱۰۹ اور وہی

الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ف۱۱۰ تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ صٰفّٰت مکیہ ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بیشک تمہارا معبود

ف۱ سورۂ والصّٰفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حروف ہیں ف۲ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالٰی نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنان حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک) ف۳ یعنی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔



لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۴

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش

مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

سے ف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ف۷ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے

جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

ف۸ انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ف۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا ف۱۰ تو

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ

روشن انگارا اس کے پیچھے لگا ف۱۱ تو ان سے پوچھو ف۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں

خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢

وغیرہ کی ف۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ف۱۴ بلکہ تمہیں اچنبھا آیا ف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ف۱۶

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْٓا اِنْ

اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦

تو نہیں مگر کھلا جادو کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ف۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ف۱۹ تو ایک ہی جھڑک

وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝٢٠

ہے ف۲۰ جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲

ف۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔

ف۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جا سکتے اور۔

ف۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے

ف۸ انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔

ف۹ آخرت میں۔

ف۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا۔

ف۱۱ کہ اسے جلائے اور ایذا پہنچائے۔

ف۱۲ یعنی کفار مکہ سے۔

ف۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے۔

ف۱۴ یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے۔

ف۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالۃ آیات و بیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں ف۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے ف۱۷ مثل شق قمر وغیرہ کے ف۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لئے انہوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے ف۱۹ یعنی بعث ف۲۰ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ

یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ہانکو ظالموں

ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴ اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ

راہ دوزخ کی طرف اور انہیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہو گئی ہم پر ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو اس دن ف۳۵ وہ سب کے سب عذاب میں شریک

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا

ہیں ف۳۶ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا

قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا

کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے تھے ف۳۷ اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا۔

ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائیگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ہذا القیاس۔

ف۲۵ صراط کے پاس۔

ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔

ف۲۷ یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرور رکھتے تھے آج کچھ کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔

ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔

ف۳۰ یعنی بزور قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور

ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیار خود اعراض کرتے تھے۔

ف۳۲ کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے۔

ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جن اور انسانوں سے بھروں گا لہٰذا ف۳۴ اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی ف۳۵ یعنی روز قیامت ف۳۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے ف۳۷ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی

اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

ف۳۹ بے شک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ

ف۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۱ ان کے لئے وہ روزی ہے جو ہمارے

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى

علم میں ہے میوے ف۴۲ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ

ہوں گے آمنے سامنے ف۴۳ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ف۴۴ سفید رنگ ف۴۵

لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

پینے والوں کے لئے لذت ف۴۶ نہ اس میں خمار ہے ف۴۷ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ف۴۸ اور ان کے پاس

عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۴۹ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۵۰

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ

تو ان میں ف۵۱ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا

اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

ایک ہمنشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴ کیا جب ہم مر کر

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۵۶

ف۳۸ یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے۔

ف۳۹ دین و توحید و نفی شرک میں۔

ف۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔

ف۴۱ ایمان اور اخلاص والے۔

ف۴۲ اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ خوشبودار خوش منظر۔

ف۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔

ف۴۴ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔

ف۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید۔

ف۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔

ف۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔

ف۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت متلاتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

ف۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحب حسن اور پیارا ہے۔

ف۵۰ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔

ف۵۱ یعنی اہل جنت میں سے۔

ف۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے۔

ف۵۳ دنیا میں جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر۔

ف۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو۔

ف۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے۔

ف۵۶ کہ میرے اس ہمنشین کا جہنم میں کیا حال ہے۔

ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر ف۵۹ اور اپنی رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔



فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾
پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۵۸
وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾
اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
مگر ہماری پہلی موت ف۶۱ اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بے شک یہی بڑی کامیابی
الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا
ہے ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہئے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳
اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ
یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بیشک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بیشک وہ ایک پیڑ ہے
تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾
کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶ اس کا شگوفہ جیسے دیوؤں کے سر ف۶۷
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
پھر بیشک وہ اس میں سے کھائیں گے ف۶۸ پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بیشک ان کے
عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾
لئے اس پر کھولتے پانی کی ملونی ہے ف۶۹ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف۷۰
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَقَدْ
بیشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں ف۷۱ اور
ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾
بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف۷۲ اور بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف۷۳

ف۶۰ تیرے ساتھ جہنم میں اور جب موت ذبح کردی جائیگی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے
ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی۔
ف۶۲ نہ کبھی مریں گے نہیں اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالٰی کی رحمت کے ساتھ تلذذ اور دوامی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لئے ہے اور اس ذکر سے انھیں سرور حاصل ہوگا۔
ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف ماکل و مشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور۔
ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی مہمانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔
ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔
ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہونچتی ہیں۔
ف۶۷ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔
ف۶۸ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر
ف۶۹ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھر جائیں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائیگا اسکی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائیگا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے ملکر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔
ف۷۰ کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لئے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائیگا اسکے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے اس کے بعد ان کے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۷۱ اور گمراہی میں انکا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ف۷۲ اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا ف۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔

ف۷۴ کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے ف۷۵ ایماندار جنہوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی ف۷۶ اور قوم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی ف۷۷ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور اُن سے پورا انتقام لیا کہ انہیں غرق کر کے ہلاک کر دیا ف۷۸ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوا آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادہ یافث کی اولاد سے۔



فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۷۳ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۷۴

تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف۷۴ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۷۵

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۷۵ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ

اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف۷۶ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف۷۷ اور ہم نے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۷۶ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۷۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

سے نجات دی اور ہم نے اُسی کی اولاد باقی رکھی ف۷۸ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی

فِي الْاٰخِرِيْنَ ۷۸ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۷۹ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

تعریف باقی رکھی ف۷۹ نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں ف۸۰ بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے

الْمُحْسِنِيْنَ ۸۰ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۸۱ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۸۲

ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ف۸۱

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۸۳ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۸۴

اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جبکہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لے کر ف۸۳

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۸۵ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللہ کے سوا

اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۸۶ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۸۷ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي

اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُوْمِ ۸۸ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۸۹ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۹۰ فَرَاغَ اِلٰى

کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر اُن کے خداؤں

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۹۱ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۹۲ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

کی طرف چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر

ف۷۹ یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل باقی رکھا۔

ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں

ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو

ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور انہیں کے طریق و سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہم السلام

ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کر لیا۔

ف۸۴ بطریقِ توبیخ

ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی منعمِ حقیقی مستحقِ عبادت ہے، قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہو کر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔

ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصالات و انفرادات کو دیکھا کرتے ہیں ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں اور متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی مسمیتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا ف۸۸ یعنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے
ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان تھے کیا جواب دیتے۔

ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا
انھیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ف۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو
تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا
پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ف۹۳ بولے اسکے لئے ایک عمارت چنو ف۹۴
فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾
پھر اُسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انھوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھایا ف۹۵
وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ
اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ف۹۶ اب مجھے راہ دے گا ف۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد
الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ
دے تو ہم نے اُسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے
يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ
میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ف۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ف۹۹ کہا
يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾
اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے
فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ
تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰ اور ہم نے اُسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم
صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ
بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ
الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُسکے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اُسکی

ف۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کر دیا جب کافروں کو اس کی خبر ہوئی۔

ف۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انھیں توڑتے ہو۔

ف۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ بت۔ اس پر وہ حیران ہو گئے اور اُن سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

ف۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو وہاں میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ خوب زور پکڑے۔

ف۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے۔

ف۹۶ اس دارالکفر سے ہجرت کر کے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے۔

ف۹۷ چنانچہ بحکم الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔

ف۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔

ف۹۹ یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔

ف۱۰۰ یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔

ف۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی فرزند کو ذبح کے لئے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے۔

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔

الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾
تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾
اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۰۸

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
اور انہیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱ تو وہی

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا
غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰي
راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ دونوں

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے اپنی قوم

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ
سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

ف۱۰۳ ہماری طرف سے۔

ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔ ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کئے حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔

ف۱۰۶ یعنی مومن۔

ف۱۰۷ یعنی کافر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے۔

ع

ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی

ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل۔

ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔

ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل۔

ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔

ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔

ف۱۱۴ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

ف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔

ف۱۱۶ بعل ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی چار منہ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لئے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے۔

ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو ف۱۱۸ جہنم میں ف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔



رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
رب جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے ف۱۱۸

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾
مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ
سلام ہو الیاس پر بےشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بےشک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ
ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے اور بےشک لوط پیغمبروں میں ہے جبکہ

نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ
ہم نے اُسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ
کو ہم نے ہلاک فرما دیا ف۱۲۱ اور بےشک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى
تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور بےشک یونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ
کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ
نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۲۶ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۲۷ ضرور اس کے

فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾
پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ف۱۲۸ پھر ہم نے اسے ف۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۳۰

ف۱۲۰ عذاب کے اندر۔
ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔
ف۱۲۲ اے اہلِ مکہ۔
ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔
ف۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔
ف۱۲۵ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولیٰ سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔
ف۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں اذنِ الٰہی کا انتظار نہ کیا۔
ف۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والا۔
ف۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔
ف۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ف۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
اور ہم نے اس پر ف۱۳۱ کدو کا پیڑ اُگایا ف۱۳۲ اور ہم نے اُسے ف۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا
اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ
بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ف۱۳۴ تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے
الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓىٕكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ
لئے بیٹیاں ہیں ف۱۳۶ اور ان کے بیٹے ف۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے
شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَ اِنَّهُمْ
ف۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَیْفَ
بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم
تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا
لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لئے کوئی کھلی سند ہے تو اپنی
بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا
کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲
وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾
اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ
مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶ تم اس کے خلاف
عَلَیْهِ بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ
کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اُسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا

ف۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ف۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دیکر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔

ف۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے۔

ف۱۳۴ آثار عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے)۔

ف۱۳۵ یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفار مکہ سے انکار بعث کی وجہ دریافت کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۳۶ جیسا کہ جہینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔

ف۱۳۷ یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

ف۱۳۸ دیکھو رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

ف۱۳۹ فاسد و باطل۔

ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک و منزہ ہے۔

ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو۔

ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنم میں عذاب کے لئے ف۱۴۵ یہ مذکور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کرسکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بیشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور بے شک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ف۱۵۱

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب جان لیں گے ف۱۵۳

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے کہ بے شک انہیں کی مدد ہوگی

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ

اور بے شک ہمارا ہی لشکر ف۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تم ان سے منہ پھیر لو ف۱۵۵ اور انہیں دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ف۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ

گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے ف۱۵۷

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور سلام ہے پیغمبروں پر ف۱۵۸ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے

## سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ص مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

ع ۵ ۹

ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔

ف۱۵۰ یعنی کفار مکہ کفار قریش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔

ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی۔

ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔

ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

ف۱۵۴ یعنی اہل ایمان۔

ف۱۵۵ جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔

ف۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہ تمسخر و استہزاء کہا کہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۷ جو کفار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۵۸ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکام شرع پہنچائے انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور ان کی اقتداء لازم ہے۔

ف۱ سورۂ صٓ اس کا نام سورۂ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں سات سو بتیس کلمے تین ہزار سڑسٹھ حروف ہیں ف۲ جو شرف والا ہے ذکر والا ہے۔
ف۳ اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اسلئے حق کا اعتراف نہیں کرتے ف۴ یعنی بہت سی قومیں ہم نے پہلے ہلاک کر دیں سرکشی اور انبیاء کی مخالفت کے باعث۔
ف۵ یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی ف۶ کہ خلاص پا سکتے اس وقت فریاد کام نہ دیتی تھی ف۷ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۸ شان نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سرآوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اسلئے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ انکی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہونگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ ابو جہل نے کہا ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے ف۹ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں کہتے ف۱۰ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل ہیں یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔
ف۱۱ اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اترا۔ ف۱۲ کہ اسکے لانے والے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ

ص وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِؕ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝۲
اس نامور قرآن کی قسم ف۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں ف۳
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَ
ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۴ تو اب وہ پکاریں ف۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ف۶ اور
عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ۖۚ
انہیں اس کا اچنبا ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ
کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۸ بے شک یہ عجیب بات ہے اور ان میں کے
مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶ۖۚ
سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ۖۚ ءَاُنْزِلَ
یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا ان پر
عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا
قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی
یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ۚ
میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ف۱۵
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝۱۰
کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۱۶
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
یہ ایک ذلیل لشکر ہے انہیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا ف۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ف۱۳ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب سب کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ف۱۴ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالٰی اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے ف۱۵ اپنی حکمت کے مقتضٰی کے مطابق جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چون و چرا کی کیا مجال ف۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اسکا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے ف۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے جو پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا ہی ہوا اسکے بعد اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر کیلئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور انکی قوموں کا ذکر فرمایا۔

ف۱۸ جو کسی پر غضب کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا ف۱۹ جو شعیب علیہ الصلوٰة والسلام کی قوم سے تھے ف۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین انہیں گروہوں میں سے ہیں ف۲۱ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہوگیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا ف۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے تھے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے



وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ

اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون ف۱۸ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے ف۱۹

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَ

یہ ہیں وہ گروہ ف۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۲۱ اور

مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوْا

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۲۲ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے

رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دیدے حساب کے دن سے پہلے ف۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف۲۴ بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ف۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

پہاڑ مسخر فرمادیے کہ تسبیح کرتے ف۲۶ شام کو اور سورج چمکتے ف۲۷ اور پرندے جمع کیے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹

شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے حکمت ف۳۱ اور قول فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں کی

نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے

قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

عرض کی ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرمادیجیے اور

وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ

خلاف حق نہ کیجیے ف۳۶ اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بیشک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے پاس ننانوے

ع ۱۴ / ۱۰

ف۲۵ اپنے رب کی طرف

ف۲۶ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔

ف۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے ساتھ لیجاتے (مدارک)۔

ف۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے

ف۲۹ پہاڑ بھی اور پرندے بھی۔

ف۳۰ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔

ف۳۱ یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (جمل)

ف۳۲ قول فیصل سے علم قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔

ف۳۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۴ یہ آنے والے بقول اشہر ملائکہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کیلئے آئے تھے۔

ف۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کیلئے فرضی صورتیں مقرر کرلی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف ان کی نسبت کردی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دیدیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزّہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لئے راضی ہوگئے اور آپ سے نکاح ہوگیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہوچکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کرسکا اور اس نے طلاق دیدی آپ کا نکاح ہوگیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کرکے طلاق دلوالیتا اور بعد عدت نکاح کرلیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی
دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کر دے اور بات میں
الْخِطَابِ ۝۲۳ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا
مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک
مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۳۹ تو اپنے رب سے
خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝۲۴ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ
معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب
حُسْنَ مَاٰبٍ ۝۲۵ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ
اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ف۴۱ تو لوگوں
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک
الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ
وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو
الْحِسَابِ ۝۲۶ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ
بھول بیٹھے ف۴۲ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝۲۷ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ
گمان ہے ف۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انہیں جو ایمان لائے

السجدۃ ۱۰

ع ۱۲ ۱۱

ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مستفتیانہ و مستفیدانہ سوال کیا جائے اور انکی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ انکو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

ف۳۶ جس کی غلطی ہو اسے روبرو ہدایت فرما دیجئے

ف۳۷ یعنی دنبی ملانی۔

ف۳۸ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے۔

ف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لئے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا۔

ف۴۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے

ف۴۱ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔

ف۴۲ اور اس سبب سے ایمان سے محروم رہے اگر انھیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔

ف۴۳ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جبکہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

ف۴۷ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دیگا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اسی جہل میں گرفتار ہیں **شانِ نزول** کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔



اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ

اور اچھے کام کئے اُن جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا

ٹھہرادیں ف۴۷ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری ف۴۸ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند

الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ نِعْمَ الْعَبْدُؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ

نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ف۴۹ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۵۰ جبکہ اس پر پیش

عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُۙ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ

کئے گئے تیسرے پہر کو ف۵۱ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۵۲ تو سلیمان

الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَیَّؕ فَطَفِقَ

نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کیلئے ف۵۳ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۴ پھر حکم دیا

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰى

کہ انہیں میرے پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۵ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۶ اور اس کے تخت پر ایک بے جان

كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا

بدن ڈال دیا ف۵۷ پھر رجوع لایا ف۵۸ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد

یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ

کسی کو لائق نہ ہو ف۵۹ بیشک تو ہی ہے بڑی دین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی

تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَۙ ﴿۳۶﴾ وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ

کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی ف۶۰ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار ف۶۱ اور

غَوَّاصٍۙ ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ

غوطہ خور ف۶۲ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۳ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۴

ف۴۸ یعنی قرآن شریف۔

ف۴۹ فرزند ارجمند۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔

ف۵۱ بعد ظہر ایسے گھوڑے۔

ف۵۲ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے۔

ف۵۳ یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لئے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر)

ف۵۴ یعنی نظر سے غائب ہوگئے۔

ف۵۵ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہترین معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اہل ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے ایسے اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے۔ واللہ اعلم (تفسیر کبیر)۔

ف۵۶ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ نہ فرمایا غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اسکا خیال نہ رہا تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے (بخاری و غیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۷ یعنی غیر تام الخلقت بچہ ف۵۸ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے انشاء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ف۵۹ اس سے مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو ف۶۰ نہایت ہموار انداز طریقہ ف۶۱ جو آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا ف۶۲ جو آپ کیلئے سمندر سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکالنے والے آپ ہی ہیں ف۶۳ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لئے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا اور قید کرتے تھے ف۶۴ جس پر چاہے

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾

یا روک رکھو ف۹۲ تم پر کچھ حساب نہیں اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی ف۹۳

وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۹۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۹۵ اور

وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ہم نے اُسے اُس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیے اپنی رحمت کرنے ف۹۶ اور عقلمندوں کی نصیحت کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے ف۹۷ اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اُسے صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

کیا اچھا بندہ ف۹۸ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب

اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾

قدرت اور علم والوں کو ف۹۹ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۱۰۰

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

اور بیشک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع

وَذَا الْكِفْلِ ۗ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۗ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ

اور ذوالکفل کو ف۱۰۱ اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک ف۱۰۲ پرہیزگاروں کا

مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

ٹھکانا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے اُن میں تکیہ لگائے ف۱۰۳

---

ف۹۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔

ف۹۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے)۔

ف۹۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا۔

ف۹۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں۔

ف۹۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالٰی نے اسکو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا کئے۔

ف۹۷ اپنی بی بی کو جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث۔

ف۹۸ یعنی ایوب علیہ السلام۔

ف۹۹ جنہیں اللہ تعالٰی نے حکمت علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔

ف۱۰۰ یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اس کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے اُن کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔

ف۱۰۱ یعنی انکے فضائل اور انکے صبر کو یاد کر کے انکی پاک خصلتوں سے نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔

ف۱۰۲ آخرت میں ف۱۰۳ مرصع تختوں پر۔

فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝٥١ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝٥٢

ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٥٣ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝٥٤

اٹھاتیں ایک عمر کی ف۷۴ یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بیشک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا ف۷۵

هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝٥٥ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٥٦

ان کو تو یہ ہے ف۷۶ اور بیشک سرکشوں کا برا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی برا بچھونا ف۷۷

هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝٥٧ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝٥٨ هَٰذَا

ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷۸ اور اسی شکل کے اور جوڑے ف۷۹ ان سے کہا جائے گا

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝٥٩ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ

یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ف۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو ان کو جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں ہیں

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠ قَالُوا رَبَّنَا مَن

تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۸۱ تو کیا ہی برا ٹھکانا ف۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ

قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝٦١ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ

مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا عذاب بڑھا اور ف۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝٦٢ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے ف۸۴ کیا ہم نے انہیں ہنسی بنا لیا ف۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف

الْأَبْصَارُ ۝٦٣ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝٦٤ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَ

سے پھر گئیں ف۸۶ بیشک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۸۷ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں

مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٦٥ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

ف۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

ف۷۴ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والے نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد ف۷۵ ہمیشہ باقی رہیگا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائیگی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔

ف۷۶ یعنی ایمان والوں کو۔

ف۷۷ جلانے والی آگ کی وہی فرش ہوگی۔

ف۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

ف۷۹ قسم قسم کے عذاب۔

ف۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہونگے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔

ف۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔

ف۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانا ہے۔

ف۸۳ کفار کے عمائد اور سردار۔

ف۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔

ف۸۵ اور در حقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا۔

ف۸۶ اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے رتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے ف۸۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کفار سے ف۸۸ تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔

بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝٦٦ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ۝٦٧ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝٦٨
صاحب عزت بڑا بخشنے والا ۝ تم فرماؤ وہ ف۸۹ بڑی خبر ہے ۝ تم اس سے غفلت میں ہو ف۹۰ ۝

مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝٦٩ اِنْ یُّوْحٰۤى اِلَیَّ
مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱ ۝ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ

اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٧٠ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
میں نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۹۲ ۝ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان

مِّنْ طِیْنٍ ۝٧١ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ
بناؤں گا ف۹۳ ۝ پھر جب میں اُسے ٹھیک بنالوں ف۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۹۵ تو تم اس کے لئے

سٰجِدِیْنَ ۝٧٢ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝٧٣ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اِسْتَكْبَرَ
سجدے میں گرنا ۝ تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا ۝ مگر ابلیس نے ف۹۶ اس نے غرور

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝٧٤ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹۷ ۝ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے سجدہ کرے جسے میں نے

بِیَدَیَّؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝٧٥ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُؕ خَلَقْتَنِیْ
اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۹۸ ۝ بولا میں اس سے بہتر ہوں ف۹۹ تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝٧٦ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝٧٧
آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ۝ فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا گیا ف۱۰۰ ۝

وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ۝٧٨ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ
اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۱ ۝ بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے مہلت دے

یُبْعَثُوْنَ ۝٧٩ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝٨٠ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝٨١
اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ف۱۰۲ ۝ فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے ۝ اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۳ ۝

ف۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول مبعوث ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک ہونا ف۹۰ کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے ف۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں، یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے ف۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حالت میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزّوعلا و تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی دانا ہے حضور نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لئے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نماز کے بعد دعا کیا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاء الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اسکے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی یہاں تک کہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینۂ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الٰہی جان لیا ف۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا ف۹۴ یعنی اسکی پیدائش تمام کر دوں ف۹۵ اور اسکو زندگی عطا کر دوں ف۹۶ سجدہ تحیت کا ف۹۷ یعنی علم الٰہی میں ف۹۸ یعنی اس قوم میں سے جنکا شیوہ ہی تکبر ہے ف۹۹ اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں ف۱۰۰ اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کر دیا گیا اور اسکی نورانیت سلب کر دی گئی ف۱۰۱ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۲ آدم علیہ السلام اور انکی ذریت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کیلئے اور اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں ف۱۰۳ یعنی نفخۂ اولیٰ تک جبکہ خلق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے ف۱۰۴ اور ان میں سے ف۱۰۵

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۶

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ٧٥ ركوعاتها ٨

سورۂ زمر مکیہ ہے اس میں پچھتر — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے ف۴

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنالئے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انہیں ف۶ صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں

اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ

کہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان میں فیصلہ کردے گا اس بات کا جس میں اختلاف کررہے ہیں ف۷ بیشک

اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا

اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللہ اپنے لئے بچہ بناتا تو اپنی مخلوق

---

ف۱۰۴ مع تیری ذریت کے۔
ف۱۰۵ یعنی انسانوں میں سے۔
ف۱۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔

ف۱ سورۂ زمر مکیہ ہے سوا آیت قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا اور آیت اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ کے اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔
ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔
ف۳ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔
ف۵ معبود ٹھہرائے مراد اس سے بت پرست ہیں۔
ف۶ یعنی بتوں کو۔
ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرماکر۔
ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لئے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔

ف۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالٰی کے لئے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللہ) ف۱۰ اولاد سے
اور ہر اس چیز سے جو اس کی شان اقدس کے لائق نہیں۔
ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد۔



لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾

میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اُسے ف۱۰ وہی ہے ایک اللہ ف۱۱ سب پر غالب

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھہرائی میعاد کیلئے چلتا ہے ف۱۳

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے ف۱۶ آٹھ جوڑے اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں میں ف۱۹

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰ اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

ناشکری کرو تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اُسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾

کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادیگا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹے کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

ف۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقررہ نظام پر چلتے رہیں گے۔

ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے

ف۱۵ یعنی حضرت حوا کو۔

ف۱۶ یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ

ف۱۷ یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔

ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ۔

ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رحم کی تیسری بچہ دان کی۔

ف۲۰ اور طریق حق سے دُور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔

ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔

ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے ف۲۷ اُسی سے فریاد کرتا ہے ف۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لئے اللہ
سے فریاد کی تھی ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے ف۳۰ اے مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کافر سے ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے
کرلے ف۳۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی



وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً
اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے
مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ
پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللہ کے لئے برابر والے ٹھہرانے لگتا ہے
عَنْ سَبِیْلِهٖؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾
ف۲۹ تاکہ اسکی راہ سے بہکا دے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو دوزخیوں میں ہے
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا
کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی
رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ
رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائیگا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان
اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْؕ ع ۱ ۹ ۱۵
نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌؕ اِنَّمَا
جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ اُن کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵ اور اللہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶
یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ
صابروں ہی کو انکا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷ تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ
اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿١١﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ
کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہو کر اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ
اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ
بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں

فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل و عبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اسلئے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں میسر آتا ہے تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔

ف۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کر کے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالیٰ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ وقال تعالیٰ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

ف۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے۔

ف۳۵ یعنی صحت و عافیت

ف۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے شانِ نزول یہ آیت مہاجرین حبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور انکے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اسکو چھوڑنا گوارا نہ کیا ف۳۷ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنیوالے کی نیکیوں کا وزن کیا جائیگا سوائے صبر کرنیوالوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کیلئے میزان قائم کی جائے نہ انکے لئے دفتر کھولے جائیں اُن پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انھیں دیکھ کر آرزو کرینگے کہ کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور انکے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے ف۳۸ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۹ اور اہل طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عمل قلب ہے پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں وہی انکے پہنچانے والے ہیں تو وہ انکے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اول ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیکر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اسکی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شانِ نزول کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات اور عزیٰ کی پرستش کرتے ہیں انکے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

انھیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی

الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ

ہار ہے ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کیلئے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی

وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ

اور یہ ہیں جن کو عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ

تو کیا تم ہدایت دیکر آگ کے مستحق کو بچا لو گے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لئے بالاخانے ہیں ان پر

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

بالاخانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي

خلاف نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین

---

ف۴۱ بطریق تہدید و توبیخ فرمایا۔

ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کرکے ہمیشہ کے لئے مستحق جہنم ہو گئے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے جو ایمان لانے پر انھیں ملتیں۔

ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔

ف۴۵ اور کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔

ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

ف۴۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انھوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی فَبَشِّرْ عِبَادِ الآیۃ۔

ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علم الٰہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔

ف۴۹ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

ف۵۰ یعنی جنت کے منازل رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔

الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا

میں چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ ف۵۲

ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَن ۲ ع ۱۴ ۱۶

پیلی پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کردیتا ہے بیشک اس میں دھیان کی بات ہے عقلمندوں کو ف۵۳ تو کیا وہ جسکا

شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہوجائیگا جو سنگدل

قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ

ہے تو خرابی ہے ان کی جنکے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اتاری سب سے

الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

اچھی کتاب ف۵۷ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے ف۵۸ دوہرے بیان والی ف۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

انکے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں ف۶۰

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھانے

مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ

والا نہیں تو کیا وہ جو قیامت کے دن برے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ف۶۱ نجات والے

لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

کی طرح ہوجائے گا ف۶۲ اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو ف۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۶۴

فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

تو انہیں عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ف۶۵ اور اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی

ف۵۱ زرد سبز سرخ سفید قسم قسم کی گیہوں جو اور طرح طرح کے غلے ف۵۲ سرسبز و شاداب ہونے کے بعد ف۵۳ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں ف۵۴ اور اس کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائی ف۵۵ یعنی یقین و ہدایت پر حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور (دنیا) سے دور رہنا اور موت کے لئے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔

ف۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبول حق سے اس کو بہت دوری ہوجاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہئے جنہوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں ایصال ثواب کے لئے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

ف۵۷ قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت بھی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دلپذیر باوجودیکہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما ف۵۸ حسن و خوبی میں ف۵۹ کہ اس میں وعد کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں ف۶۰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں ف۶۱ وہ کافر جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونتا ہوگا اس حال سے اوندھا کرکے آتش جہنم میں گرایا جائے گا ف۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو ف۶۳ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو ف۶۴ یعنی کفار مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ف۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

میں رسوائی کا مزہ چکھایا ف۶۶ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۶۷

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ

دھیان ہو ف۶۸ عربی زبان کا قرآن ف۶۹ جس میں اصلاً کجی نہیں ف۷۰ کہ کہیں وہ ڈریں ف۷۱ اللہ ایک

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ

مثال بیان فرماتا ہے ف۷۲ ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ

کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۷۳ سب خوبیاں اللہ کو ف۷۴ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ف۷۵ بیشک تمھیں

وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ف۷۶ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف۷۷

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ف۷۹ جب اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنھوں نے انکی تصدیق کی ف۸۱ یہی

الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

ڈر والے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا

ف۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا ف۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے ف۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں ف۶۹ ایسا فصیح جس نے فصحاء و بلغاء کو عاجز کر دیا۔

ف۷۰ یعنی تناقض و اختلاف سے پاک۔

ف۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔

ف۷۲ مشرک اور موحد کی۔

ف۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجا لائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کرکے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے رکھے ہیں۔

ف۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انھیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انھیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں

ف۷۷ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انھوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جہد بلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصام عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مخاصمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کریگا ف۷۸ اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے ف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ف۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید لائے ف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین۔

الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا

یہی صلہ ہے تاکہ اللہ اُن سے اتار دے بُرے سے بُرا کام جو انھوں نے کیا

وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾

اور انھیں اُن کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے تھے

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ف۸۳ اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اوروں سے

دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَن يَهْدِ

ف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور جسے اللہ

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ﴿٣٧﴾

ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے والا نہیں ف۸۵

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ

اور اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے

اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ

ف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۸۷ اگر اللہ مجھے

اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ

کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ف۸۸ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے

هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

تو کیا وہ اس کی مہر کو روک رکھیں گے ف۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ف۹۰ بھروسے والے اس پر

الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ

بھروسہ کریں تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ف۹۲

ف۸۲ یعنی اُن کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے ف۸۳ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور ایک قرات میں عبادہ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔

ف۸۴ یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائیاں بیان کرنے سے باز آیئے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔

ف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔

ف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادر علیم حکیم کی ہستی کے تو مقر ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے

ف۸۷ یعنی بتوں کو تم ہی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آ سکتے ہیں

ف۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی۔

ف۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۹۰ میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے ف۹۱ اور جو جو کر و حیلے تم سے ہو سکیں میری عداوت میں سب ہی کر گزرو ف۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ
تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رُسوا کریگا ف۹۳ اور کس پر اترتا ہے عذاب

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
کہ رہ پڑے گا ف۹۴ بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ف۹۵

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
توجس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ف۹۶ اور جو بہکا وہ اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۹۷

وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ ع ۴ ۱۰ ۱
اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ف۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت

مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى
کے وقت اور جو نہ مریں اُنھیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیا

عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ
اُسے روک رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ف۱۰۲ کیا انھوں نے اللہ کے مقابل

اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾
کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵ اُسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ف۱۰۶ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے

ف۹۳ چنانچہ روز بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

ف۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذاب جہنم ہے۔

ف۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں

ف۹۶ کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائیگا

ف۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔

ف۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔

ف۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔

ف۱۰۰ جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو۔

ف۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۰۳ یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں

ف۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے

ف۱۰۵ جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔

ف۱۰۶ آخرت میں۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے

اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا

نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ

وہ اختلاف رکھتے تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

سب اور اس کے ساتھ اس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روز قیامت کے بڑے

الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

عذاب سے ف۱۱۱ اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اور ان پر اپنی کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ف۱۱۳ اور ان پر آپڑا وہ جس کی ہنسی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

بناتے تھے ف۱۱۴ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے

نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے ف۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ

ف۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ف۱۱۷ ان سے اگلے بھی ایسے ہی کہہ چکے ف۱۱۸

---

ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگدل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے ف۱۰۸ یعنی بتوں کا ف۱۰۹ یعنی امور دین میں ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کفار تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا۔

ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے۔

ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

ف۱۱۳ جو انہوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔

ف۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہو گیا اور اس میں گھر گئے۔

ف۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔

ف۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔

ف۱۱۷ کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے۔

ف۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔

قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
تو اُن کا کمایا اُن کے کچھ کام نہ آیا تو ان پر پڑ گئیں ان
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
کی کمائیوں کی بُرائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم عنقریب ان پر پڑیں گی ان کی کمائیوں کی
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰ کیا انھیں معلوم نہیں کہ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ع ۱۱/۲
ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بےشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ
بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا
گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو
اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی ف۱۲۵ قبل اس کے کہ
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے

ف۱۱۹ یعنی جو بدیاں انھوں نے کیں تھیں ان کی سزائیں۔

ف۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔

ف۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر۔

ف۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے

**شانِ نزول** مشرکین میں سے چند آدمی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۳ تائب ہو کر۔

ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ اطاعت بجا لاؤ۔

ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔

ف۱۲۷ کہ اس کی طاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی ف۱۲۸ اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔



یٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ

کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی

السّٰخِرِیْنَ ۵۶ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ

بنایا کرتا تھا ف۱۲۸ یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں

الْمُتَّقِیْنَ ۵۷ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً

ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵۸ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ

کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو

بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۵۹ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى

تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے

الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ

انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ ان کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں

مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۶۰ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ

نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ ف۱۳۴

لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۶۱ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ

نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۶۲ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ

اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور

وَ الْاَرْضِ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۶۳

زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

ع ۶ ۱۱ ۳

ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔

ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہونچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لئے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا نتیجہ یہ ہے

ف۱۳۳ جو براہِ تکبر ایمان نہ لائے۔

ف۱۳۴ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔

ف۱۳۵ یعنی خزائن رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مقالید سماوات و ارض یہ ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا۔

ف۱۳۶ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰی کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجود یکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں ف۱۳۸ جو نعمتیں اللہ تعالٰی نے تجھ کو عطا فرمائیں اسکی اطاعت بجالا کر ان کی شکر گزاری کر ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمت الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے اس کے بعد اللہ تعالٰی کے عظمت و جلال کا بیان ہے ف۱۴۰ حدیث بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالٰی آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا پھر



فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دست مبارک میں لے گا اور یہی فرمائیگا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

تم فرماؤ ف۱۳۶ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بیشک

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ

تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائیگا اور ضرور تو ہار میں رہیگا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

والوں سے ہو ف۱۳۸ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اسکا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اسکی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے ف۱۴۰ اور ان کے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے ف۱۴۱

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر وہ دوبارہ پھونکا

اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

جائیگا ف۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ف۱۴۴ اور زمین جگمگا اٹھے گی ف۱۴۵ اپنے رب کے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ

نور سے ف۱۴۶ اور رکھی جائیگی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اسکی امت کے ان پر گواہ ہونگے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

ف۱۴۸ اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور

ف۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جیسے بیہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہونگے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالٰی نے انہیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفخہ سے بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا (جمل وغیرہ) ف۱۴۲ اس استثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نفخہ صعق سے تمام آسمان اور زمین والے مرجائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالٰی دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنٰی شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلْ اَحْیَآءٌ آیا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گرد عرش حاضر ہونگے تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مستثنٰی حضرت موسٰی علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بیہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس نفخہ سے آپ بیہوش نہ ہونگے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنٰی جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنٰی رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں (تفسیر کبیر و جمل) ف۱۴۳ یہ نفخہ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے ف۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہونگے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئیگا اور مومنین کی قبروں پر اللہ تعالٰی کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالٰی نے وعدہ فرمایا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ف۱۴۵ اسے تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالٰی روز قیامت کی محفل کے لئے پیدا فرمائیگا ف۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جسکو اللہ تعالٰی پیدا فرمائیگا اس سے زمین روشن ہو جائے گی (جمل) ف۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب حساب کیلئے اس سے مراد یا لوح محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا نامہ اعمال جو اسکے ساتھ میں ہوگا ف۱۴۸ جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دینگے۔

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ف۱۵۰

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

گروہ گروہ ف۱۵۱ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے ف۱۵۲ اور اس کے

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ

داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں ف۱۵۳ مگر عذاب کا قول

الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

کافروں پر ٹھیک اترا ف۱۵۴ فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

ف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣ وَقَالُوا

ف۱۵۶ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٤ وَتَرَى

جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا ف۱۵۷ اور تم

---

ف۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی حاجت یہ سب حجت قائم کرنے کے لئے ہوں گے (جمل)۔

ف۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح۔

ف۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ۔

ف۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے

ف۱۵۳ بیشک انبیاء تشریف بھی لائے اور انہوں نے اللہ تعالٰی کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا۔

ف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی۔ اور حسب ارشاد الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔

ف۱۵۵ عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ۔

ف۱۵۶ ان کی عزت و احترام کے لئے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پیئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔

ف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔

ف۱۵۸ کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا ف۱۵۹ اہل جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لئے حمد الٰہی عرض کریں گے



الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾
اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا ف۱۵۸ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ف۱۵۹

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ مومن مکیہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ
یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ
الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ
بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ف۲ سخت عذاب کرنے والا ف۳ بڑے انعام والا ف۴ اسکے سوا
اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر
كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
کافر ف۶ تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے ان کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ف۷ ان سے پہلے نوح
نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ
کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ف۸ نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ
پکڑ لیں ف۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں ف۱۰ تو میں نے انہیں پکڑا
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
پھر کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۱ اور یوں ہی تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے

ف۱ سورۂ مومن اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں۔
ف۲ ایمان داروں کی۔
ف۳ کافروں پر۔
ف۴ عارفوں پر۔
ف۵ بندوں کو آخرت میں۔
ف۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے جھگڑے اور جدال سے مراد آیات الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لئے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔
ف۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لئے باعث تردد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں ف۸ عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ ف۹ اور انہیں قتل اور ہلاک کر دیں ف۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں ف۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ
کہ وہ دوزخی ہیں۔ وہ جو عرش اٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ
اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں
اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
کی مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیری رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انہیں بخش دے
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور انہیں
جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور
اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ
بی بیوں اور اولاد میں ف۱۹ بےشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور انہیں گناہوں کی
السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ
شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بےشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ
بڑی کامیابی ہے بےشک جنہوں نے کفر کیا ان کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللہ کی
اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰
بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جبکہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے
قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا
کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار مردہ کیا اور دوبار زندہ کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مقر ہوئے

ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں۔

ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں

ف۱۴ اور سبحان اللہ وبحمدہ کہتے۔

ف۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے۔ شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ۔

ف۱۶ اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں۔

ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ: دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔

ف۱۸ یعنی دین اسلام پر۔

ف۱۹ انہیں بھی داخل کر۔

ف۲۰ روز قیامت جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے۔

ف۲۱ دنیا میں۔

ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفے بے جان تھے اس صورت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کیلئے زندہ کیا۔

ف۲۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پا سکتے۔
ف۲۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دوام و خلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔



فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢ هُوَ
کفر کرتے ف۲۴ اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف۲۵ تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے

الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ
کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹ تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے برا

الْكٰفِرُوْنَ ۝١٤ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
مانیں کافر بلند درجے دینے والا ف۳۱ عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝١٥ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ
اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲ کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ جس دن وہ بالکل ظاہر

لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
ہو جائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر

الْقَهَّارِ ۝١٦ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ
غالب کی ف۳۷ آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی ف۳۸ آج کسی پر زیادتی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝١٧ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ف۳۹

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے ف۴۰ غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا

ف۲۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے
ف۲۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔
ف۲۷ مینہ برسا کر۔
ف۲۸ اور ان نشانیوں سے پند پذیر نہیں ہوتا
ف۲۹ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔
ف۳۰ شرک سے کنارہ کش ہو کر۔
ف۳۱ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں۔
ف۳۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔
ف۳۳ یعنی خلق خدا کو روز قیامت کا خوف دلائے جس دن اہل آسمان اور اہل زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔
ف۳۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے
ف۳۵ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
ف۳۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت جب تمام اولین و آخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا آج کس کی بادشاہی ہے تمام خلق جواب دے گی لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ اللہ واحد قہار کی جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۳۷ مومن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے ف۳۸ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا ف۳۹ اس سے روز قیامت مراد ہے ف۴۰ شدت خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جا سکیں۔

يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ
مانا جائے ف۴۱ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ ف۴۲ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ف۴۳ اور اللہ

يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ
سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن کو ف۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے

بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
ف۴۵ بے شک اللہ ہی سنتا اور دیکھتا ہے ف۴۶ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا ف۴۷

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
ان کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ف۴۸ اُن سے زائد تو اللہ نے انہیں

بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ
ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ف۴۹ یہ اس لئے کہ ان کے پاس

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ
ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں پکڑا بیشک اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾
زبردست عذاب والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا
فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ف۵۱ پھر جب

جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وہ اُن پر ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے ان کے

ع ۲ / ۱۱

ف۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے
ف۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا
ف۴۳ یعنی دلوں کے راز سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔
ف۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین۔
ف۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے۔
ف۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال افعال اور جملہ احوال کو۔
ف۴۷ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔
ف۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔
ف۴۹ کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں جو ان سے زیادہ قوی و توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرتناک طریقہ پر تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا۔
ف۵۰ معجزات دکھاتے۔
ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور برہانوں کو جادو بتایا۔
ف۵۲ یعنی نبی ہو کر پیام الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی۔

ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز رہیں ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار جیسے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کیے مگر قضاء الٰہی ہو کر رہی، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اُسے کون روک سکتا ہے ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جسکا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اسکو قتل کردیا تو عام لوگ شبہ میں پڑجائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اسکا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کردیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑدو میں موسیٰ کو قتل کردوں خالص دھمکی ہی تھی اسکو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیات الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپکے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کرڈالتا تھا۔ ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اسکا رب اسکو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔ ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑادے۔ ف۵۹ جدال وقتال کرکے۔ ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔ ف۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمہ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور

مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۲۵

بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤں نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷ میں ڈرتا ہوں

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝۲۶ وَقَالَ

کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا زمین میں فساد چمکائے ف۵۹ اور موسیٰ نے

مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۲۷ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ڰ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

یقین نہیں لاتا ف۶۱ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

اُسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں

فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ

غلبہ رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے

ع ۳ ۸

اس پر بھروسہ کیا یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپکو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اس میں ہدایت ہے کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شان بندگی ہے اور تمہارے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو ف۶۲ جن سے ان کا صدق ظاہر ہوگیا یعنی نبوت ثابت ہوگئی ف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اسکے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہوجائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ یوں کہا اس لئے کہ آپ کا وعدہ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا اس میں سے بالفعل عذاب دنیا ہی پیش آنا تھا ف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے ف۶۵ یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔

فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے ف٦٦ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی
الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر ف٦٧ اگلے گروہوں کے دن کا سا
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
خوف ہے ف٦٨ جیسا دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اوروں کا ف٦٩ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ف٧٠ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف٧١ جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے ف٧٢ اللہ سے ف٧٣ تمہیں کوئی
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ
بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بیشک اس سے
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ
پہلے ف٧٤ تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے
حَتّٰٓي اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ
یہاں تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا ف٧٥ اللہ یونہی
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے ف٧٦ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے
اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
ہیں ف٧٧ بے کسی سند کے کہ انہیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک

ف٦٦ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا ف٦٧ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے ف٦٨ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

ف٦٩ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذاب الٰہی نے ہلاک کیا

ف٧٠ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔

ف٧١ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہو گیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت اب دوام ہے موت نہیں اور اے اہل دوزخ اب دوام ہے موت نہیں

ف٧٢ موقف حساب سے دوزخ کی طرف۔

ف٧٣ یعنی اس کے عذاب سے۔

ف٧٤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔

ف٧٥ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لئے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا ف٧٦ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں ف٧٧ انہیں جھٹلا کر۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر ف۷۷

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

اور فرعون بولا ف۷۸ اے ہامان میرے لئے اونچا محل بنا شاید میں پہونچ جاؤں راستوں تک

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ

کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے ف۷۹

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ

ف۸۰ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ف۸۱ بھلا کر دکھایا گیا ف۸۲ اور وہ راستے سے روکا گیا اور فرعون کا

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

داؤں ف۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے ف۸۴

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى

اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ف۸۵ جو برا کام کرے تو اُسے بدلہ نہ ملے گا

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان ف۸۶

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَ

تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے ف۸۷ اور

يٰقَوْمِ مَا لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ط

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ف۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف ف۸۹

---

ف۷۷ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ف۷۸ بڑا دجل و فریب اپنے وزیر سے۔

ف۷۹ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتاتے ہیں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لئے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لئے معبود ٹھہراتا تھا (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا)۔

ف۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔

ف۸۲ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔

ع ۴ ١٠ ٩

ف۸۳ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لئے اُس نے اختیار کیا۔

ف۸۴ یعنی تھوڑی مدت کے لئے ناپائدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔

ف۸۵ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بد اعمال اور ان کے انجام بتائے۔

ف۸۶ کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے۔

ف۸۷ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

ف۸۸ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی تلقین کرکے۔

ف۸۹ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا
مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں

اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ
تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں، آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف۹۰

لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ
اُسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں نہ آخرت میں ف۹۱ اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے ف۹۲ اور

الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ
یہ کہ حد سے گزرنے والے ف۹۳ ہی دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ
اُسے یاد کرو گے ف۹۴ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۹۵ تو اللہ نے

اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾
اُسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۹۶ اور فرعون والوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا ف۹۷

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫
آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں ف۹۸ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ
حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف۹۹ جب وہ آگ میں باہم

فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
جھگڑیں گے تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم تمہارے تابع تھے ف۱۰۰

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا
تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے وہ تکبر والے بولے ف۱۰۱

ف۹۰ یعنی بت کی طرف ف۹۱ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے ف۹۲ وہی ہمیں جزا دے گا ف۹۳ یعنی کافر ف۹۴ یعنی نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ بُرے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا۔

ف۹۵ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالٰی نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کردیئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اُسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔

ف۹۶ اور اس نے حضرت موسٰی علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔

ف۹۷ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔

ف۹۸ اس میں جلائے جاتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت تک اُنکے ساتھ یہی معمول رہیگا مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تاآنکہ روز قیامت اللہ تعالٰی تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔

ف۹۹ ذکر فرمائیے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ ف۱۰۰ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے۔

إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ ٱلْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ

ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو آگ میں ہیں

فِى ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کردے

ٱلْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوٓا۟ أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ قَالُوا۟

ف۱۰۴ انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے

بَلَىٰ ۚ قَالُوا۟ فَٱدْعُوا۟ ۗ وَمَا دُعَٰٓؤُا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ﴿۵۰﴾ إِنَّا

کیوں نہیں ف۱۰۶ بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بیشک ضرور

لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے

ٱلْأَشْهَٰدُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ ٱلظَّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ ٱللَّعْنَةُ

ہوں گے ف۱۰۹ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور ان کے لئے لعنت ہے

وَلَهُمْ سُوٓءُ ٱلدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

اور ان کے لئے بُرا گھر ف۱۱۱ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور

بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿۵۴﴾

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب

فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

تم صبر کرو ف۱۱۴ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو ف۱۱۶ اور اپنے رب کی

رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿۵۵﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ

تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو ف۱۱۷ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے

---

ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار ہے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔

ف۱۰۳ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کردیا اور کافروں کو جہنم میں جو ہونا تھا ہوچکا۔

ف۱۰۴ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔

ف۱۰۵ کیا انھوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لئے جائے عذر باقی نہ رہی۔

ف۱۰۶ یعنی کافر انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔

ع ۵ ۱۳ ۱۰

ف۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔

ف۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرماکر اور حجت قویہ دیکر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔

ف۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔

ف۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائیگا۔

ف۱۱۱ یعنی جہنم۔

ف۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔

ف۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔

ف۱۱۴ اپنی قوم کی ایذا پر۔

ف۱۱۵ وہ آپکی مدد فرمائیگا آپ کے دین کو غالب کریگا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کریگا۔ کلبی نے کہا کہ آیت صبر آیت قتال سے منسوخ ہوگئی۔

ف۱۱۶ یعنی اپنی امت کے (مدارک)۔

ف۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔

ف۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں ف۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و تکبر اور کفر اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انھوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی اس باطل خیال فاسد سے کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔



بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ
جو انھیں ملی ہو ف۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس ف۱۱۹ جسے نہ
بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ
پہنچیں گے ف۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ف۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے بے شک
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ف۱۲۲ لیکن
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ
بہت لوگ نہیں جانتے ف۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ف۱۲۴ اور نہ وہ جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو
اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ
نہیں لاتے ف۱۲۶ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بیشک
الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۱۰ ۱۱
وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا ف۱۲۹
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی

ف۱۲۰ اور بڑائی میسر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

ف۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کید سے۔

ف۱۲۲ یہ آیت منکرین بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔

ف۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکار بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔

ف۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔

ف۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔

ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے۔

ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا ف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

شکر نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اسکے سوا کسی کی

هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار

يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ

کرتے ہیں ف۱۳۱ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت

بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ

ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ

یہ ہے اللہ تمہارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اسکے

اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو نرے اسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں پوجوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷

دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ

جبکہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی سے بنایا پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا

سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی

ف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔

ف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے۔

ف۱۳۱ اور ان میں حق جویانہ نظر وتأمل نہیں کرتے۔

ف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرارگاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی۔

ف۱۳۳ کہ اس کو مثل قبہ کے بلند فرمایا۔

ف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضاء کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔

ف۱۳۵ نفیس ماکل ومشارب۔

ف۱۳۶ کہ اس کی فنا محال ہے۔

ف۱۳۷ شان نزول کفار نابکار نے براہ جہالت وگمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۳۸ عقل ووحی کی توحید پر دلالت کرنے والی۔

ف۱۳۹ یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو

ف۱۴۰ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔

ف۱۴۱ یعنی قطرۂ منی سے۔

ف۱۴۲ اور تمہاری قوت کامل ہو ف۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی۔ اس لئے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ ف۱۴۴ زندگانی کے وقت محدود تک



أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ
جوانی کو پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳

وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي
اور اس لئے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لئے کہ سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا ہے

وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ
اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا جبھی وہ ہوجاتا ہے ف۱۴۶ کیا

تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ
تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸ وہ

كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾
جنہوں نے جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے ف۱۵۱

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ
جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ
پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بناتے

تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
تھے ف۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی

مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ
نہ تھے ف۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا
جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے جاؤ

ع ۸ ۱۲

۱۳

ف۱۴۵ دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ۔
ف۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوگئی نہ کوئی کلفت ہے نہ مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے۔
ف۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔
ف۱۴۸ ایمان اور دین حق سے
ف۱۴۹ یعنی کفار جنہوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔
ف۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائد حقہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الٰہی اور بعث بعد موت کے۔
ف۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔
ف۱۵۲ اور ان زنجیروں سے۔
ف۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے ہوگی اور ان کے اندر بھی بھری ہوگی (اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔
ف۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔
ف۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔
ف۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے پھر بت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو بعض مفسرین نے فرمایا کہ جنہوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ف۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو ف۱۵۸ یعنی شرک و بت پرستی و انکار بعث پر۔

ف۱۵۹ جنہوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا ف۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ف۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ف۱۶۲ انواع عذاب سے قتل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا۔



أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾
جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا ف۱۵۹
فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھادیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا انہیں
نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بیشک ہم نے تم سے
رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِاٰيَةٍ
نہ بیان فرمایا ف۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہونچتا کہ کوئی نشانی لے آئے
إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَإِذَا جَآءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
بے حکم خدا کے پھر جب اللہ کا حکم آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل
هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع ۸/۱۰ ۱۳
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا
والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو
مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا
اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لئے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں ف۱۶۸ اور اسلئے کہ تم ان کی
حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾
پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو ف۱۶۹ اور ان پر ف۱۷۰ اور کشتیوں پر ف۱۷۱ سوار ہوتے ہو
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَأَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۱۷۲ تو اللہ کی کونسی نشانی کا انکار کروگے ف۱۷۳ کیا انہوں نے

ف۱۶۳ اور عذاب شدید میں گرفتار ہونا۔
ف۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔
ف۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحۃً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مجادلہ کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہونچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔
ف۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت۔
ف۱۶۷ رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔
ف۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو۔
ف۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو ف۱۷۰ خشکی کے سفروں میں ف۱۷۱ دریائی سفروں میں ف۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں ف۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا
كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ
وہ ان سے بہت تھے ف۱۷۴ اور ان کی قوت ف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ف۱۷۶
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
تو انکے کیا کام آیا جو انھوں نے کمایا ف۱۷۷ تو جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لائے
فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا ف۱۷۸ اور انھیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی
يَسْتَهْزِئُونَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَ
بناتے تھے ف۱۷۹ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو
كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ
اس کے شریک کرتے تھے ان سے منکر ہوئے ف۱۸۰ تو انکے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا
لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَ
عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا ف۱۸۱ اور
خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝
وہاں کافر گھاٹے میں رہے ف۱۸۲

ع ۹ ۱۴

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۴۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّسِتُّ رُکُوْعَاتٍ
سورۂ حٰم سجدہ مکیہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ۝ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ
یہ اتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

ف۱۷۴ تعداد ان کی کثیر تھی۔
ف۱۷۵ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔
ف۱۷۶ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔
ف۱۷۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور ان کی تعداد ان کے زور ان کے مال کچھ بھی ان کے کام نہ آسکے۔
ف۱۷۸ اور انھوں نے علم انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے۔
ف۱۷۹ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔
ف۱۸۰ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے۔
ف۱۸۱ یہی ہے کہ نزول عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔
ف۱۸۲ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔
ف۱ اس سورت کا نام سورۂ فصلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ رکوع چون آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں۔

ف۲ احکام و امثال و مواعظ و وعد و وعید وغیرہ کے بیان میں ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا ف۵ توجہ سے قبول کا سننا
ف۶ مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ
ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو ف۹ یعنی دینی مخالفت تو آپ کی بات ماننے والے
نہیں ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے ف۱۱ اکرم الخلق سید عالم



قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
مفصل فرمائی گئیں ف۲ عربی قرآن عقل والوں کے لئے خوشخبری دیتا ف۳ اور ڈر سناتا ف۴ تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ
تو وہ سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو
وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا
ف۷ اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا
عٰمِلُوْنَ ۝٥ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦
ہی معبود ہے تو اسکے حضور سیدھے رہو ف۱۳ اور اس سے معافی مانگو ف۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو
الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧ اِنَّ
وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۵ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ف۱۶ بیشک
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ قُلْ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے ف۱۷ تم فرماؤ
اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ
کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ف۱۸ اور اس کے
لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ
ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ف۲۰ اور اس میں ف۲۱ اس کے اوپر سے لنگر ڈالے ف۲۲
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
اور اس میں برکت رکھی ف۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ف۲۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لئے کہ ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اسلئے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظ ظاہر اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اسکی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں ف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اسکی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو ف۱۴ اپنے فساد عقیدہ و عمل کی ف۱۵ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر دینا اسکے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے پاک نہیں رکھتے اور قتادہ نے اسکے معنی یہ لئے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ف۱۶ کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں ف۱۷ جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عمل اس سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی

ع ۸ ۱۵

اسکے لئے لکھا جاتا ہے ف۱۸ اسکی ایسی قدرت کاملہ ہے اور یہ چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا ف۱۹ یعنی شریک ف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب
اسکی مملوک و مخلوق ہیں اسکے بعد پھر اسکی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۲۱ یعنی زمین میں ف۲۲ پہاڑوں کے ف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کرکے ف۲۴ یعنی
دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب ف۲۵ یعنی بخار بلند ہونے والا ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات
و امر و نہی کے ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے ف۳۰ شیاطین مسترقہ سے ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کریں



لِلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ
ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۵ تو اس سے اور زمین
لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ
سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے تو انہیں پورے
سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا
سات آسمان کردیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲۷ اور ہم نے
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کیلئے ف۳۰ یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
اور ثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳ کہ اللہ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا ف۳۵
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ
تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
ناحق تکبر کیا ف۳۷ اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس
الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

ف۳۲ یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا۔
ف۳۳ یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور انکی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے
ف۳۴ انکی قوم کے کافر انکے جواب میں کہ
ف۳۵ بجائے تمہارے تم تو ہماری مثل آدمی ہو
ف۳۶ یہ خطاب انکا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی امام بغوی نے باسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرنے کیلئے بھیجا جائے چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب آپ بہتر ہیں یا عبداللہ آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپکو بادشاہ مان لیں آپکے جھنڈے اڑائیں عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کردیں جو آپکی نسلوں سے بھی بچ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے جب عتبہ اپنی تقریر کرکے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰمٓ سجدہ پڑھی جب آپ آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ پر پہونچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھدیا اور آپکو رشتہ و قرابت کے واسطے سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اسکے مکان پر پہونچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کرکے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا پڑھی تو میں نے ان کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھدیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے انکی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل ہونے لگے
ف۳۷ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور زور ور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ
تو ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم اُنھیں
عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی
رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بیشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی
وَ هُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی
رسوائی ہے اور انکی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود انھیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر
عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا
اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ف۴۱ سزا اُن کے کئے
یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ یَوْمَ یُحْشَرُ ع ۲ ۱۰ ۱۶
کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچالیا جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵ اور جس دن
اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ
اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو انکے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ
عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾
جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب ان پر انکے کئے کی گواہی دینگے ف۴۸
وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ
اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے
اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾
ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے
وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ
اور تم ف۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور

ف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔
ف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔
ف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا۔
ف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔
ف۴۲ یعنی اُن کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی۔
ف۴۳ صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے۔
ف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔
ف۴۵ شرک اور اعمال خبیثہ سے۔
ف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے
ف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔
ف۴۸ اعضاء بحکم الٰہی بول اُٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتادیں گے۔
ف۴۹ گناہ کرتے وقت۔

أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت

كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ

سے کام نہیں جانتا ۵۱ اور یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا

بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ

اور اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں پھر اگر وہ صبر کریں ۵۳ تو آگ ان کا

مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَ

ٹھکانا ہے ۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا منانا نہ مانے ۵۵ اور

قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کیے ۵۶ انہوں نے انہیں بھلا کر دکھایا جو ان کے آگے ہے ۵۷ اور جو

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

ان کے پیچھے ۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی ۵۹ ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا خٰسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

جن اور آدمیوں کے بیشک وہ زیاں کار تھے۔ اور کافر بولے ۶۰

لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾

یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غل کرو ۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ ۶۲

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ

ان کے برے سے برے کام کا انہیں بدلہ دیں گے ۶۳ یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ

ع ۳ ۱۷

۵۰ تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔

۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا معاذ اللہ

۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔

۵۳ عذاب پر۔

۵۴ یہ صبر بھی کارآمد نہیں۔

۵۵ یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہوگا چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔

۵۶ شیاطین میں سے۔

۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع۔

۵۸ یعنی امر آخرت یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے۔

۵۹ عذاب کی۔

۶۰ یعنی مشرکین قریش۔

۶۱ اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں ۶۲ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرأت موقوف کر دیں ۶۳ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔

ف٦٤ جہنم میں ف٦٥ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔



النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا
آگ اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار

يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ
کرتے تھے اور کافر بولے ف٦٤ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُونَا
دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ف٦٥ کہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں ف٦٦ کہ

مِنَ الْاَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں ف٦٧ بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف٦٨

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا
ان پر فرشتے اترتے ہیں ف٦٩ کہ نہ ڈرو ف٧٠ اور نہ غم کرو ف٧١ اور خوش ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي
اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ف٧٢ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ
میں ف٧٣ اور آخرت میں ف٧٤ اور تمہارے لئے ہے اس میں ف٧٥ جو تمہارا جی چاہے اور

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾ وَ
تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس سے

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف٧٦ اور نیکی کرے ف٧٧ اور کہے

اِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ
میں مسلمان ہوں ف٧٨ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے

ع ۱۸

ف٦٦ آگ میں۔

ف٦٧ درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔

ف٦٨ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا لائے اور معاصی سے بچے۔

ف٦٩ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین جگہ بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

ف٧٠ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔

ف٧١ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔

ف٧٢ اور فرشتے کہیں گے۔

ف٧٣ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔

ف٧٤ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے

ف٧٥ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذت

ف٧٦ اس کی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی ف٧٧ شان نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کریں مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کیلئے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں ف٧٨ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کا دل سے معتقد ہو کر ہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ

برائی کو بھلائی سے ٹال ۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا

كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝۳۴ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ

ہوجائیگا جیسا کہ گہرا دوست ۸۰ اور یہ دولت ۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور

مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝۳۵ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۶

کوندا پہنچے ۸۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔

وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ۸۴ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سورج کو اور نہ چاند کو ۸۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ۸۶ اگر

كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ۸۷ تو وہ جو تمہارے

رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ۝۳۸

رب کے پاس ہیں ۸۸ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ۸۹ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ۹۰

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ

تروتازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مُردے جلائے گا بے شک وہ

---

۷۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کرے تو تو معاف کر۔

۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے **شانِ نزول** کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جاں نثار ہوگئے۔

۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت۔

۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر اُبھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے۔

۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔

۸۴ جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔

۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحق عبادت نہیں ہوسکتا۔

۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔

۸۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے۔

۸۸ ملائکہ

۸۹ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں۔

۹۰ بارش نازل کی۔

ف۹۱ اور تاویل آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں ف۹۲ ہم انھیں اسکی سزا دینگے ف۹۳ یعنی کافر ملحد ف۹۴ مومن صادق العقیدہ بیشک وہی بہتر ہے



عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

سب کچھ کر سکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ف۹۱ ہم

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا

سے چھپے نہیں ف۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۹۳ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾

آئے گا ف۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾

بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے ف۹۵ جب انکے پاس آیا انکی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھو اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے

لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ

ف۹۶ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ف۹۷ اتارا ہوا ہے

مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ

حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا جائے گا ف۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں

مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ

کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش والا ف۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے ف۱۰۰ اور اگر ہم

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ

اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۱۰۱ تو ضرور کہتے کہ اسکی آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور

وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ

نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان

لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓىِٕكَ

نہیں لاتے ان کے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے ف۱۰۷ گویا وہ

ف۹۵ یعنی قرآن کریم سے اور انھوں نے اس میں طعن کئے۔

ف۹۶ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے

ف۹۷ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔

ف۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف۹۹ اپنے انبیاء کے لئے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لئے۔

ف۱۰۰ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے۔

ف۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا۔

ف۱۰۲ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔

ف۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بد را بہانۂ بسیار۔ ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں۔

ف۱۰۴ قرآن شریف۔

ف۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لئے مؤثر ہے۔

ف۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ف۱۰۷ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

ف۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے ف۱۰۹ یعنی توریت مقدس۔

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی ان کا

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

فیصلہ ہو جاتا ف۱۱۲ اور بیشک وہ ف۱۱۳ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ

فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے شریک

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

ف۱۱۷ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

ف۱۱۹ اور سمجھ لئے کہ انہیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا

الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

ف۱۲۱ اور کوئی برائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور اگر ہم اسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴

مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً

اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

ع ۵ ۱۲ ۱۹

ف۱۱۰ بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا، بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔
ف۱۱۱ یعنی حساب و جزا کو روز قیامت تک مؤخر نہ فرمایا ہوتا۔
ف۱۱۲ اور دنیا ہی میں انہیں اس کی سزا دے دی جاتی۔
ف۱۱۳ یعنی کتاب نبی کی تکذیب کرنے والے
ف۱۱۴ تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔
ف۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہئے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن)
ف۱۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا

ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت ف۱۲۰ عذاب الٰہی سے بچنے اور ف۱۲۱ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی ف۱۲۳ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں۔

وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
کافروں کو جو انہوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انہیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف۱۲۹ اور جب ہم آدمی

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ
پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۳۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے ف۱۳۲

عَرِيْضٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ
تو چوڑی دعا والا ہے ف۱۳۳ تم فرماؤ ف۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ
اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ف۱۳۶ ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف۱۳۷

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اور خود ان کے آپے میں ف۱۳۸ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بیشک وہ حق ہے ف۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ
گواہ ہونا کافی نہیں سنو انہیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک

رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝
ہے ف۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۱۴۱

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ شوریٰ مکی ہے اور اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱ — ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حٰمۗ ۝ عۗسۗقۗ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ
یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ف۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ف۳

ع ۱

ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لئے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے ف۱۲۸ یعنی ان کے اعمال قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کردیں گے۔

ف۱۲۹ یعنی نہایت سخت

ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔

ف۱۳۱ یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔

ف۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے

ف۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔

ف۱۳۴ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے۔

ف۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں۔

ف۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے۔

ف۱۳۷ آسمان و زمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنیوالوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے نیاز مندوں کو عنقریب عطا فرمانیوالا ہے ف۱۳۸ ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بے شمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنٰی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرادیا یا یہ معنٰی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کردیں گے ف۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہوجائے ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں ف۱۴۱ کوئی چیز اس کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں۔ ——— ف۱ سورۂ شوریٰ جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ ہے اس سورت میں پانچ رکوع ترپن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچسو اٹھاسی حرف ہیں ف۲ غیبی خبریں (خازن) ف۳ انبیاء علیہم السلام سے وحی فرماچکا۔

اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ
اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ
بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ف۴ اور فرشتے اپنے

یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں ف۵ سن لو

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ
بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶ وہ

حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ ۖ٘ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ
اللہ کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ یَوْمَ
عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے

الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ﴿۷﴾ وَ لَوْ
کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور اللہ

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ
چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے

رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا
ف۱۱ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ف۱۲ کیا اللہ کے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰى ؗ وَ هُوَ عَلٰى
سوا اور والی ٹھہرا لئے ہیں ف۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جلائے گا اور وہ

ف۴ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوئے شان سے۔

ف۵ یعنی ایمان داروں کے لئے کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لئے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔

ف۶ یعنی بت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔

ف۷ ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلہ دے گا۔

ف۸ تم سے ان کے افعال کا مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۹ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔

ف۱۰ یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔

ف۱۱ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

ف۱۲ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

ف۱۳ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنا لیا ہے یہ باطل ہے۔

ف۱۴ تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے ف۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ ف۱۶ روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو ف۱۷ ہر امر میں

ف۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔



ف۱۹ یعنی اس تزویج سے (خازن)

ف۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینھ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔

ف۲۱ جس کے لئے چاہے وہ مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے دست قدرت میں ہیں۔

ف۲۲ نوح علیہ السلام صاحب شرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔

ف۲۳ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۲۴ معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لئے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے۔

ف۲۵ مراد دین سے اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی طاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی تمام ضروریات دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی امتوں کے لئے یکساں لازم ہیں۔

ف۲۶ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى ع ۱ ۹ ۲

سب کچھ کرسکتا ہے ف۱۴ تم جس بات میں ف۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ف۱۶

اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ

یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ف۱۷ آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ

اور زمین کا بنانے والا تمہارے لئے تمہیں میں سے ف۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ

الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ

چوپائے اس سے ف۱۹ تمہاری نسل پھیلاتا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ

سنتا دیکھتا ہے اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ف۲۰ روزی

الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُم

وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ف۲۱ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لئے

مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا

دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ف۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ف۲۳ اور

وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ

جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ف۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو ف۲۵ اور

لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي

اس میں پھوٹ نہ ڈالو ف۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ف۲۷ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے

إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا

قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے ف۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے جو رجوع لائے ف۲۹ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ف۲۷ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا ف۲۸ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔

ف۲۹ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

ف۳۰ یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہو گیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔



مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا ف۳۰ آپس کے حسد سے ف۳۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا
گزر نہ چکی ہوتی ف۳۲ ایک مقرر میعاد تک ف۳۳ تو کب کا ان میں فیصلہ کر دیا ہوتا ف۳۴ اور بیشک وہ جو ان کے بعد
الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ
کتاب کے وارث ہوئے ف۳۵ وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۳۶ تو اسی لئے بلاؤ ف۳۷
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
اور ثابت قدم رہو ف۳۸ جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ
کوئی کتاب اللہ نے اتاری ف۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ف۴۰ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ف۴۱ ہمارے
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ
لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا کیا ف۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ف۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ف۴۴
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
اور اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی
اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
دعوت قبول کر چکے ہیں ف۴۵ ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب
وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ
ہے ف۴۶ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ف۴۷ اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ
ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ف۵۰ اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ

ف۳۱ اور ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں۔

ف۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی۔

ف۳۳ یعنی روز قیامت تک۔

ف۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔

ف۳۵ یعنی یہود و نصاریٰ۔

ف۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔

ف۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔

ف۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔

ف۳۹ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفرقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔

ف۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔

ف۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔

ف۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

ف۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہو چکا (وہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)

ف۴۴ روز قیامت۔

ف۴۵ مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لئے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم تم سے بہتر ہیں ف۴۶ بسبب ان کے کفر کے ف۴۷ آخرت میں ف۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے ف۴۹ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے ف۵۰ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

جو اس پر ایمان نہیں رکھتے و۵۱ اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ

اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۱۸

بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ۱۹ ع ۲

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے و۵۲ جسے چاہے روزی دیتا ہے و۵۳ اور وہی قوت و عزت والا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ

جو آخرت کی کھیتی چاہے و۵۴ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں و۵۵ اور جو دنیا کی

يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۲۰

کھیتی چاہے و۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے و۵۷ اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں و۵۸

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۗ

یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں و۵۹ جنہوں نے ان کے لئے و۶۰ وہ دین نکال دیا ہے و۶۱ کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

و۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا و۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا و۶۴ اور بے شک ظالموں کیلئے دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۲۱ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ

عذاب ہے و۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے و۶۶ اور وہ ان پر

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ

پڑ کر رہیں گی و۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی پھلواریوں میں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۲۲

ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے

---

و۵۱ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لئے بطریق تمسخر جلدی مچاتے ہیں و۵۲ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتّٰی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔

و۵۳ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضاء حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کر دوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی و محتاجی ان کے قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کر دوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں۔

و۵۴ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفع آخرت مقصود ہو۔

و۵۵ اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لئے خیرات و طاعات کی راہیں سہل کرکے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔

و۵۶ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مدارک)۔

و۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدر کیا ہے۔

و۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں۔

و۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا بلکہ ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ

و۶۰ کفری دینوں میں سے و۶۱ جو شرک و انکارِ بعث پر مشتمل ہے و۶۲ یعنی وہ دین الٰہی کے خلاف ہے و۶۳ اور جزا کے لئے روزِ قیامت معین نہ فرما دیا گیا ہوتا۔

و۶۴ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتارِ عذاب کر دیا جاتا و۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں و۶۶ یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے و۶۷ ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًاؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ(۲۳) اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(۲۴) وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ(۲۵) وَ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ(۲۶) وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس ف۵۹ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۶۰ مگر قرابت کی محبت ف۶۱ اور جو نیک کام کرے ف۶۲ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۶۳ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۶۴ اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے ف۶۵ اور مٹاتا ہے باطل کو ف۶۶ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۶۷ بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۶۸ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ف۶۹ اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کردیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ف۷۰ لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف۷۱

ف۵۹ تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت ف۶۰ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے **شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات یاد کرکے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرمادئے۔

ف۶۱ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت و محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) **مسئلہ** اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں۔ **مسئلہ** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل و خازن وغیرہ) ف۶۲ یہاں نیک کام سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے۔ ف۶۳ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ف۶۴ نبوت کا دعویٰ کرکے یا قرآن کریم کو کتاب الٰہی بتا کر ف۶۵ کہ تمہیں ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو ف۶۶ جو کفار کہتے ہیں ف۶۷ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمہ اسلام کو غالب کیا ف۶۸ **مسئلہ** توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی **حقیقت** یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدہ برآ ہو ف۶۹ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے ف۷۰ تکبر و غرور میں مبتلا ہو کر ف۷۱ جسکے لئے جتنا مقتضائے حکمت ہو اس کو اتنا عطا فرماتا ہے۔

ف۸۱ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے ف۸۲ حشر کے لئے ف۸۳ یہ خطاب مؤمنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو



بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا
رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
ہے ف۸۱ اور وہی کام بنانیوالا ہے سب خوبیوں سراہا اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ
زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ف۸۲
اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
جب چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہونچی وہ اس کے سبب سے ہے
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ
جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف۸۳ اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
اور نہ اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اسکی نشانیوں سے ہیں
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ۭ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھمادے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر
رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ۙ
ف۸۸ ٹھہری رہ جائیں ف۸۹ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ۡ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
یا انہیں تباہ کردے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور بہت کچھ معاف فرمادے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انہیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵

تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہونچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالےٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مؤمن کی تکلیف اس کے رفع درجات کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں۔

فائدہ بعض گمراہ فرقے جو تناسخ کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہونچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا استدلال باطل ہوا۔

ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہوچکی ہیں اُن سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔

ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت وتکلیف سے بچا سکے۔

ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں۔

ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔

ف۸۸ یعنی دریا کے اوپر۔

ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔

ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی وتکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت وعیش میں شکر ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کردے ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔
ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے ف۹۴ ہمارے عذاب سے ف۹۵ دنیوی مال واسباب۔

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ
وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا انکے

اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں

الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ
اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪
نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اور انکا کام انکے آپس کے مشورے سے ہے ف۱۰۱

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہونچے

هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا
بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا

وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ
اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بیشک

انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا
جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ
انہیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا

ف۹۶ صرف چند روز اس کو بقا نہیں۔

ف۹۷ یعنی ثواب وہ۔

ف۹۸ شانِ نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے تمام کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔

ف۹۹ شانِ نزول یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و طاعت کو اختیار کیا۔

ف۱۰۰ اس پر مداومت کی۔

ف۱۰۱ وہ جلدی اور خود رائی نہیں کرتے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہونچتی ہے۔

ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے ابن زید کا قول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سرزمین میں تسلط دیا اور انھوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔

ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدر جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن عفو اس سے بہتر ہے۔

ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتدا کریں ف۱۰۵ ابتداءً ف۱۰۶ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کر کے ف۱۰۷ ظلم و ایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی

مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ

رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے

خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ

جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے

آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ

کہیں گے بے شک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت

الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم

کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو بے شک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور ان کے کوئی

مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے

فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ

کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو

يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم

اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے

مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ

ف۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بناکر نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر

ع ۵

ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔

ف۱۰۹ روز قیامت۔

ف۱۱۰ یعنی دنیا میں آکر وہاں جاکر ایمان لے آئیں۔

ف۱۱۱ یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زدنی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دزدیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں اُن کے لئے نامزد تھیں اُن سے محروم ہوگئے۔

ف۱۱۳ یعنی کافر۔

ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔

ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہونچ سکے۔ آخرت میں جنت تک۔

ف۱۱۶ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرکے توحید و عبادت الٰہی اختیار کرو۔

ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

ف۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمال قبیحہ کا انکار کرسکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔

ف۱۱۹ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے۔

ف۱۲۰ کہ تم پر اُن کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔

ف۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کردیا ف۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و منصب ف۱۲۳ اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے ف۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں و معصیتوں کے سبب سے ف۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے ف۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا ف۱۲۷ بیٹا نہ دے ف۱۲۸ بیٹی نہ دے ف۱۲۹ کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحیی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی۔



عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ

تو تمہیں نہیں مگر پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اسکا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ف۱۲۵

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے ف۱۲۷

اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ

اور جسے چاہے بیٹے دے ف۱۲۸ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں

وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ

اور جسے چاہے بانجھ کردے ف۱۲۹ بیشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا

اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا

کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو ف۱۳۱ یا کوئی فرشتہ

فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ

بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی

اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ

ف۱۳۳ ایک جانفزا چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام

وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ

شرع کی تفصیل ہاں ہم نے اسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک

لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی

تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ

ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کرکے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْیًا سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ)۔

ف۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے۔

شانِ نزول یہود نے حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **مسئلہ** اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے ف۱۳۳ اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۳۴ یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو۔ ف۱۳۶ یعنی دین اسلام ف۱۳۷ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائی۔

ع ۵

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ تِسْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّ سَبْعُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکی ہے اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ۚ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ۙ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ

روشن کتاب کی قسم ف۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ۚ وَاِنَّہٗ فِیْۤ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ﴿۴﴾ؕ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو ف۳ اور بیشک وہ اصل کتاب میں ف۴ ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ﴿۵﴾ وَکَمْ اَرْسَلْنَا

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۵ اور ہم نے کتنے ہی غیب

مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶﴾ وَمَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ

بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور اُن کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اسکی ہنسی ہی

یَسْتَہْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَہْلَکْنَاۤ اَشَدَّ مِنْہُمْ بَطْشًا وَّمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸﴾

بنایا کئے ف۶ تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے جو اُن سے بھی پکڑ میں سخت تھے ف۷ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَہُنَّ

اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۸ کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس عزت

الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾ۙ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَہْدًا وَّجَعَلَ لَکُمْ

والے علم والے نے ف۹ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے

منزل ۶

---

ف۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس نے ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا

ف۳ اس کے معانی و احکام کو۔

ف۴ اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے۔

ف۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ قرآن پاک اٹھا لیا جاتا اس وقت جبکہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔

ف۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے۔

ف۷ اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عقوبتوں سے ہلاک کئے گئے۔

ف۸ یعنی مشرکین سے۔

ف۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہار قدرت کے لئے اپنے مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے۔

فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
اس میں راستے کیے کہ تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے

بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي
سے ف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرما دیا یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا
سب جوڑے بنائے ف۱۳ اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں

تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا
بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا
اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا

كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ
اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے

عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ
ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بیشک آدمی ف۱۷ کھلا ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لیے اپنی مخلوق میں سے

بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ
بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب ان میں کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی ف۲۰ جس کا

لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ
وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ
میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور انہوں نے فرشتوں کو

ع ۱ ۱۵

ف۱۰ سفروں میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف ف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔
ف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔
ف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے ضد و ند و زوجیت سے منزہ و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے۔
ف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔
ف۱۵ آخر کار۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے الحمد للہ پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔
ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے جزو قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔
ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔
ف۱۸ جس کا کفر ظاہر ہے۔
ف۱۹ ادنیٰ اپنے لیے اور اعلیٰ تمہارے لیے کیسے جاہل ہو گئے ہو۔
ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔
ف۲۱ کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے۔
ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتائے تعالی اللہ عن ذلک ف۲۳ کیا وہ حضرت رحمٰن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے آرائش دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہیے پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے ف۲۵ یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔

ف۲۵ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لئے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے ف۲۶ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔



الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ

رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷ اب لکھ لی

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ

جائے گی ان کی گواہی ف۲۸ اور ان سے جواب طلب ہوگا ف۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انہیں نہ پوجتے ف۳۰

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں ف۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۲ یا اس سے قبل ہم نے

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں ف۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین

عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ

پر پایا اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں ف۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب

قَبْلِكَ فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ

کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین

اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ف۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

میں تمہارے پاس وہ ف۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ف۳۷ جس پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ (النصف)

اسے نہیں مانتے ف۳۸ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۳۹ تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

ع ۲ / ۱۰ / ۸

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے

ف۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا۔
ف۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعہ علم کیا ہے انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔
ف۳۰ یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔
ف۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔
ف۳۲ جھوٹے بکتے ہیں۔
ف۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ف۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے ف۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لئے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو چنانچہ ف۳۶ دین حق ف۳۷ یعنی اس دین سے ف۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق و صواب ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے۔

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے ف۴۲ شرک سے اور دین برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آبا میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیا اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔



الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ
جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دے گا اور اسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ف۴۱
عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲ بلکہ میں نے انہیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴ یہاں
جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا
تک کہ ان کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور جب ان کے پاس حق آیا بولے یہ
سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ
جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷
مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا
کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے ان میں ان کی
بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی
دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا
دی ف۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے ف۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ف۵۳ ان کی جمع
یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ
جتھا سے بہتر ف۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں ف۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن
یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾
کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے
وَ لِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخْرُفًا وَ اِنْ كُلُّ
اور ان کے گھروں کیلئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ف۵۶ اور یہ جو

ف۴۳ یعنی کفار مکہ کو۔

ف۴۴ دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔

ف۴۵ یعنی قرآن شریف۔

ف۴۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

ف۴۷ مکہ مکرمہ و طائف۔

ف۴۸ جو کثیر المال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے۔

ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔

ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں۔ ف۵۱ قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں ف۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے سخریا ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے مسخر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعہ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی امور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے منصب عالی میں کسی کو کیا تاب سخن و حق اعتراض ہے کس کو جسکو چاہے سرفراز فرمائے ف۵۳ یعنی جنت ف۵۴ یعنی مال سے بہتر ہے جسکو دنیا میں کفار جمع کرتے ہیں ف۵۵ یعنی اگر اسکا لحاظ نہ ہوتا کہ کافر کو فراخی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے ف۵۶ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سریع الزوال ہے۔

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ ع ۱۰ ۳ ۹
کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ف۵۷
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾
اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے ف۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾
اور بے شک وہ شیاطین ان کو ف۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ف۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
یہاں تک کہ جب ف۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو
الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
کیا ہی برا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ف۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جبکہ ف۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ
شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ف۶۴ یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ف۶۵ اور انہیں جو کھلی
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ اَوْ
گمراہی میں ہیں ف۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ف۶۷ تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ف۶۸ یا
نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ
تمہیں دکھا دیں ف۶۹ جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں تو مضبوط تھامے رہو
بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
اسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف۷۰ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور بے شک وہ ف۷۱ شرف ہے تمہارے لیے
وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
اور تمہاری قوم کیلئے ف۷۲ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ف۷۳ اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے

ف۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا قال الترمذی حدیث حسن غریب اور دوسری حدیث میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن۔ حدیث سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب۔ حدیث دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

ف۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔

ف۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

ف۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے۔

ف۶۱ روزِ قیامت۔

ف۶۲ حسرت و ندامت۔

ف۶۳ ظاہر و ثابت ہوگیا کہ دنیا میں شرک کرکے۔

ف۶۴ جو گوشِ قبول نہیں رکھتے۔

ف۶۵ جو چشمِ حق بیں سے محروم ہیں۔

ف۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔

ف۶۷ یعنی انہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔

ف۶۸ آپ کے بعد۔

ف۶۹ تمہاری حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب ف۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید ف۷۱ قرآن شریف ف۷۲ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی ف۷۳ یعنی اُمت کے لئے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی ف۷۳ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجا لائے۔

ف۷۵ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان و ملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہوجائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللہ تعالٰی نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔

ع ۴ ۱۰

مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَقَدْ
رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ف۷۵ اور بیشک
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ
ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک میں اس کا رسول ہوں جو
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا
سارے جہان کا مالک ہے پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور ہم
نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
انہیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا کہ وہ
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ
باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ اس عہد کے سبب جو اس کا
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾
تیرے پاس ہے ف۸۲ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ عہد توڑ گئے ف۸۴
وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ
اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور
هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ١ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ
یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے نہیں ف۸۷ کیا میں بہتر ہوں ف۸۸
هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ١ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ
اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
کنگن ف۹۱ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ف۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ف۹۳

ف۷۶ جو موسٰی علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔
ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔
ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلٰی تھی۔
ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان و ٹڈی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسٰی علٰی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔
ف۸۰ عذاب دیکھ کر حضرت موسٰی علیہ السلام سے
ف۸۱ یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا وہ عالم و ماہر و حاذق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفت مدح سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو بوقت التجا اس کلمہ سے ندا کی کہا۔
ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مستجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالینا۔
ف۸۳ ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔
ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مصر رہے۔
ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ۔

ف۸۶ یعنی دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قصر کے نیچے جاری تھیں ف۸۷ میری عظمت و قوت اور شان و سطوت اللہ تعالٰی کی عجیب شان ہے خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومت مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنٰی غلام کو دے دوں گا چنانچہ انہوں نے مصر خصیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوگیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی شان میں کہا ف۹۰ زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالٰی نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کردی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی کلام کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۹۱ یعنی اگر حضرت موسٰی علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالٰی نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا ف۹۲ اور اس کے صدق کی گواہی دیتے ف۹۳ ان جاہلوں کی عقل خبط کردی انہیں بہلا پھسلا لیا۔

ف۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے ف۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں ف۹۶ شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ پڑھی جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لئے ہے یا ہر امت و گروہ کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ الآیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔



فَاَطَاعُوْهُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ(۵۴) فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

تو وہ اس کے کہنے پر چلے ف۹۴ بیشک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۵۵) فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ۠(۵۶) ع ۵ ۱۱

ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا انہیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے ف۹۵

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ(۵۷) وَ

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے ہیں ف۹۶ اور

قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًاؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ف۹۷ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو ف۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑالو

خَصِمُوْنَ(۵۸) اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ

لوگ ف۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ف۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے عجیب

اِسْرَآءِیْلَؕ(۵۹) وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىٕكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ(۶۰)

نمونہ بنایا ف۱۰۱ اور اگر ہم چاہتے تو ف۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے ف۱۰۳

وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِؕ هٰذَا صِرَاطٌ

اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے ف۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ سیدھی

مُّسْتَقِیْمٌ(۶۱) وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۶۲) وَ لَمَّا

راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب

جَآءَ عِیْسٰى بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَیِّنَ لَكُمْ

عیسیٰ روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لئے میں

بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ(۶۳) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

تم سے بیان کردوں بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللہ

ف۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لئے جا سکتے ابن زبعری عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ مَا تَعْبُدُوْنَ میں جو مَا ہے اس کے معنی چیز کے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کٹ حجتی اور جہل پروری ہے ف۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۱۰۰ نبوت عطا فرما کر ف۱۰۱ اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا ف۱۰۲ اے اہل مکہ ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور ف۱۰۳ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے ف۱۰۴ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علامات قیامت میں سے ہے ف۱۰۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا ف۱۰۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دین الٰہی پر قائم رہنے سے ف۱۰۷ یعنی معجزات ف۱۰۸ یعنی نبوت اور انجیلی احکام ف۱۰۹ توریت کے احکام میں سے۔

رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ
میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ گروہ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ
آپس میں مختلف ہوگئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب

اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
سے ف۱۱۳ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں

لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا
خبر نہ ہو گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِیْنَ
پرہیزگار ف۱۱۴ ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو

ع ۶ ۱۱ ۱۲

اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری

تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِیْهَا
خاطریں ہوتیں ف۱۱۵ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں

مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ
جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہونچے ف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ
یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت سے

كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾
میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ف۱۱۷ بیشک مجرم ف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

ف۱۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہوچکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان کیا جاتا ہے ف۱۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا عیسیٰ خدا تھے کسی نے کہا خدا کے بیٹے کسی نے کہا تین میں کے تیسرے غرض نصرانی فرقے فرقے ہوگئے یعقوبی نسطوری ملکانی شمعونی۔

ف۱۱۲ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں۔

ف۱۱۳ یعنی روز قیامت کے۔

ف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یارب اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرماں برداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے بُرا بھائی بُرا دوست بُرا رفیق ف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کیے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہونگے ف۱۱۶ انواع و اقسام کی نعمتیں ف۱۱۷ جنتی درخت ثمردار سدا بہار ہیں انکی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہوجائیں گے ف۱۱۸ یعنی کافر۔

ف۱۱۹ رحمت کی اُمید بھی نہ ہوگی ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے ف۱۲۱ جہنم کے داروغہ کو کر ف۱۲۲ یعنی موت دے دے مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے۔



لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۷۵ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا
وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی
هُمُ الظّٰلِمِينَ ۷۶ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ
ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں تو ٹھہرنا ہے
مّٰكِثُونَ ۷۷ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ۷۸
ف۱۲۴ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے
أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۷۹ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ
کیا انہوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات
نَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۸۰ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا
وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ۸۱ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ
تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو عرش کے رب کو
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۸۲ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا
ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲ یہاں تک کہ اپنے اس
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۸۳ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي
دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں
الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۸۴ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لئے ہے سلطنت
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۸۵
آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا

ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔

ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے۔

ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت۔

ف۱۲۶ یعنی کفار مکہ نے۔

ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے حیلے سوچتے تھے۔

ف۱۲۸ ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔

ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔

ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے یہ نفی ولد میں مبالغہ ہے شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا موحد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے۔

ف۱۳۱ اور اس کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں۔

ف۱۳۲ یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں ف۱۳۳ جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روزِ قیامت ہے ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف١٣٥ یعنی توحید الٰہی کی ف١٣٦ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے ف١٣٧ یعنی مشرکین سے ف١٣٨ اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے۔



وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے جو حق کی گواہی دیں ف١٣٥

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

اور علم رکھیں ف١٣٦ اور اگر تم ان سے پوچھو ف١٣٧ انھیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے

فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

اللہ نے ف١٣٨ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف١٣٩ مجھے رسول ف١٤٠ کے اس کہنے کی قسم ف١٤١ کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

تو ان سے درگزر کرو ف١٤٢ اور فرماؤ بس سلام ہے ف١٤٣ کہ آگے جان جائیں گے ف١٤٤

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ... بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ... آيَاتُهَا ٥٩ رُكُوعَاتُهَا ٣

سورۂ دخان مکی ہے اس میں انسٹھ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — آیتیں اور تین رکوع ہیں

حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف٢ بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ف٣ بیشک ہم

مُنْذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف٤ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف٥ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم

مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ

بھیجنے والے ہیں ف٦ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف٧ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے

رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف٨ تو تم اس

ف١٣٩ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں۔

ف١٤٠ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف١٤١ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے۔

ف١٤٢ اور انھیں چھوڑ دو۔

ف١٤٣ یہ سلام متارکت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمھیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں۔ (وکان ہذا قبل الامر بالجہاد)۔

ف١٤٤ اپنا انجام کار۔

ف١ سورۂ دخان مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

ف٢ یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے۔

ف٣ اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برات اس شب میں قرآن پاک بتمامہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل تئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارک اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

ف٤ اپنے عذاب کا ف٥ سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام ف٦ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو ف٧ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ف٨ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب انھیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔

ف۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے نگاہوں میں خیرگی آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہو گئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کر دیا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہو جائیں گے ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔



يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لیگا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا

بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا ف۱۲ پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ

كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

گے ف۱۵ بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور ان کے پاس

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّ

ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کر دو ف۱۷ بیشک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں اور

اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ

اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾

اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹ اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوْا

ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ف۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے کھلا چھوڑ دے ف۲۳ بیشک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ف۲۴ کتنے چھوڑ گئے

ف۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔

ف۱۱ یعنی ایسی حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔

ف۱۲ اور معجزاتِ ظاہرات اور آیاتِ بینات پیش فرما چکا۔

ف۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جناب یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ)۔

ف۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹ لوٹ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو۔

ف۱۵ اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے یا روزِ بدر۔

ف۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

ف۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔

ف۱۸ اپنے صدقِ نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے تو آپ نے فرمایا۔

ف۱۹ یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے ف۲۰ میری ایذا کے درپے نہ ہو انہوں نے اس کو بھی نہ مانا ف۲۱ یعنی بنی اسرائیل ف۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آ رہا تھا آپ نے چاہا کہ عصا مار کر پھر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا ف۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا۔

ف۲۵ آراستہ پیراستہ زمین ف۲۶ عیش کرتے اتراتے ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست ف۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔

ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لئے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔

مِنۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوۡعٍ وَّ مَقَامٍ کَرِیۡمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعۡمَۃٍ کَانُوۡا فِیۡہَا

باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات ف۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال

فٰکِہِیۡنَ ﴿۲۷﴾ کَذٰلِکَ ۟ وَ اَوۡرَثۡنٰہَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَکَتۡ عَلَیۡہِمُ السَّمَآءُ

تھے ف۲۶ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے

۱ ع ۲۹ ۱۴

وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا کَانُوۡا مُنۡظَرِیۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَقَدۡ نَجَّیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنَ

ف۲۸ اور انہیں مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے

الۡعَذَابِ الۡمُہِیۡنِ ﴿۳۰﴾ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَالِیًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۱﴾

نجات بخشی ف۳۰ فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا

وَ لَقَدِ اخۡتَرۡنٰہُمۡ عَلٰی عِلۡمٍ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مِّنَ الۡاٰیٰتِ

اور بیشک ہم نے انہیں ف۳۱ دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں

مَا فِیۡہِ بَلٰٓـؤٌا مُّبِیۡنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿۳۴﴾ اِنۡ ہِیَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا

جن میں صریح انعام تھا ف۳۲ بیشک یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا

الۡاُوۡلٰی وَ مَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِیۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۶﴾

ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ف۳۵ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶

اَہُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ اَہۡلَکۡنٰہُمۡ ۫ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا

کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تبع کی قوم ف۳۸ اور جو ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انہیں ہلاک کردیا ف۴۰ بیشک وہ مجرم

مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا

لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۴۲ ہم نے

خَلَقۡنٰہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ

انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ف۴۳ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۴۴ بے شک فیصلہ کا دن ف۴۵

ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقہ محنتوں سے اور اولاد کے قتل کئے جانے سے جو انہیں پہنچتا تھا۔

ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔

ف۳۲ کہ ان کے لئے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا من و سلوی اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔

ف۳۳ کفار مکہ۔

ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے جانے لئے اور کوئی حال باقی نہیں ہے اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کردیا گیا۔

ف۳۵ بعد موت زندہ کرکے۔

ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کردو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ انکی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے ابھی پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائیگا اور اس کا انکار محض حمق و مکابرہ ہوگا ف۳۷ یعنی کفار مکہ زور و قوت میں۔

ف۳۸ تبع حمیری بادشاہ مومن صاحب ایمان تھے اور انکی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی ف۳۹ کافر امتوں میں سے ف۴۰ ان کے کفر کے باعث ف۴۱ کافر منکر بعث

ف۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کے لئے ہوگی اور یہ عبث و لعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب و جزا ہو ف۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں ف۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا ف۴۵ یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک و تعالی اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔

ف۴۶ اور قرابت و محبت نفع نہ دے گی ف۴۷ یعنی کافروں کی ف۴۸ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل)



مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۴۶ اور نہ ان کی مدد

يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ

ہوگی ف۴۷ مگر جس پر اللہ رحم کرے ف۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بیشک تھوہڑ کا

الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

پیڑ ف۴۹ گنہگاروں کی خوراک ہے ف۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی جوش

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ

مارے ف۵۱ اسے پکڑو ف۵۲ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ

عذاب ڈالو ف۵۳ چکھ ف۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۵۵ بیشک

هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾

یہ ہے وہ ف۵۶ جس میں تم شبہ کرتے تھے ف۵۷ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۵۸

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اور قنادیز ف۵۹ آمنے سامنے

مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا

ف۶۰ یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

میوہ مانگیں گے ف۶۱ امن و امان سے ف۶۲ اس میں پہلی موت کے سوا ف۶۳ پھر موت نہ چکھیں گے

الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ

اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا ف۶۴ تمہارے رب کے فضل سے یہی

ع ۱۵

ف۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔

ف۵۰ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں۔

ف۵۱ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ

ف۵۲ یعنی گھسیٹ کر۔

ف۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ

ف۵۴ اس عذاب کو۔

ف۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اہانت و تذلیل کے لئے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ بطحٰی میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائیگا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا۔

ف۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔

ف۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے

ف۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

ف۵۹ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔

ف۶۰ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔

ف۶۱ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔

ف۶۲ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا اور کوئی ف۶۳ جو دنیا میں ہو چکی ف۶۴ اس سے نجات عطا فرمائی۔

ف۹۵ یعنی عربی میں ف۹۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں ف۹۷ ان کے ہلاک و عذاب کا ف۹۸ تمہاری موت کے (قیل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)



هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

بڑی کامیابی ہے — تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ف۹۵ آسان کیا کہ وہ سمجھیں ف۹۶

فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

تو تم انتظار کرو ف۹۷ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ف۹۸

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکی ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ

کتاب کا اتارنا ہے — اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے — بیشک آسمانوں

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ف۲ اور تمہاری پیدائش میں ف۳ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے

آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کیلئے — اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ف۴ اور اس میں کہ اللہ نے

مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

آسمان سے روزی کا سبب مینھ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی گردش

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

میں ف۵ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے — یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے — خرابی ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار کیلئے ف۶

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے ف۷ غرور کرتا ف۸ گویا انہیں سنا ہی نہیں

---

ف۱ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا کے اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔

ف۲ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔

ف۳ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

ف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔

ف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہے کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔

ف۶ یعنی نضر بن حارث کے لئے شان نزول کہا گیا ہے کہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور یہ آیت ہر ایسے شخص کے لئے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبر کرے۔

ف۷ یعنی اپنے کفر پر۔

ف۸ ایمان لانے سے۔

ف۹ یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور مآل دوزخ ہے ف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں ف۱۱ یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے ف۱۲ قرآن شریف ۔



فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ
تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
ان کے لئے خواری کا عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے ف۹ اور انہیں کچھ کام نہ دیگا

كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾
ان کا کمایا ہوا ف۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ف۱۱ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ ع ۱۱ / ۱۷
یہ ف۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
اس کا فضل تلاش کرو ف۱۳ اور اس لئے کہ حق مانو ف۱۴ اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں ف۱۵

الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
اور جو کچھ زمین میں ف۱۶ اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا
فرماؤ درگزریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ف۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ

يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۟ ثُمَّ
دے ف۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لئے اور برا کرے تو اپنے برے کو ف۱۹ پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۲۱ اور حکومت

ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غواصی کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے ۔
ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا ۔
ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ ۔
ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ ۔
ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لئے مقرر فرمائے یا اللہ تعالیٰ کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال اُن اُمید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہونچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں (وقیل ان الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال) ۔
شانِ نزول اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مریسیع پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سنکر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسکی خبر ہوئی تو آپ تلوار لیکر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ۔ مقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ کرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اسکو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہوگیا (معاذ اللہ تعالیٰ) اسکو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اسکی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجکر انہیں واپس بلوالیا ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اسکے کرنیوالے پر ہے ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو انکے اعمال کی جزا دیگا
ف۲۱ یعنی توریت ۔

ف۲۲ ان میں کثرت انبیاء پیدا کرکے ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کرکے اور من و سلوٰی نازل فرما کر ف۲۴ یعنی امر دین اور بیان حلال وحرام اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ف۲۵ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت میں ف۲۶ اور علم زوال اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں اُن لوگوں کے لئے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم انکا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لئے انھوں نے اختلاف کیا۔

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے انھیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور انھیں اُنکے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

اور ہم نے انھیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو انھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵ مگر بعد اسکے کہ علم اُن کے پاس

الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

آچکا ف۲۶ آپس کے حسد سے ف۲۷ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸ عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ پر چلو

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ

اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام

اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور یقین والوں کے لئے ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے

الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں ان جیسا کردینگے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

ع ۲ ۱۰ ۱۸

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان کی اُنکی زندگی اور موت برابر ہوجائے ف۳۵ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

کو حق کے ساتھ بنایا ف۳۷ اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کیے کا بدلہ پائے ف۳۸ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا

ف۲۷ کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے۔

ف۲۸ یعنی دین کے۔

ف۲۹ اے حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ف۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔

ف۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں۔

ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے

ف۳۳ کہ اس سے انھیں امور دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔

ف۳۴ کفر و معاصی کا۔

ف۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت و حیات برابر ہوجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر معاصی میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر شان نزول مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۳۶ مخالف سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے مومنین جنات عالیات میں عزت و کرامت اور عیش و راحت پائیں گے اور کفار اسفل السافلین میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونگے ف۳۷ کہ اسکی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو ف۳۸ نیکی کا اور بدی کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالم کی پیدائش سے اظہار عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہوسکتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل میں امتیاز کامل ہو مومن مخلص درجات جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکات جہنم میں۔

ف۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہوگیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انہیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسری کو پوجنے لگتے



أَفَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ ٱللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ

بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا ف۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا

سَمْعِهِۦ وَقَلْبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ

ف۴۰ اور اسکے کان اور دل پر مہر لگادی اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈالا ف۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ

ٱللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوا۟ مَا هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا

دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بولے ف۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ف۴۳ مرتے ہیں اور

وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا

جیتے ہیں ف۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ف۴۵ اور انہیں اس کا علم نہیں ف۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے

يَظُنُّونَ ﴿۲۴﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَن

ہیں ف۴۷ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۴۸ تو بس انکی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں

قَالُوا۟ ٱئْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلِ ٱللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ف۴۹ اگر تم سچے ہو ف۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے ف۵۱ پھر تم کو مارے گا ف۵۲

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ

پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا ف۵۳ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ

ع ۵ ۳ ۱۹

جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ

باطل والوں کی اس دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے

تُدْعَىٰٓ إِلَىٰ كِتَٰبِهَا ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ هَٰذَا كِتَٰبُنَا

نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائیگا ف۵۷ آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر

ف۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجام کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔

ف۴۱ تو اس نے ہدایت و موعظت کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہ حق کو نہ دیکھا۔

ف۴۲ منکرین بعث۔

ف۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔

ف۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔

ف۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکم الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔

ف۴۷ خلاف واقع مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو برا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اسکی ممانعت آئی ہے ف۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں ف۴۹ زندہ کرکے ف۵۰ اس بات میں کہ مردے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے ف۵۱ دنیا میں جبکہ تم بے جان نطفہ تھے ف۵۲ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت ف۵۳ زندہ کرکے تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا ف۵۴ اسکو کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف ملتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کی وجہ سے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا

حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۸۸ جو تم نے کیا تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا ف۸۹

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ۟ أَفَلَمْ تَكُنْ آيٰتِي

یہی کھلی کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائیگا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ

تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے ف۹۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا

بیشک اللہ کا وعدہ ف۹۱ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں ف۹۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز

السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں ف۹۳ یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں ف۹۴

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ

اُنکے کاموں کی برائیاں ف۹۵ اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائیگا

الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَأْوٰكُمُ النَّارُ وَ

آج ہم تمھیں چھوڑ دیں گے ف۹۶ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ف۹۷ اور تمہارا

مَا لَكُمْ مِنْ نٰصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۹۸ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا اور دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

نے تمہیں فریب دیا ف۹۹ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ اُن سے کوئی منانا چاہے ف۱۰۰

---

ف۸۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔

ف۸۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔

ف۹۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔

ف۹۱ مُردوں کو زندہ کرنے کا۔

ف۹۲ وہ ضرور آئے گی تو

ف۹۳ قیامت کے آنے کا۔

ف۹۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔

ف۹۵ جو انھوں نے دنیا میں کئے تھے اور اُن کی سزائیں۔

ف۹۶ عذاب دوزخ میں۔

ف۹۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔

ف۹۸ جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے۔

ف۹۹ کہ تم اس کے مفتون ہو گئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا۔

ف۱۰۰ یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کرکے اور ایمان و طاعت اختیار کرکے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۳۶ وَلَهُ

تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی

الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳۷ ع ۴/۱۱

کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

## سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکی ہے اور اس میں پینتیس ۳۵ آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝۲ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب ف۲ اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ف۳ اور ایک مقرر میعاد پر ف۴

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ف۵ منہ پھیرے ہیں ف۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۷ مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین کا کونسا ذرہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی

فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب ف۸ یا کچھ بچا کھچا علم ف۹

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

اگر تم سچے ہو ف۱۰ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا

---

ف۱ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اور آیت فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اور تین آیتیں وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ۔ اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس ۳۵ آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچسو پچانوے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن شریف۔

ف۳ کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں۔

ف۴ وہ مقرر میعاد روز قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے۔

ف۵ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے، یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔

ف۶ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۷ یعنی بت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو۔

ف۸ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطال شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو۔

ف۹ پہلوں کا۔

ف۱۰ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

ف۱۱ یعنی بتوں کو ف۱۲ کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں ف۱۳ یعنی بت اپنے پجاریوں کے ف۱۴ اور کہیں گے کہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے ف۱۵ یعنی اہل مکہ پر ف۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور و فکر کئے اور اچھی طرح سنے ف۱۷ کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے ف۱۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔



اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ

ایسوں کو پوجے ف۱۱ جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک

غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

نہیں ف۱۲ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے ف۱۳ اور ان سے منکر ہو جائیں گے

كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ف۱۴ اور جب ان پر ف۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

حق کو ف۱۶ کہتے ہیں یہ کھلا جادو ہے ف۱۷ کیا کہتے ہیں انہوں نے اسے جی سے بنایا ف۱۸

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنا لیا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے ف۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

باتوں میں تم مشغول ہو ف۲۰ اور وہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

مہربان ہے ف۲۱ تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ف۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا

بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹

اور تمہارے ساتھ کیا ف۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے ف۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ

تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ

کا ایک گواہ ف۲۵ اس پر گواہی دے چکا ف۲۶ تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ف۲۷

ف۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالیٰ پر افترا ہوتا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے افترا کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کر سکو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا۔

ف۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو

ف۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کر کے ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا۔

ف۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔

ف۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے

یہ آیت نازل فرمائی لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لئے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتا دیا لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ اور وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی اُمت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرما دیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہو اور آیت اس کے بعد الا جملہ کا موید ہے علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اس میں نفی درایت ذاتیہ کی ہے وحی کے ذریعہ سے جاننے کی نفی نہیں ف۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں ف۲۵ وہ حضرت عبداللہ بن سلام ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی ف۲۶ کہ وہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ف۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

ف۲۸ یعنی دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ف۲۹ غریب لوگ ف۳۰ **شانِ نزول**: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دینِ محمدی حق ہوتا تو فلاں و فلاں ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے ف۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ف۳۲ توریت ف۳۳ پہلی کتابوں کی ف۳۴ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دمِ آخر تک



إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ
بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں
ءَامَنُوا۟ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا۟ بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ
ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب انہیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے
هَٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَ
کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی اور
هَٰذَا كِتَٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَبُشْرَىٰ
یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈر سنائے اور نیکوں
لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ
کو بشارت بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ف۳۴ نہ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ
ان پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں
فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ
رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے
إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ
بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ
ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً
چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ
عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر

ع ۱

ف۳۵ قیامت میں
ف۳۶ موت کے وقت
ف۳۷ **مسئلہ**: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے **مسئلہ** کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں۔
ف۳۸ اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔
ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبداللہ ہیں عبدالمطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ

اور میرے ماں باپ پر کی ف۴۰ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لئے میری اولاد

ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ

میں صلاح رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳ اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ

جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے

فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْ

جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ف۴۶ اور وہ جس

قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ

نے اپنے ماں باپ سے کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ

مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا

حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

وعدہ سچا ہے ف۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر

حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

بات ثابت ہو چکی ف۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزرے جن اور

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے اور ہر ایک کے لئے ف۵۲ اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ف۵۳

وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ

اور تاکہ اللہ ان کے کام انہیں پورے بھر دے ف۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر آگ پر

ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی،

ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبد الرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ میں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف۔

ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو۔

ف۴۴ دل سے بھی اور زبان سے بھی۔

ف۴۵ ان پر ثواب دیں گے۔

ف۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

ف۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اسکے والدین اسکو دین حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو ف۴۸ ان میں سے کوئی مرکر زندہ نہ ہوا ف۴۹ ماں باپ۔

ف۵۰ مردے زندہ فرمانے کا ف۵۱ عذاب کی ف۵۲ مومن ہو یا کافر ف۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہونگے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہونگے۔

ف۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

پیش کیے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کرچکے اور انہیں برت

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

چکے و۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا اس کی کہ تم زمین میں ناحق

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ

تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے و۵۶ اور یاد کرو عاد کے ہم قوم و۵۷ کو جب

أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا و۵۸ اور بے شک اس سے پہلے ڈر سنانے والے گزر چکے اور

مِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ

عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ

ہے بولے کیا تم اس لئے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ و۵۹ جس کا ہمیں وعدہ دیتے

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا

ہو اگر تم سچے ہو و۶۰ اس نے فرمایا و۶۱ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے و۶۲ میں تو تمہیں اپنے رب

أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

کے پیام پہنچاتا ہوں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو و۶۳ پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا

کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا و۶۴ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا و۶۵ بلکہ یہ تو وہ ہے جس

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ

کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے اپنے رب کے

و۵۵ یعنی لذت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لئے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

و۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذات دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہل بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔

و۵۷ حضرت ہود علیہ السلام۔

و۵۸ شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔

و۵۹ وہ عذاب۔

و۶۰ اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔

و۶۱ یعنی ہود علیہ السلام نے

و۶۲ کہ عذاب کب آئے گا۔

و۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے و۶۴ اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے و۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا۔

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ
حکم سے ۶۶ کہ صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سونے مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا
مجرموں کو اور بیشک ہم نے انہیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ۶۷ اور ان کے لئے کان

لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ
اور آنکھ اور دل بنائے ۶۸ تو ان کے کام کان اور آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ
اور دل کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے

ع ۳ ۲

اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
تھے اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کردیں

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا
۶۹ تمہارے آس پاس کی بستیاں ۷۰ اور طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ۷۱ تو کیوں نہ

نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
مدد کی انکی ۷۲ جن کو انہوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ۷۳ بلکہ وہ ان سے

عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ
گم گئے ۷۴ اور یہ ان کا بہتان و افترا ہے ۷۵ اور جبکہ ہم نے تمہاری

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ
طرف کتنے جن پھیرے ۷۶ کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا
رہو ۷۷ پھر جب پڑھنا ہوچکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے ۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے

۶۶ چنانچہ اس آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کردیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم پاکیزہ و فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیم تھا۔

۶۷ اے اہل مکہ وہ قوت و مال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے۔

۶۸ تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان حواس و نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔

۶۹ اے قریش۔

۷۰ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے

۷۱ کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں انکے کفر کے سبب ہلاک کردیا۔

۷۲ ان کفار کی ان بتوں نے

۷۳ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

۷۴ اور نزول عذاب کے وقت کام نہ آئے۔

۷۵ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قرب الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں

۷۶ یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سات جن تھے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطن نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جن

۷۷ تاکہ اچھی طرح حضرت کی قرأت سن لیں

۷۸ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔

سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ

ہم نے ایک کتاب سنی و۷۹ کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی و۸۰ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی

یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ

حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم اللہ کے

اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

منادی و۸۱ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے و۸۲ اور تمہیں دردناک عذاب سے

اَلِیْمٍ ۝ وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ

بچالے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں و۸۳ اور

لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اَوَ لَمْ

اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں و۸۴ وہ و۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں کیا انہوں

یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ

نے و۸۶ نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں

بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے کیوں نہیں بیشک وہ سب کچھ کرسکتا ہے

وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

اور جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں

قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا و۸۷

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا و۸۸ اور ان کے لیے جلدی نہ کرو و۸۹

و۷۹ یعنی قرآن شریف۔

و۸۰ عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔

و۸۱ سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

و۸۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔

و۸۳ اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

و۸۴ جو اسے عذاب سے بچا سکے۔

و۸۵ جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں۔

و۸۶ یعنی منکرین بعث نے۔

و۸۷ جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

و۸۸ اپنی قوم کی ایذا پر۔

و۸۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔

۹۰ عذاب آخرت کو ۹۱ تو اسکی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ ۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔
۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں



كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے ۹۰ جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے

ع ۹

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

۹۲ تو کون ہلاک کیے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ۹۳

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ | اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کیے ۳

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ۴ اور وہی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ

ان کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے انکی برائیاں اتار دیں اور انکی حالتیں سنوار دیں ۵ یہ اسلئے

بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو

الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ

ان کے رب کی طرف سے ہے ۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ۷ تو جب کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

سے تمہارا سامنا ہو ۸ تو گردنیں مارنا ہے ۹ یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو ۱۰ تو مضبوط

ع ۱۳

الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ

باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ۱۲

۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچسو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔

۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا۔

۳ جو کچھ بھی انہوں نے کیے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانۂ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو کر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کر دیئے۔

۴ یعنی قرآن پاک۔

۵ اور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیان واقع نہ ہو۔

۶ یعنی قرآن شریف۔

۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔

۸ یعنی جنگ ہو ۹ یعنی ان کو قتل کرو ۱۰ یعنی کثرت سے قتل کر چکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنا لیا جائے اور احسانًا چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ براءت کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہو گیا۔
۱۲ یعنی جنگ ختم ہو جائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ

بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لئے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے

بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

جانچے ف۱۵ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز اُن کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾

جلد انہیں راہ دے گا ف۱۷ اور اُن کا کام بنا دے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا انہیں اس کی پہچان کرا دی ہے ف۱۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾

اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جما دے گا ف۲۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے یہ اس لئے کہ انہیں ناگوار ہوا

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

جو اللہ نے اتارا ف۲۱ تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

ان سے اگلوں کا ف۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے ان پر تباہی ڈالی ف۲۳ اور اُن کافروں کے لئے

اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ

بھی ویسی کتنی ہی ہیں ف۲۴ یہ ف۲۵ اس لئے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ۵

کوئی مولیٰ نہیں بیشک اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور

ف۱۳ بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح ف۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب۔

ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شانِ نزول یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔

ف۱۷ درجاتِ عالیات کی طرف۔

ف۱۸ وہ منازلِ جنت میں نو وارد ناآشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل اور مساکن پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہوں گے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔

ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔

ف۲۰ معرکۂ جنگ میں اور حجتِ اسلام پر اور پل صراط پر۔

ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لئے کہ اس میں شہوات و لذات کے ترک اور طاعات و عبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

ف۲۲ یعنی پچھلی امتوں کا۔

ف۲۳ کہ انہیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔

ف۲۴ یعنی اگر یہ کافر سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لئے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔

ف۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور ہونا اور کافروں کا مقہور ہونا۔

يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اور کھاتے ہیں ف۲۶ جیسے چوپائے کھائیں ف۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے

هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ
ف۲۸ قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار

لَهُمْ ۝۱۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
نہیں ف۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۰ اس ف۳۱ جیسا ہوگا جس کے برے عمل اسے بھلے

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ
دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ف۳۲ احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی

مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب کی

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا
نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لئے اس میں

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے ان کی برابر ہوجائیں گے جنہیں

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ
ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ
ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰ علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انہوں نے کیا فرمایا ف۴۲

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ
یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنہوں نے

ف۲۶ دنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مآل کو فراموش کئے ہوئے ف۲۷ اور انہیں تمیز ہو کہ بس کھانے کے بعد وہ ذبح کئے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے ف۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے ف۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو اللہ تعالٰی کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجزہ اور معجزات نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برہان قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں۔

ف۳۱ اس کافر مشرک۔

ف۳۲ اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں

ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔

ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔

ف۳۵ خالص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ دردِ سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار ف۳۶ پیدائش ہی میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھا لئے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب ف۳۸ کفار ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ ف۴۰ یہ منافق لوگ تو ف۴۱ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کے تمسخر کے طور پر ف۴۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے ف۴۳ یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالٰی نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا۔
ف۴۴ اور انہوں نے نفاق اختیار کیا۔

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے کہ اس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں
ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ع ۲ ۸
اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
کوئی سورت کیوں نہ اتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
گیا تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ
ہیں جس پر مُردنی چھائی ہو تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
پھر جب حکم ناطق ہو چکا ف۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو

ف۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا ف۴۶ یعنی بصیرت و علم و شرح صدر ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا

ف۴۸ کفار و منافقین۔

ف۴۹ جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔

ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالٰی کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مؤمنین و غیر مؤمنین سب سے عام خطاب ہے۔

ف۵۱ اپنے اشغال میں اور معاش کے کاموں میں۔

ف۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

ف۵۳ شان نزول مؤمنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالٰی کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔

ف۵۵ یعنی منافقین کو۔

ف۵۶ پریشان ہو کر۔

ف۵۷ اللہ تعالٰی اور رسول کی۔

ف۵۸ اور جہاد فرض کر دیا گیا۔

ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ف۶۰ رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ف۶۱ مفسد ف۶۲ کہ راہ حق نہیں دیکھتے۔

ف۶۳ جو حق کو پہچانیں ف۶۴ کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہونچنے ہی نہیں پاتی ف۶۵ نفاق سے ف۶۶ اور طریق ہدایت واضح ہوچکا تھا قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت و صفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضحاک و سدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں ف۶۴ بیشک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے ف۶۵

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ۝

بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی ف۶۶ شیطان نے انہیں فریب دیا ف۶۷ اور انہیں دنیا میں مدتوں رہنے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ

کی امید دلائی ف۶۸ یہ اس لئے کہ انہوں نے ف۶۹ کہا ان لوگوں سے ف۷۰ جنہیں اللہ کا اتارا ہوا ف۷۱ ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری

الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ

مانیں گے ف۷۲ اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ان کے منہ

وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے ف۷۳ یہ اس لئے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے ف۷۴ اور اس کی

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

خوشی ف۷۵ انہیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے۔ کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۷۶ اس

اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے بیر ظاہر نہ فرمائے گا ف۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھا دیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو

بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

ف۷۸ اور ضرور تم انہیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے ف۷۹ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ف۸۰

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَا۠ اَخْبَارَكُمْ ۝

اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ف۸۱ یہاں تک کہ دیکھ لیں ف۸۲ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں ف۸۳

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ف۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت

ع ۳

ف۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انہیں اچھا سمجھے۔
ف۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔
ف۶۹ یعنی اہل کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر۔
ف۷۰ یعنی مشرکین سے۔
ف۷۱ قرآن اور احکام دین۔
ف۷۲ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف آپ کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔
ف۷۳ لوہے کے گرزوں سے۔
ف۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔

ف۷۵ ایمان و طاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ف۷۶ نفاق کی ف۷۷ یعنی انکی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔
ف۷۸ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورت سے پہچانتے تھے۔
ف۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال آپ سے چھپا نہ سکیں گے چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام سے پہچان لیتے تھے فائدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت وجوہ علم عطا فرمائے انہیں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی ف۸۰ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال ہر ایک کو اس کے لائق جزا دیگا ف۸۱ آزمائش میں ڈالیں گے ف۸۲ یعنی ظاہر فرمادیں ف۸۳ تاکہ ظاہر ہوجائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے ف۸۴ اس کے بندوں کو۔

ف۸۵ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوا سکا ثواب ہی کیا شان نزول جنگ بدر کیلئے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے نوبت بنوبت اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جسکے لئے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام عسفان میں نو اونٹ پھر سہیل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہنچے وہاں مقیس جمحی نے نو اونٹ ذبح کئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپکی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔



مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰىۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـاؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ(۳۲)

ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کر دے گا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ(۳۳)

ف۸۵ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶ اور اپنے عمل باطل نہ کرو ف۸۷

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مرگئے

فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ(۳۴) فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ

تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف۹۰ اور تم ہی غالب آؤ گے

وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ(۳۵) اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱ دنیا کی زندگی تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲

وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا یَسْــٴَـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ(۳۶)

اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ف۹۳

اِنْ یَّسْــٴَـلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ یُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ(۳۷) هٰۤاَنْتُمْ

اگر انہیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کر دے گا ہاں ہاں یہ جو

هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ

تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور

مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸

وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ(۳۸)

اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱۰۰

ع ۱۰ ۸

ف۸۶ یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو۔

ف۸۷ ریا یا نفاق سے شان نزول بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا انکے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لئے اطاعت خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اسکو باطل نہ کرے۔

ف۸۸ شان نزول یہ آیت اہل قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جسمیں مقتول کفار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اسکے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کیلئے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت نہ فرمائے گا اسکے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔

ف۸۹ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ

ف۹۰ کفار کو قرطبی ہیں کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت وَاِنْ جَنَحُوْا اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت وَاِنْ جَنَحُوْا کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں ف۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا ف۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں۔

ف۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے ف۹۴ یعنی اموال کو ف۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے ف۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں ف۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف۹۸ اس کے فضل و رحمت کے ف۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے ف۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔

ف سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچ سو ساٹھ کلمے دو ہزار پانچسو انسٹھ حرف ہیں ف شان نزول: یہ سورۃ حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں واقعہ یہ تھا کہ حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے قریب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی تقصیر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو صحابہ کے ساتھ یکم ذی قعدہ ۶ ھ کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض صحابہ نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا صحابہ نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سرو سامان کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہیں جب حدیبیہ پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کیلئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کیلئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کیلئے بھیجا انہوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کیلئے غسالہ شریف حاصل کرنے کیلئے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اسکے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جسکو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر برکت کیلئے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انکے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم انکے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہکر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور انکے اہل رائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں چنانچہ صلحنامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر انکے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) ف۴ دینی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ جس کا اثر یہ ہوگا ف۷ اور باوجود عقیدہ فرقہ کے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فتح مدنی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّ

پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور زمین کے ف۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اتاردے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر برا گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ

انہیں پر ہے بری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم

اطمینانِ نفس حاصل ہو۔ ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدۂ فتح و نصرت اس لئے فرمایا تاکہ وہ اپنے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد فرمائیگا۔



جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ

تیار فرمایا اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝٨

عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳

لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِيلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ۖ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

پاکی بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ۝١٠ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ ع ۹

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ

پیچھے رہ گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں ف۲۲

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

اگر وہ تمہارا بُرا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں

تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝١١ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ

کی خبر ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو

ف۱۱ عذاب و ہلاک کی۔
ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو۔
ف۱۳ یعنی مومنین متقین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذابِ دوزخ کا ڈر سناتا۔
ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں آگئیں۔
ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔
ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔
ف۱۷ جن سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔
ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔
ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔
ف۲۰ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار رہا اور وہ کام کا حیلہ کرکے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مددِ الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لئے ہم قاصر ہے ف۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ف۲۳ یعنی وہ اعتذار اور طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔

ف۲۴ دشمن ان سب کا تہ تیغ کر دیں گے ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدہ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا ف۲۶ عذاب الٰہی کے مستحق ف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔

إِلَىٰٓ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِى قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ

واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا ف۲۵

وَكُنتُمْ قَوْمًۢا بُورًا ﴿۱۲﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ فَإِنَّآ أَعْتَدْنَا

اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ف۲۷ بیشک ہم نے

لِلْكَٰفِرِينَ سَعِيرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ

کافروں کیلئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُولُ ٱلْمُخَلَّفُونَ

اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے

إِذَا ٱنطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ

ف۲۹ جب تم غنیمتیں لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں

أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ ٱللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ

اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا۟ لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵﴾

ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ ٱلْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُو۟لِى بَأْسٍ

ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے

شَدِيدٍ تُقَٰتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا۟ يُؤْتِكُمُ ٱللَّهُ أَجْرًا

ف۳۸ کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا

حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۶﴾

ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

ف۲۸ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے۔

ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو۔

ف۳۰ خیبر کی، اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کیلئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انھوں نے بطمع غنیمت کہا

ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۲ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لئے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص انکے لئے ہے۔

ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔

ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۵ دین کی۔

ف۳۶ یعنی محض دنیا کی حتی کہ انکا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جمل)

ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جنکے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ ہیں انھیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب و غیر تائب میں فرق ہو جائے اس لئے حکم ہوا کہ ان سے فرما دیجئے ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ف۳۹ مسئلہ: یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور انکی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر۔

ف۴۰ جہاد کے رہ جانے میں۔ **شانِ نزول**: جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و معذور تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۱ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انہیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڑھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ یا کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً نہایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری توابع پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشتغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ
اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر

حَرَجٌ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ
نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳ اسے دردناک عذاب فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان

الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ
والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے

فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً
ف۴۵ تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی غنیمتیں

یَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً
ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ
کہ تم لوگے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور اس لئے

اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَهْدِیَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا
کہ ایمان والوں کے لئے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے ف۵۱ اور ایک اور ف۵۲ جو تمہارے

عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۱﴾
بل کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ
اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے

ع ۲ / ۱۰

ف۴۲ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر جمے گا۔
ف۴۳ حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اسلئے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کرلیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج دیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپدید کردیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا۔
ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔ ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے۔ ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی۔ ف۴۹ کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرکے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔

لَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہر گز تم اللہ کا دستور
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
روک دیئے وادی مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
کام دیکھتا ہے وہ ف۵۹ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰ روکا
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد
وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ
اور کچھ مسلمان عورتیں ف۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ف۶۳ کہیں تم انہیں روند ڈالو ف۶۴ تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں
مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
کوئی مکروہ پہنچے تو تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ف۶۵ تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ف۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
دلوں میں اڑ رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اڑ ف۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
اور ایمان والوں پر اتارا ف۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ف۶۹ اور وہ اس کے زیادہ

ف۵۰ یعنی غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا ف۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور سب کام اس کو مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو ف۵۲ فتح ف۵۳ مراد اس سے یا خانۂ فارس و روم ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امید کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔

ف۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔

ف۵۵ مغلوب ہونگے اور انہیں ہزیمت ہوگی۔

ف۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کرتا ہے۔

ف۵۷ یعنی کفار کے۔

ف۵۸ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ بطن مکہ سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے اسّی ہتھیار بند جوان جبل تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

ف۵۹ کفار مکہ۔

ف۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے۔

ف۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

ف۶۲ کہ مکہ میں ہیں۔

ف۶۳ تم انہیں پہچانتے نہیں۔

ف۶۴ کفار سے قتال کرنے میں۔

ف۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے۔

ف۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کرا کے اور تمہاری قید میں لا کر ف۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظمہ سے روکا ف۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی ف۶۹ کلمۂ تقوی سے مراد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

ف۵۵ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا ف۵۶ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ف۵۷ شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ مکرمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انھوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کئے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا



بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۟۠ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

سزاوار اور اس کے اہل تھے ف۵۵ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۵۶ بیشک اللہ نے سچ کردیا اپنے

رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

رسول کا سچا خواب ف۵۷ بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و امان سے اپنے سروں کے ف۵۸ بال منڈاتے یا ف۵۹ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ۟ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

معلوم نہیں ف۶۰ تو اس سے پہلے ف۶۱ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۶۲ وہی ہے جس نے اپنا رسول

بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۟ؕ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۶۳ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۶۴

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۶۵ کافروں پر سخت ہیں ف۶۶ اور آپس میں نرم دل ف۶۷ تو انہیں

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ

دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۶۸ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے

فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَ مَثَلُهُمْ

چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۶۹ یہ ان کی صفت توریت میں ہے ف۷۰ اور ان کی صفت

فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی

انجیل میں ف۷۱ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی

عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۷۲ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں

ع ۳ — ع ۱۵

اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ ف۵۸ تمام ف۵۹ تھوڑے سے۔ ف۶۰ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لئے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔ ف۶۱ یعنی دخول حرم سے قبل۔ ف۶۲ فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ ف۶۳ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ ف۶۴ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے۔ ف۶۵ یعنی ان کے اصحاب۔ ف۶۶ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک)۔ ف۶۷ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ ف۶۸ کثرت سے نمازیں پڑھتے نماز پر مداومت کرتے۔ ف۶۹ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہار دہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطا کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ف۷۰ یہ مذکور ہے ف۷۱ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ۵۵ بخشش اور بڑے ثواب کا

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ۲ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ۳ اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۴ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ۵ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۶ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

ع ٣ ١٣

۵۵ صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔ ۱ سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھیتر حرف ہیں ۲ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی و آداب لازم ہیں **شانِ نزول** چند شخصوں نے عید اضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ۳ یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے۔ ۴ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں ۵ براہ ادب و تعظیم **شانِ نزول** آیۂ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۶ **شانِ نزول** یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلال شان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔

ف۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انھیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اسکو بجالاتے ف۸ انہیں سے اُن کے لئے جو توبہ کریں ف۹ کہ صحیح ہے یا غلط شانِ نزول یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانہ جاہلیت میں انکے اور ان کے درمیان عداوت تھی جب ولید انکے دیار کے قریب پہونچے اور انھیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً انکے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کرکے ولید واپس ہوگئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لئے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔



تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے ف۷ تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اے ایمان والو

اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو ف۹ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ

ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں

اللّٰهِ ۚ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ

ف۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں

الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ

ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں

الْعِصْيَانَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۚ

ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ف۱۲ اللہ کا فضل اور احسان

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٨ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ

میں صلح کراؤ ف۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ف۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو

تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان

ف۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاء حال کرکے تمہیں رسوا کردیں گے۔

ف۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دیدیا

ف۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے۔

ف۱۳ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن اُبی نے ناک بند کرلی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہونچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے **مسئلہ** باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

بھائی ہیں ف۱۵ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ف۱۶ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ف۱۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ف۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا

ف۱۹ اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور

تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ

آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر

بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا

فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں اے

الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ

ایمان والو بہت گمانوں سے بچو ف۲۴ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے ف۲۵ اور

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن

عیب نہ ڈھونڈو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ

اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

مہربان ہے اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹ اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ

اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک

---

ف۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے ف۱۶ جب کبھی ان میں نزاع واقع ہو ف۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا ایمان والوں کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے ف۱۸ **شان نزول** اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہو گئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کیلئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے گئے جگہ دو جگہ یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب ہو گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا جگہ دو اس نے کہا تمہیں جگہ مل گئی ہے بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آ کر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کون؟ اس نے کہا میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا فلانی کا لڑکا اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کیلئے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی اور نہ تندرست اپاہج کی نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔

ف۱۹ صدق و اخلاص میں

ف۲۰ **شان نزول** یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا اے حفصہ خدا سے ڈرو (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب) ف۲۱ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا ف۲۲ جو انہیں ناگوار معلوم ہوں **مسائل** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہے اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش اعرج ف۲۳ تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ ف۲۴ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا ف۲۵ **مسئلہ** مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے

سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔ مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان، ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان، ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ ف۲۶ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا۔ حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد و بغض و بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا آدمی کے لئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث: جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۖ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ

اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ف۳۵ ہاں

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۖ وَاِنْ تُطِيْعُوا

یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا ف۳۷ اور اگر تم اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ف۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ف۳۹ بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۴۰

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی

الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سچے ہیں ف۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ

اور جو کچھ زمین میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳ اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے

اَسْلَمُوْا ۖ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ

ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے

هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴ بیشک اللہ جانتا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۵

ف۲۷ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ورنہ بہتان۔

ف۲۸ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کی مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کی بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے

**شانِ نزول** سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ع ۸ ۱۴

کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطبخ حضرت اسامہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔ ف۲۹ حضرت آدم علیہ السلام ف۳۰ حضرت حوا ف۳۱ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر و تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد ف۳۲ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے

باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ کسی کے نسب پر فخر کرے، اسکے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کیلئے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اسکو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے ف۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقتدا میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے، اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسکی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر اسکی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسکے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ ق مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
عزت والے قرآن کی قسم ف۲ بلکہ انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
لایا ف۳ تو کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے
ذٰلِكَ رَجْعٌ ۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ
یہ پلٹنا دور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے پاس
عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ف۶ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب
فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ
بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اسے کیسا بنایا ف۱۰ اور
زَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا
سنوارا ف۱۱ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ف۱۲ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے
رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
ف۱۴ اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
ہر رجوع والے بندے کے لئے ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اگائے

ف۳۴ شانِ نزول یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستے میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔
ف۳۵ صدق دل سے۔
ف۳۶ ظاہر میں۔
ف۳۷ مسئلہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔
ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر۔
ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا
ف۴۰ اپنے دین و ایمان میں۔
ف۴۱ ایمان کے دعوٰی میں شانِ نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں
ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں

ف۴۴ اپنے دعوے میں ف۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ف۱ سورۂ ق مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں۔
ف۲ ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے ف۳ جنکی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی انکے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اسکے انکا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب و انکار کرنا قابل حیرت ہے ف۴ انکی اس بات کے رد و جواب میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے
ف۵ یعنی انکے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم انکو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے ف۶ جسمیں انکے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے ف۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جسکے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید ف۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں ف۹ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اسکی آفرینش میں جاری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔

ف۱۰ بغیر ستون کے بلند کیا ف۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے ف۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں ف۱۳ پانی تک ف۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے ف۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ف۱۶ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کرکے اس کی طرف رجوع ہو ف۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے ف۱۸ طرح طرح کا گیہوں جو چنا وغیرہ ف۱۹ بارش کے پانی ف۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا ف۲۱ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو ف۲۲ رسولوں کو ف۲۳ رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے ف۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے۔

جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ﴿۹﴾ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا

اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی

لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

روزی کے لئے اور ہم نے اس ف۱۹ سے مردہ شہر جلایا ف۲۰ یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ف۲۲

قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ

نوح کی قوم اور رس والوں ف۲۳ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے

لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

ہمقوموں اور بن والوں اور تبع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے

وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ف۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں

جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ

ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ف۲۸

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ف۳۰

الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ

ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ

رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ

تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲ اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴ یہ ہے جس سے تو

مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ

بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ف۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۶ اور ہر جان

ع ۱۵

ف۲۵ اس میں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔
ف۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اسکے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔
ف۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔
ف۲۸ ہم سے اسکے سرائر و ضمائر چھپے نہیں۔
ف۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں ورید وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جزو میں پہونچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزا ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔
ف۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔
ف۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا ہے خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھوں میں دیدیے جائیں
ف۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔ مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کیلئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب انکی موت اور قیامت کے وقت پیش آنیوالی ہے اور صیغۂ ماضی سے انکی آمد کی تعبیر فرما کر اسکے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۳۳ جو عقل و حواس کو مختل و مکدر کردیتی ہے ف۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جسکو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت ف۳۵ بعث کیلئے ف۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔

ف۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے ف۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا۔

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۳۷ اور ایک گواہ ف۳۸ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا ف۳۹

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا ف۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۱ اور اس کا ہمنشین فرشتہ ف۴۲

هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ

بولا یہ ہے ف۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جو بھلائی سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ اِۨلَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِى

بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ف۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِىْ

عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا ف۴۵ ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہ کیا ف۴۶ ہاں یہ آپ ہی

ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

دور کی گمراہی میں تھا ف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا تھا

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ

ف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں جس دن

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ

ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ف۵۱ اور پاس لائی جائے گی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵۳ ہر رجوع لانے والے

حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾

نگہداشت والے کے لئے ف۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ف۵۵

ع ۲ / ۱۴

ف۳۹ دنیا میں۔

ف۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا۔

ف۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

ف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک وخازن)

ف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک)

ف۴۴ دین میں۔

ف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔

ف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اسے گمراہ نہ کیا

ف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کرلیا اس پر ارشاد الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ۔

ف۴۸ کہ دار الجزاء اور موقف حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں۔

ف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھر دے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا۔

ف۵۱ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے

ف۵۲ عرش کے داہنی طرف جہاں سے اہل موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف۵۳ رسولوں کی معرفت دنیا میں ف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیب نے فرمایا اوّاب وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگہداشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجا لائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے ؎ اگر تو پاسداری پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازیں پاس ؛ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ؛ کہ جانت برنیاید بے خدا دم ف۵۵ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل۔

ف56 بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں ف57 اب نہ فنا ہے نہ موت ف58 جو وہ طلب کریں اور وہ دیدار الٰہی و تجلی ربانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دار کرامت میں نوازے جائیں گے ف59 یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل ف60 یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں ف61 اور جستجو میں جابجا پھرا کئے ف62 موت اور حکم الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔



ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا

ان سے فرمایا جائیگا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ف56 یہ ہمیشگی کا دن ہے ف57 ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے

مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا

بھی زیادہ ہے ف58 اور ان سے پہلے ف59 ہم نے کتنی سنگتیں ہلاک فرمادیں کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں ف60

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

تو شہروں میں کاوشیں کیں ف61 ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ف62 بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے

لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو دل رکھتا ہو ف63 یا کان لگائے ف64 اور متوجہ ہو اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۖ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ف65

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

ڈوبنے سے پہلے ف66 اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ف67 اور نمازوں کے بعد ف68 اور کان لگا کر سنو

يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ

جس دن پکارنے والا پکاریگا ف69 ایک پاس جگہ سے ف70 جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف71 حق کے ساتھ یہ دن ہے

يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ

قبروں سے باہر آنے کا بیشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے ف72 جس دن زمین ان سے

الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف73 یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں ف74

ف63 دل دانا شبلی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کیلئے قلب حاضر چاہیئے جس میں طرفۃ العین کے لئے بھی غفلت نہ آئے۔

ف64 قرآن اور نصیحت پر۔

ف65 شان نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا اس آیت میں انکا رد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت ہستی عطا فرماتا ہے شان الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرۂ مبارک پر سرخی نمودار ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

ف66 یعنی فجر و ظہر و عصر کے وقت۔

ف67 یعنی وقت مغرب و عشاء و تہجد۔

ف68 حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنیکا حکم فرمایا (بخاری)۔

حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف)۔ ف69 یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام ف70 یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی اے گلی ہوئی ہڈیو بکھرے ہوئے جوڑو ریزہ ریزہ شدہ گوشتو پراگندہ بالو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے ف71 یعنی سب لوگ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف72 آخرت میں ف73 میدان محشر کی طرف ف74 یعنی کفار قریش۔

ف۵۷ کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے (و کان ہذا قبل الامر بالقتال)۔ ف۱ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں ف۲ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں ف۳ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں ف۴ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں

ف۵ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لیکر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کرکے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔

ف۶ یعنی بعث و جزا۔

ف۷ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔

ف۸ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں۔

ف۹ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر



ع ۳ ۱۴ ۱۷

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف۵۷ تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

## سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں ف۲ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف۳ پھر نرم چلنے والیاں ف۴ پھر حکم سے بانٹنے والیاں

اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ

ف۵ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۶ ضرور سچ ہے اور بیشک انصاف ضرور ہونا ف۷ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھا

اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾

جانا ہو ف۱۰ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ف۱۱

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پوچھتے ہیں ف۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائے گا

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

چکھو اپنا تپنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵ بیشک پرہیزگار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا

باغوں اور چشموں میں ہیں ف۱۶ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بیشک وہ

کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں ف۱۰ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکانے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ف۱۱ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں ف۱۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ ف۱۳ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے ف۱۴ اور انہیں عذاب دیا جائے گا ف۱۵ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو ف۱۶ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جن میں لطیف چشمے جاری ہیں۔

ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سوجانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں۔



قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ

اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸ اور

بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾

پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا ف۲۰

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا

پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷ پھر اُسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم

تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ

کھاتے نہیں تو اپنے جی میں ان سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اُسے ایک علم والے لڑکے

عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

کی بشارت دی اس پر اسکی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ

عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

ف۳۲ انہوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرمادیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

ع ۱۸

ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہو اور حیاءً سوال بھی نہ کرے۔

ف۲۱ جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور اسکی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔

ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالٰی کی قدرت کے ایسے بیشمار عجائب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے۔

ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کرکے زمین کو پیداوار سے مالامال کیا جاتا ہے۔

ف۲۴ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔

ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔

ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی۔

ف۲۷ نفیس بھنا ہوا۔

ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ف۳۰ ہم اللہ تعالٰی کے بھیجے ہوئے ہیں ف۳۱ یعنی حضرت سارہ ف۳۲ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوّے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

مُّجْرِمِيْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ف۳۴ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

باقی رکھی ان کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اسے روشن سند

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝

لے کر فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ وَفِيْ عَادٍ اِذْ

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کررہا تھا ف۴۲ اور عاد میں ف۴۳

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ

جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز

اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝

کی طرح کر چھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۴۷

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا ف۴۹ تو وہ

---

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیے جانے والا تھا۔

ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔

ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد

ف۳۸ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔

ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی

ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے۔

ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔

ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا۔

ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔

ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی۔

ف۴۵ خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے ف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں ف۴۷ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کر لو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے ف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں ف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دئیے گئے۔

اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ

نہ کھڑے ہوسکے ف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور ان سے پہلے قوم

قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا

نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۵۱ اور بیشک ہم

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

وسعت دینے والے ہیں ف۵۲ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

دو جوڑ بنائے ف۵۳ کہ تم دھیان کرو ف۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو ف۵۵ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے

مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

یونہی ف۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵۷ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر

بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن

وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ

اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ

يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲ تو بیشک ان ظالموں

ع ۲۳ / ۲ / ۱

ف۵۰ وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے ف۵۱ اپنے دست قدرت سے ف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔

ف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی و تری اور گرمی و سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور کفر و ایمان اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے۔

ف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔

ف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر و مجنون کہا ایسے ہی۔

ف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لئے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرماچکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا

شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرمادی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لئے جاری رہیگی چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں ف۶۱ میری خلق کے لئے ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔

ف۶۳ جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ ف۶۴ حصہ ہے نصیب ہے ف۶۵ یعنی امم سابقہ کے کفار کیلئے جو انبیاء کی تکذیب میں انکے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا۔
ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔
ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔

ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

کیلئے ۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلئے ایک باری تھی ۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ۶۶

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

تو کافروں کی خرابی ہے انکے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

## سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ٤٩ ركوعاتها ٢

سورۂ طور مکیہ ہے اس میں انچاس — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالطُّورِ ﴿١﴾ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ﴿٢﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿٣﴾ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ﴿٤﴾

طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت معمور ف۴

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾

اور بلند چھت ف۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف۶ بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ف۷

مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾

اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف۸ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف۹

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾

تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف۱۰ وہ جو مشغلہ میں ف۱۱ کھیل رہے ہیں

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا

جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف۱۲ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے

تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا

تھے ف۱۳ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۴ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو

أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف۱۵ تمہیں اسی کا بدلا جو تم کرتے تھے ف۱۶

ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچسو حرف ہیں۔
ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا۔
ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہو یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔
ف۴ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انھیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔
ف۵ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس)۔
ف۶ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دیگا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائیگی (خازن)۔
ف۷ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے۔
ف۸ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں ف۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا ف۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے ف۱۱ کفر و باطل کے ف۱۲ اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انھیں منھ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائیگا ف۱۳ دنیا میں ف۱۴ یہ ان سے اس لئے کہا جائیگا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے۔
ف۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ف۱۶ دنیا میں کفر و تکذیب۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَ
بیشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف۱۷ اور
وَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ
انھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ف۱۸ کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا
تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾
ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی
وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾
ف۲۰ اور ان کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے کیے میں گرفتار ہیں ف۲۲
وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا
اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳ ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ
لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
جام جس میں نہ بیہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمتگار لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں
مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا
چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بیشک ہم اس سے
قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾
پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا ف۳۰
إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ
بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اسکی عبادت کی تھی بیشک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم

ع ۴۳ ۱ ۳

ف۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔
ف۱۸ اور ان سے کہا جائے گا۔
ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کیے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔
ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملادی جائیگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائیگا۔
ف۲۱ انھیں انکے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کیے۔
ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن)
ف۲۳ یعنی اہل جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔
ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے۔
ف۲۵ خدمت کے لئے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے۔
ف۲۶ جنھیں کسی کا ہاتھ ہی نہ لگا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔
ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کیلئے ہوگا ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خلل ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کیے جانے کا بھی اندیشہ تھا ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر ف۳۰ یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف ف۳۲ کفار مکہ کو اور ان کے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیئے اس لئے۔

ف۳۳ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں ف۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اور ان کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے ف۳۵ میری موت کا ف۳۶ کہ تم پر عذاب الٰہی آئے چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل و قید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے ف۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر ساحر کاہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلاف عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر ساحر کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ ف۳۸ کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے ف۳۹ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے



رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ

اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون یا کہتے ہیں ف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار

الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ

ہے ف۳۴ تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ ف۳۵ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ف۳۶ کیا ان کی عقلیں

اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ

انہیں یہی بتاتی ہیں ف۳۷ یا وہ سرکش لوگ ہیں ف۳۸ یا کہتے ہیں انہوں نے ف۳۹ یہ قرآن بنا لیا

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ

بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ف۴۰ تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ف۴۱ اگر سچے ہیں کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ

وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے ف۴۲ یا وہی بنانے والے ہیں ف۴۳ یا آسمان اور زمین انہوں نے

وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ

پیدا کئے ف۴۴ بلکہ انہیں یقین نہیں ف۴۵ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ف۴۶ یا وہ

الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ

کروڑے ہیں ف۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے ف۴۸ جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا

روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾

مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲ یا ان کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ف۵۳

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ

یا کسی داؤں کے ارادہ میں ہیں ف۵۴ تو کافروں ہی پر داؤں پڑنا ہے ف۵۵ یا اللہ کے سوا

ف۴۰ اور دشمنی و خبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے۔

ف۴۱ جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو۔

ف۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جمادات بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائیگی۔ ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا

ف۴۳ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لازماً انہیں اقرار کرنا پڑیگا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔

ف۴۴ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان و زمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اسکی عبادت نہیں کرتے

ف۴۵ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی قدرت و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اسکے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔

ف۴۶ نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہے خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں

ف۴۷ خود مختار جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

ف۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

ف۴۹ اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو۔

ف۵۰ یہ ان کی سفاہت اور بیوقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں ف۵۱ دین کی تعلیم پر ف۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے ف۵۳ کہ مرنے کے بعد اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں ف۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں ف۵۵ انکے کر و کید کا وبال انہیں پر پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا۔

ف۵۶ جو انھیں روزی دے اور عذابِ الٰہی سے بچا سکے ف۵۷ یہ جواب ہے کفارِ مکہ کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے ف۵۹ غرض کسی طرح عذابِ آخرت سے بچ نہ سکیں گے ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذابِ آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذابِ قبر ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں ف۶۲ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو۔

إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَإِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ
ان کا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللہ کو پاکی ان کے شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا
السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ بادل ہے ف۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس
الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ
دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ف۵۸ جس دن ان کا داؤں کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی
يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
مدد ہو ف۵۹ اور بیشک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر ان میں اکثر کو
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
خبر نہیں ف۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ف۶۲ کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو ف۶۳ اور اپنے رب
حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾
کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ف۶۴ اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ف۶۵

## سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ والنجم مکی ہے اس میں باسٹھ آیتیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اور تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے ف۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ف۳ اور وہ کوئی بات اپنی
الْهَوٰى ﴿۳﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ
خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ف۴ انہیں ف۵ سکھایا ف۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ف۷ پھر اس
فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ
جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا ف۱۰ تو اس جلوہ اور اس محبوب

ف۶۳ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ف۶۴ نماز کیلئے اس سے تکبیرِ اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنیٰ ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجا لایا کرو۔ ف۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔

ف۱ سورۂ والنجم مکیہ ہے اس میں تین رکوع باسٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار چار سو پانچ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی ع ۲ ف۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنسِ نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قدس سرہ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذاتِ گرامی ہادیٔ برحق سیدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (خازن)۔ ف۳ صاحبکم سے مراد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریقِ حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امرِ مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر فائز رہے اعتقادِ فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا

ف۴ یہ جملۂ اول کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحیٔ الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلقِ عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کر دے (کبیر) اور اس میں یہ بھی ارشاد ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلیٔ ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیٔ الٰہی ہوتی ہے (روح البیان) ف۵ یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلبِ مبارک تک پہنچا دینا ہے ف۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد تعلیمِ الٰہی کا پہنچانا یعنی وحیٔ الٰہی کا پہنچانا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْ مِرَّةٍ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی (تفسیر روح البیان) ف۸ عام مفسرین نے فَاسْتَوٰی کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اسکا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں انکی اصلی صورت میں دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور انکے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو انکی اصلی صورت میں نہیں دیکھا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد فَاسْتَوٰی سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکانِ عالی اور منزلت رفیعہ میں استوٰی فرمانا ہے (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استوٰی فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انھوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیاتِ جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استوٰی کی اسناد حضرت رب العزت عزوجل کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق سموات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اسکے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا اسی طرح یہاں یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہونچے تو تجلی ربانی آپکی طرف متوجہ ہوئی۔

ف۱۰ اسکے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورت اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ



قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

میں دو ہاتھ کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣

ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انھوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا ف۱۶

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ يَغْشَى

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ف۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

تھا جو چھا رہا تھا ف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ف۱۹ بے شک اپنے رب کی

اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری منات کو

الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢

ف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی تقسیم ہے ف۲۳

اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ف۲۴ اللہ نے ان کی

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ

کوئی سند نہیں اتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ف۲۵

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝٢٣ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝٢٤

حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ف۲۷

ع ۲۵ ۱ ۵

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ

تو آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ف۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدہ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہونچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہونچی ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ

خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر انکے سوا کسی کو اطلاع نہیں بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور محب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جنکو انکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ روح البیان۔ علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپکو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جنکی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف خص الخواص کو تلقین کیے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی انکا تحمل نہیں کر سکتا۔ روح البیان۔ ف۱۶ آنکھ نے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دو بار دیکھا (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو کلام اور سید عالم محمد مصطفیٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ تلاوت فرمائی یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے



شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ﴿۲۶﴾

کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ف۲۹

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

بے شک وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ف۳۱

وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

اور انہیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔاۚ ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ﳔ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا

کچھ کام نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاؕ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

کی زندگی ف۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَ مَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا

نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ

اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ف۳۷ بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمہیں

الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ

مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۳۹

کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی مسئلہ صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بحر الامۃ ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اسکو دیکھا اسکو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا ف۱۵ یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے ف۱۹ کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لیے چند بار عروج و نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انھیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا ف۱۷ سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے ف۱۸ یعنی ملائکہ اور انوار ف۱۹ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے داہنے بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے۔
قال فما خطبکم۔



ع ۲

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَ اَعْطٰى قَلِیْلًا وَّ

وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ

رکھا ف۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف۴۳ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

میں ہے موسیٰ کے ف۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا ف۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا

اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ

بوجھ نہیں اٹھاتی ف۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ف۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب

یُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَ

دیکھی جائے گی ف۴۸ پھر اس کا بھرپور بدلا دیا جائے گا اور یہ کہ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف۴۹ اور

اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْیَا ﴿۴۴﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ

یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ اَنَّ عَلَیْهِ

دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے ذمہ

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنی دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا

الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِ۟الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ قَوْمَ

رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور ان سے

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَ الْمُؤْتَفِكَةَ

پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بیشک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اس نے الٹنے والی بستی کو

ف۲۰ یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہو گیا جیسا کہ حدیث اختصام ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری احادیث میں آیا ہے (روح البیان)۔

ف۲۱ لات عزیٰ اور منات بتوں کے نام ہیں جنھیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظر تحقیق و انصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ محض بے قدرت ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل و دانش ہے اور مشرکین کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتی کہ تم بیٹیوں کو زندہ درگور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو۔

ف۲۳ کہ جو چیز بری سمجھتے ہو وہ خدا کے لئے تجویز کرتے ہو۔

ف۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بیجا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود

ف۲۵ یعنی ان بتوں کو پوجنا عقل و علم و تعلیم الٰہی کے خلاف اتباع نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے

ف۲۶ یعنی کتاب الٰہی اور خدا کے رسول جنھوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ف۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں ف۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئیگا ف۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں بعد اذن صرف اسکے لئے شفاعت کرینگے جسکے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کیلئے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انھیں بارگاہ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل ف۳۰ یعنی کفار جو کہ بعث ف۳۱ کہ انھیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں ف۳۲ امر واقعی اور حقیقت حال علم و یقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم و گمان سے ف۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے ف۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا ف۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل و کم علم ہیں کہ انھوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انھوں نے باندھ رکھے ہیں کہ معاذ اللہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کرینگے اور اس وہم باطل پر بھروسہ کر کے انھوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی ف۳۶ گناہ وہ کل ہے جسکا کرنیوالا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا

کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو **ف۳۷** کہ صغائر کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے **ف۳۸ شان نزول** یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج **ف۳۹** یعنی تم خود اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداء ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے **مسئلہ** اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور طاعت و عبادات پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔

**ف۴۰** اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ۔

**ف۴۱** اسلام سے **شان نزول** یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اسکو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس نے تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا

**ف۴۲** بانی **شان نزول** یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ **ف۴۳** کہ دوسرا شخص اسکا بار گناہ اٹھالے گا اور اسکے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔

(الربع) ۳۰ ع

أَهْوَىٰ ﴿۵۳﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿۵۵﴾ هَٰذَا

نیچے گرایا **ف۵۹** تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا **ف۶۰** تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کریگا یہ

نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿۵۶﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ

**ف۶۱** ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح **ف۶۲** پاس آئی پاس آنے والی **ف۶۳** اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُونَ وَ

کھولنے والا نہیں **ف۶۴** تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو **ف۶۵** اور ہنستے ہو اور

لَا تَبْكُونَ ﴿۶۰﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿۶۲﴾

روتے نہیں **ف۶۶** اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو **ف۶۷**

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُونَ آيَةً وَّثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ قمر مکی ہے اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا **ف۱**

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا

پاس آئی قیامت اور **ف۲** شق ہو گیا چاند **ف۳** اور اگر دیکھیں **ف۴** کوئی نشانی تو منہ پھیرتے **ف۵** اور کہتے

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انہوں نے جھٹلایا **ف۶** اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے **ف۷** اور ہر کام قرار پاچکا ہے **ف۸**

وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا

اور بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں **ف۹** جن میں کافی روک تھی **ف۱۰** انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت پھر کیا

تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾

کام دیں ڈر سنانے والے تو تم ان سے منہ پھیر لو **ف۱۱** جس دن بلانے والا **ف۱۲** ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائیگا **ف۱۳**

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی

**ف۴۴** یعنی اسفار توریت میں **ف۴۵** یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پوری طرح ادا کیا اسمیں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات بھی اسکے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا **ف۴۶** اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اسمیں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اسکے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اسکے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اسکی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بار گناہ میں ماخوذ نہیں **ف۴۷** یعنی عمل مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کیلئے خاص تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ سے منسوخ ہوگیا حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اسکی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں **مسائل** بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لئے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اسکے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعت رزق یا تندرستی وغیرہ سے اسکا بدلہ دے دیا جائیگا تاکہ آخرت میں اسکا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائیگا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کیلئے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جسکے لئے کی گئی کیونکہ اسکا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اسکا قائم مقام ہوتا ہے۔

ف۴۸ آخرت میں۔

ف۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا

ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور انکی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موت کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں۔

ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا۔

ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں جوزا کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اسکی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہے اس ستارہ کا رب بھی اللہ ہی ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔

ف۵۵ عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود انکو پہلی عاد کہتے ہیں اور انکے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اعقاب تھے۔

ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔

ف۵۷ غرق کرکے ہلاک کیا۔

ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے

مُّنْتَشِرٌ ۝٧ مُّهْطِعِیْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ۝٨

ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ ازْدُجِرَ ۝٩

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے زور کے بہتے

مُّنْهَمِرٍ ۝١١ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ

پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر

قُدِرَ ۝١٢ وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ۝١٣ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً

تھی ف۲۲ اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی ف۲۴ اسکے صلہ

لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝١٤ وَ لَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝١٥ فَكَیْفَ

میں ف۲۵ جسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷ تو کیسا ہوا

كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ۝١٦ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

میرا عذاب اور میری دھمکیاں اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے

مُّدَّكِرٍ ۝١٧ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ۝١٨ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا

والا ف۲۸ عاد نے جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بیشک ہم نے ان

عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝١٩ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ

پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کیلئے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝٢٠ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ۝٢١ وَ

کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

دعوت قبول نہ کی اور انکی سرکشی کم نہ ہوئی ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیروزبر کردیا ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے ف۶۱ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶۲ جو اگلی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اسکو ظاہر فرمائیگا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے اہوال اور شدائد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دفع کرسکتا اور اللہ تعالیٰ دفع نہ فرمائیگا ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ف۶۶ اسکے وعدہ وعید سنکر ف۶۷ کہ اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ کے اسمیں تین رکوع پچپن آیتیں اور تین سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئس حرف ہیں ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہو کر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند شق کرکے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو

اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جادو سے ہماری نظر بندی کر دی ہے اس پر انھیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے
تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہونگے اب جو قافلے آنیوالے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو
بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنیوالوں سے دریافت کیا انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ
طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیم کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت کو پہونچ گئی ہے کہ اسکا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔
قال فما خطبكم ۲۷



لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳

فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ

تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اتارا گیا ف۳۷ بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

کون تھا بڑا جھوٹا اترونا ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱

وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

اور صبر کر ف۴۲ اور انہیں خبر دیدے کہ پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جسکی باری ہے ف۴۴

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

تو انہوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لیکر اسکی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

ف۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف۵۰

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ

ف۵۰ اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو

بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ بھیجا ف۵۲ سوائے لوط کے گھر والوں کے ف۵۳ ہم نے انہیں پچھلے پہر ف۵۴

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

بچا لیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بیشک اس نے ف۵۶

ع ۲۲

ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کرنیوالی۔
ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے۔
ف۶ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے
ف۷ ان اباطیل کے جو شیطان نے انکے دلنشین کیں تھیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو انکی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہو جائیگی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہیگی۔
ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اسکو روکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہیگا۔
ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔
ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت
ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونیوالے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ)
ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر۔
ف۱۳ جسکی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہول قیامت و حساب ہے۔
ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے کہاں جائیں۔
ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔
ف۱۶ یعنی قریش سے۔
ف۱۷ نوح علیہ السلام۔
ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند و نصیحت

اور وعظ و دعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کر دینگے سنگسار کر ڈالیں گے ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی۔
ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہونچے گا ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں۔
ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کر کے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دیگئی اور بعض مفسرین کے نزدیک تَّرَكْنٰهَا کی ضمیر
کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک جودی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے
پہلے لوگوں نے اسکو دیکھا ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اسکے ساتھ اشتغال رکھنے اور اسکو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی
مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اسکا حفظ سہل و آسان فرمانے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اسکو یاد کر لیتے ہیں سوائے اسکے کوئی مذہبی

کتاب الٰہی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے ف۳۰ جو نزول عذاب سے پہلے آچکے تھے۔
ف۳۱ بہت تیز چلنے والی نہایت ٹھنڈی سخت سناٹے والی ف۳۲ حتی کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام
کی دعوت کا انکار کرکے اور ان پر ایمان نہ لاکر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا
کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا

انھیں ہماری گرفت سے ف۵۶ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۷ انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۸

أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ

تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱ اور بیشک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا

کوئی یاد کرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس رسول آئے ف۶۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں

فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم

ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں

بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ

میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹ کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے

الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ

یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑوی اور سخت

وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

کڑوی ف۷۴ بیشک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵ جس دن آگ میں اپنے مونہوں پر گھسیٹے

النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ف۷۷ اور بیشک ہم نے تمہاری

ف۳۸ کہ نبوت کا دعوی کرکے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔
ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے
ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ نکالئے ہم آپ پر ایمان لائیں، آپ نے انکے ایمان کی شرط کرکے یہ بات منظور کرلی تھی چنانچہ اللہ تعالی نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا۔
ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور انکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔
ع ۱۸ ۲ ۹
ف۴۲ ان کی ایذا پر۔
ف۴۳ ایک دن انکا ایک دن ناقہ کا۔
ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔
ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لئے۔ ف۴۶ تیز تلوار۔
ف۴۷ اور اس کو قتل کر ڈالا۔
ف۴۸ جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے
ف۴۹ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز۔
ف۵۰ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کیلئے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچ رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روندکر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے یہ حالت ان کی ہو گئی۔
ف۵۱ اس تکذیب کی سزا میں۔
ف۵۲ یعنی ان پر چھوٹے سنگریزے برسائے۔

ف۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور انکی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں ف۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف۵۵ اللہ تعالی کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے اور انکی اطاعت کرے ف۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۵۷ ہمارے عذاب سے ف۵۸ اور انکی تصدیق نہ کی ف۵۹ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دخیل نہ ہوں انھیں ہمارے حوالہ کردیں اور یہ انھوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انھوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انھیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی ف۶۰ تو وہ اندھے ہو گئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہو گئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا چہرے سپاٹ ہو گئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں دروازے سے باہر کیا ف۶۱ جو انھیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے ف۶۲ جو عذاب آخرت تک باقی رہیگا ف۶۳ حضرت موسی و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے ف۶۴ جو حضرت موسی علیہ السلام کو دی گئیں تھیں ف۶۵ عذاب کے ساتھ۔

ف۶۶ اے اہل مکہ ف۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں ف۶۸ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے ف۶۹ کفار مکہ
ف۷۰ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷۱ کفار مکہ کی ف۷۲ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہیگا شان نزول روز بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے تو یہ آیت کریمہ
نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی ف۷۳ یعنی اس
عذاب کے بعد انہیں روز قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ف۷۴ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ شدید ف۷۵ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر) ف۷۶ حسب اقتضائے حکمت

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ

وضع کے ف۷۸ ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۷۹ اور انہوں نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ف۸۰ اور

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۸۱ بیشک پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف۸۲

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے آیتیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا ف۳

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا

اللہ نے بلند کیا ف۶ اور ترازو رکھی ف۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ف۸ اور انصاف کے

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾

ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ف۹

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بھس کے ساتھ اناج ف۱۱

وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

اور خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۱۲ اس نے آدمی کو بنایا

شان نزول یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرت الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
مسائل احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔

ع ۳ ۱۵ ۱۰

ف۷۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔
ف۷۸ کفار پہلی امتوں کے۔
ف۷۹ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں
ف۸۰ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں ف۸۱ لوح محفوظ میں
ف۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔

---

ف۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں۔
ف۲ شان نزول جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن)۔

ف۳ انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن)
ف۴ کہ تقدیر معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کیلئے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انہیں پر ہے ف۵ حکم الٰہی کے مطیع ہیں ف۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا ف۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے ف۸ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ف۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں ف۱۰ جنہیں بہت برکت ہے ف۱۱ مثل گیہوں جو وغیرہ کے ف۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم و ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی

وہ تو اچھا جواب دیتے تھے جب یہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد۔ ترمذی حدیث غریب۔
ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پہلے اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچڑ کے ہوگئی۔
ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلے سے ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَیِّ
بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے ف۱۴ تو تم دونوں اپنے
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَیِّ
رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ف۱۵ تو تم دونوں
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿١٩﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ
اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں
لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا
وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
نکلتا ہے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں
فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ
اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں
عَلَیْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَیِّ
سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اسے ہر دن
هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ
ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد
الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ

ف۱۶ شیریں اور شور۔
ف۱۷ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔
ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔
ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریا میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔
ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ زائل ہونے والا ہے۔
ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا
ع ۲ ۱۱
ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اسکے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس کے حضور سائل۔
ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جِلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔
شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اسکے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اسکے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دونگا وزیر نے اسکو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ ف۲۵ جن و انس کے۔

ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے ف۲۷ روزِ قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے ف۲۸ حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائیگی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ۔



إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا

اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۳۳ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۴ يُرْسَلُ

جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۳۵ فَبِأَيِّ آلَاءِ

چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۶ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۳۷

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائیگا تو گلاب کے پھول سا ہو جائیگا ف۳۰ جیسے سرخ نری

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۸ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖ إِنْسٌ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی

وَّلَا جَانٌّ ۳۹ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۰ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ

اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۴۱ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ۴۲ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۴۳ يَطُوفُونَ

جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۴۴ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۵ وَلِمَنْ خَافَ

اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے

مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۴۶ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۷ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۴۸

حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لئے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے جنت سی ڈالوں والیاں ف۳۹

ع ۲/۲۰ ۱۲

ف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور نہیں میں ایک دوسرے کی مدد کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔

ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہٗ)۔

ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔

ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔

ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لاکر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے

ف۳۵ اور ان سے کہا جائیگا۔

ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائیگا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ف۴۱

وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ

اور دونوں کے میوے اتنے جھکے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ

وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں ف۴۴ تو اپنے رب

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی ف۴۵ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا

جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ

چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے

ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سبحان اللہ۔

ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔

ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔

ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے بدن کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔

ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اس کی جزا جنت ہے۔

ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ

اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾

صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ف۴۷

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ

لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ

جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں

خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع ۳ ۱۴

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

## سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکی ہے اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ (منزل ۷)

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ف۳ کسی کو بلندی

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

دینے والی ف۴ جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں

---

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔

ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔

---

ف۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اور آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ کے اس سورت میں تین رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو تین حرف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن)۔

ف۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔

ف۳ جہنم میں گرا کر۔

ف۴ دخول جنت کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔

ف۵ حتی کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

مُّنۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ
غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے ف۶ کیسے دہنی طرف

الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ
والے ف۷ اور بائیں طرف والے ف۸ کیسے بائیں طرف والے ف۹ اور جو سبقت لے گئے ف۱۰

السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
وہ تو سبقت ہی لے گئے ف۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ
ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ف۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ف۱۳ ان پر تکیہ

عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ
لگائے ہوئے آمنے سامنے ف۱۴ ان کے گرد لئے پھریں گے ف۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۱۶ کوزے

وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾
اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے ف۱۷

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ
اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ

حُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوِٕ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ ان کے اعمال کا

یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا
ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام

سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ
سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹوں کی

ف۶ یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف۷ یہ انکی تعظیم شان کے لئے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہونگے ف۸ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف۹ یہ انکی تحقیر شان کیلئے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہونگے ف۱۰ نیکیوں میں ف۱۱ دخول جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرینگے ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں۔

ف۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں پچھلوں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانۂ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے انکے بعد والے احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ)۔

ف۱۳ جن میں لعل یاقوت موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہونگے۔

ف۱۴ حسن معاشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دل شاد ہوں گے۔

ف۱۵ آداب خدمت کے ساتھ۔

ف۱۶ جو نہ مریں نہ بڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے۔

ف۱۷ بخلاف شراب دنیا کے کہ اسکے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں۔

ف۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی بھنا ہوا سامنے آئیگا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہیگا جنتی کھائیگا پھر وہ اڑ جائیگا (خازن) ف۱۹ ان کے لئے ہونگی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اسکی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہونگی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار انکے گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔ ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئیگی ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرینگے ملائکہ اہل جنت کو سلام کرینگے اللہ رب العزت کی طرف سے انکی طرف سلام آئیگا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اسکے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۲۴ کیا عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔

مَّخْضُودٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿۳۱﴾

بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿۳۴﴾

اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور بلند بچھونوں میں ف۲۸

إِنَّآ أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹

لِّأَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿۴۰﴾ ع ۳۰ ۱۴

دہنی طرف والوں کے لئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰

وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿۴۲﴾

اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿۴۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ

اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے ف۳۴

ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿۴۶﴾

نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ رکھتے تھے

وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا أَإِنَّا

اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾ أَوَآبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿۴۹﴾

اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ بےشک سب اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوعُونَ إِلٰى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا

ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بے شک تم اے

ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔

ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔

ف۲۷ اہل جنت پھلوں کے لینے سے۔

ف۲۸ جو رصع اونچے اونچے تختوں پر بچھے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔

ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔

ف۳۰ یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحاب رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔

ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔

ف۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔

ف۳۴ دنیا کے اندر۔

ف۳۵ یعنی شرک کی۔

ف۳۶ وہ روز قیامت ہے۔

الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝٥١ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝٥٢ فَمَالِـُٔوْنَ
گمراہ ہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝٥٣ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝٥٤ فَشٰرِبُوْنَ
پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے

شُرْبَ الْهِيْمِ ۝٥٥ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝٥٦ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
سخت پیاسے اونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹

فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝٥٧ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝٥٨ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ
تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم اس سے

بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا
ہارے نہیں کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢
خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤
تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦
ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن کردیں ف۴۹ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی ف۵۱

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ
بلکہ ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے

ف۳۷ راہِ حق سے بہکنے والو اور حق کو۔

ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جحیم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔

ف۳۹ نیست سے ہست کیا۔

ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو

ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔

ف۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مُردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔

ف۴۳ حسب اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مر جاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہونچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔

ف۴۴ یعنی مسخ کرکے بندر سور وغیرہ کی صورت بنا دیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔

ف۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا

ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مُردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

ف۴۸ جو تم بوتے ہو۔

ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔

ف۵۰ متحیر اور نادم و غمگین۔

ف۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہو گیا۔

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ
کردیں ۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ۵۴ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۵۵ کیا تم نے

اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
اس کا پیڑ پیدا کیا ۵۶ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے اسے ۵۷ جہنم کا یادگار بنایا ۵۸ اور

مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
جنگل میں مسافروں کا فائدہ ۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی

النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾
جہاں تارے ڈوبتے ہیں ۶۰ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ۶۱

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
محفوظ نوشتہ میں ۶۲ اسے نہ چھوئیں مگر باوضو ۶۳ اتارا ہوا ہے سارے جہان

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ
کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ۶۴ اور اپنا حصہ

رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ
یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ۶۵ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم ۶۶

حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾
اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ۶۷ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ۶۸

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں ۶۹ کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم

ع ۳ ۱۵

۵۲ یعنی قدرت کاملہ سے۔
۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔
۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا۔
۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔
۵۶ مرخ و عفار جن سے زند و زندہ لی جاتی ہے۔
۵۷ یعنی آگ کو۔
۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔
۵۹ کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔
۶۰ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت و جلال الٰہی کے۔
۶۱ جو سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔
۶۲ جس میں تبدیل و تحریف ممکن نہیں
۶۳ مسائل جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو زبانی قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں ۶۴ اور بے پروائی کرتے
۶۵ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔
۶۶ اے اہل میت۔
۶۷ اپنے علم و قدرت کے ساتھ۔
۶۸ تو بصیرت نہیں رکھتے نہ جانتے۔
۶۹ مرنے کے بعد اٹھنا۔

ف۶۰ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر یہ خیال تمہارا صحیح ہے کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا اور نہ اعمال کا حساب کیا جانا اور نہ جزا دینے والا معبود ہے کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق تک پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھ لو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد خلق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔

ف۶۱ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لئے۔

ف۶۲ ابوالعالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔

ف۶۳ آخرت میں۔

ف۶۴ مرنے والا۔

ف۶۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔

ف۶۶ مرنے والا۔

ف۶۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔

ف۶۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔

ف۶۹ حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی



صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۬ۙ

سچے ہو ف۶۰ پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے ف۶۱ تو راحت ہے اور پھول ف۶۲

وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ

اور چین کے باغ ف۶۳ اور اگر ف۶۴ دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

سلام ہو دہنی طرف والوں سے ف۶۵ اور اگر ف۶۶ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ف۶۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۶۸ یہ بےشک اعلیٰ درجہ کی

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۶۹

ع ۳
۱۶

## سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ حدید مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اسی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ف۳ اور مارتا ہے ف۴ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہی

الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ

اول ف۵ وہی آخر ف۶ وہی ظاہر ف۷ وہی باطن ف۸ اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے ف۹ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا

تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ ف۱ سورہ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار رکوع اُنتیس آیتیں پانچسو چوالیس کلمے دو ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں ف۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ف۳ مخلوق کو پیدا کرکے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ف۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ف۵ قدیم ہر شے سے قبل اول بے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا ف۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہیگا اسکے لئے انتہا نہیں ف۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر ف۸ حواس اسکے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یکشنبہ اور پچھلا جمعہ ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔

الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
اسکی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے ف۱۱ اور جو آسمان
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
سے اترتا ہے ف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ
کام دیکھ رہا ہے ف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں
الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ
کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ف۱۶ اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے ف۱۷ اور وہ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ
دلوں کی بات جانتا ہے ف۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ
مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾
خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَ
اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور
قَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ
بیشک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳
عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ
روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیریوں سے ف۲۴ اجالے کی طرف لے جائے ف۲۵ اور بیشک اللہ
بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ
تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

ف۱۰ خواہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مردہ
ف۱۱ خواہ وہ نباتات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز۔
ف۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش
ف۱۳ اعمال اور دعائیں۔
ف۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً۔
ف۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔
ف۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے۔
ف۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر۔
ف۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔
ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لئے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انہیں راہ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تامل و تردد نہ ہو۔
ف۲۰ اور براہین اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔
ف۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ۔
ف۲۲ جب اس نے تمہیں پشت آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔
ف۲۳ سیدعالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
ف۲۴ کفر و شرک کی۔
ف۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔

۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ ۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی ان کے ایک مد کے برابر نہ ہو نہ نصف مد کی۔ مد ایک پیمانہ ہے جس سے جو ناپے جاتے ہیں۔



مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ۲۶ تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ

الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ

اور جہاد کیا ۲۷ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور

ع ۱ ۱۷ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾

ان سب سے ۲۸ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ۲۹ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ

کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ۳۰ تو وہ اس کے لئے دونے کرے اور اس کو

أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ

عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ۳۱ دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ۳۲ ان کے

أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ۳۳ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن

الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ

منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ

قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ

لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ۳۵ درمیان ایک دیوار

بَابٌ ۖ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

کھڑی کر دی جائے گی ۳۶ جس میں ایک دروازہ ہے ۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ۳۸ اور اس کے باہر کی طرف عذاب

شان نزول کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کی۔

۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی۔

۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔

۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

۳۱ پل صراط پر۔

۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور۔

۳۳ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا تھا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لئے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے ۳۵ یعنی مومنین اور منافقین کے ۳۶ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اعراف ہے۔

۳۷ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے ۳۸ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت۔

ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے ف۴۰ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے ف۴۱ نفاق و کفر اختیار کرکے ف۴۲ دین اسلام میں ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہوجائیں گے ف۴۴ یعنی موت۔



يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ
منافق ف۳۹ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ
اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم

غَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ
آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾
کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ
کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے

مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ
لیے جو اترا ف۴۷ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ
تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو

اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ

تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا
تمہیں سمجھ ہو بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا

حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ
ف۵۳ ان کے دونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر

ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔

ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔

ف۴۷ شان نزول حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔

ف۴۸ یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں۔

ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا۔

ف۵۰ اور یاد الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور پند و موعظت سے انھوں نے اعراض کیا۔

ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔

ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انھیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔

ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔



رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ﳓ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْؕ لَهُمْ
ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں انکے لئے
اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ
ان کا ثواب ف۵۶ اور ان کا نور ہے ف۵۷ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ
۲ ع ۹ ۱۸ الْجَحِیْمِ (۱۹) اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ
دوزخی ہیں جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش
تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ
اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینہ کی طرح
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ
جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰ کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہوگیا ف۶۱
وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ
اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اسکی رضا ف۶۳ اور
مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۲۰) سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴ بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش
رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِۙ اُعِدَّتْ
اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ
ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے
وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (۲۱) مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی
اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں ف۶۷

ف۵۹ اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑگیا کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔

ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔

ف۶۲ اس کے لئے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو و لعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔

ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔

ف۶۴ یہ اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص آخرت میں دنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لئے علاقہ رکھے تو اس کے لئے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب ہو اس کی طاعت اختیار کرو اس کی فرمانبرداری بجالاکر جنت کی طرف بڑھو

ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق ملا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا ف۶۷ قحط کی امساک باراں کی عدم پیداوار کی پھلوں کی کمی کی کھیتیوں کے تباہ ہونے کی۔

ف۹۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۹۹ لوح محفوظ میں ف۱۰۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو ف۱۰۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا ف۱۰۲ متاع دنیا ف۱۰۳ یعنی نہ اتراؤ ف۱۰۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔

ف۱۰۵ اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔

ف۱۰۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔

ف۱۰۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے۔

ف۱۰۸ احکام و شرائع کی بیان کرنیوالی۔

ف۱۰۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور



الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّبْرَأَهَا ؕ

اور نہ تمہاری جانوں میں ف۹۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۹۹ قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ف۱۰۰

إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

بیشک یہ ف۱۰۱ اللہ کو آسان ہے اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۱۰۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش

بِمَا آتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۲۳﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

نہ ہو ف۱۰۳ اس پر جو تم کو دیا ف۱۰۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا وہ جو آپ بخل کریں ف۱۰۵

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اور اوروں سے بخل کو کہیں ف۱۰۶ اور جو منہ پھیرے ف۱۰۷ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب

الْحَمِيدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

خوبیوں سراہا بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۱۰۸

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ

اور عدل کی ترازو اتاری ف۱۰۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ف۱۱۰ اور ہم نے لوہا اتارا ف۱۱۱ اس میں

شَدِيدٌ وَّمَنٰفِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ؕ

سخت آنچ ف۱۱۲ اور لوگوں کے فائدے ف۱۱۳ اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی ف۱۱۴

إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَّإِبْرٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي

اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا غالب ہے ف۱۱۵ اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی ع ۱۹

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿۲۶﴾

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ف۱۱۶ تو ان میں ف۱۱۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے ف۱۱۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں ف۱۱۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے ف۱۱۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک ف۱۱۲ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں ف۱۱۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں ف۱۱۴ یعنی اس کے دین کی ف۱۱۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنیکا جو حکم دیا گیا یہ انہیں لوگوں کے نفع کیلئے ہے ف۱۱۶ یعنی توریت و انجیل و زبور اور قرآن ف۱۱۷ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں ف۱۱۸ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔

وٓ۸۹ گروہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے وٓ۹۰ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا تارک ہوجانا نکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا وٓ۹۱ بلکہ اس کو ضائع کردیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کرکے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دین مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہوجاتا ہے جن میں آجکل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بتاکر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

۴ ع ۲۰

وٓ۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔
وٓ۹۳ جنھوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہوگئے۔
وٓ۹۴ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر علیہما السلام یہ خطاب اہل کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے۔

الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ
عطا فرمائی اور اس کے پیرووں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی وٓ۸۹

وَ رَهْبَانِیَّةَ ﰳ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ
اور راہب بننا وٓ۹۰ تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ
اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا وٓ۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو وٓ۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا

وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا
اور ان میں سے بہتیرے وٓ۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو وٓ۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول وٓ۹۵

بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ
پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا وٓ۹۶ اور تمہارے لئے نور کردے گا وٓ۹۷

بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
جس میں چلو اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لئے کہ کتاب والے کافر

اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ
جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں وٓ۹۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے

اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾
ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

## سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ مجادلہ مدنی ہے اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٓ۱

وٓ۹۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وٓ۹۶ یعنی تمہیں دونا اجر دیگا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر بھی وٓ۹۷ صراط پر وٓ۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہل کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کردیا گیا۔

وٓ۱ سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین رکوع بائیس آیتیں چار سو تہتر کلمے ایک ہزار سات سو بانوے حرف ہیں۔

[illegible]

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ

بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور

اِلَى اللّٰهِ ﳓ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۱﴾

اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات

مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ

کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی

مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ

ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے

قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ

خَبِیْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے

قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور

[illegible]

مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ۱۶ یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جَو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے مسئلہ اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔



لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ
کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور
رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بیشک ہم نے
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
روشن آیتیں اتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب
اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ
کو اٹھائے گا ف۲۱ پھر انہیں ان کے کوتک جتا دے گا ف۲۲ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى
تو چوتھا وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ
اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں کہیں ہوں پھر
يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ سب کچھ
عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ
جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں ف۳۱

ف۱۷ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دو۔
ف۱۸ ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں
ف۱۹ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔
ف۲۰ رسولوں کی صدق پر دلالت کرنوالی۔
ف۲۱ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا۔
ف۲۲ رسوا اور شرمندہ کرنے کے لئے۔
ف۲۳ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔
ف۲۴ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔
ف۲۵ ور اپنے راز آپس میں گوش در گوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں۔
ع ۱
ف۲۶ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔
ف۲۷ سرگوشی ہو۔
ف۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ۔
ف۲۹ یعنی پانچ اور تین سے۔
ف۳۰ اپنے علم و قدرت سے۔
ف۳۱ شانِ نزول یہ آیت یہود و منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کے بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی

الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَ

کے مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں

يَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ

نہ کہے ف۳۴ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر ف۳۵ انہیں جہنم

جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی برا انجام اے ایمان والو

اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو

الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ

ف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے

تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ

جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے ف۳۷ اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج دے

اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ف۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں

تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ

میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا ف۳۹ اور جب کہا جائے

ف۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کر کے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں۔

ف۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔

ف۳۴ یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں علیکم فرما دیتے۔

ف۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو۔

ف۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔

ف۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے میں نہیں رہتا۔

ف۳۹ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ
اٹھ کھڑے ہو ف۴۰ تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا
ف۴۱ درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ
صدقہ دے لو ف۴۲ یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں
تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے
نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
کچھ صدقے دو ف۴۳ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
فرمائی ف۴۴ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا
اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
جن پر اللہ کا غضب ہے ف۴۵ وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے ف۴۶ وہ دانستہ جھوٹی
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
قسم کھاتے ہیں ف۴۷ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

ع ۲

ف۴۰ نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لئے اور اسی میں داخل ہے تعظیم ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہونا ف۴۱ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ف۴۲ کہ اس میں بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کرکے دس مسائل دریافت کیے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر و شرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے عرض کیا حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر فرمایا ترک حیلہ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق و یقین کے ساتھ عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عافیت عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔

ف۴۳ بسبب اپنی ناداری کے۔

ف۴۴ اور ترک تقدیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھا لیا اور تم کو اختیار دے دیا ف۴۵ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین شانِ نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے ف۴۶ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب ف۴۷ شانِ نزول یہ آیت عبداللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں　انہوں نے اپنی قسموں کو ف۴۸ ڈھال

فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٦﴾ لَنْ

بنا لیا ہے ف۴۹ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵۰ تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے ف۵۱ ان

تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ

کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے ف۵۲ وہ

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

دوزخی ہیں　انہیں اس میں ہمیشہ رہنا　جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے

فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ

حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں ف۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے

شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ

کچھ کیا ف۵۴ سنتے ہو بیشک وہی جھوٹے ہیں ف۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا

فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ

تو انہیں اللہ کی یاد بھلادی　وہ شیطان کے گروہ ہیں　سنتا ہے بے شک

الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ف۵۶ بیشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ

وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں　اللہ لکھ چکا ف۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ف۵۸

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے　تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر

ف۴۸ جو جھوٹی ہیں

ف۴۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے

ف۵۰ یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا۔

ف۵۱ آخرت میں۔

ف۵۲ اور روز قیامت انہیں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکیں گے۔

ف۵۳ کہ دنیا میں مومن مخلص تھے۔

ف۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں

ف۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے ہیں کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی۔

ف۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار۔

ف۵۷ لوح محفوظ میں۔

ف۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ۔

ف٥٩ یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودّت و اختلاط جائز نہیں۔ ف٦٠ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابو عبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

ف٦١ اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور۔

ف٦٢ بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔

ف٦٣ اس کی رحمت و کرم سے۔

---



الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی ف٥٩ اگرچہ وہ ان کے باپ

اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ف٦٠ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ف٦١ اور انہیں باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف٦٢ اور وہ اللہ

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

سے راضی ف٦٣ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾

کامیاب ہے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حشر مدنی ہے اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف٢

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ف٣ ان کے گھروں سے

---

ع ٣ ٩ ٣

ف١ سورۂ حشر مدنیہ ہے اس میں تین رکوع چوبیس آیتیں چار سو پینتالیس کلمے ایک ہزار نو سو تیرہ حرف ہیں۔

ف٢ شان نزول: یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑا اور وہ شام و اریحا و خیبر کی طرف چلے گئے ف٣ یعنی یہود بنی نضیر کو۔

ف۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے ف۵ یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائیگی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اسکے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔



دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم
نکالا ف۴ اُنکے پہلے حشر کے لئے ف۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ف۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ انکے

مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ
قلعے انھیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے

يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم
ان کا گمان بھی نہ تھا ف۷ اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا ف۸ کہ اپنے گھر

بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝٢
ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں ف۹ اور مسلمانوں کے ہاتھوں ف۱۰ تو عبرت لو اے نگاہ والو

وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ
اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا ف۱۱

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝٣ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ
اور ان کے لئے ف۱۲ آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے

وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٤
رسول سے پھٹے رہے ف۱۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے

مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا
جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت

فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝٥ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
سے تھا ف۱۴ اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو

مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ
ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ ف۱۷ ہاں اللہ

وقف النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ف۶ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحب قوت صاحب لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی جاگیردار صاحب مال۔
ف۷ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہوسکتے ہیں۔
ف۸ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔
ف۹ اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو کاٹھ وغیرہ انھیں اچھی معلوم ہو وہ جلاوطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں
ف۱۰ کہ ان کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انھیں مسلمان گرادیتے تھے تاکہ جنگ کیلئے میدان صاف ہوجائے
ف۱۱ اور انھیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود بنی قریظہ کے ساتھ کیا
ف۱۲ ہر حال میں خواہ جلاوطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔
ف۱۳ یعنی برسر مخالفت رہے۔
ف۱۴ شان نزول جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انکے درخت کاٹ ڈالنے اور انھیں جلادینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنان خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اسکا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالٰی نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انھیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسمیں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں انکا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالٰی کے اذن و اجازت سے ہیں ف۱۵ یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دیکر ف۱۶ یعنی یہود بنی نضیر سے ف۱۷ یعنی اسکے لئے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہوئے۔

اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸ اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے ف۱۹ وہ اللہ اور رسول کی ہے

وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے

كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ف۲۳

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللہ کا فضل ف۲۶

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ف۲۷ وہی

الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سچے ہیں ف۲۸ اور جنہوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰ اور ایمان میں گھر بنالیا ف۳۱

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ

دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت

ف۱۸ اپنے دشمنوں میں سے اور بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کردیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کردیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابودجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ ہیں ف۱۹ یعنی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ف۲۰ رشتہ داروں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔

ف۲۱ اور غربا و فقرا نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لئے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

ف۲۲ غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔

ف۲۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کی تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔

ف۲۴ ان پر جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مال غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی۔

ف۲۵ اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کرلیا مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء سے اموال مسلمین کے مالک ہوجاتے ہیں۔

ف۲۶ یعنی ثواب آخرت۔

ف۲۷ اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں۔

ف۲۸ ایمان و اخلاص میں قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللہ تعالیٰ و رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے ف۲۹ یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ف۳۰ مدینہ پاک ف۳۱ یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے کہ ف۳۲ چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں۔

ف۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی ف۳۴ مہاجرین یعنی مہاجرین کو جو اموالِ غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک و حسد تو کیا ہوتا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے ہیں۔ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں ف۳۵ یعنی مہاجرین کو ف۳۶ شانِ نزول: حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواجِ مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھا لے یہ اس لئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ انہیں

خَصَاصَةٌ ۛ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾

شدید محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی کامیاب ہیں

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور وہ جو ان کے بعد آئے ف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور

لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

طرف سے کینہ نہ رکھ ف۳۹ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

منافقوں کو نہ دیکھا ف۴۰ کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں ف۴۱ سے کہتے ہیں

الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

کہ اگر تم نکالے گئے ف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

نہ مانیں گے ف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا

ہیں ف۴۴ اگر وہ نکالے گئے ف۴۵ تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی

لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ف۴۶ اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ف۴۷ مدد نہ پائیں گے

ع

ف۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا ف۳۸ یعنی مہاجرین و انصار کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں۔ ف۳۹ یعنی اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔ مسئلہ: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مؤمنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مؤمنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لئے استغفار کریں اور کرتے یہ ہیں کہ گالیاں دیتے ہیں ف۴۰ عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ف۴۱ یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر ف۴۲ مدینہ شریف سے ف۴۳ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ف۴۴ یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے ف۴۵ یعنی یہود ف۴۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی ف۴۷ جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بیشک ف۴۸ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے ف۴۹ یہ اس لئے کہ وہ

قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

ناسمجھ لوگ ہیں ف۵۰ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ

یا دُھسّوں کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے ف۵۱ تم انہیں ایک

جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ف۵۲

كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ

ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے ف۵۳ انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا ف۵۴

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۵۵ شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا

اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ

کا رب ف۵۶ تو ان دونوں کا ف۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے

وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ف۵۸

وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ

اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ف۵۹ اور اللہ سے ڈرو ف۶۰ بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی

ع ۲ / ۵

ف۴۸ اے مسلمانو۔

ف۴۹ تمہارے سامنے تو اظہارِ کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔

ف۵۰ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔

ف۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے۔

ف۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی۔

ف۵۳ یعنی ان کا حال مشرکینِ مکہ کا سا ہے کہ بدر میں

ف۵۴ یعنی رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔

ف۵۵ اور منافقین کا یہودِ بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے۔

ف۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہودِ بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہے سے وہ اہلِ اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔

ف۵۷ یعنی اس شیطان و انسان کا۔

ف۵۸ اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو۔

ف۵۹ یعنی روزِ قیامت کے لئے کیا اعمال کئے۔

ف۶۰ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ف۶۱ تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں ف۶۲ دوزخ والے ف۶۳ اور جنت

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
والے ف۶۴ برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے اگر ہم یہ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ف۶۵ تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾
خوف سے ف۶۶ اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا ف۶۷ وہی ہے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ف۶۸

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
نہایت پاک ف۶۹ سلامتی دینے والا ف۷۰ امان بخشنے والا ف۷۱ حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا ف۷۲

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ف۷۳ ہر ایک کو صورت دینے والا ف۷۴ اسی کے

الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾
ہیں سب اچھے نام ف۷۵ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

ع ۳ ۶

ف۶۱ اس کی اطاعت ترک کی۔

ف۶۲ کہ ان کے لیے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے۔

ف۶۳ جن کے لیے دائمی عذاب ہے۔

ف۶۴ جن کے لیے عیش مخلد و راحت سرمد ہے۔

ف۶۵ اور اسکو انسان کی سی تمیز عطا کرتے۔

ف۶۶ یعنی قرآن کی عظمت و شان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔

ف۶۷ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی

ف۶۸ ملک و حکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک و حکومت ہے اور اس کی مالکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں

ف۶۹ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے

ف۷۰ اپنی مخلوق کو۔

ف۷۱ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو۔

ف۷۲ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اسکا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بندے کے لیے عجز و انکسار شایاں ہے۔

ف۷۳ نیست سے ہست کرنے والا ف۷۴ جیسی چاہے ف۷۵ ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں۔

# سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ف۲

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ

تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ف۳

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ

گھر سے جدا کرتے ہیں ف۴ رسول کو اور تمہیں اس بات پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ

تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو

اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶

وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ

اور اپنی زبانیں ف۷ برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ف۸ ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے

ف۱ سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے، اس میں دو رکوع تیرہ آیتیں تین سو اڑتالیس کلمے ایک ہزار پانچ سو دس حرف ہیں ف۲ یعنی کفار کو۔ شانِ نزول: بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی اس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کر کے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیوں آئی اس نے کہا محتاجی سے تنگ ہو کر، بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہل مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہل مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادۂ قتل ہیں تو اپنے جوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب اس کا کیا باعث، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہ کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوا اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیات نازل ہوئیں ف۳ یعنی اسلام اور قرآن ف۴ یعنی مکہ مکرمہ سے ف۵ یعنی اگر کفار تم پر موقع پا جائیں ف۶ ضرب و قتل کے ساتھ ف۷ سب و شتم اور ف۸ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہئے۔

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

ورنہ تمہاری اولاد و۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردیگا و۱۰ اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی و۱۱ ابراہیم اور اس

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا

کے ساتھ والوں میں و۱۲ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا و۱۳ بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے و۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا

اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ

اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا و۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا

مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

مالک نہیں و۱۶ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی

الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

طرف پھرنا ہے و۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال و۱۸ اور ہمیں بخش دے اے

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ

ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لئے و۱۹ ان میں اچھی

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ

پیروی تھی و۲۰ اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو و۲۱ اور جو

---

و۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو۔

و۱۰ کہ فرمانبردار جنت میں ہونگے اور کافر دوزخ میں۔ ربع

و۱۱ حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔

و۱۲ ساتھ والوں سے اہل ایمان مراد ہیں۔

و۱۳ جو مشرک تھی۔

و۱۴ اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی۔

و۱۵ یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بنا پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا کسی کے لئے جائز نہیں کہ بے ایمان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

و۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے تو۔

و۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرنا چاہئے۔

و۱۸ انہیں ہم پر غلبہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔

و۱۹ اے امت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

و۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام و ان کے ساتھ والوں میں و۲۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور راحت آخرت کا طالب ہو اور عذاب الٰہی سے ڈرے۔

ف۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ف۲۳ یعنی کفار مکہ میں سے ف۲۴ اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں



يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٦ عَسَى اللّٰهُ أَن يَجْعَلَ

منہ پھیرے ف۲۱ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيرٌ ۚ

جو ان میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کردے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٧ لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ

اور بخشنے والا مہربان ہے اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے

يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن

دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ

تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝٨ إِنَّمَا

احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں اللہ

يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم

تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے

مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن

گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ف۲۷ اور جو

يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝٩ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں اے ایمان والو جب تمہارے پاس

جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ

مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو ف۲۸ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ

پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو

ع ۱

شانِ نزول جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہوگئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی

ف۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر

ف۲۶ یعنی ان کافروں سے

شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

ف۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔

ف۲۸ کہ ان کی ہجرت خالص دین کیلئے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لئے ہجرت کی ہے۔

ف۲۹ مسلمان عورتیں ف۳۰ یعنی کافروں کو ف۳۱ یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال مسئلہ عورت مسلمان ہو کر کافر کی زوجیت سے خارج ہو گئی ف۳۲ یعنی جو مہر انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کردو یہ حکم اہل ذمہ کے لئے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت (وان کان الامر باتیان ما انفقوا للوجوب فھو منسوخ وان کان للندب کما ھو قول الشافعی فلا) مسئلہ اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جبکہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا مسئلہ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا شان نزول یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح اس پر ہوئی تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر



لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ
نہ یہ ف۲۹ انہیں حلال ف۳۰ نہ وہ انہیں حلال ف۳۱ اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا ف۳۲
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو ف۳۳ جب ان کے مہر انہیں دو ف۳۴
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا
اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ف۳۵ اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ف۳۶ اور کافر مانگ لیں
مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
جو انہوں نے خرچ کیا ف۳۷ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت
حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں ف۳۸
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
پھر تم کافروں کو سزا دو ف۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی رہی تھیں ف۴۰ غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا
الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
ف۴۱ اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں
يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ
حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری
وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ف۴۲ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ف۴۳ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ف۴۴ تو ان سے بیعت لو

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہل مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرما دیا گیا کہ یہ شرط مردوں کیلئے ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہو سکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کیلئے حلال نہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں (لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ) یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔
ف۳۳ یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہو گئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ مسئلہ وہی ہے جو ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ المہاجرۃ یجوز لہا ان تتزوج من غیر عدۃ ف۳۴ مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کر لینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔ مسئلہ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہو گا ان کے شوہروں کو جو ادا کر دیا گیا وہ اس میں محسوب نہ ہو گا ف۳۵ یعنی جو عورتیں دار الحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہو کر دارالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں

مسئلہ اگر مسلمان کی عورت معاذ اللہ مرتدہ ہو جائے تو اس کے قید نکاح سے باہر نہ ہو گی ف۳۶ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرو جنہوں نے ان سے نکاح کیا ف۳۷ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کر کے آ گئیں ان کے ان کافر شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا ف۳۸ شان نزول اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہر ان کے کافر شوہروں کو ادا کر دیئے اور کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۹ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ ف۴۰ یعنی مرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئی تھیں ف۴۱ ان عورتوں کے مہر جیسے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دار الحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتد ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مال غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے فائدہ ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد ہو کر چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں

دارِ جنت میں سے دیا یہ تمام احکام منسوخ ہو گئے آیتِ سیف یا آیتِ غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے ف۲۲ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیال عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کر دیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے ف۲۳ یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکہ دیں اور اس کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا ف۲۴ کسی بات میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے ف۲۵ مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہندہ بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی خوف زدہ ہیئت بدل کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہندہ نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا اور چوری نہ کریں گی تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا کچھ مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابوسفیان حاضر تھے انہوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا تو ہندہ بنت عتبہ ہے عرض کیا جی ہاں مجھ سے جو کچھ قصور ہوئے ہیں معاف فرمائیے پھر حضور نے فرمایا اور نہ بدکاری کریں گی تو ہندہ نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا نہ اپنی اولاد کو قتل کریں ہندہ نے کہا ہم نے چھوٹے چھوٹے پالے جب بڑے ہو گئے تم نے انہیں قتل کر دیا تم جانو اور وہ جانیں اس کا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا ہندہ کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑیں گی ہندہ نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہم کو نیک باتوں اور بہتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہندہ نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اسلئے حاضر ہی نہیں

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو ف۲۵ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے ف۲۶ وہ آخرت سے آس

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

توڑ بیٹھے ہیں ف۲۷ جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ف۲۸

## سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدنی ہے اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

حکمت والا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ف۲

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی ف۳

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵

ہوئے کہ اپنے دلوں میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دستِ مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں مسئلہ بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے عورتوں کی بیعت میں ... مراد یہ ہے کہ بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطے سے ف۲۶ ان لوگوں سے مراد یہود ہیں ف۲۷ کیونکہ انہیں کتب سابقہ سے معلوم ہو چکا تھا اور وہ یقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہود نے ان کی تکذیب کی اس سے انہیں مغفرت کی امید نہ رہی ف۲۸ جو مر چکے ہیں کہ ان کی بخشش کی امید نہیں جیسے کہ مرنے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو

جان کر ثواب آخرت سے بالکل بے نصیب ہیں۔ ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مدنیہ ہے اس میں دو رکوع چودہ آیتیں دو سو اکیس کلمے اور نو سو حروف ہیں ف۲ شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو کر رہی تھی ... اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے تو وہی کرتے ... اس پر یہ آیت نازل ہوئی ... دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ... ف۴ آیات کا انکار کرکے اور نبی پر جھوٹی تہمتیں لگا کر۔

ف۵ یقین کے ساتھ۔

ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔

ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دے کر راہ حق سے منحرف اور

ف۸ انہیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کرکے۔

ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔

ف۱۰ اور توریت و دیگر کتب الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔

ف۱۱ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجا لاتا (ابو داؤد) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے ابو داؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا روح اللہ کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء علماء ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ف۱۲ اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کرکے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتا کر ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایت الٰہی اسلام سے مغلوب ہو گیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوا اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔

أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ

کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے ف۷ اور

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ف۸ اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ

اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

ف۹ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

ف۱۰ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۱ حالانکہ اسے اسلام کی طرف

إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ

بلایا جاتا ہو ف۱۲ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

کہ اللہ کا نور ف۱۳ اپنے مونہوں سے بجھا دیں ف۱۴ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں

الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۱۵ پڑے برا مانیں مشرک اے

ع ۹ ۱

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

ایمان والو ف۱۷ کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے

اَلِيْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

ف۱۸ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال

اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱

و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ف۱۹ اگر تم جانو ف۲۰

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲

رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ

اور ایک نعمت تمہیں اور دیگا ف۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ف۲۲ اور اے محبوب مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

کو خوشی سنادو ف۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے ف۲۴ عیسیٰ بن مریم نے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ

حواریوں سے کہا تھا کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ

بولے ف۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا

اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى

ف۲۶ اور ایک گروہ نے کفر کیا ف۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو

ف۱۷ شانِ نزول: مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی ہے۔

ف۱۸ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔

ف۱۹ جان اور مال اور ہر ایک چیز سے۔

ف۲۰ اور ایسا کرو تو۔

ف۲۱ اس کے علاوہ جلد ملنے والی

ف۲۲ اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح

ف۲۳ دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی۔

ف۲۴ حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ۔

ف۲۵ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے انہوں نے عرض کیا۔

ف۲۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

ف۲۷ ان دونوں میں قتال ہوا۔

ف۳۵ ایمان والے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہوگئی ایک فرقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلالیا تیسرے فرقے نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول تھے اس نے اٹھالیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔



عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہوگئے ف۳۵

## سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ بادشاہ کمال پاکی والا

الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ف۳ کہ ان پر

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ

اس کی آیتیں پڑھتے ہیں ف۴ اور انہیں پاک کرتے ہیں ف۵ اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف۶ اور

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

بیشک وہ اس سے پہلے ف۷ ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف۸ اور ان میں سے ف۹ اوروں کو ف۱۰ پاک کرتے

یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ

اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا

دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

تھی ف۱۳ پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی ف۱۴ گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ف۱۵ کیا ہی

ع ۲ ۵ ۱۰

ف۱ سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے سات سو بیس حرف ہیں۔

ف۲ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہ کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جوہر پر تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر موقوف نہیں۔

ف۳ جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں امی ہے اسکے بہت وجوہ ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے کتاب شعیا میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں امیوں میں ایک نبی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کروں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ حضرت حق علم سے اسکی حاجت نہ تھی خط ایک صنعت ذہنیہ ہے جو آلہ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اسکے زیر فرمان ہو اسکو اس کتابت کی کیا حاجت ہو حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزہ عظیمہ ہے کاتبوں کو غلطی اور املا کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہل حرفت کو حرفت کی تعلیم دیتے اور ہر کمال انکے عطا فرماتے دنیوی و اخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے اعلم بنایا ف۴ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف۵ عقائد باطلہ و اخلاق رذیلہ و خبائث جاہلیت و قبائح اعمال سے ف۶ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکام شریعت و اسرار طریقت ف۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف۸ کہ شرک و اعتقاد باطلہ و خباثت اعمال میں گرفتار تھے اور انہیں مرشد کامل کی شدید حاجت تھی ف۹ یعنی امیوں میں سے ف۱۰ اوروں سے یا تو عجم مراد ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں ف۱۱ ان کا زمانہ نہ پایا ان کے بعد آئے یا فضل و شرف میں ان کے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ تو خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاسکتے ف۱۲ کہ خلق پر اس نے کرم فرمایا اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ف۱۳ اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں ف۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت لکھی ہے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے ف۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو مضامین ان میں ہیں ان سے محروم و بےخبر یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں

اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں ف۱۶ ایسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ف۱۷ کہ موت تمہیں اس تک پہنچا دے ف۱۸ اپنے اس دعوے میں ف۱۹ یعنی اس کفر و تکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے ف۲۰ کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے ف۲۱ روز جمعہ اس دن کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحاب سیر کا بیان ہے کہ



مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ

دیتا تم فرماؤ اے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶

اور لوگ نہیں ف۱۶ تو مرنے کی آرزو کرو ف۱۷ اگر تم سچے ہو ف۱۸

وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ف۱۹ اور اللہ ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے ف۲۰

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو

تَعْمَلُوْنَ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن

ع ۸ ۱۱

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

ف۲۱ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ف۲۲ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ف۲۳ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي

اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

اور اللہ کا فضل تلاش کرو ف۲۴ اور اللہ کو بہت یاد کرو

حضور علیہ السلام جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارھویں ربیع الاول روز دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقام قبا میں اقامت فرمائی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اذان سے مراد اذان اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع و شراء اسی سے متعلق ہے (کذا فی الدر المختار)

ف۲۲ دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے تیاری شروع کردو اور ذکر اللہ سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

ف۲۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔ مسئلہ اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا مسئلہ جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لئے سات شرطیں ہیں (۱) شہر جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناء شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اسکو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے ف۲۴ یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْهَا

اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵

وَ تَرَكُوْكَ قَآىٕمًاؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ

اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷ کھیل سے اور تجارت سے

التِّجَارَةِؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿١١﴾ ع ۲ / ۱۲

بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

## سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ وَ هِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّ فِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور

یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾

اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵ بیشک وہ بہت ہی

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى

برے کام کرتے ہیں ف۶ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْؕ

پر مہر کردی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انہیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں

ف۲۵ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روزِ جمعہ خطبہ فرما رہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسبِ دستور اعلان کے لئے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اس کی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پا سکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

ف۲۷ یعنی نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت و سعادت۔

---

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے نو سو چھہتر حرف ہیں۔

ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف۔

ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں۔

ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر

ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔

ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبداللہ بن اُبی بن سلول وغیرہ کے۔

ف۷ ابن ابی جسیم، فصیح، خوبرو، شیریں زبان تھا اور ایسے ہی اکثر منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے جب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے
تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں ف۸ جن میں نہ جان ہے نہ عقل ف۹ ... ف۱۰ کوئی کسی کو پکارے یا کوئی گمشدہ چیز ڈھونڈنے
والا ... کسی مقصد سے ... تو یہ ... سمجھتے ہیں کہ ہم پر ہی ... وہ ہمیشہ اس خوف میں رہتے ہیں کہ کہیں کوئی ایسا
مضمون نازل نہ ہو ... ف۱۱ ... ف۱۲ اور ان کے تمام حال سے
دشمنوں سے نہ کھلو۔

ف۱۳ اور دشمنی پر باطن قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔
ف۱۴ معافی چاہنے کے لئے۔

ف۱۵ شان نزول: غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سر چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن ابی کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہو گئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ و بیہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے درخواست کر کہ حضور تیرے لئے اللہ تعالی سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوۃ دے تو میں نے زکوۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۶ اس لئے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں۔
ف۱۷ وہی سب کا رازق ہے ف۱۸ اس غزوہ سے لوٹ کر ف۱۹ منافقین نے اپنے کو عزت دار کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالی فرماتا ہے۔

وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
اور بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے ف۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۹
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ
ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ف۱۰ وہ دشمن ہیں ف۱۱ تو ان سے بچتے رہو ف۱۲ اللہ انہیں
اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ
مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ ف۱۴ رسول اللہ تمہارے لئے معافی
اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾
چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۵
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ
ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ
اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِيْنَ
بخشے گا ف۱۶ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو
يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ
کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں
وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۷ مگر منافقوں کو
لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱۸ تو ضرور جو بڑی
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۱۹ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے

لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ ع ۱ ۱۳
مگر منافقوں کو خبر نہیں ف۲۰ اے ایمان والو تمہارے مال
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ف۲۱ اور جو ایسا کرے ف۲۲
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ف۲۳ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۲۴ قبل
اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ
اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک
قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ
کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو
نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع ۲ ۱۴
مہلت نہ دیگا جب اس کا وعدہ آجائے ف۲۵ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

## سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تغابن مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اسی کا ملک ہے اور
لَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
اسی کی تعریف ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا

---

ف۲۰ اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا۔

ف۲۱ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے۔

ف۲۲ کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لئے راحت آخرت سے غافل رہے۔

ف۲۳ کہ انھوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دار آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔

ف۲۴ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو۔

ف۲۵ جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

---

ف۱ سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے جو یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں دو سو اکتالیس کلمے ایک ہزار ستر حرف ہیں۔

ف۲ اپنے ملک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان ف۲ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ف۳

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ف۴ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④

جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ

کیا تمہیں ف۵ ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۶ اور اپنے کام کا وبال چکھا

اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

ف۷ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۸ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا

دلیلیں لاتے ف۹ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۰ تو کافر ہوئے ف۱۱ اور پھر گئے ف۱۲

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ

اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے

لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ

جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتا دیے جائیں گے

وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِىْۤ

اور یہ اللہ کو آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ف۱۳

ف۲ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت و شقاوت فرشتہ اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔
ف۳ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو۔
ف۴ آخرت میں۔
ف۵ اے کفار مکہ۔
ف۶ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاء کی تکذیب کی۔
ف۷ دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی۔
ف۸ آخرت میں۔
ف۹ معجزے دکھاتے۔
ف۱۰ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی و نادانی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا۔
ف۱۱ رسولوں کا انکار کرکے۔
ف۱۲ ایمان سے۔
ف۱۳ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

أَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

وف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا وف۱۶ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَبِئْسَ

اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ۝١٠ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ

برا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی وف۱۷ مگر اللہ کے حکم سے اور جو

يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١١ وَاَطِيْعُوا

اللہ پر ایمان لائے وف۱۸ اللہ اس کے دل کو ہدایت فرما دے گا وف۱۹ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو وف۲۰ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح

الْمُبِيْنُ ۝١٢ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٣

پہنچا دینا ہے وف۲۱ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو تمہاری کچھ بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں وف۲۲

ع ۱ ۱۰ ۱۵۷

وف۱۵ یعنی روزِ قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے
وف۱۶ یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا۔
وف۱۷ موت کی یا مرض کی یا نقصانِ مال کی یا اور کوئی۔
وف۱۸ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالٰی کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقتِ مصیبت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ تعالٰی کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے۔
وف۱۹ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو۔
وف۲۰ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے
وف۲۱ چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرما دی
وف۲۲ کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں۔

ف۲۳ اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز رہو۔ شان نزول: چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی بچوں نے انہیں روکا اور کہا تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے تو ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہوجائیں گے یہ سن کر وہ رک گئے اور ہجرت نہ کی پھر جب کچھ عرصہ کے بعد ہجرت کی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ لوگ جو پہلے ہجرت کرچکے تھے دین میں بہت مراد و فقیہ ہوگئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا کہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے سبقت لے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

تو ان سے احتیاط رکھو ف۲۳ اور اگر معاف کرو اور درگزرو اور بخش دو تو بےشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ

مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ف۲۴ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب

عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا

ہے ف۲۵ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے ف۲۶ اور فرمان سنو اور حکم مانو ف۲۷ اور اللہ کی راہ

خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾

میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا ف۲۸ تو وہی فلاح پانے والے ہیں

إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ف۲۹ وہ تمہارے لئے اس کے دونے کردیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾

قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

ع ۲ / ۱۶

## سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ طلاق مدنی ہے ف۱ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا — بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا

اے نبی ف۲ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو

الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا

ف۳ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ

يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ

نکلیں ف۴ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں ف۵ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں

ف۲۴ کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہوجاتا ہے اور ان میں مشغول ہوکر امور آخرت کے سرانجام سے غافل ہوجاتا ہے۔

ف۲۵ تو اس کا خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہوکر ثواب عظیم کھو بیٹھو۔

ف۲۶ یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ یہ تفسیر ہے اتقوا اللہ حق تقاته کی۔

ف۲۷ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا۔

ف۲۸ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا۔

ف۲۹ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو بہ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اسکی جزا پائے گا۔

---

ف۱ سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو انچاس کلمے اور ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

ف۲ اپنی امت سے فرما دیجئے

ف۳ شان نزول: یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایام مخصوصہ میں طلاق دی تھی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں۔ اس آیت میں عورتوں سے وہ مدخولہ عورتیں مراد ہیں جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں اور انہیں حیض آتا ہو نہ وہ عورتیں جو کم عمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض سے بند ہوگئی ہوں انکا وقت نہ رہا ہو۔ مسئلہ: غیر مدخولہ عورتیں جن کی عدت نہیں ہوتی اور کم عمر یا عمر رسیدہ عورتیں جن کو حیض نہیں آتا ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔ مسئلہ: غیر مدخولہ کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخولہ عورتیں ہیں جنکی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اسکو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اسکو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو تین مہینوں میں تین طلاقیں دینا طلاق حسن ہے۔ طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔ مسئلہ: طلاق بدعی مکروہ ہے مگر

واقع ہوجاتی ہو ورنہ اسی طہر میں طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے ف٢ مسئلہ عورت بعدت شوہر کے گھر ہی رہے ... نہ خود نکلے نہ اس کو نکالا جائے
ہے خود نکلنا ... ف٣ ... مسئلہ عورت ...
ہے ... مسئلہ عورت ...
گزارنا ... مسئلہ ...



جائز ہو مسئلہ اگر شوہر ... مکان ...

اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ

اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم

لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے ف٣ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں ف٤

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ

تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کرو ف٥ اور اپنے میں دو

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو ف٦ اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے

یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ف٧ اور جو اللہ سے ڈرے ف٨ اللہ اس کے لئے نجات کی راہ

مَخْرَجًا ۝ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ

نکال دے گا ف٩ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

کرے تو وہ اُسے کافی ہے ف١٠ بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا

شَیْءٍ قَدْرًا ۝ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ

ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی ف١١ اگر تمہیں

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ

کچھ شک ہو ف١٢ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا ف١٣ اور حمل والیوں

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ

کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں ف١٤ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں

جاتا رہتا ہے۔ ف٣ رجعت کا۔

ف٤ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو۔

ف٥ یعنی تمہیں اختیار ہے اگر ان کے ساتھ حسنِ معاشرت و الفت رکھنا چاہو تو رجعت کرو ... اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق ادا کرکے ان سے علیحدگی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ عدت کے آخر میں رجعت کرو پھر طلاق دے دو اور اس طرح انہیں ... کی عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو اور رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں تہمت دور کرنے اور نزاع قطع کرنے کے لئے دو گواہ کرلو یہ مستحب ہے کہ دوبارہ شادی جائز ہو۔

ف٦ بے غرض ... ادا کرو اس سے مقصود اقامتِ حق و تعمیلِ حکمِ الٰہی کے سوا ان کی کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو۔

ف٧ مسئلہ اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار شرائع و احکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔

ف٨ اور طلاق دے تو طلاق سنی دے اور معتدہ کو ضرر نہ پہنچائے نہ اُسے مسکن سے نکالے اور حسبِ حکم مسلمانوں کو گواہ کرلے۔

ف٩ جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے شبہاتِ دنیا و غمراتِ موت و شدائدِ روزِ قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ضرورت و حاجت کے لئے کافی ہے۔ شانِ نزول عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے گرفتار کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اپنی محتاجی کی بھی شکایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ یہ بکریاں ان کے لئے حلال ہیں حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف١٠ ... ف١١ بڑھاپے کی وجہ سے کہ وہ سنِ ایاس کو پہنچ گئیں اور سنِ ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سنِ ایاس ہے ف١٢ اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے شانِ نزول صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے فوت کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہو گئی جو حیض والی نہیں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۶ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو حیض کی آگئی مگر ابھی حیض
شروع نہ ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے ف۱۷ مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی ف۱۸ احکام جو مذکور ہوئے ف۱۹ اور اللہ تعالیٰ کے
نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں بخوشی ادا کرے ف۲۰ مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو عدت رہنے کے لئے اپنے
حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ
آسانی فرمادے گا یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے
اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ
ڈرے ف۱۹ اللہ اس کی برائیاں اتار دیگا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو
حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا
جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر ف۲۰ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو
عَلَیْهِنَّؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰى
ف۲۱ اور اگر ف۲۲ حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے
یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّۚ وَ اْتَمِرُوْا
بچہ پیدا ہو ف۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو ف۲۴ اور آپس میں
بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿۶﴾
معقول طور پر مشورہ کرو ف۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو ف۲۶ تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی
لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ
مقدور والا ف۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے
فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَاؕ
نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے
سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ﴿۷﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ
قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے
عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًاۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا
حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انہیں بُری

ع ۱ / ۱۷

اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔
ف۲۱ حتی کہ ان کے مکان کو گھیر کر کسی
اجنبی کو ان کے ساتھ مسکن کرکے یا اور
کوئی ایسی ایذا دے کر وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔
ف۲۲ وہ مطلقات۔
ف۲۳ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔
مسئلہ نفقہ جیسے حاملہ کو دینا واجب ہے
ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی
دی ہو یا بائن۔
ف۲۴ مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب
نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر
دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا
کسی اور عورت کا دودھ نہ پیئے یا باپ فقیر
ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا
واجب ہو جاتا ہے۔ بچے کی ماں جب تک
اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق
رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس
کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد
عدت جائز ہے۔
مسئلہ کسی عورت کو معین اجرت پر
دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے۔
مسئلہ غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر
دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔
مسئلہ اگر ماں زیادہ
اجرت طلب کرے تو غیر
زیادہ اولیٰ۔
مسئلہ دودھ پلائی پر
بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس
کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام
رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں
کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں ف۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت
معاملہ میں سختی ف۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ف۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ف۲۸ یعنی تنگی
معاش کے بعد ف۲۹ اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا

مار دی ف۳۰ تو انہوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا

خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى

ہوا اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے

الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ ۙ رَّسُوْلًا

عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمہارے لیے عزت اتاری ہے وہ رسول

يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ

کئے ف۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا

صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ

رہیں بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے ف۳۵ اور انہی کی

مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اترتا ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو کہ اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

ع ۲ / ۵ / ۱۸

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ (۶۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَاتُهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تحریم مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

---

ف۳۰ عذاب جہنم کی یا دنیا میں قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے۔

ف۳۱ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

ف۳۲ کفر و جہل کی

ف۳۳ ایمان و علم کے

ف۳۴ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔

ف۳۵ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچسو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچسو برس کی راہ

ف۳۶ یعنی سات ہی زمینیں

ف۳۷ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

---

ف۱ سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

ف۱ شانِ نزول سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کیلئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امرِ امت کے مالک ابوبکر و عمر ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کی ہے اسے آپ کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حضرت حفصہ و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رضا جوئی منظور ہے اور ایک قول اس آیت کی شان نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں حضور اس کو ملاحظہ فرماتے اس لئے وہاں زیادہ تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا تو دونوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشا معلوم تھا فرمایا میں نے مغافیر نہیں کھایا زینب کے یہاں شہد پیا ہے حکم ہی ہے اس کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا مشغلہ ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو میں شہد ہی ترک فرمائے دیتا ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲ یعنی کفارہ دے کر ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمائیے یا شہد نوش فرمائیے یا قسم کے اتارنے سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد انشاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حانث ہی نہ ہو۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا یمین یعنی قسم ہے۔

ف۳ یعنی حضرت حفصہ



يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ف۱ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو ف۲

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا ف۳ اور

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى

اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی

بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ف۴ سے ایک راز کی بات فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۸

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى

حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع

اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۰ اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۱ تو بیشک اللہ ان کا

مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد

ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا

پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے

مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں

ف۴ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اسکے ساتھ یہ فرمایا کہ اسکا کسی پر اظہار نہ کرنا ف۵ یعنی حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ف۶ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی ف۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ف۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اسکے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے ف۱۰ یہ توبہ واجب ہے ف۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ ف۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو ف۱۳ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور ان کی رضا جو ہوں ف۱۴ یعنی کثیر العبادت۔

ف۱۵ یہ تخویف ہے ازواج مطہرات کو کہ اگر انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں طلاق دی تو حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالے..... اپنے لطف و کرم سے اور بہتر بی بی عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواج مطہرات متاثر ہوئیں اور انھوں نے سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دل جوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہذا آپ نے انھیں طلاق نہ دی۔

ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ

بیاہیاں اور کنواریاں ف۱۵ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ

نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

سے بچاؤ ف۱۶ جس کے ایندھن آدمی ف۱۷ اور پتھر ہیں ف۱۸ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں ف۱۹

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا

جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں ف۲۰ اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷ ۱ ع ۱۹

کافرو آج بہانے نہ بناؤ ف۲۱ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ

اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے ف۲۲ قریب ہے کہ تمہارا رب

اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ف۲۳ تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ ان کا نور

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے ف۲۵ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے

وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

ف۲۶ اور ہمیں بخش دے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور

الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ

منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی

ف۱۶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرکے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انھیں علم و ادب سکھا کر۔

ف۱۷ یعنی کافر۔

ف۱۸ یعنی بت وغیرہ مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔

ف۱۹ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں

ف۲۰ کافروں سے وقت دخول دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتش دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے

ف۲۱ کیونکہ اب تمہارے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

ف۲۲ یعنی توبۂ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ ف۲۳ توبہ قبول فرمانے کے بعد ف۲۴ اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا ف۲۵ صراط پر اور جب مومن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ف۲۶ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخول جنت تک باقی رہے ف۲۷ تلوار سے ف۲۸ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے۔

الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ
برا انجام اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور
امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوار قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
انہوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ
بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵ اور مجھے
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ
فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور عمران
ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾ ع ۵
پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

## سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۲۹ اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت پر عذاب کیا جائے گا اور ان کفار و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انہیں کچھ نفع نہ دے گی ف۳۰ دین میں کہ کافرہ تھیں یا حضرت نوح کی عورت اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ ایمان کی منافقت چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

ف۳۱ ان سے وقت موت یا روز قیامت اور تعبیر صیغہ ماضی سے بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔

ف۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔

ف۳۳ کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔

ف۳۴ جن کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے۔

ف۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔

ف۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔

ف۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔

ف۳۸ سب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے ف۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔

ف۱ سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرے گی (ترمذی و ابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (ترمذی و قال غریب)

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُۨ ۝۱

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا

اور وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا

مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ

تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶ تجھے

تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ف۷ نظر تیری طرف ناکام

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف۸ اور بےشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۹ چراغوں سے آراستہ

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵

کیا ف۱۰ اور انہیں شیطانوں کے لئے مار کیا ف۱۱ اور ان کے لیے ف۱۲ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ف۱۳

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶

اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ

جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں

مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔

ف۳ دنیا کی زندگی میں۔

ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔

ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرت الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم مستوی متناسب بنائے۔

ف۶ آسمان کی طرف بار دگر۔

ف۷ اور بار بار دیکھ۔

ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خلل نہ پا سکے گی۔

ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔

ف۱۰ یعنی ستاروں سے۔

ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے

ف۱۲ یعنی شیاطین کے۔

ف۱۳ آخرت میں۔

ف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے۔

ف۱۵ مالک اور ان کے اعوان بطریق توبیخ۔

نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

آیا تھا ف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے ف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے

اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ

سنتے یا سمجھتے ف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ف۱۹

فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ

ف۲۰ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف۲۱ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ

دلوں کی جانتا ہے ف۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ف۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا

الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا ع ۱۴

خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو

وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ف۲۴ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ

يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے ف۲۶ جبھی وہ کانپتی رہے ف۲۷ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی سلطنت آسمان

أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ

میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے ف۲۸ تو اب جانو گے ف۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک

ف۱۶ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا۔

ف۱۷ اور انھوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذابِ آخرت سے ڈرایا۔

ف۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار ادلۂ سمعیہ و عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں لازم ہیں۔

ف۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں۔

ف۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

ف۲۱ ان کی نیکیوں کی جزا۔

ف۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں۔

شانِ نزول: مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خدا سن نہ پائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے۔

ف۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

ف۲۴ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی۔

ف۲۵ قبروں سے جزا کے لئے۔

ف۲۶ جیسا قارون کو دھنسایا۔

ف۲۷ تاکہ تم اس کے تلے پہنچ جاؤ۔

ف۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔

ف۲۹ یعنی عذاب دیکھ کر۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ

پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲ اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا ف۳۳ سوا رحمٰن کے ف۳۴ بیشک وہ سب کچھ

بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھتا ہے یا وہ کونسا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

ف۳۵ کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اوندھا چلے ف۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

کتنا کم حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹

ف۳۰ یعنی پہلی امتوں نے ف۳۱ جب میں نے انہیں ہلاک کیا ف۳۲ ہواؤں میں اڑتے وقت ف۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ف۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شئے ثقیل طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رُکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔

ف۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔

ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا۔

ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔

ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مؤمن کے لئے ایک مثل بیان فرمائی۔

ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا۔

ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔

ف۴۲ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلاتِ علم ہیں لیکن تم نے ان قویٰ سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔

ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لئے ف۴۶ مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں ف۴۹ یعنی عذابِ موعود کو۔

ف۵۱ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ف۵۲ جہنم کے فرشتے کہیں گے ف۵۳ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ف۵۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کرے ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔



زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۱ اور ان سے فرما دیا جائے گا ف۵۲ یہ ہے جو تم

بِهٖ تَدَّعُوْنَ (۲۷) قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ

مانگتے تھے ف۵۳ تم فرماؤ ف۵۴ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۵ ہلاک کر دے یا

رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (۲۸) قُلْ هُوَ

ہم پر رحم فرمائے ف۵۶ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچا لے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی

الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے ف۵۸ کون کھلی

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (۲۹) قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ف۵۹ تو وہ کون ہے

یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ۠ (۳۰)

جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا ف۶۰

سورۃ القلم مکیۃ وھی اثنان و خمسون آیۃ و فیہا رکوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ قلم مکیہ ہے اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ (۱) مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (۲)

قلم ف۲ اور ان کے لکھے کی قسم ف۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف۴

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ (۳) وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (۴)

اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ف۵ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے ف۶

فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ (۵) بِاَیِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ (۶) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے

ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

ف۵۸ یعنی وقت عذاب۔

ف۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے۔

ف۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادات میں اس قادر برحق کا شریک کرتے ہو

---

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں

ع ۲ / ۱۶

ف۲ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین و آسمان کے برابر ہے اس نے بحکم الٰہی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے۔

ف۳ یعنی اعمال بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم۔

ف۴ اس کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحت تامہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کیلئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ف۵ تبلیغ رسالت و اظہار نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا ف۶ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لئے مبعوث فرمایا ف۷ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا۔

ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کریں ف۹ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن یغوث یا اخنس بن شریق آگے تمام صفتوں کا بیان
ہوتا ہے ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے معنی میں فرمایا ہے کہ خیر
سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا
ف۱۲ بدخو بدکار ف۱۳ بدمزاج بدزبان ف۱۴ یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد



بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ
جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہیں تو جھٹلانے

الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ
والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو

حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے

أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾
والا گنہگار ف۱۲ درشت خو ف۱۳ اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۱۴ اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى
جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی

الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا
تھوتھنی پر داغ دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انہیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انہوں نے قسم

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ
کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور انشاء اللہ نہ کہا ف۲۱ تو اس پر ف۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک

مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا
پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف۲۳ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۲۴ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۲۵ پھر انہوں نے

مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾
صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم
تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے۔ فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے۔

ف۱۵ یعنی قرآن مجید۔

ف۱۶ اور اس سے اسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اسکا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔

ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اسکی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کیلئے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہوکر رہی اور اسکی ناک ذلیل ہوگئی کہتے ہیں بدر میں اسکی ناک کٹ گئی تھی۔ تفسیر خازن و مدارک وجلالین وغیرہ بعض علماء نے [illegible] ولید کان من [illegible]

ف۱۸ یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی چنانچہ اہل مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کیے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھاگئے اور جس طرح آزمائش میں ڈالے گئے ف۱۹ اس باغ کا نام ضروان تھا یہ باغ صنعاء یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر راہ میں تھا اسکا مالک ایک مرد صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلالیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دیئے جاتے اور جو خود اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کیے تھے اسکے بعد اسکے تین بیٹے وارث ہوئے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہوجائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چل کر میوے توڑ لیں جیسا کہ معتاد ہے ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھاکر سوگئے ف۲۲ یعنی باغ پر
ف۲۳ یعنی ایک بلا آئی بحکم الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کرگئی ف۲۴ وہ باغ ف۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح اٹھے۔

مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا

آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف۲۶ پھر جب اسے دیکھا ف۲۷ بولے بیشک ہم

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ

راستہ بہک گئے ف۲۸ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۹ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے

لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۳۰ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہم ظالم تھے

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا

اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۳۱ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا

ہم سرکش تھے ف۳۲ امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت

رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

لاتے ہیں ف۳۳ مار ایسی ہوتی ہے ف۳۴ اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾

جانتے ف۳۵ بیشک ڈر والوں کے لئے ان کے رب کے پاس ف۳۶ چین کے باغ ہیں ف۳۷

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کردیں ف۳۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ف۳۹

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ

کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے اس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے اس میں جو تم پسند کرو یا

لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا

تمہارے لئے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی ف۴۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ

---

ف۲۶ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے ف۲۷ یعنی باغ کو کہ اس میں میوہ کا نام و نشان نہیں ف۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہونچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے درو دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے۔

ف۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے۔

ف۳۰ اور اپنے اس ارادہ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے۔

ف۳۱ اور آخرکار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے متجاوز ہوگئے۔

ف۳۲ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا۔

ف۳۳ اس کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔

ف۳۴ اے کفارِ مکہ ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے۔

ف۳۵ عذاب آخرت کو اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔

ف۳۶ یعنی آخرت میں۔

ف۳۷ شانِ نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے ف۳۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاند باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد ف۳۹ جہالت سے ف۴۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی۔

ف۴۱ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے ف۴۲ یعنی کفار سے ف۴۳ کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے
بہتر یا ان کے برابر ملے گا ف۴۴ جو اس دعوے میں انکی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں ف۴۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ انکے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو یہ کہتے ہیں
نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔



تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ

دعویٰ کرتے ہو ف۴۱ تم ان سے ف۴۲ پوچھو ان میں کونسا اس کا ضامن ہے ف۴۳ یا انکے پاس کچھ شریک ہیں ف۴۴

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں ف۴۵ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً

(جسکے معنی اللہ ہی جانتا ہے) ف۴۶ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے ف۴۷ تو نہ کر سکیں گے ف۴۸ نیچی نگاہیں

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

کئے ہوئے ف۴۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے ف۵۰

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ

جب تندرست تھے ف۵۱ تو جو اس بات کو ف۵۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو ف۵۳

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ

قریب تر کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لیجائیں گے ف۵۴ جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دونگا بیشک

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو ف۵۶ کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۷

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

یا ان کے پاس غیب ہے ف۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں ف۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ف۶۰ اور

لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ

اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا ف۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اسکا دل گھٹ رہا تھا ف۶۲ اگر اسکے رب

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہونچ جاتی ف۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ف۶۴

ع ۱۵

ف۴۶ جمہور کے نزدیک کشف ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب و جزا کے لئے پیش آئیگی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں

ف۴۷ یعنی کفار و منافقین بطریق امتحان و توبیخ۔

ف۴۸ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔

ف۴۹ کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی۔

ف۵۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی۔

ف۵۱ باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔

ف۵۲ یعنی قرآن مجید کو۔

ف۵۳ میں اس کو سزا دونگا۔

ف۵۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انہیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہیگا اور دمبدم عذاب قریب ہوتا جائیگا۔

ف۵۵ میرا عذاب شدید ہے۔

ف۵۶ رسالت کی تبلیغ ف۵۷ اور تاوان کا ان پر ایسا بار گراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ف۵۸ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے ف۵۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں
ف۶۰ جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو (یہ قتال ہے منسوخ بآیۃ السیف) ف۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں
ف۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے ف۶۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا ف۶۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ

تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قربِ خاص کے سزاواروں میں کر لیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا

كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ

اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں ف۶۵ اور کہتے ہیں ف۶۶

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾

ع ۲ ۱۹ ۴

یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف۶۷ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کیلئے ف۶۸

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

وہ حق ہونے والی ف۲ کیسی وہ حق ہونے والی ف۳ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف۴ ثمود اور عاد نے اس سخت

وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿۵﴾ وَ اَمَّا عَادٌ

صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف۵ اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ

وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگا دی سات راتیں اور

وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ

آٹھ دن ف۶ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف۷ دیکھو بچھڑے ہوئے ف۸ گویا وہ کھجور کے

اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ

ڈھنڈ ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف۹ اور فرعون

فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ

اور اس سے اگلے ف۱۰ اور الٹنے والی بستیاں ف۱۱ خطا لائے ف۱۲ تو انہوں نے اپنے رب کے

---

ف۶۵ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شانِ نزول: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعوی کرکے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی۔ ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھکر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جد و جہد بھی مثل ان کے اور مکائد کے جو بات دن رات کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھکر دم کر دی جائے

ف۶۶ براہ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں۔

ف۶۷ یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۶۸ جنوں کے لئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی یا ذکر بمعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کور باطنی ہے۔ (مدارک)

---

ف۱ سورۂ حاقہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں دو سو چھپن کلمے ایک ہزار چار سو تیئیس حرف ہیں

ف۲ یعنی قیامت جو حق و ثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی قطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

ف۳ یعنی وہ نہایت عجیب و عظیم الشان ہے

ف۴ جس کے اہوال و احوال اور شدائد تک فکر انسانی کا طائر پرواز نہیں کر سکتا ف۵ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف۶ چہار شنبہ سے چہار شنبہ تک آخر ماہ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف۷ یعنی ان دنوں میں ف۸ کہ موت نے انہیں بچھاڑ دیا ف۹ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انہیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا ف۱۰ اس سے بھی پہلی امتوں کے کفار ف۱۱ (زمینوں) کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب ف۱۲ افعالِ قبیحہ و معاصی و شرک کے مرتکب ہوئے

ف۱۳ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے ف۱۴ اور وہ ہر چیز عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا یہ بیان طوفان نوح کا ہے علیہ السلام کی ف۱۵ جبکہ تم اپنے آباء کے اصلاب میں تھے

رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

رسولوں کا حکم نہ مانا ف۱۳ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی گرفت سے پکڑا بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمہیں ف۱۵

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾

کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمہارے لئے یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ

ہو ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

اٹھا کر دفعۃً چورا کردئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف۲۰

وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے کناروں پر

اَرْجَآىٕهَاؕ وَ یَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾

کھڑے ہوں گے ف۲۲ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳

یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ

اس دن تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ

بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ

میں دیا جائے گا ف۲۵ کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو

مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾

پہنچوں گا ف۲۶ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے آگے بھیجا گزرے

حضرت نوح علیہ السلام۔

ف۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا۔

ف۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو

ف۱۸ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو۔

ف۱۹ کام کی باتوں کو جو کان سن کر نفع اٹھائے۔

ف۲۰ یعنی قیامت قائم ہوجائے گی

ف۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔

ف۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکم الٰہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔

ف۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہوجائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالٰی ہی جانے۔

ف۲۴ اللہ تعالٰی کے حضور حساب کے لئے۔

ف۲۵ یہ سمجھے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے ف۲۶ یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔

ف۲۷ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا۔

ف۲۸ یعنی جو اعمالِ صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لئے کئے۔ ف۲۹ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر۔ ف۳۰ اور حساب کے لئے نہ اٹھایا جاتا اور نہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔



الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

دنوں میں آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۹ کہے گا ہائے

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا

کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَا اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ

طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف۳۰ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ف۳۱ میرا سب زور

سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ

جاتا رہا ف۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف۳۳ پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف۳۴ اسے پرو دو ف۳۵ بیشک وہ عظمت والے اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ

ایمان نہ لاتا تھا ف۳۶ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ف۳۷ تو آج یہاں ف۳۸

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾

اس کا کوئی دوست نہیں ف۳۹ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا ع ۳ / ۵

اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار ف۴۰ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ

تم نہیں دیکھتے ف۴۱ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف۴۲ سے باتیں ہیں ف۴۳ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف۴۴

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

کتنا کم یقین رکھتے ہو ف۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف۴۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ف۴۷

ف۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا۔

ف۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہو گی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اب اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا۔

ف۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو۔

ف۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے۔

ف۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرو دیا جاتا ہے۔

ف۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔

ف۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔

ف۳۸ یعنی آخرت میں۔

ف۳۹ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے۔

ف۴۰ کفار بد اطوار۔

ف۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مَا تُبْصِرُوْنَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصِرُوْنَ سے آخرت مراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں۔ ف۴۲ محمد مصطفیٰ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴۳ جو ان کے رب عزوجل نے فرمائیں۔ ف۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں ف۴۵ بالکل بے ایمان ہو تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ف۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتاب الٰہی کی نسبت کہتے ہیں ف۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اسکی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر

الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾

کہتے ف۴۸ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے ف۴۹

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بیشک یہ قرآن ڈر والوں کو

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ

نصیحت ہے اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بیشک وہ کافروں پر

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۵

حسرت ہے ف۵۰ اور بیشک وہ یقین حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

## سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ﴿۷۰﴾ هِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اسکا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ

وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

ہیں ف۵ وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح

---

ف۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ف۴۹ جس کے کٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے ف۵۰ کہ روز قیامت جب قرآن پر ایمان رکھنے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے

ف۵۱ کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں

ف۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی۔

ف۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو رکوع چوالیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو انتیس حرف ہیں۔

ف۲ شان نزول نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انہوں نے حضور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ تو طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے ضرور آتا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

ف۳ یعنی آسمانوں کا۔

ف۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں۔

ف۵ یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے امر کا جائے نزول ہے ف۶ وہ روز قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لئے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا۔

جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ
صبر کرو وہ اُسے و۷ دور سمجھ رہے ہیں و۸ اور ہم اُسے نزدیک دیکھ رہے ہیں و۹ جس دن آسمان ہوگا

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ
جیسی گلی چاندی اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اون و۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ
کی بات نہ پوچھے گا و۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے و۱۲ مجرم و۱۳ آرزو کرے گا کاش اس دن

عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ
کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں

الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا ؕ اِنَّهَا
اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلا دینا اسے بچالے ہرگز نہیں و۱۴ وہ تو بھڑکتی

لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ
آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے و۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور منہ پھیرا و۱۶ اور جوڑ کر سینت

فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
رکھا و۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے برائی پہنچے و۱۸ تو سخت

جَزُوْعًا ۝٢٠ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢ الَّذِيْنَ
گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے و۱۹ تو روک رکھنے والا و۲۰ مگر نمازی جو اپنی

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝٢٣ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
نماز کے پابند ہیں و۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے

مَّعْلُوْمٌ ۝٢٤ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٥ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ
و۲۲ اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے و۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں و۲۴



و۷ یعنی عذاب کو۔
و۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں۔
و۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔
و۱۰ اور ہواؤں میں اڑتے پھریں گے۔
و۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی
و۱۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھ سکیں گے نہ بات کر سکیں گے۔
و۱۳ یعنی کافر۔
و۱۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے نہ بچ سکے گا۔
و۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ، اے منافق میرے پاس آ۔
و۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے۔
و۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کیے۔
و۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی۔
و۱۹ دولت مندی و مال۔
و۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہو تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔
و۲۱ کہ روزانہ نمازیں پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں۔
و۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر معین کرے تو اسے معین اوقات میں ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز و قابل مدح ہے و۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انہیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی و۲۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾

اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶ کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں

الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾

ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ف۲۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ

ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں کو کیا ہوا

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾

تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ

بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵

ع ۳۵

ف۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہیے ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں مسئلہ: اس آیت سے متعہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے استمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔

ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحبِ حق کا تلفِ حق گوارا کرتے ہیں۔

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔

ف۳۱ بہشت کے۔

ف۳۲ شانِ نزول: یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے ف۳۳ ایمان والوں کی طرح ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔

إِنَّا لَقَٰدِرُونَ ۝٤٠ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ

کہ ضرور ہم قادر ہیں کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر

بِمَسْبُوقِينَ ۝٤١ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا۟ وَيَلْعَبُوا۟ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ

نہیں جاسکتا ف۳۷ تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے

ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ۝٤٢ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝٤٣ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت

ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ۝٤٤

سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

## سُورَةُ نُوحٍ مَّكِّيَّةٌ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ آياتها ٢٨ ركوعاتها ٢

سورۂ نوح مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٢

دردناک عذاب آئے ف۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں

أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝٣ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

کہ اللہ کی بندگی کرو ف۳ اور اس سے ڈرو ف۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا ف۵

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ

اور ایک مقرر میعاد تک ف۶ تمہیں مہلت دے گا ف۷ بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا

---

ف۳۶ اس طرح کہ انہیں ہلاک کردیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں۔

ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوسکتا۔

ف۳۸ عذاب کے۔

ف۳۹ محشر کی طرف۔

ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں۔

ف۴۱ یعنی روز قیامت۔

ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

ع ۹ ۸

ف۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو ننانوے حرف ہیں۔

ف۲ دنیا و آخرت کا۔

ف۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔

ف۴ نافرمانیوں سے بچ کر تاکہ وہ غضب نہ فرمائے۔

ف۵ جو تم سے وقت ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے۔

ف۶ یعنی وقت موت تک۔

ف۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا۔

ف۸ اس کو اور ایمان لے آتے ف۹ حضرت نوح علیہ السلام نے ف۱۰ ایمان و طاعت کی طرف ف۱۱ اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ ف۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف ف۱۳ کہ میری دعوت کو نہ سنیں ف۱۴ اور منہ چھپا لئے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں دین الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔



لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ﴿۵﴾
کسی طرح تم جانتے ف۸ عرض کی ف۹ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ف۱۰
فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا ف۱۱ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا ف۱۲ کہ تو ان کو بخشے
جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا
انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۱۳ اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے ف۱۴ اور ہٹ کی
وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ
ف۱۵ اور بڑا غرور کیا ف۱۶ پھر میں نے انہیں علانیہ بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ
سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ
وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا مینہ بھیجے گا اور مال اور
بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾
بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا ف۲۳
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ
تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا ف۲۵ کیا تم
تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ
نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور ان میں چاند کو روشن
فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
کیا ف۲۶ اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

ف۱۵ اپنے کفر پر۔

ف۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

ف۱۷ بآنگ بلند محفلوں میں۔

ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی۔

ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالٰی نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہوگئے جانور مرگئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں استغفار کا حکم دیا۔

ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لاکر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالٰی تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔

ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ۔

ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا۔

ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلت بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے)۔ ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ۔ ف۲۵ کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے۔ ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں کو پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمان دنیا میں ہے ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے۔

ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کرکے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روز قیامت ف۳۱ اور جو انہوں نے جو ایمان و استغفار کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا ف۳۲ ان کے عوام غرباء اور پیچھے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال و اولاد کے تابع ہوئے۔



الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ

زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ ع ۲۰ / ۹

تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو

قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَ

نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہو لیے جسے اس کے مال

وَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے

آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَ

خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور

نَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾

نسر کو ف۳۸ اور بیشک انہوں نے بہتوں کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱

مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ

اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲ پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳ تو انہوں نے اللہ کے

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ

مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر

مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَ

کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بیشک اگر تو انہیں رہنے دے گا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان کے

لَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ

اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اور

ف۳۳ اور وہ غرور مال میں مست ہوکر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا۔
ف۳۴ وہ رؤسا۔
ف۳۵ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں۔
ف۳۶ رؤسا کفار اپنے عوام سے
ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا۔
ف۳۸ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے ود تو مرد کی صورت پر تھا اور سواع عورت کی صورت پر اور یغوث شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور نسر گدھ کی یہ بت قوم نوح سے منتقل ہوکر عرب میں پہنچے اور مشرکین قبائل نے ایک ایک لے لیا ایک ایک کو اپنے لئے خاص کر لیا
ف۳۹ یعنی یہ بت بہت سے لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ رؤسا قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کرکے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا
ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں۔
ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے تو ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی ف۴۲ طوفان میں ف۴۳ بعد غرق ہونے کے ف۴۴ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتا ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا ف۴۶ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہوچکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لئے دعا فرمائی ف۴۷ کہ وہ دونوں مومن تھے۔

لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا

اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸

کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۲۸

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جن مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب

قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا

قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک

اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳

کرینگے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸

وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ

اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

ہرگز آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ

کچھ مردوں کے پناہ لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انہوں

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴

---

ف۲۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کردیا۔

النصف ع ۱۰

ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں۔

ف۲ اے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی۔

ف۴ نماز فجر میں بمقام نخلہ مکہ مکرمہ و طائف کے درمیان۔

ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جاکر۔

ف۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے۔

ف۷ یعنی توحید و ایمان کی۔

ف۸ جیسا کفار جن و انس کہتے ہیں۔

ف۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک و اولاد اور بی بی بتاتا تھا۔

ف۱۰ اور اس پر افترا نہ کریں گے اس لئے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شان الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب و بہتان ظاہر ہوگیا۔

ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے ف۱۲ یعنی کفار قریش نے ف۱۳ اے جنات ف۱۴ یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا۔

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
تو اسے پایا کہ وف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے وف۱۶ اور یہ کہ ہم وف۱۷ پہلے آسمان میں
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾
سننے کے لئے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب وف۱۸ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے وف۱۹
وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ وف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے
رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا
کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں وف۲۱ کچھ نیک ہیں وف۲۲ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں
طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ
پھٹے ہوئے ہیں وف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
اس کے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی وف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا
لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف وف۲۵ اور نہ زیادتی کا وف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور
الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
کچھ ظالم وف۲۷ تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی وف۲۸ اور رہے ظالم وف۲۹
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
وہ جہنم کے ایندھن ہوئے وف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ وف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے وف۳۲
مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے وف۳۳ کہ اس پر انہیں جانچیں وف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے وف۳۵ وہ اسے

وف۱۵ فرشتوں کے۔
وف۱۶ تاکہ جنات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے۔
وف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے۔
وف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد۔
وف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے۔
وف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے۔
وف۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد۔
وف۲۲ مؤمن مخلص متقی وابرار۔
وف۲۳ فرقے فرقے مختلف۔
وف۲۴ یعنی قرآن پاک۔
وف۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا۔
وف۲۶ بدیوں کی۔
وف۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر۔
وف۲۸ اور ہدایت وراہ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔
وف۲۹ کافر راہ حق سے پھرنے والے۔
وف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔
وف۳۱ یعنی انسان۔
وف۳۲ یعنی دین حق وطریقۂ اسلام پر۔
وف۳۳ کثیر مراد وسعت رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کردیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخی عیش عنایت فرماتے۔
وف۳۴ کہ وہ کیسی شکرگزاری کرتے ہیں۔
وف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے۔

ف۳۶ جس کی شدت دم بدم بڑھتی گی ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لئے بنائے گئے ف۳۸ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے



عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾

چڑھتے عذاب میں ڈالیگا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ ع ۱۹

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اسکی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں ف۴۱

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اسکا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

کسی برے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں ف۴۳

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴ تو بیشک انکے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

کمزور اور کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا

يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ

ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا ف۴۷ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا

اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ

ف۴۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے آگے پیچھے

ف۳۹ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن نخلہ میں وقت فجر

ف۴۰ یعنی نماز پڑھتے

ف۴۱ کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتدا نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انھوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔

ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ

ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جسکو انجام دیتا ہوں

ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے۔

ف۴۵ وہ عذاب۔

ف۴۶ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔

شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

ف۴۷ یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے۔

ف۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن و بیضاوی وغیرہ)

ف۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجۂ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

ف۵۰ تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و ارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے انکا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اسکا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرسل خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

ف۵۱ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ تمام اشیاء محدود و محصور و متناہی ہیں۔

ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانۂ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہہ کر ندا کی ایک قول یہ



یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ(۲۷) لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

پہرا مقرر کر دیتا ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیے

وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۠(۲۸)

اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّیَّةٌ (۷۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰیَاتُهَا ۲۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے اور آیتیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ(۱) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاۙ(۲) نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

مِنْهُ قَلِیْلًاۙ(۳) اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ(۴) اِنَّا سَنُلْقِیْ

کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶ بیشک عنقریب ہم

عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا(۵) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ

تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے

قِیْلًاؕ(۶) اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًاؕ(۷) وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

ف۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲

تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًاؕ(۸) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو ف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو

فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا(۹) وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا

اپنا کارساز بناؤ ف۱۴ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو

جَمِیْلًا(۱۰) وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا(۱۱)

ف۱۵ اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶

ع ۲ / ۹ / ۱۴

ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادر رسالت کے حامل و لائق۔
ف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ۔
ف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لئے ہو باقی شب عبادت میں گزاریے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے۔
ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں تھا جب بقول زرقانی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔
ف۶ رعایت وقف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بامکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔
ف۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نواہی اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے ف۸ سونے کے بعد ف۹ بہ نسبت دن کی نماز کے
ف۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریا و نمائش کا موقع نہیں ہوتا ف۱۱ شب کا وقت عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے
ف۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قراءت کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو ف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقے قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے ف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ف۱۵ یہ منسوخ بآیۂ قتال ف۱۶ بدر تک یا روز قیامت تک۔

إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾
بیشک ہمارے پاس ف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ف۱۸
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾
جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ ف۱۹ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا
إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ
بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ف۲۰ کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ف۲۱ جیسے ہم نے
فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا
فرعون کی طرف رسول بھیجے ف۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے
وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
پکڑا پھر کیسے بچو گے ف۲۳ اگر ف۲۴ کفر کرو اس دن ف۲۵ جو بچوں کو بوڑھا کردے گا
شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦ
ف۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا بے شک یہ نصیحت
تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ ع ۱۹ ۱۲
ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ف۲۷ بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم
أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ
قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت
مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن
تمہارے ساتھ والی ف۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا
تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ
شمار نہ ہو سکے گا ف۲۹ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ف۳۰

ف۱۷ آخرت میں۔
ف۱۸ ان کے لئے جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔
ف۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔
ف۲۰ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔
ف۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں۔
ف۲۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔
ف۲۳ عذاب الٰہی سے۔
ف۲۴ دنیا میں۔
ف۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا۔
ف۲۶ اپنی شدت دہشت سے۔
ف۲۷ ایمان و طاعت اختیار کرکے۔
ف۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔
ف۲۹ اور ضبط اوقات نہ کرسکو گے
ف۳۰ یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیت ثابت ہوئی۔
مسئلہ اقل درجہ قراءت مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔

ف۳۱ یعنی تجارت یا طلب علم کے لئے ف۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ف۳۳ اس سے حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا ف۳۴ یعنی نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں ف۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہ خدا میں خرچ کرنا ہے صدقہ کرنا ہے یعنی اور بعض نے کہا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کیا جائے۔



اِنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

اللہ کا فضل تلاش کرنے ف۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ف۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ف۳۳ اور نماز قائم رکھو ف۳۴ اور زکوٰۃ دو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ

اور اللہ کو اچھا قرض دو ف۳۵ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے

خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۗ وَاسْتَغْفِرُوا

اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش

اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع ۲ ۱۴

مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾

اے بالاپوش اوڑھنے والے ف۲ کھڑے ہو جاؤ ف۳ پھر ڈر سناؤ ف۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ف۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ف۶

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کے لئے صبر کیے رہو ف۸

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ﴿٨﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿٩﴾ عَلَى

پھر جب صور پھونکا جائے گا ف۹ تو وہ دن کرّا دن ہے کافروں

ف۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں دو سو پچپن کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں

ف۲ یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یا محمد انک رسول اللہ میں نے اپنے داہنے بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی اسے دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اڑھاؤ انہوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انہوں نے کہا یا ایھا المدثر

ف۳ اپنی خواب گاہ سے۔

ف۴ قوم کو عذاب الٰہی کا ایمان نہ لانے پر۔

ف۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔

ف۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسے کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

ف۷ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیے اور نیوتے دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جسکو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے گا اس قسم کے نیوتے اور ہدیے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شان نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصب عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو

ف۸ اوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں ف۹ مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔

ف۱۰ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا ف۱۱ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے شانِ نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم
میں وحید کے لقب سے ملقب تھا ف۱۲ کھیتیاں، دودھ والے مویشی اور تجارتیں مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے
کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا ف۱۳ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انہیں کسب معاش کے لئے سفر کی حاجت نہ تھی اس لئے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین
مشرف باسلام ہوئے خالد اور ہشام اور عمارہ ف۱۴ ریاست بھی دی اور عمر بھی دراز دی ف۱۵ باوجود ناشکری کے ف۱۶ یہ ہوگا چنانچہ



عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ

پر آسان نہیں ف۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے

لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴

وسیع مال دیا ف۱۲ اور بیٹے دیے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶ سَاُرْهِقُهٗ

پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف۱۵ ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ

صَعُوْدًا ۝۱۷ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ

صعود پر چڑھاؤں ف۱۶ بیشک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو

كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳

کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا

فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۴ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵ سَاُصْلِيْهِ

پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے

سَقَرَ ۝۲۶ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝۲۷ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝۲۹

دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً

اس پر انیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے

وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ

اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اس لیے کہ کتاب والوں کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ

یقین آئے ف۲۲ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں

اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔
ف۱۷ شانِ نزول جب حٰمٓ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم نازل ہوئی تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہوگیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہوگیا ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوجہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہوگیا ہے قریش تیرے خرچ کے لئے روپیہ جمع کریں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تعریف اسلئے کی ہے کہ تجھے انکے دسترخوان کا بچا کھچا مل جائے اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے انکے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجنون ہیں کیا تم نے انہیں کبھی دیوانگی کی کوئی بات کرتے دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انہیں کاہن
سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی ان کو شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انہیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں
نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا
کہ انکی بدولت رشتہ دار رشتہ داروں سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دلوں میں اثر کرتا ہے اسکا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اسکا ذکر فرمایا گیا
ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحقِ عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کچھ باقی رہنے دے بلکہ مستحقِ عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب پھر جسم جیسے تھے کر دیے جائیں ف۱۹ جلا کر
ف۲۰ فرشتے ایک مالک اور اٹھارہ انکے ساتھی ف۲۱ کہ حکمت الٰہی پر اعتماد نہ کرکے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں نہیں کیوں ہوئے ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ف۲۳ یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے انکا اعتقاد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وحیِ الٰہی کے واسطے کتب سابقہ

أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی وف۲۴

وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

اور کافر کہیں اس اچنبھے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ

جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

ع ۱ / ۲۱ / ۱۵

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

اور وہ وف۲۵ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ

اور صبح کی جب اجالا ڈالے وف۲۶ بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے آدمیوں کو ڈراؤ اسے

شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾

جو تم میں چاہے کہ آگے آئے وف۲۷ یا پیچھے رہے وف۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے

منزل ۷

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ڟ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

مگر دہنی طرف والے وف۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ

تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم وف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

کو کھانا نہ دیتے تھے وف۳۱ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

کے دن کو وف۳۲ جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش

مطابق ہوتی ہے۔

وف۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہے۔

وف۲۵ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا آیات قرآن۔

وف۲۶ خوب روشن ہو جائے۔

وف۲۷ خیر یا جنت کی طرف ایمان لا کر۔

وف۲۸ کفر اختیار کر کے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔

وف۲۹ یعنی مؤمنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انھوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرا لیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مستفیض ہیں۔

وف۳۰ دنیا میں۔

وف۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے۔

وف۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روز قیامت ہے۔

ف۳۳ یعنی انبیاء و ملائکہ و شہداء و صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کی اجازت دی ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی ف۳۴ یعنی واعظ قرآن سے اعراض کرتے ہیں ف۳۵ یعنی شکاریوں سے یا شیر سے ڈرے ہوئے وحشی گدھے جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر بھاگے جاتے ہیں ف۳۶ کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک ہم میں سے ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں ف۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ بیہودہ باتیں نہ کرتے۔

ف۳۸ قرآن شریف۔

الشّٰفِعِیۡنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَہُمۡ عَنِ التَّذۡکِرَۃِ مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۴۹﴾ کَاَنَّہُمۡ

کام نہ دے گی ف۳۳ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے

حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَۃٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَۃٍ ﴿۵۱﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ کُلُّ امۡرِیًٔ

ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ

مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً ﴿۵۲﴾ کَلَّا ؕ بَلۡ لَّا یَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَۃَ ﴿۵۳﴾

کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں ف۳۶ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ف۳۷

کَلَّاۤ اِنَّہٗ تَذۡکِرَۃٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَکَرَہٗ ﴿۵۵﴾ وَ مَا یَذۡکُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ

ہاں ہاں بیشک وہ ف۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب

یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ ہُوَ اَہۡلُ التَّقۡوٰی وَ اَہۡلُ الۡمَغۡفِرَۃِ ﴿۵۶﴾

اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

سُوۡرَۃُ الۡقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۷۵) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اٰیَاتُہَا ۴۰ رُکُوۡعَاتُہَا ۲

سورۂ قیامہ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾ اَیَحۡسَبُ

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی

الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ

ف۳ یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنادیں

بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ

ف۴ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن

الۡقِیٰمَۃِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ

کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملادیئے

ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو ننانوے کلمے چھ سو باون حرف ہیں۔

ف۲ اور وہ متقی و کثیر الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافر منکر بعث ہے شان نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں تب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بوسیدہ ہڈیاں جمع کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔

ف۴ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہونچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دیدی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

ف۵ انسان کا انکار بعث اشتباہ و عدم دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحالت موجودہ بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر کرتا رہتا ہے کہتا رہتا ہے اب توبہ کرونگا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی برائیوں میں مبتلا ہوتا ہے ف۶ اور حیرت و دہشت سے ... ف۷ تاریک ہو جائیگا اور روشنی زائل ہو جائیگی۔

ف۸ ملا دیا یا طلوع میں ہو گا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے بے نور ہونے میں ف۹ جو اس حال دہشت سے رہائی ہے ف۱۰ تمام خلق اس کے حضور حاضر ہو گی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا ف۱۱ جو اس نے کیا ہے ف۱۲ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہونچا کر فارغ ہونے سے قبل دو زمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرما دیا۔

وَ الْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾
جائیں گے ف۸ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ
اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا
وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ لَوْ اَلْقٰى
جائے گا ف۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے
مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ
ہوں سب ڈال دے جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۱۳ اور
وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾
پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۱۸ تر و تازہ
نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ
ہوں گے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف۲۱ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَ قِيْلَ مَنْ ۜ
ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ف۲۲ ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۲۳ اور کہیں گے ف۲۴ کہ کوئی
رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى
جھاڑ پھونک کرے ف۲۵ اور وہ ف۲۶ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۲۷ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف۲۸ اس دن
رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ
تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف۲۹ اس نے ف۳۰ نہ تو سچ مانا ف۳۱ اور نہ نماز پڑھی ہاں

ف۱۳ آپ کے سینہ پاک میں۔
ف۱۴ آپ کا۔
ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے۔
ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے۔
ف۱۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے۔
ف۱۸ یعنی روز قیامت۔
ف۱۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مؤمنین کا حال ہے۔
ف۲۰ انہیں دیدار الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔
**مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مؤمنین کو دیدار الٰہی میسر آئے گا یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہو گا۔
ف۲۱ سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار کا حال ہے۔
ف۲۲ یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔

ف۲۳ وقت موت ف۲۴ جو اس کے قریب ہوں گے ف۲۵ تاکہ اس کو منتر دم کریں ف۲۶ یعنی مرنے والا ف۲۷ کہ اہل و مال اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے ف۲۸ یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہو گی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں ف۲۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا ف۳۰ یعنی انسان نے مراد اس سے ابوجہل ہے۔
ف۳۱ رسالت اور قرآن کو۔

ف٣٢ ایمان لانے سے ف٣٣ متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف٣٤ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحٰی میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ قوی و زور آور ہوں حسب شوکت و قوت ہوں مگر آئندہ جو بات ہونی تھی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے



كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾

جھٹلایا اور منہ پھیرا ف٣٢ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف٣٣ تیری خرابی آ لگی اب آ لگی

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾

پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف٣٤ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ف٣٥

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف٣٦ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف٣٧

فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ

پھر ٹھیک بنایا ف٣٨ تو اس سے ف٣٩ دو جوڑ بنائے ف٤٠ مرد اور عورت کیا جس

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْـِۧىَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جِلا سکے گا

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ دہر مدنی ہے اس میں ف١ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾

بے شک آدمی پر ف٢ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف٣

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا

بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف٤ کہ وہ اسے جانچیں ف٥ تو اسے سنتا

بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا

دیکھتا کر دیا ف٦ بے شک ہم نے اسے راہ بتائی ف٧ یا حق مانتا ف٨ یا ناشکری کرتا ف٩ بے شک ہم نے کافروں کیلئے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف١٠ اور طوق ف١١ اور بھڑکتی آگ ف١٢ بے شک نیک پئیں گے اس

والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اسکی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی تکلیف اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم

ف٣٥ کہ نہ اس پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں

ع ١٠ ١٨

ف٣٦ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔

ف٣٧ انسان بنایا۔

ف٣٨ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی۔

ف٣٩ یعنی منی سے یا انسان سے۔

ف٤٠ دو صنفیں پیدا کیں۔

---

ف١ سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے بعض نے اسکو مکیہ کہا ہے اس میں دو رکوع اکتیس آیتیں دو سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چون حرف ہیں

ف٢ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخ روح سے پہلے چالیس سال کا ف٣ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا کہیں اس کا ذکر تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمت معلوم تھی اور یہ بھی تفسیر میں کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ ف٤ مرد و عورت کی ف٥ مکلف کرکے اپنے امر و نہی سے ف٦ تاکہ دلائل کا مشاہدہ و آیات کا استماع کر سکے ف٧ دلائل قائم کرکے رسول بھیجکر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ف٨ یعنی مومن سعید ف٩ کافر شقی ف١٠ جن سے باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے ف١١ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ف١٢ جس میں جلائے جائیں گے

ف۱۳ جنت میں ف۱۴ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے ف۱۵ منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنٰی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادت اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتی کہ جو طاعات غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں ف۱۶ یعنی شدت اور سختی۔



كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے ف۱۳ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں

تَفْجِيْرًا ۝٦ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧

چاہیں بہا کر لے جائیں گے ف۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں ف۱۵ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ف۱۶ پھیلی ہوئی ہے ف۱۷

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ف۱۸ مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ

کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بیشک ہمیں اپنے

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے ف۱۹ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢

اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣

جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر ف۲۰

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤ وَيُطَافُ

اور اس کے ف۲۱ سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ف۲۲ اور ان پر چاندی

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۝١٥ قَوَارِيْرَا۠

کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝١٦ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے ف۲۳ ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا ف۲۴ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ف۲۵ جس کی ملونی

ف۱۷ تو وہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے خالی ہیں۔

ف۱۸ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی محبت میں کھلاتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالٰی نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے حضرت خاتون جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

ف۱۹ لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لئے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں ف۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی ف۲۱ یعنی بہشتی درختوں کے ف۲۲ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں ف۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی ف۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ یہ سلیقہ جنتی خدام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں ف۲۵ شراب طہور کی۔

ف۲۶ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی ف۲۷ مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہل جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ ف۲۸ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تغیر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا ف۲۹ یعنی جیسے صحن فرش مصفّٰے پر گوہر آبدار غلطاں ہوں اس حسن و صفا کے ساتھ وہ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے ف۳۰ جس کا وصف بیان میں نہیں آسکتا ف۳۱ جس کی حد و نہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے



زَنْجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
ادرک ہوگی ف۲۶ وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں ف۲۷ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے
مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ
ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۲۸ جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے ف۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے
رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَّ
ایک چین دیکھے ف۳۰ اور بڑی سلطنت ف۳۱ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے ف۳۲ اور
إِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا
قناویز کے ف۳۳ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے ف۳۴ اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی
طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾
ف۳۵ ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے ف۳۶ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی ف۳۷
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ
بے شک ہم نے تم پر ف۳۸ قرآن بتدریج اتارا ف۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف۴۰ اور
لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٢٥﴾
ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو ف۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف۴۲
وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَاءِ يُحِبُّونَ
اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ف۴۳ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف۴۴ بے شک یہ لوگ ف۴۵ پاؤں تلے کی
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ
عزیز رکھتے ہیں ف۴۶ اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے
شَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هٰذِهٖ
جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ف۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ف۴۹ بے شک یہ

ف۳۲ یعنی باریک ریشم کے۔
ف۳۳ یعنی دبیز ریشم کے۔
ف۳۴ حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔
ف۳۵ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بول بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انہوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی
ع ۱ ۲۲ ۱۹
ف۳۶ یعنی تمہاری اطاعت و فرمانبرداری کا۔
ف۳۷ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔
ف۳۸ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
ف۳۹ آیت آیت کرکے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔
ف۴۰ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنان دین کی ایذائیں برداشت کرکے۔
ف۴۱ شان نزول: عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آیئے یعنی دین سے عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۲ نماز میں صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر و عصر مراد ہیں ف۴۳ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا ف۴۴ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آگئی بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکر الٰہی میں مشغول رہو ف۴۵ یعنی کفار ف۴۶ یعنی محبت دنیا میں گرفتار ہیں ف۴۷ یعنی روز قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لئے عمل کرتے ہیں ف۴۸ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے ف۴۹ جو اطاعت شعار ہوں۔

وٓ۵۲ مخلوق کے لئے وٓ۵۳ اس کی طاعت بجالا کر اور اس کے رسول کا اتباع کرکے وٓ۵۴ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے وٓ۵۵ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔
وٓ۵۶ ایمان عطا فرما کر وٓ۵۷ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔ ——— وٓ۱ سورۂ مرسلات مکیہ ہے اس میں دو رکوع پچاس آیتیں ایک سو اسی کلمے آٹھ سو سولہ حرف ہیں



تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
نصیحت ہے وٓ۵۲ تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے وٓ۵۳ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
اللہ چاہے وٓ۵۴ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے وٓ۵۵

فِىْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾
جسے چاہے وٓ۵۶ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے وٓ۵۷

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ خَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ مرسلات مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٓ۱ — پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾
قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار وٓ۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں وٓ۳

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا
پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا القاء کرتی ہیں وٓ۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس بات کا تم

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾
وعدہ دیئے جاتے ہو وٓ۵ ضرور ہونی ہے وٓ۶ پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَىِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾
اور جب پہاڑ غبار کرکے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے وٓ۷ کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
روز فیصلہ کے لئے اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے وٓ۸ جھٹلانے والوں کی اس

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ
دن خرابی وٓ۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا وٓ۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے

ع ۲ / ۲۰

**شان نزول** حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے جب منیٰ کی غار میں پہنچے والمرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے۔ یہ غار منیٰ میں غار والمرسلات کے نام سے مشہور ہے۔

وٓ۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لئے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کئے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیات قرآن کی بعض نے نفوس کاملہ کی جو استکمال کے لئے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضا میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہ میں فرق کرتے ہیں اور ذات الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) وٓ۳ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ تو انجمن جماعات ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا کہ فارقات و ملقیات سے جماعات ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے وٓ۴ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لاکر وٓ۵ یعنی بعث و عذاب اور قیامت کے آنے کا وٓ۶ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں وٓ۷ کہ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لئے جمع کئے جائیں وٓ۸ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے وٓ۹ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روز آخرت و بعث و حساب کے منکر تھے وٓ۱۰ دنیا میں عذاب نازل کرکے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

۱۱ یعنی جو پہلی امتوں کے مکذبین کی راہ اختیار کرکے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انہیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے ۱۲ یعنی نطفہ سے۔



الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ
پہنچائیں گے ۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ
کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ۱۲ پھر اسے ایک محفوظ

قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖۗ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾
جگہ میں رکھا ۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ۱۵

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا

اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ
تمہارے زندوں اور مردوں کی ۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب

مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى
میٹھا پانی پلایا ۱۸ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۱۹ چلو اس کی طرف

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ
۲۰ جسے جھٹلاتے تھے چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں

شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
۲۱ نہ سایہ دے ۲۲ نہ لپٹ سے بچائے ۲۳ بیشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی

كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾
ہے ۲۴ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ۲۵ اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں ۲۶

۱۳ یعنی رحم میں ۱۴ یعنی وقت ولادت تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔
۱۵ اندازہ فرمانے پر (جل جلالہ)
۱۶ کہ زندے اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں۔
۱۷ بلند پہاڑوں کے۔
۱۸ زمین میں چشمے اور منبع پیدا کرکے یہ تمام باتیں مردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔
۱۹ اور روز قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔
۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف۔
۲۱ اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا ایک کفار کے سروں پر ایک ان کے دائیں اور ایک ان کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ۔
۲۲ جس سے اس دن کی گرمی سے کچھ امن پاسکیں۔
۲۳ آتش جہنم کی۔
۲۴ اتنی اتنی بڑی۔
۲۵ نہ کوئی ایسی حجت پیش کرسکیں گے جو انہیں کام دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے ۲۶ اور درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انہیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ بھی پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا ف۲۷

وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور سب اگلوں کو ف۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ف۲۹ اس دن جھٹلانے والوں

ع ۱ ۲۱ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ
کی خرابی بے شک ڈر والے ف۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو ان کا

مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا
جی چاہے ف۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ف۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ف۳۳ بے شک

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا
نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۳۴ کچھ دن

وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾
کھالو اور برت لو ف۳۵ ضرور تم مجرم ہو ف۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے

ع ۲ ۱۰ ۲۲ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
والوں کی خرابی پھر اس ف۳۷ کے بعد کونسی بات پر ایمان لائیں گے ف۳۸

## سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکیہ ہے اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۲۷ اے سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو ف۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تم اور ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں ان سب کو عذاب کیا جائیگا۔

ف۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچا لو یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

ف۳۰ جو عذاب الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے۔

ف۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو ان کے حسب مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہل جنت سے کہا جائیگا

ف۳۲ یعنی خالص جس میں ذرا بھی منغص کا شائبہ نہیں۔

ف۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجالائے تھے۔

ف۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں

ف۳۵ اپنی موت کے وقت تک۔

ف۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

ف۳۷ قرآن شریف۔

ف۳۸ یعنی قرآن شریف کتب الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت بڑا معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں۔

ف۱ سورۂ نبا اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عم یتساءلون بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔

ف۲ کفار قریش ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں انکی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لئے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس باب میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ف۴ بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔



عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۲ بڑی خبر کی ف۳ جس میں وہ کئی راہ

مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ

ہیں ف۴ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۵ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۶ اور پہاڑوں کو میخیں ف۷ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ف۱۲

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور پھر بدلیوں

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ

سے زور کا پانی اُتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے باغ

اَلْفَافًا ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ

ف۱۵ بیشک فیصلہ کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوج کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ

ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝

ٹھکانا اس میں قرنوں رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔

ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اسکے بعد اس کو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کیلئے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔

ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے۔

ف۹ مرد و عورت۔

ف۱۰ تمہارے جسموں کے لئے تاکہ اس سے تھکن اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔

ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے

ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔

ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔

ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کردیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا عجب ان اشیا کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حساب و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہوگیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ف۱۶ ثواب و عذاب کے لئے ف۱۷ مراد اس سے نفخہ اخیرہ ہے ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لئے موقف کی جانب ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے ف۲۳ لوح محفوظ میں ف۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں تو ہم ان پر جزاء دیں گے اور آخرت میں وقت عذاب ان سے کہا جائیگا۔



إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾
ف۲۲ اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲۴

فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾
اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾
باغ ہیں ف۲۶ اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾
جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا ف۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۲۹ نہایت کافی عطا

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ
وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا
رکھیں گے ف۳۰ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا ف۳۱ مگر

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن
جسے رحمٰن نے اذن دیا ف۳۲ اور اس نے ٹھیک بات کہی ف۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو

شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ
چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے ف۳۴ ہم تمہیں ف۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا ف۳۶ جس دن

يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾
آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۳۷ اور کافر کہے گا ہائے کسی طرح میں خاک ہو جاتا ف۳۸

ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔
ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت
ف۲۷ شراب نفیس کا۔
ع ۱
ف۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔
ف۲۹ تمہارے اعمال کا۔
ف۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔
ف۳۱ اس کے رعب و جلال سے۔
ف۳۲ کلام یا شفاعت کا۔
ف۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔
ف۳۴ عمل صالح کرکے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔
ف۳۵ اے کافرو۔
ف۳۶ مراد اس سے عذاب آخرت ہے۔
ف۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روز قیامت دیکھے گا۔
ف۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت جب جانوروں اور چرپایوں کو اٹھایا جائیگا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائیگا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائیگا اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے یہ دیکھ کر کافر تمنا کریگا
ع ۲
کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کریگا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدت عذاب میں مبتلا پائیگا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔

# سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ النازعات مکیہ ہے اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی ف۸

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹

اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے

نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳

ف۱۳ بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵ اِذْ نَادٰىهُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۶ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۱۷

رب نے پاک جنگل طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ۝۱۸ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝۱۹

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳

ف۱ سورۂ والنازعات مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو تریپن حرف ہیں ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی۔ ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر (کما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۶ یعنی جہاں پہنچنے کے مامور ہیں (روح البیان) ف۷ یعنی امور دنیویہ کے انتظام جو ان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں یہ قسم ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اولیٰ سے زلزلہ میں آجائے گی اور تمام خلق مر جائے گی۔

ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذنِ الٰہی زندہ کر دی جائے گی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔

ف۱۰ اس دن کی ہول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا۔

ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو۔

ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کیے جائیں گے۔

ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کیے جائیں گے

ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ ان کا بطریق استہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔

ف۱۵ نفخۂ اخیرہ۔

ف۱۶ جس سے سب جمع کر لیے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا۔

ف۱۷ زندہ ہو کر۔

ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے۔

فَأَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾
پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ
دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے
اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ
مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی
اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے
وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾
جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ
اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے
خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ
حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶ تو بیشک جنت ہی

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ع ۳۱ ۲

ف۲۴ یدِ بیضا و عصا۔
ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔
ف۲۶ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔
ف۲۷ فساد انگیزی کی۔
ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو۔
ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔
ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔
ف۳۱ اللہ عزوجل سے اس کے بعد منکرین بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے۔
ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد۔
ف۳۳ بغیر ستون کے۔
ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں۔
ف۳۵ نورِ آفتاب کو ظاہر فرماکر۔
ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔
ف۳۷ چشمے جاری فرماکر۔
ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔
ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ سکون ہو۔
ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔
ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد۔
ف۴۲ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔
ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔
ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔
ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اسے روز قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے۔
ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

ف۴۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کافر ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ۔

هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ

ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے

مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾

بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ع ۲

گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

## سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ﴿٣﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ف۵ تم اس کے تو پیچھے

تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

پڑتے ہو ف۶ اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا ف۸

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ

اور وہ ڈر رہا ہے ف۹ تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اسے

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ

یاد کرے ف۱۲ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ

ف۱ سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچسو تینتیس حرف ہیں۔
ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ف۳ یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم۔
**شانِ نزول** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب و ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبد اللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبد اللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔

ف۴ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر ف۵ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ ف۷ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیام الٰہی پہنچا دینا ہے ف۸ یعنی ابن ام مکتوم ف۹ اللہ عزوجل سے ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیات قرآن مخلوق کے لئے نصیحت ہیں ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو ف۱۳ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔

سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿۱۷﴾ مِنْ أَيِّ
لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اسے کاہے
شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ
سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ
يَسَّرَهُ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا
آسان کیا ف۱۹ پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے
يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿۲۴﴾ أَنَّا صَبَبْنَا
اب تک پورا نہ کیا جو اسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح
الْمَاءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾
پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا تو اس میں اگایا اناج
وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَفَاكِهَةً
اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے
وَأَبًّا ﴿۳۱﴾ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿۳۳﴾
اور دوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَ
اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے
بَنِيهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ
ف۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ف۲۷ کتنے منہ
يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوهٌ
اس دن روشن ہوں گے ف۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ف۲۹ اور کتنے منہوں پر

ف۱۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔
ف۱۷ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔
ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔
ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔
ف۲۰ کہ بعد موت بے عزت نہ ہو۔
ف۲۱ یعنی بعد موت حساب و جزا کیلئے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔
ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لاکر حکم الٰہی کو بجا نہ لایا۔
ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عز و جل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔
ف۲۴ بادل سے۔
ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی۔
ف۲۶ ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔
ف۲۷ قیامت کا حال اور اس کے ہوال بیان فرمانے کے بعد مکلفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے۔
ف۲۸ نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے۔
ف۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر اسکے بعد اشقیا کا حال بیان فرمایا جاتا ہے۔

ف۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت ـــــــ ف۱ سورۂ کوّرت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچسو تیس حرف ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند ہو کہ روزِ قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہیے کہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے (ترمذی)



يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۳۰ یہ وہی ہیں

الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
کافر بدکار

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ تکویر مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انتیس آیتیں ہیں

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ
جب دھوپ لپیٹی جائے ف۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ف۳ اور جب پہاڑ چلائے

سُيِّرَتْ ۪ۙ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ
جائیں ف۴ اور جب تھلکی اونٹنیاں ف۵ چھوٹی پھریں ف۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ف۷ اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ
جب سمندر سلگائے جائیں ف۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ف۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

سُئِلَتْ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا
پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۪ۙ﴿۱۱﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۪ۙ﴿۱۳﴾
آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ؕ﴿۱۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ
ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم

الْكُنَّسِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ
رہیں ف۱۷ اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بیشک

ع ۱ ۵

پڑھے (ترمذی)
ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے
ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارا اپنی جگہ باقی نہ رہے۔
ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں۔
ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آگیا ہو۔
ف۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگراں اس روز کی دہشت کا یہ عالم ہو اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔
ف۷ روزِ قیامت بعد بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں پھر خاک کر دیے جائیں۔
ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں۔
ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔
ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔
ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کیلئے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے ف۱۳ دشمنانِ خدا کے لئے ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف۱۵ نیکی یا بدی ف۱۶ ستاروں ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد۔ کذا روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے۔

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾
بیشک یہ وف۲۰ عزت والے رسول وف۲۱ کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا وف۲۲

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ
امانت دار ہے وف۲۳ اور تمہارے صاحب وف۲۴ مجنون نہیں وف۲۵ اور بیشک انہوں نے

بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ
اسے وف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا وف۲۷ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن

بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے ہو وف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ
جہان کے لئے اس کے لئے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے وف۲۹ اور تم کیا چاہو

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾
مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِىَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ انفطار مکیہ ہے وف۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ
جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
جائیں وف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں وف۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا وف۴ اور جو

اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِىْ
پیچھے وف۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے وف۶ جس نے

---

وف۲۰ قرآن شریف۔
وف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام۔
وف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔
وف۲۳ وحی الٰہی کا۔
وف۲۴ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔
وف۲۵ جیسا کہ کفار مکہ کہتے ہیں۔
وف۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں۔
وف۲۷ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر۔
وف۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو۔
وف۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

وف۱ سورۂ انفطار مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو تیس حرف ہیں۔
وف۲ اور شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں۔
وف۳ اور ان کے مردے زندہ کر کے نکالے جائیں۔
وف۴ عمل نیک یا بد۔
وف۵ تھوڑی نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔
وف۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی۔

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾

تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸ پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا

کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بیشک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز

كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَ

لکھنے والے ف۱۴ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ف۱۵ بیشک نکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور

اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا

بیشک بدکار ف۱۸ ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ

بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا

الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع ٤

دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ف۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

## سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مطففین مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں

مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے ف۲ جس دن سب لوگ ف۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

ف۷ اور نیست سے ہست کیا۔
ف۸ سالم الاعضاء، سنتا دیکھتا۔
ف۹ اعضاء میں مناسبت رکھی۔
ف۱۰ لمبا یا ٹھگنا، خوب رو یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت۔
ف۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔
ف۱۲ اور روز جزا کے منکر ہو۔
ف۱۳ تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔
ف۱۴ تمہارے عملوں کے۔
ف۱۵ نیکی یا بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔
ف۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔
ف۱۷ جنت میں۔
ف۱۸ کافر۔
ف۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا (خازن)

ف۱ سورۂ مطففین ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔
شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

ف۲ یعنی روز قیامت اس روز ذرہ ذرہ کا حساب کیا جائے گا ف۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر۔

ف۴ یعنی ان کے اعمال نامے ف۵ سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے ف۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔



كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍؕ ۷ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌؕ ۸
بیشک کافروں کی لکھت ف۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے ف۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے ف۶

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌؕ ۹ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَۙ ۱۰ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ
وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۷ اس دن ف۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے

بِیَوْمِ الدِّیْنِؕ ۱۱ وَ مَا یُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ ۱۲ اِذَا
ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش ف۱۰ جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَؕ ۱۳ كَلَّا بَلْ سكتہ رَانَ
اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۱۴ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ
دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بیشک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے

لَّمَحْجُوْبُوْنَؕ ۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِؕ ۱۶ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ
محروم ہیں ف۱۵ پھر بیشک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَؕ ۱۷ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَؕ ۱۸ وَ
تم جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچا محل علیین میں ہے ف۱۹ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَؕ ۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌۙ ۲۰ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَؕ ۲۱
تو کیا جانے علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍۙ ۲۲ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَۙ ۲۳ تَعْرِفُ فِیْ
بیشک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو ان کے چہروں میں

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِۚ ۲۴ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍۙ ۲۵ خِتٰمُهٗ
چین کی تازگی پہچانے ف۲۴ ستھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر

ف۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے،
ف۸ جبکہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا۔
ف۹ اور روز جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں،
ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔
ف۱۱ ان کی نسبت کرے۔
ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔
ف۱۳ ان معاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمال بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی)
ف۱۴ یعنی روز قیامت۔
ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے ف۱۹ علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے ف۲۱ علیین میں، جس میں ان کے اعمال لکھے ہیں ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرور قلب کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہوں گے ف۲۵ کہ ابرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

ف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور بدیوں سے باز رہ کر ف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے ف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے ف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤسائے کفار کے ف۳۰ مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقراء مومنین کے ف۳۱ مومنین

ف۳۲ بطریق طعن و عیب کے۔



مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن

مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ۲۶ اور اس کی ملونی تسنیم

تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

سے ہے ۲۷ وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں ۲۸ بے شک مجرم لوگ

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾

۲۹ ایمان والوں سے ۳۰ ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے

وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

اشارے کرتے ۳۲ اور جب ۳۳ اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ

بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ۳۵ اور یہ ۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ۳۷ تو آج

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾

۳۸ ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں ۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں ۴۰

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

کیوں کچھ بدلا ملا کافروں کو اپنے کئے کا ۴۱

سُورَةُ الْانشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ انشقاق مکیہ ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں پچیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ

جب آسمان شق ہو ۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ۳ اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز

مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

کی جائے ۴ اور جو کچھ اس میں ہے ۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ۶ اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے ۷

شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جا رہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہنچنے سے پہلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۳۳ کفار۔

ف۳۴ یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے

ف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۳۶ کفار۔

ف۳۷ کہ ان کے احوال و اعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بیوقوف بنانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

ع ۳۶ ۸

ف۳۸ یعنی روزِ قیامت۔

ف۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے مومن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے کافر اس سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہو جاتا ہے بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے ف۴۰ کفار کی ذلت و رسوائی اور شدت عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں ف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔ ف۱ سورۂ انشقت جس کو سورۂ انشقاق بھی کہتے ہیں مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پچیس آیتیں ایک سو سات کلمات چار سو تیس حرف ہیں ف۲ قیامت قائم ہونے کے وقت ف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ف۴ اور اس پر کوئی عمارت درخت پہاڑ باقی نہ رہے ف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مردے سب کو باہر ف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔

ف۸ یعنی اسکے حضور حاضری کیلئے مراد اس سے موت ہے (مدارک) ف۹ اور اپنے عمل کی جزا پانا ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اسکے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعت و معصیت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے یہ سہل حساب ہے نہ اسمیں شدت مناقشہ نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئیگا اور وہ کوئی حجت نہ پائیگا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشۂ حساب سے پناہ دے) ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر ف۱۴ اور وہ کافر ہے جسکا داہنا ہاتھ تو اسکی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائیگا اور بایاں ہاتھ پس پشت کردیا جائیگا اسمیں اسکا نامۂ اعمال دیا جائیگا اس حال کو دیکھ کر وہ جان لیگا کہ وہ اہل نار میں سے ہے تو ف۱۵ اور یا ثبوراہ کہے گا ثبور کے معنی ہلاکت کے ہیں ف۱۶ دنیا کے اندر ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر و مغرور ف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائیگا ف۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رجوع کریگا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائیگا اور حساب کیا جائیگا ف۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جسکے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشا شروع ہوتا ہے یہی قول بکثیر صحابہ کا اور بعض علما شفق سے سرخی مراد لیتے ہیں ف۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے ف۲۲ اور اسکا نور کامل ہوجائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں میں ہوتا ہے ف۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و احوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر موقف حساب میں پیش ہونا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازل قرب میں واصل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپکو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور انکی تکذیب سے غمگین نہ ہوں ف۲۴ یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے ف۲۵ مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے شانِ نزول جب سورۂ اقرا میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مؤمنین نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا انکے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جنکو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ: سجدۂ تلاوت کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کیلئے مثل طہارت



یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ (۶) فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ف۸ ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو اپنا نامۂ

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ (۷) فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (۸) وَّ یَنْقَلِبُ

اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۹) وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (۱۰) فَسَوْفَ

کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب

یَدْعُوْا ثُبُوْرًا (۱۱) وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا (۱۲) اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۱۳)

موت مانگے گا ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائیگا بیشک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (۱۴) بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا (۱۵)

وہ سمجھا کہ اسے پھرنا نہیں ف۱۸ ہاں کیوں نہیں ف۱۹ بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (۱۶) وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ (۱۷) وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ (۱۸)

تو مجھے قسم ہے شام کے اجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (۱۹) فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (۲۰) وَ اِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن

عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (۲۱) بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُكَذِّبُوْنَ (۲۲)

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ (۲۳) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۲۴) اِلَّا الَّذِیْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (۲۵)

اور اچھے کام کئے ان کے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

ع ۱۷ ع ۲ ع ۲۵

اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ تک مسئلہ سجدہ کے دن و خدا اقرار کا قرآن جو پڑھا جائے مسئلہ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سب پر اور جنہوں نے سنی ان پر سجدہ واجب
مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہونگے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا تفصیل کتب فقہ، تفسیر احمدی ف۲۳ قرآن و
اور مرنے کے بعد اٹھنے کو ف۲۴ کفر و نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ف۲۵ کے جو گر اعتقاد رہے ——— ف۱ سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بائیس آیتیں ایک سو نو کلمے چار سو چھیاسٹھ حرف
ف۲ جنکی تعداد بارہ ہے اور انمیں عجائب حکمت ہیں یعنی آفتاب و ماہتاب اور کواکب کی سیر ان برجوں میں معین اندازہ پر ہے جس میں خلاف نہیں ہوتا ف۳ وہ روز قیامت ہے ف۴ اس سے



# سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ بروج مکی ہے اس میں بائیس آیتیں ہیں ف۱ — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳

قسم آسمان کی جس میں برج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵ کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے

قُعُوْدٌ ۝۶ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا

ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انہیں مسلمانوں

نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ

کا کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹

لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

بیشک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱ اور ان کے لیے آگ کا عذاب ف۱۲ بیشک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ

اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ

بڑی کامیابی ہے بیشک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بیشک وہ پہلے کرے اور

روز جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۵ آدمی اور فرشتے مراد ہیں اس سے روز عرفہ ہے ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اسکا جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھا دوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا راہ میں ایک راہب رہتا تھا اسکے پاس بیٹھنے لگا اور اسکا کلام اسکے دلنشین ہو گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا ایک روز راستہ میں ایک مہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اسکے پتھر سے مر گیا اسکے بعد لڑکا مستجاب الدعوۃ ہوا اور اسکی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے بادشاہ کا ایک مصاحب نابینا ہو گیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہونچا اس نے کہا تجھے کس نے اچھا کیا کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے یہ کہکر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہانتک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا لڑکے پر سختیاں کیں اس نے راہب کا پتہ بتایا راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر اس نے انکار کیا تو اسکے سر پر آرا رکھکر چروا دیا پھر مصاحب کو بھی چروا دیا پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے سپاہی اسکو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اس نے دعا کی پہاڑ میں زلزلہ آیا سب گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا صحیح و سلامت چلا آیا بادشاہ نے کہا سپاہی کیا ہوئے کہا سب کو خدا نے ہلاک کر دیا پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کیلئے بھیجا لڑکے نے دعا کی کشتی ڈوب گئی تمام شاہی آدمی ڈوب گئے لڑکا صحیح و سلامت بادشاہ کے پاس آ گیا بادشاہ نے کہا وہ آدمی کیا ہوئے کہا سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جبتک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں کہا وہ کیا لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے تنہ پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر بسم اللہ رب الغلام کہکر مار ایسا کریگا تو مجھے قتل کر سکے گا بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہو گیا یہ دیکھکر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اسمیں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو لوگ ڈالے گئے یہانتک کہ ایک عورت آئی اسکی گود میں بچہ تھا وہ ذرا جھجکی بچہ نے کہا اے ماں صبر کر جھجک تو سچے دین پر ہے وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈالدیے گئے یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکی تخریج کی اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں ف۷ واقعہ کا ذکر ہے ف۸ کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے ف۹ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آ کر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا مروی ہے کہ جو

مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی روحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہل مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی ف۹ آگ میں جلا کر ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے ف۱۱ آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا ف۱۲ دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے ف۱۴ یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کیلئے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے ف۱۵ جن کو وہ انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے ف۱۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے ف۱۸ جو قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا۔
ف۱۹ اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔

يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ
پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا عزت والے عرش کا مالک ہمیشہ جو

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾
چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ف۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾
بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں ہیں ف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۹

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں

ع ۲۲ ۱۰

## سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۸۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ طارق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾
کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾
جست کرتے پانی سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ف۶

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ
بیشک اللہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے ف۷ جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس کچھ زور ہوگا نہ کوئی

لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱

ف۱ سورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکسٹھ کلمے دو سو انتالیس حرف ہیں۔
ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔ **شان نزول** ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔
ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔
ف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روز جزا کے لئے عمل کرنا چاہئے
ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔
ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر ف۸ چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنکو آدمی چھپاتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دیگا ف۹ یعنی جو آدمی منکر بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے ف۱۰ جو ارضی پیداوار نباتات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے ف۱۱ اور نباتات کے لئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرت الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔

ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے ف۱۳ جو کبھی اور بے کار ہو ف۱۴ اور دین الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں ف۱۵ جس کی انھیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انھیں عذاب الٰہی نے پکڑا (و نسخ الامہال بآیۃ السیف)



إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ﴿٢﴾ وَالَّذِي

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ

قَدَّرَ فَهَدَى ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى ﴿٥﴾

پر رکھ کر راہ دی ف۴ اور جس نے چارا نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَى ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

يَخْفَى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَى ﴿٩﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دینگے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى

عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس سے وہ بڑا بدبخت دور رہیگا جو سب سے بڑی

النَّارَ الْكُبْرَى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ

آگ میں جائے گا ف۱۱ پھر نہ اس میں مرے ف۱۲ اور نہ جیے ف۱۳ بیشک مراد کو پہونچا

مَن تَزَكَّى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ

جو ستھرا ہوا ف۱۴ اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۵ نماز پڑھی ف۱۶ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو

ف۱ سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بہتر کلمے دو سو اکیانوے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو (ابوداؤد)

ع ۱۷ / ۱۱

ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی متناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔

ف۴ یعنی امور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی۔

ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتاب عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہو گئی (جمل)

ف۶ مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں (خازن)

ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد ہو جایا کرے گی مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعت اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔

ف۸ ... نصیحت۔

ف۹ ... اس سے منتفع ہوں۔

ف۱۰ ... تعالیٰ سے۔

ف۱۱ یعنی دوزخ ف۱۲ کہ مرکر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۳ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے ف۱۴ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لئے طہارت کی اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے (تفسیر جمل) ف۱۵ یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر ف۱۶ پنجگانہ۔ مسئلہ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تزکّٰی سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے تفسیر مدارک و احمدی۔

ف۱۸ آخرت پر اس لئے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں ف۱۹ یعنی سچوں کا مراد کو پہونچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے



الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ
ف۱۸ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں
الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩
ہے ف۲۰ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۃ الغاشیہ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں چھبیس آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
بیشک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ف۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہونگے کام کریں
نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ
مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ف۵ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧
لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠
کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں
لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ
کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت
مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ
ہیں اور چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی
مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَاِلَى السَّمَآءِ
چاندنیاں ف۱۰ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو

ف۱ سورۃ غاشیہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھبیس آیتیں بانوے کلمے تین سو اکیاسی حرف ہیں۔
ف۲ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ع ۱ / ۱۹ / ۱۲
ف۳ خلق پر مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و ہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔
ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا نصرانی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انھوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں گئے۔
ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہونگے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائیگا بعض کو غسلین دوزخیوں کی پیپ بعض کو آگ کے کانٹے۔
ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔
ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں۔
ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے۔
ف۹ چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔

ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں دیئے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے کہ وہ دیکھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب و انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے

ف۱۰ بہتر ہستوں کے ف۱۱ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر ف۱۳ یہ حکم [illegible] آیۂ القتال ف۱۴ ایمان لانے سے ف۱۵ بعد نصیحت کے ف۱۶ آخرت میں کر اسے جہنم میں داخل کریگا ف۱۷ بعد موت کے۔ ف۱ سورۂ والفجر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تیس یا انتیس آیتیں ایک سو انتالیس کلمے پانچ سو ستانوے حرف ہیں ف۲ مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید الضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جاندار کے طلب رزق کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔



كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَإِلَى الْأَرْضِ

کیسا اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو

كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَّسْتَ عَلَيْهِم

کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ

کڑوڑا نہیں ف۱۳ ہاں جو منہ پھیرے ف۱۴ اور کفر کرے ف۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا

الْأَكْبَرَ ۝٢٤ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝٢٦

ف۱۶ بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ فجر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝٤

اس صبح کی قسم ف۲ اور دس راتوں کی ف۳ اور جفت اور طاق کی ف۴ اور رات کی جب چل دے ف۵

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝٥ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦

کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی ف۶ کیا تم نے نہ دیکھا ف۷ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُودَ

وہ ارم حد سے زیادہ طول والے ف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۹ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِينَ

جنہوں نے وادی میں ف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا ف۱۲ جنہوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب

ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔

ف۴ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ 2 ع 26 14

ف۵ یعنی گزرے یہ بھی قسم ہے عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگان خدا طاعت الٰہی کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہو کہ اس سے شب قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرت ثواب کے لئے مخصوص ہے۔

ف۶ یعنی یہ امور ارباب عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ موکد کرنا شایان ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید و ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جواب قسم یہ ہے کہ کفار ضرور عذاب کئے جائیں گے اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

ف۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۸ جن کے قد بہت دراز تھے عاد ارم کو عاد اولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہل مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عاد اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں ف۹ زور و قوت و جسم و قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سنکر براہ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد و یاقوت کے ستون ان عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت حسن تزئین کے ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہ گیا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کردیا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبد اللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لیکر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا انہوں نے تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا

کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے انھوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا وہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے انھیں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ کبود چشم قصیر القامت جس کی ابرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے۔
ف۱۰ یعنی وادی القریٰ میں ف۱۱ اور مکان بنائے انھیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا ف۱۲ جن کو تم پر غضبناک ہو، تھا اب عاد و ثمود و فرعون ان سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔



سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا

کا کوڑا بقوت مارا بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا

آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں

بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾

ف۱۵ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ف۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّا

اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف۱۸ ہاں ہاں

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے ف۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

اور اس دن جہنم لائی جائے ف۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ف۲۱ اور اب اسے سوچنے کا وقت

الذِّكْرَىٰ ﴿۲۳﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

کہاں ف۲۲ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ف۲۳

عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِي

جان ف۲۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے

ف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں انتہا کو پہونچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔
ف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کرکے۔
ف۱۵ یعنی عزت و ذلت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے عزت و ذلت طاعت و معصیت پر ہے کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھے۔
ف۱۶ اور باوجود دولتمند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انھیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انھیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔
ف۱۷ اور حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے جو جاہلیت میں یہی دستور تھا۔
ف۱۸ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے
ف۱۹ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے۔
ف۲۰ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ حضور یارب امتی امتی فرماتے ہونگے جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جمل) ف۲۱ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا ف۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں ف۲۳ یعنی اللہ کا سا ف۲۴ جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سر اطاعت خم کرتی رہی یہ مومن سے وقت موت کہا جائیگا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

وا سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیس آیتیں بیاسی کلمے تین سو بیس حرف ہیں وٹ یعنی مکہ مکرمہ کی وٹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی وٹ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپکی امت مراد ہے (حسینی) وٹ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے وٹ یہ آیت ابو الاشد اسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اسکی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس آدمی اسکو کھینچتے اور وہ چمڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اسکے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور و مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے کس گمان میں ہے اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اسکے بعد اسکا مقولہ نقل فرمایا۔

فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

## سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بلد مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا — اس میں بیس آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ

مجھے اس شہر کی قسم وٹ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو وٹ اور تمہارے باپ ابراہیم

وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَن

کی قسم اور اسکی اولاد کی کہ تم ہو وٹ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا وٹ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز

لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾

اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا وٹ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کردیا وٹ

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا وٹ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں وٹ اور زبان وا

وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا

اور دو ہونٹ واا اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی وا پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا وا اور تو نے

أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي

کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے وا کسی بندے کی گردن چھڑانا وا یا بھوک کے دن کھانا دینا

مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

وا رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو وا پھر ہو

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

ان سے جو ایمان لائے وا اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں وا

ع ۱۴

وٹ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو ترغیب دے دے کر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں۔

وٹ یعنی کیا اسکا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کریگا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اسکو عبرت حاصل کرنیکا موقع ملے وٹ جن سے دیکھتا ہے۔

وقف لازم

وا جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے۔

واا جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے۔

وا یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم۔

وا یعنی اعمال صالحہ بجا لاکر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اسکو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابو السعود)

وا اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اسکے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اسکی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

وا غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کرے یا اس طرح کہ مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کرکے اپنی گردن عذاب آخرت سے چھڑائے (روح البیان) وا یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجر عظیم کا موجب ہوتا ہے وا جو نہایت تنگدست اور درماندہ نہ اسکے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو حدیث شریف میں ہے یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنیوالا جہاد میں سعی کرنیوالے اور بے تکان شب بیداری کرنیوالے اور مدام روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔
وا یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائیگا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار وا معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجا لانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو۔

ف۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں ف۲۱ جنہیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے ف۲۲ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے ف۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے۔



بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ف۲۱ اور جنہوں نے ہماری آیتوں

ع ۱ ۱۵ بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کردی گئی ف۲۳

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ الشمس مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶ بیشک مراد کو

أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

پہنچا جس نے اسے ف۷ ستھرا کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی سے

بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

جھٹلایا ف۹ جبکہ اس کا سب سے بدبخت ف۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ

نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

کے ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے

ع ۱ ۱۵ ۱۶ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

ان کے گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی ف۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اسے خوف نہیں ف۱۶

ف۱ سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پندرہ آیتیں چون کلمے دو سو سینتالیس حرف ہیں۔

ف۲ یعنی غروب آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے

ف۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نور آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے

ف۵ اور قوائے کثیرہ عطا فرمائے نطق سمع بصر فکر خیال علم فہم سب کچھ عطا فرمایا۔

ف۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد بتادیا

ف۷ یعنی نفس کو۔

ف۸ برائیوں سے۔

ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو۔

ف۱۰ قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لئے۔

ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام۔

ف۱۲ کے درپے ہوئے۔

ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کردیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال دم زدن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے۔

ف۱ سورۂ واللیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس آیتیں اکتر کلمے تین سو دس حرف ہیں ف۲ جہان پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صدق نیاز سے مشغول مناجات ہوتے ہیں۔

سُوْرَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۚ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ اللیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں اکیس آیتیں ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس ف۴ کی جس نے نر و مادہ

وَالْاُنْثٰۤى ۙ ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ ﴿۵﴾

بنائے ف۵ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۶ تو وہ جس نے دیا ف۷ اور پرہیزگاری کی ف۸

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

اور سب سے اچھی کو سچ مانا ف۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردینگے ف۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۱ اور

وَاسْتَغْنٰى ۙ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ ﴿۱۰﴾

بے پرواہ بنا ف۱۲ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ف۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۴

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ ﴿۱۲﴾

اور اسکا مال اُسے کام نہ آئیگا جب ہلاکت میں پڑے گا ف۱۵ بیشک ہدایت فرمانا ف۱۶ ہمارے ذمہ ہے

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ ﴿۱۴﴾

اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے

لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا

نہ جائیگا اسمیں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸ اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت اس سے دُور رکھا جائیگا جو

الْاَتْقَى ۙ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ ﴿۲۰﴾

بدلہ دیا جائے ف۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے

ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلب معاش میں مشغول ہونے کا۔

ف۴ قادر عظیم القدرت۔

ف۵ ایک ہی پانی سے۔

ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالا کر جنت کے لئے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لئے۔

ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا۔

ف۸ ممنوعات و محرمات سے بچا۔

ف۹ یعنی ملت اسلام کو۔

ف۱۰ جنت کیلئے اور اُسے ایسی خصلت کی توفیق دینگے جو اسکے لئے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اسکا رب راضی ہو۔

ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے

ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے۔

ف۱۳ یعنی ملت اسلام کو۔

ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اسکے لئے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اُسے جہنم میں پہنچائے

شانِ نزول یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ اشقی امیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اسکی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کیلئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر انکے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمۂ ایمان انکی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خداپرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپکو اسکی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر انکو خرید کر آزاد کردیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اسمیں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ف۱۵ مر کر گور میں جائیگا یا قعر جہنم میں ہو جائیگا ف۱۶ یعنی حق و باطل کی راہوں کو واضح کردینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریق لزوم و دوام ف۱۸ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے ف۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اسکا خرچ کرنا ریاء و نمائش سے پاک ہے ف۲۱ شانِ نزول جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انھوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انھوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا ف۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ انکو جنت میں عطا فرمائیگا۔ ف۱ سورۂ والضحیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو بہتر حرف ہیں **شان نزول** ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحیٰ نازل ہوئی ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے **مسئلہ** چاشت کی نماز سنت ہے اور اسکا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک



ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے ف۳ اور اسکی تاریکی عام ہوجائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ چاشت اشارہ ہے نور جمال مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپکے گیسوئے عنبریں سے (روح البیان) ف۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپکے لئے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپکی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپکی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اسکے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپکے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ روز بروز آپکے درجے بلند کریگا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائیگا اور ساعت بساعت آپکے مراتب ترقیوں میں رہیں گے ف۵ دنیا و آخرت میں۔ ف۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپکو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہینگی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپکی امت کا بہترین امم ہونا اور آپکے وہ کرامات و کمالات جنکا اللہ ہی

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ف۲۲

ع ۲ / ۱۷

## سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم ف۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ف۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے ف۵

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ

ف۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا

تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

منگتا کو نہ جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

ع ۱ / ۱۸

## سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ انشراح مکیہ ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

پیٹھ توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا ف۴ تو بیشک دشواری کے ساتھ

عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اللّٰھم امتی امتی اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کہو کہ آپکو آپکی امت کے بارے میں عنقریب ہم راضی کرینگے اور آپکو گراں خاطر نہ ہونے دینگے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہونگا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جسمیں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت

مقبول اور سبب معنی مبارک گنہگاران امت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کیلئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کیلئے عطا عام کرتا ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ ف۶ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن ہی میں تھے حمل دو ماہ کا تھا کہ آپکے والد صاحب نے مدینہ شریف میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی آپ کی خدمت کے متکفل آپکے دادا عبدالمطلب ہوئے جب آپکی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپکے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپکے حقیقی چچا تھے آپکی خدمت و نگرانی کی وصیت کی ابوطالب آپکی خدمت میں سرگرم رہے یہاں تک کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم معنی یکتا و بے نظیر کے ہیں جیسے کہ کہا
ع ۸ ۱
19
جاتا ہے دُرِ یتیم اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو عزو شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپکو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپکے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپکو نبوت و اصطفاء رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن و جمل وروح البیان)

ف۷ اور غیب کے اسرار آپ پر کھولے ہیں اور علوم ماکان و مایکون عطا کئے اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپکو آپکے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوت سے قبل بھی نبوت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔

ع ۹ ۱
20
ف۹ دولت قناعت عطا فرمائی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا ف۱۰ جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جسمیں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جسمیں یتیم کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہے۔



يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝٧ وَ

آسانی ہے بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے وہ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں ف۷ محنت کرو ف۸ اور

إِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ۝٨

اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو ف۹

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

سورہ تین مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝١ وَطُورِ سِينِينَ ۝٢ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝٣

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طور سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ

بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی

سَافِلِينَ ۝٥ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ

طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں بے حد

غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝٧ أَلَيْسَ اللَّهُ

ثواب ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب

بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝٨

حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورہ علق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

ف۱۱ یا کچھ دیدو یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کردو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اسکا اکرام کرنا چاہیئے اور جو اسکی حاجت ہو اسکو پورا کرنا اور اسکے ساتھ ترش روئی و بد خلقی نہ کرنا چاہیئے ف۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے۔ ف۱ سورہ الم نشرح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں ستائیس کلمے ایک سو تین حرف ہیں ف۲ یعنی ہم نے آپکے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور موعظت و نبوت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالم غیب و شہادت اسکی وسعت میں سما گئے اور علائق جسمانیہ انوار روحانیہ کیلئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم الٰہیہ و معارف ربانیہ و حقائق رحمانیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے اور ظاہری شرح صدر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزول وحی کے وقت اور شب معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اسکی شکل یہ تھی کہ جبریل امین نے سینۂ پاک کو چاک کرکے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آب زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اسکو اسکی جگہ رکھدیا ف۳ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپکو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امت کے گناہوں کا غم جسمیں قلب مبارک مشغول رہتا تھا مراد یہ ہے کہ ہم نے

آپکو مقبول الشفاعت کرکے وہ بار غم دور کر دیا ف۴ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپکے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپکا بھی ذکر کیا جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں منبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اسکی تصدیق کرے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو سب بیکار وہ کافر ہی رہیگا قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ اشھد ان محمدا رسول اللہ پکارتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپکے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا ف۵ یعنی جو شدت و سختی کہ آپ کفار کے مقابلہ میں برداشت فرماتے ہیں اسکے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپکو ان پر غلبہ عطا فرمائیں ف۶ یعنی آخرت کی ف۷ کہ دعا بعد نماز مقبول ہوتی ہے اس عاشیہ ... آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو اسمیں اختلاف ہے ف۸ اسی کے فضل کے طالب ہو اور اسی پر توکل کرو ف۱ سورۂ والتین مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع آٹھ آیتیں چونتیس کلمے ایکسو پانچ حرف ہیں ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جسمیں فضلہ نہیں سریع الہضم کثیر النفع ملین طبع نافع بلغم ... معدہ جگر ... کا فربہ کرنیوالا بلغم کو چھانٹنے والا زیتون ایک مبارک درخت ہے اسکا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اسکا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جسمیں دہنیت کا نام نشان نہیں بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے ہزاروں برس رہتا ہے ان چیزوں میں قدرت الٰہی کے آثار ظاہر ہیں ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف اعضاء ناکارہ عقل ناقص پشت خم بال سفید ہو جاتے ہیں جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اپنے ضروریات انجام دینے سے مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو ہم نے اسکا درجہ گھٹا کر جہنم کے پست ترین درکات کو ہم نے اسکا ٹھکانا کر دیا ف۶ اگرچہ ضعف پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لا سکیں اور انکے عمل کم ہو جائیں

ع ۱ ۱۹ ۲۱



اقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

پڑھو ف۳ اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف۴ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا

مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷

تھا ف۵ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف۶

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف۷ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز

صَلّٰى ۝۱۰ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲

پڑھے ف۹ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ۝۱۴

بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا ف۱۰ اور منہ پھیرا ف۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف۱۳

كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ

ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف۱۴ تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ف۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی

خَاطِئَةٍ ۝۱۶ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ

خطاکار اب پکارے اپنی مجلس کو ف۱۶ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ف۱۷ ہاں ہاں

لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۝۱۹

اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ف۱۸ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّیَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — هِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ قدر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں پانچ آیتیں ہیں

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ

بیشک ہم نے اسے ف۲ شب قدر میں اتارا ف۳ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب

لیکن کرم الٰہی سے انہیں وہی اجر ملیگا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرتے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل انکے لکھے جائیں گے ف۷ اس بیان قاطع و برہان ساطع کے بعد اے کافر ف۸ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث و حساب و جزا کا انکار کرتا ہے ——— ف۱ سورۂ اقرأ اسکو سورۂ علق بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع انیس آیتیں بانوے کلمے دو سو اسی حرف ہیں اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اسکی پہلی پانچ آیتیں مالم یعلم تک غار حرا میں نازل ہوئیں فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا اقرأ یعنی پڑھئے فرمایا ہم پڑھنے والے نہیں اس نے سینے سے لگا کر بہت زور سے دبایا پھر چھوڑ کر اقرأ کہا پھر آپ نے وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اسکے ساتھ سب آیتیں مالم یعلم تک پڑھیں ف۲ یعنی قراءت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو اس آیت سے ثابت ہوا کہ قراءت کی ابتداء بسم اللہ کے ساتھ مستحب ہے ف۳ تمام خلق کو ف۴ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کیلئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کی تعلیم کیلئے پڑھئے ف۵ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور انکے احوال اور انکے کلام محفوظ رہتے ہیں

کفایت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد علم اسماء اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے علوم و فنون ف۷ یعنی غفلت کے سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں اسکو کچھ مال ہاتھ آ گیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کیے اور بہت اترانے لگا اور تکبر بہت بڑھ گیا ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہو گا ف۹ شانِ نزول یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو معاذ اللہ گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر وہ اسی ارادہ فاسد سے حضور کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور کے قریب ہو کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشتناک پر بازو پھیلائے ہوئے ہیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اسکا عضو عضو جدا کر ڈالتے ف۱۰ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو یعنی جزا دے گا۔ ف۱۴ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا اور آپ کی تکذیب ف۱۵ اور اسکو جہنم میں کھینچیں گے ف۱۶ شانِ نزول جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اسکو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل اتنے سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اسکو بالاعلان گرفتار کرتے ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ف۱ سورۃ القدر مدنیہ یا مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیس کلمے ایکسو بارہ حرف ہیں۔



الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۴ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ۴ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۵

ف۵ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ف۶ وہ سلامتی ہے صبح چمکتے تک ف۷

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ بینہ مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۱ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۲ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۳ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

صحیفے پڑھتا ہے ف۶ ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ف۸ ان کے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو ف۱۰ یہی

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہو کر ف۱۲ اور نماز قائم کریں

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ اُولٰٓئِكَ

کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام

ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے اسکو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسکو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں انکی قدر کی جاتی ہے اسلئے اسکو شبِ قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اسکے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شبِ قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایاتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اسکی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شبِ قدر ہوتی ہے یہی حضرت امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل بطریقِ اکثر آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں ف۴ جو شبِ قدر سے خالی ہوں اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امم گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپکو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (اخرجہ ابن جریر عن مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپکے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو انکا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو ف۵ زمین کی طرف ف۶ جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسکو سلام کرتے ہیں اور اسکے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں ف۷ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کیلئے مقدر فرمایا ف۸ بلاؤں اور آفتوں سے ———— ف۱ سورۂ لم یکن اسکو سورۂ بینہ بھی کہتے ہیں جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور



هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مخلوق میں بدتر ہیں بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ

وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ

بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ

اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝٨

ان سے راضی ف۱۳ اور وہ اس سے راضی ف۱۴ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ف۱۵

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ٩٩ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

سورۂ زلزال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢

جب زمین تھرتھرا دی جائے ف۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ف۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ف۴

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ

اور آدمی کہے اسے کیا ہوا ف۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ف۶ اس لیے کہ

رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا

تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ف۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۸ کئی راہ ہوکر ف۹ تاکہ اپنا کیا ف۱۰

أَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَنْ

دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨

ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا ف۱۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے اس سورت میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چورانوے کلمے تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ یہود و نصاریٰ۔ ف۳ بت پرست۔ ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے

ع ۸ / ۲۲

ف۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶ یعنی قرآن مجید۔ ف۷ حق و عدل کی۔ ف۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۹ مراد یہ کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب نبی موعود تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسد و عناد کفر اختیار کیا ف۱۰ توریت و انجیل میں۔ ف۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر۔ ف۱۲ یعنی تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہوکر ف۱۳ اور اسکی اطاعت و اخلاص سے۔ ف۱۴ اور اس کے کرم و عطا سے۔ ف۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔

ف۱ سورۂ اذا زلزلت جسکو سورۂ زلزلہ بھی کہتے ہیں مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں پینتیس کلمے اور ایک سو انتالیس حرف ہیں۔

ع ۱ / ۸ / ۲۳

ف۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت ف۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے ف۴ یعنی خزانے اور مردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آپڑیں ف۵ کہ ایسی مضطرب ہوئی اور ایسا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اسکے اندر تھا سب باہر پھینک دیا ف۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کریگی حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو عمل اس پر کیا اسکی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ (ترمذی) ف۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں انکی خبریں دے ف۸ موقف حساب سے ف۹ کوئی داہنی طرف سے ہوکر جنت کی طرف جائیگا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف ف۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روز قیامت اسکے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اسکی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دیگا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائیگا اور کافر کی نیکیاں رد کر دیجائینگی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اسکو عذاب کیا جائیگا محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اسکی جزا دنیا ہی میں دیکھ لیگا یہانتک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اسکے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائیگا تو آخرت میں اسکے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے بعض مفسرین

نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔



سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾

ف۵ اور بیشک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا ہے ف۷

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو سینوں میں ہے

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۲۵

بیشک ان کے رب کو اس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ القارعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اس میں گیارہ آیتیں ہیں

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ يَوْمَ

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲ جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۳ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی

الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ

اون ف۴ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۵ وہ تو من مانتے عیش

---

ف۱ سورۂ والعٰدیٰت بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدنیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو تریسٹھ حرف ہیں۔

ف۲ مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

ف۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں

ف۴ دشمن کو۔

ف۵ کہ اسکی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔

ف۶ اپنے عمل سے۔

ف۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لئے کمزور۔

ف۸ مردے۔

ف۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

ف۱۰ یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے

ف۱۱ جیسی کرنی ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دیگا

---

ف۱ سورۂ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھتیس کلمے ایک سو باون حرف ہیں

ف۲ مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول و ہیبت سے دل دہلیں گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔

ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا۔

ف۴ جس کے اجزا متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔

ف۶ یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائیگا ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ف۸ یعنی اس کا مسکن آتش دوزخ ہے ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

---



رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩

من مانتے عیش میں ف۶ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں ف۷ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۹

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورہ تکاثر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥

پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

بیشک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف۸ پھر بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بیشک ضرور اس

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی ف۹

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورہ عصر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اس زمانہ محبوب کی قسم ف۲ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

ف۱ سورہ تکاثر مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں

ف۲ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے۔

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔

ع ۱۱ ۲۶

ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنگیر خاطر رہی حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں (بخاری)

ف۵ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو

ف۶ قبروں میں۔

ف۷ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔

ع ۱ ۸ ۲۷

ف۸ مرنے کے بعد۔

ف۹ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے پوچھا جائیگا یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں انکا کیا شکر ادا کیا اور ترک شکر پر عذاب کیا جائیگا۔

ف۱ سورۂ والعصر جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں چودہ کلمے اڑسٹھ حرف ہیں۔

ع ۱ ۳ ۲۸

ف۲ عصر زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اسمیں احوال کا تغیر و تبدل ناظر کیلئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اسلئے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور عصر اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ خسارے کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ فلاح کے حق میں ضحیٰ یعنی چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مترجم قدس سرہ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں حضور کے مسکن مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ لَعَمْرُكَ میں آپکی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اسمیں شان محبوبیت کا اظہار ہے ف۳ کہ اسکی عمر جو اسکا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ انکی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانیوالے ہیں۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾

خرابی ہے اس کیلئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَ

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائیگا ف۴ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

تو نے کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی

الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

ف۶ بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

سُورَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ فیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پانچ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی

فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں ف۳ کہ انہیں

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

کنکر کے پتھروں سے مارتے ف۴ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی ف۵

ع۹ ۲۹

ع۵ ۳۰

ف۱ سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع نو آیتیں تیس کلمے ایک سو تیس حرف ہیں ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبان طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اخنس بن شریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کیلئے عام ہے ف۳ مرتے دم تک وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا ف۴ یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالیگی ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائیگی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائیگی دل ایسی چیز ہیں جنکو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش جہنم ان پر مسلط ہوگا اور موت آئیگی نہیں تو کیا حال ہوگا دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر و اعتقاد باطلہ و نیات فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈالکر دروازے بند کر دئیے جائیں گے ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشین لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائیگی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشین ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دئیے جائیں گے۔

ف۱ سورۂ فیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں ف۲ ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور یہ چاہتا تھا کہ حج کرنیوالے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اسکو نجاست آلود کر دیا اس پر ابرہہ کو بہت غصہ آیا اور اس نے کعبہ ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لیکر چلا جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیشرو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچکر اہل مکہ کے جانور قید کرلئے انہیں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے تھے بہت عظیم الشان و باوجاہت تھے ابرہہ نے انکی تعظیم کی اور انہیں اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوا ہے میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اسکے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کیلئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کیلئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اسکی حفاظت فرمائیگا ابرہہ نے آپکے اونٹ واپس کر دئیے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچکر بارگاہ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہوکر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اسکا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تب اللہ تعالٰی نے چھوٹے چھوٹے پرندوں پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج فوج آئیں ہر ایک پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار میں ف۴ جس پر وہ سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیرتا ہوا ہاتھی میں نفوذ کرکے زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا
ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

ف۱ سورۃ القریش بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چار آیتیں سترہ کلمے تہتر حرف ہیں ف۲ یعنی اللہ تعالٰی کی نعمتیں بے شمار ہیں انہیں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی کی محبت انہیں ڈال دی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور انکی عزت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسباب معاش اللہ تعالٰی کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے۔ ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونے کے کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جذام سے امن دی کہ انکے شہر میں انہیں کبھی جذام نہ ہوگا۔ یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوف عظیم سے امان عطا فرمائی۔



سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چار آیتیں ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾

اسلئے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا ف۲

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ

تو انہیں چاہئے اس گھر کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

ف۱ سورۃ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حرف ہیں

ع ۱/۳۱

ف۲ یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے **شان نزول** یہ آیت عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اسکا حق نہیں دیتا ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے ف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اسکے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپکو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں ف۶ عبادتوں میں آگے انکے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۷ مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے۔ ف۸ مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہو اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں سات آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾

جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں ف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ف۶

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

اور برتنے کی چیز ف۷ مانگے نہیں دیتے ف۸

ع ۱/۳۲

ف۱ سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں ف۲ اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جنکی نہایت نہیں ف۳ جس نے تمہیں عزت و شرافت دی ف۴ اسکے لئے اسکے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے ف۵ نہ آپ کیونکہ آپکا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا آپکی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپکے متبعین سے دنیا بھر جائیگی آپکا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے علماء اور واعظ اللہ تعالٰی کے ذکر کے ساتھ آپکا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپکے دشمن ہیں **شان نزول** جب سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپکو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب انکی نسل نہیں رہی انکے بعد اب انکا ذکر بھی نہ رہیگا یہ سب چرچا ختم ہو جائیگا اس پر یہ سورہ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ان کفار کی تکذیب کی اور انکا بالغ رد فرمایا۔ ف۱ سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حرف ہیں **شان نزول** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپکے دین کا اتباع کرینگے ایکسال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایکسال ہم آپکے معبود کی عبادت کرینگے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اسکے ساتھ

عٰیرکو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دینگے اور آپ کے معبود کی عبادت کرینگے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیدعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھکر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے ۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ۳ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے (اور ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال) ـــــ
۱ سورۂ نصر مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں ۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ۔



إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۳ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو ۳ اور قربانی کرو ۴ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۵

سُورَةُ ٱلْكَٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

سورۂ کافرون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اسمیں چھ آیتیں ہیں

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾

تم فرماؤ اے کافرو ۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ۳

سُورَةُ ٱلنَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَٰثُ آيَاتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے اس میں تین آیتیں ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿٣﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں ۳ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ۴ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے ۵

۳ جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اقطار عرب سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے ۴ امت کیلئے ۵ اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اسکے بعد آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی اسکے نازل ہونیکے بعد اسّی روز سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۂ کلالہ نازل ہوئی اسکے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ نازل ہوئی اسکے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت مبارکہ کے نازل ہونیکے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب حضور دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سنکر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اسکی لقاء قبول فرمائے اس بندے نے لقاء الٰہی اختیار کی یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آباء ہماری اولادیں سب قربان۔

۱ سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اسلئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ۲ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اسکی کنیت ابولہب ہے اور یہی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اسکی ذات ہے ۳ یعنی اسکی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب یہی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہو تو میں اپنی جان کیلئے اپنے مال اور اولاد کو فدیہ کر دونگا اس آیت میں اسکا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اسوقت کوئی چیز کام آنیوالی نہیں ۴ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابو سفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اسکو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی ۵ جس کا ٹوٹا کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھا اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر

آرام لینے کیلئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اسکے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور مر گئی — ف۱ سورۂ اخلاص مکیہ یا بقولے مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے یعنی تین مرتبہ اسکو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سیدعالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اسکی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی (ترمذی) **شان نزول** کفار نے سیدعالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اللہ رب العزت عزوعلا تبارک و تعالٰے کے متعلق طرح طرح کے سوال کیئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اسکا کون وارث ہوگا انکے جواب میں اللہ تعالٰے نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جنمیں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا۔



سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اُسے کچھ کام نہ آیا اسکا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اسکی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مکی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۲ ربوبیت و الوہیت میں صفات عظمت و کمال کیساتھ موصوف ہے مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ف۳ ہر چیز سے نہ کھائے نہ پیئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے ف۴ کیونکہ کوئی اسکا مجانس نہیں ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے ف۶ یعنی کوئی اسکا ہمتا و عدیل نہیں اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس و اعلیٰ مطالب بیان فرمادیئے گئے جنکی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔

ع ۱ ۵ ۳۶

ف۱ سورۂ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے (مدارک و خازن) اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئس کلمے چوہتر حرف ہیں **شان نزول** سورت اور سورۂ الناس جو اسکے بعد ہے اس وقت نازل ہوئیں جبکہ لبید بن اعصم یہودی اور اسکی بیٹیوں نے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اسکا اثر ہوا قلب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیجا انھوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اسکے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اسمیں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ

ع ۱ ۶ ۳۷

جسمیں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جسمیں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالٰے نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں چھ سورۂ ناس میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہانتک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے **مسئلہ** تعویذ اور عمل جسمیں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاصکر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور نے اجازت دی (ترمذی)

ف۲ تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کرکے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے۔



قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کی شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

## سُوْرَةُ النَّاسِ مَکِّیَّةٌ وَّ هِیَ سِتُّ اٰیٰتٍ

سورۂ ناس مکی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ف۷

## دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً ۔ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ف۳ جاندار ہو یا بے جان مکلف ہو یا غیر مکلف بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد یہاں خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اسی کی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔
ع ۱ / ۵ / ۳۸
ف۴ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کرکے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جاتا ہے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کیلئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔
ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر انہیں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں مسئلہ گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسماء الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔
ع ۲ / ۶ / ۳۹
ف۶ حاسد ایسا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ ف۱ سورۂ ناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حرف ہیں ف۲ سب کا خالق مالک کر یہاں انسان کی تخصیص اس کی تشریف کیلئے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ اور معبود جو ناس کے ساتھ خاص ہو ف۵ مراد اس سے شیطان ہے ف۶ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا کہ شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۂ قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ و اسرار کتابہ و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین افضل الصلوٰۃ واکرم السلام علی حبیبہ و سید انبیائہ و رسلہ سیدنا محمد و اٰلہ و صحبہ اجمعین۔